

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

کتاب بستان

خدا کی نعمت

العرف

نور محمد

سے شاہ مراد اللہ انصاری قادری نقشبندی غفرلہ ذنوبہ نے تالیف فرمایا ہے
 اسے احقر العباد قاضی نور محمد صاحب پلہندری نے اور نور اللہ
 بن جیو اخصا ۱۳۸۶ء
 طبع سے تاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ء کو فرمیں

Checked



شروع کرتا ہوں اللہ کے نام جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اس سورہ فاطر
 کے نازل ہونیکا سبب مولانا یعقوب چرخی نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
 اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں بیان کیا ہے کہ یہ سورہ کے پہلے
 نازل ہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں
 میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ یا محمدؐ اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا
 کہ سونیکے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہی میں اُس آواز سے ڈر کر
 بھاگتا تھا جب ایسا معاملہ کئی بار ہوا ورقہ بن نوفل جو چچیر بھائی بی بی خدیجہ علیہا
 السلام کا تھا اس سے یہ بات کہی وہ انجیل اور تورات کے علم سے خوب واقف
 تھا اور نے نصاراکے عالموں سے بہت علم حاصل کیا تھا کہا کہ جب وہ آواز سنو
 بھاگو اور کان لگا کر سنو کہ کیا کہتا ہے ویسا ہی میں نے کیا جب پھر آواز آئی کہ
 یا محمدؐ میں نے کیا لیک اسنے کہا میں جبریل ہوں اور تو اس امت کا نبی پھر کہا
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر کہا کہ الحمد للہ تا آخر سورہ
 یہم فائدہ دوسری کتاب سے ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 سب تعریف اسکو ہی جو صاحب سب جہان کا الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بہت مہربان نہایت

رحم والامالک يوم الدين مالک انصاف کے دن کا ایاک بعد وایاک تستعین بھی
 کو ہم بندگی کریں اور بھیجی سے ہم مدد چاہیں اهدنا الصراط المستقیم چلا سکو راہ سید
 صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین راہ الہی جن پر تو نے فضل
 کیا نہ جن پر غصہ ہے اور نہ ہنگاموں کے اور یہہ فائدہ اصل قرآن شریف مترجم ہندی کا ہے
 اور یہہ پورہ اللہ صاحب نے بندو کی زبان سے فرمایا ہے کہ اس طرح کہا کریں جن پر تو نے
 فضل کیا اسے چار فرقتے مراد ہیں نبیین وصدیقین و شہداء و صالحین اور جن پر نقص
 ہوا اسے چار فرقتے مراد ہیں نصاریٰ مراد ہیں لیم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرنا ہو
 عم سپاہ کی تنبیہ بعد کے نام کی برکت سے جسے ہم کو دنیا میں پیدا کیا اور روزی دی
 اور سب طرح کی نعمت بخشی ہے ~~اللہ ہی ہر مومن اور مسلمان کو آخرت میں اور~~
 بہشت میں لیجا نیا والا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عم سپاہ میں
 پہلی سورت عم ہی مکہ میں نازل ہوئی انہیں چالیس آیتیں اور ایک سو تہتر کلمے اور سات سو تہتر
 حرف ہیں جب حضرت نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبری کی خلعت پہنی پیغمبر ہوئے اور حکم
 سے حق تعالیٰ کے مکہ کے سارے آدمیوں کو اپنی پیغمبری خبر دی اور ایمان لائیکو فرمایا
 اور بت پوجنے سے منع کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی بجا لائیکے واسطے حکم فرمایا اور شرک
 سے توحید کی طرف بلایا اور آیتیں قرآن شریف کی سنائیں آخرت کی حقیقت
 بیان کر دی اور فرمایا کہ یہہ کلام اللہ کا ہے اس وقت کے اچھے لوگ ان باتوں کو
 سنا ایمان لائے مسلمان ہوئے اور بہت لوگ جو گنہگار اور بد بخت تھے یہہ بات سنکر
 تعجب کرنے لگے اور بہت لوگوں نے نئی باتیں قیاس کر کے انکار کیا اور انہیں
 بیٹھ کر ان باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کہنے لگا کہ یہہ کیسی بات ہے جو
 محمد کہتے ہیں اور کس طرح دے پیغمبر ہوئے خدا کا کلام آسمان سے اُن پر کیونکر
 اترتا ہے سب ایک خدا کی بندگی کیونکر کریں اور آخرت کیونکر ہوگی اور مرد سب

کیونکر زندے ہووینگے قیامت کس طرح ہووے گی ایسی ایسی نادانی کی باتیں کہ انہیں
 کہنے لگے ان باتوں کو سچا نیکی واسطے جو کہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ یہ سورہ السعد
 کی طرف سے نازل ہوا اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمانوں کی اور کافر مشرکوں کی
 حقیقت اور دنیا آخرت کا احوال اور بہت سا بیان فرمایا چھپے ہوئے بھید کو
 ظاہر کر دیا جو کوئی اسکو پوچھے تو بہت سی دولت پاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہمم یتساءلون کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپہیں ایسے ایسے
 بیٹھکر ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں سوال کرتے ہیں اسبات پر اشارت ہے کہ مکے کے
 والے قریش سب کئی برس سے جاہل ہو گئے تھے وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ
 کی اولاد نہیں تھے پہلے ذہنیار مسلمان تھے پھر آخر کو نادانی آتی گئی جاہل ہو گئے
 باب داد کی راہ و رسم دین آئین طور طریق سب بھول گئے تھے مسلمانوں کی بات
 بگڑ گئی تھی تو نکو پھروں کو درختوں کو پوچھتے تھے اور دنیا ہی کی بہتری کو بہتری
 جانتے تھے آخرت کی بھلائی برائی کی کچھ خبر نہ رکھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ دنیا
 کی برکت اور زیادتی مال اولاد کی اور سب کام کی انھیں تو بنکے پوجنے سے حاصل
 ہوتی ہے اس خیال میں بہت سا مال تو بنکے واسطے خرچ کرتے تھے اونٹ گائے
 اکبریاں ذبح کرتے اور حیوانوں کی طرح کھاتے تھے اگر دنیا کی خوبی انکے ہاتھ نہ
 لگتی تو برا جانتے اور آخرت کا عذاب ثواب درد دکھ سخت آگ میں جلنا اور
 ہمیشہ کے آرام راحت آبر و عزت میں پہنچنا اور دوزخ بہشت کی خبر کبھی کسی سے
 نہیں سنی تھی نادانی کے کوئے میں گمراہی کے بند سجانے میں پڑے تھے نافرمان
 کرتے تھے کہ اس درمیان میں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مہربانی فرما کر اور
 اپنے بند و نکو بڑے عذاب سے چھڑا کر آرام و راحت کی دولت میں پہنچانے کیلئے
 ایک اپنے بڑے پیار بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے بندوں میں سے

چکر پسند کر کر اور سب طرحی خوبیاں کمال بخش کر اور سب طرح کی بڑائیوں کے لائق
 کر اور سب طرح کے علم اور ہدایت دیکر اپنا رسول کیا آخر زمانیکا پیغمبر کر بھیجا اور سب
 پیغمبروں کی ہدایت اور اسکے کارخانیکو اس سے بہتر بندے اپنے محبوب کے اوپر تمام کر دیا اور
 دروازہ پیغمبری کا قیامت تک سوا انکے تمامی جہان پر بند کر دیا تو کوئی قیامت
 تک دعویٰ پیغمبری کا نہ کر سکے اور ہدایت کی راہوں کے دروازوں کو سب پر سوا انکے
 قفل لگا دئے اگر کوئی چاہے کہ اللہ کی قرب کی دولت میں پہنچے ہمیشہ کی خوبی حاصل
 کرے تو وہ سوا اس ایک راہ کے کہین نہ پاویگا جس سے کوئی یہ خوبی ملی ہی ہو
 بھی ایک راہ سے ملی ہی ہو پس جب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطر حکم پیغمبری
 دی اور کجائیت بخشی اور سب دولتوں کے لائق کیا تب حکم فرمایا کہ تم خلق کو ہدایت
 گراہو مگر راہ بناؤ جاؤ مگر عالم کرو اور ناخبرداروں کو خبردار کرو و غافل کو بیدار
 کرو سو تو انکو جگاؤ اندھوں کو سیدھی راہ بناؤ کیونکہ لوگ سب جہالت کے اندھیار
 میں مگر اسی کے کوئے میں پھنسے ہیں انکو علم کی روشنی اور ہدایت کے نور میں
 لے آؤ اور کفر سے ایمان میں اور شرک سے توحید میں یہ معرفتی سے معرفت میں غفلت سے
 ہوشیار میں بلاؤ ہمیشہ کی خرابی سے چھٹنے کا طور بنا کر ہمیشہ کی خوشی اور آرام
 راحت کی راہ بناؤ پھر اس خاوند نے حضرت پیغمبر کے اوپر حضرت جبرئیل کی
 معرفت جو بڑے مقرب فرشتے ہیں کتاب بھی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی
 ہدایتیں اور بہتر طریقے اس کتاب میں نیدونکے واسطے فرما کر بیان کر کر چھپے ہوئے
 بھیدوں کو ظاہر کر دیا جب حضرت نے اللہ کی پابندی تب حکم سے اللہ تعالیٰ کے ہر کسی پیغمبر
 ہدایت کرنے لگے اور لوگوں کی طرف جا کے فرمانے لگے کہ میں خدا کا رسول ہوں اللہ
 مجھ کو تمھاری راہ بتا دینے واسطے پیغمبر کر بھیجا وہ خداوند سبحان پیدا کر نواہا اور پائے
 ہارا اور آسمان زمین کا بادشاہ و مالک ہے اور جو کچھ اُس کے نیچے ہے سب پالنیوالا

روزِ فیئے مارا اور مارنیوالا اور جلائیوالا وہی ایک اللہ ہی دنیا اور آخرت
 سب ہی کے اختیار میں ہیں وہ سارے جہان کا بادشاہ مالک ہے کوئی اس کا شریک نہیں
 اور کوئی اس کے برابر نہیں ہمیشہ دیکھتے ہو جسکو جو چاہئے بخشے اور جسکو نہ چاہئے نہ بخشے اور دل
 آخر کا بھید اسکو معلوم ہے کسی کی کچھ بات اس کے آگے پوشیدہ نہیں ہر طرح کی قدرت اسکو
 ہے اور وہ خاوندِ بے طرح کے نقصان اور عیب سے پاک ہے اس خاوند پر ایمان لاؤ سب کام
 اس کا اچھا ہے اور وہ عادل ہے اس کا حکم قبول کرو سب کی بندگی بجا لاؤ اسکو یاد کرو اور
 اس کی بندگی میں دوسرے کو شریک نہ کرو اور بت پرستی سے توبہ کرو اور کسی کے پوجنے سے
 کچھ فائدہ نہیں دنیا آخرت کا فائدہ اس کی بندگی سے ہی سمجھ لو جھکے دیکھو مگر اسی سے
 راہِ مین آؤ اور راہِ مین مت ہلکو اور میرا پر ایمان لاؤ اور مجھکو سچا پیغمبر جانو اور
 میرا کہا مانو اور ہر کام میں ہر بات میں میرے تابع ہو رہو اور میں جو کہوں سو کرو
 اور جو منع کروں وہ سرگزنہ کرو اور قرآن کے اوپر ایمان لاؤ اور یقین جانو کہ یہ
 اللہ کا کلام ہے جبرئیل کی معرفت میرے اوپر نازل ہوا ہے اسکو پڑھو خوب سمجھو
 اس کے مطابق عمل کرو تو تمہارا دنیا و آخرت میں بھلا ہوگا اور آخرت کے اوپر
 ایمان لاؤ یقین کرو کہ مرنے کے بعد اللہ ساری خلق کو زندہ کرے گا ایک روز حکم سے
 پروردگار کے صور پھونکا جائیگا اس کی آواز سے زمین و آسمان سب ہٹ جائیں گے
 سب خلق مرجاویگی سوئے ذاتِ پاک پروردگار کے کچھ چیز باقی نہ رہیں گی پھر جب وہ خاوند
 چاہیگا تو آسمان زمین پیدا کرے گا اول آخر کے مردے سب زندے ہو جائیں گے قیامت
 قائم ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے کو ظاہر کرے گا اور ساری خلقت کا حساب کتاب
 ہو جائیگا اور ہر بندے سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا پوچھے گا کہ دنیا میں تم کو پیدا کر کے جان
 دل تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور کھانا پینا اور نہارون طرح کی نعمتیں بخشیں
 تھیں ان نعمتوں کا کیا کیا شکر بجالایا اور کیا احسان مانا پھر ان باتوں کو جو تمہارے سامنے

اٹھارہ طرف بنی بھیجا کتابین بھیجن ہر چیز کو کی خبر دی گئی اور اچھی راہ بری راہ
 بتا دی اور دوزخ بہشت کی خبر دی کھول کھول کر کہہ دیا تھا کہ جو کوئی اللہ پر اور اس کے
 رسول پر اور کتاب پر ایمان لاویگا آخرت کو سچ جائیگا اور حکم کے مطابق عمل کرے گا تو
 اسکو بہشت میں داخل کروں گا بہشت میں سب طرح کا آرام راحت عیش ہی کھانا پینا لذت
 مزا ہی ہمیشہ ہمیشہ اس آرام کے مقام میں رہے گا پھر کبھی ہاں مرنا نہیں اور جو کوئی ایمان
 نہیں لاویگا اور اس کے رسول کو سچا برحق نہ جانے گا امر وہی کو قبول نہیں کرے گا حکم کے مطابق
 کام نہ کرے گا نافرمانی کرتا رہے گا اور اسکی کتاب پر ایمان نہیں لاویگا قرآن کو خدا کا کلام نہیں
 جانے گا آخرت کے اوپر ایمان نہیں لاویگا اور دوزخ ترازو بلبلا حساب کتاب جو شخص
 کو شر عذاب ثواب اور جو کچھ کہ اللہ نے اس جہان کی واسطے پیدا کر مقرر کر رکھا ہے
 اور خبر بھی دی ہے جھوٹے سمجھے گا اسکو دوزخ میں ڈالوں گا دوزخ کے نیچے آگ سب بلا ہے اور
 ہزاروں طرح کے عذاب ہیں کافر مشرک منافق کس دوزخ کی آگ میں جلتے جلتے عذاب
 میں خوار ہیں خرابی میں ہمیشہ خراب رہیں گے کبھی وہاں سے نجات پانیکا حکم نہیں ہووے گا
 اور جو لوگ کہ مومن مسلمان ہیں اور متقی ہے پر ہیزگار خدا اور رسول کے حکم پر قائم ہیں
 محکم ہیں انکے اوپر اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرما کر نجات بخشیگا سب طرح کے غم فکر اور درے
 چھوٹ جائیں گے عزت حرمت سے بہشت کے اندر داخل ہووینگے ہمیشہ کے آرام میں رہیں گے اور کافر
 مشرک کو نافرشتے سب اللہ کے حکم سے بڑی سختی اور عذاب کے ساتھ بُرے حال خوار ہی خرابی
 سے ٹھیکٹ رد دوزخ میں ڈالینگے اور ساعت بساعت سختی عذاب کی ان پر زیادہ ہوتی جاوے گی
 اور دوزخ میں سب دوزخ میں روینگے پھینگے آہ و نالہ وادیا کریں گے اور دم بدم اپنی موت مانگیں گے
 میرنکی خواہش کریں گے لیکن کچھ فائدہ نہ ہووے گا ان پر رحم نہیں کرے گا جھوٹے پیاس درد
 دکھ میں اور خوار ہی خرابی میں سانپ کھچھو اور ہزاروں طرح کی بلا میں ہمیشہ پڑے رہیں گے
 اسی مسلمانو سمجھو تو آخرت میں ایمان آرو نکے واسطے کیا فائدہ ہے اور ایمان کافر کو بھی

کیا خرابی حضرت پیغمبرؐ نے بائین مجھا کر پھر فرمانے لگے کہ میں تم سب کو خدا کی بندگی کی طرف
 بلاتا ہوں اور دنیا آخرت کی خیر خواہی کی دعوت کرتا ہوں کہ تم لوگ ایمان لاؤ مسلمان ہو جاؤ
 میرا حکم قبول کرو تو تمھارا دونوں جہان میں بھلا ہو گا اور بے ایمانی و کفر و شرک سے دو جہان میں
 برائی ہی ہے جب حضرتؐ نے یہ پیغام اللہ کی طرف سے کھول کھول کے کھدے ظاہر کر دیے تب جن لوگوں کو
 ہمیشہ کی دولت نصیب تھی ایمان لائے اور ان باتوں کو غور کر کے سمجھے یقین لائے اور حکم کے
 تابع ہو گئے سچے مسلمان ہوئے دنیا اور آخرت کی اور ہزاروں طرح کی بزرگی بڑائی پائی اللہ و رسول کی
 رضامندی حاصل کی اور جو لوگ کج خلق تھے سردار کہلاتے تھے اپنے مال دولت اور زاد اولاد میں
 خوش تھے مغرور تھے غیر کے تابع ہونے سے عار کرتے تھے اور بہت سے لوگ اپنی احمقی اور
 نادانی سے اور جہالت کے سبب ان باتوں سے تعجب کرنے لگے اور آپس میں بیٹھ کر ان
 باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ محمدؐ جو دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 میں پیغمبر ہوں اللہ نے مجھ کو خلق کی ہدایت کیو اسطے بھیجا یہ کیسی بات ہے ساری عمر
 ہم میں رہے وہ عبد اللہ کے بیٹے اور عبد المطلب کے پوتے ہیں یہ کس طرح پیغمبر ہوئے اور کوئی
 کہتا تھا کہ ہم نے تو کبھی محمدؐ سے جھوٹے بات نہیں سنی یہ بات بھی جھوٹے ہوگی پھر شک میں
 پڑتے اور دل اسکا نادانی کے سبب سچی بات کو جھوٹے مقرر کر کر قبول نہیں کرتا تھا اور بھی
 کہتا تھا کہ محمدؐ جو کہتے ہیں یہ کلام خدا کا ہے بھلا پوچھو تو خدا کا کلام آدمی کے اوپر کیونکر
 آویگا ہم میں بہت لوگ بڑے بڑے برودانا عقلمند ہیں ان پر کیوں نہیں آیا جو ایک انھیں پر
 آیا ہے اس میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بائین محمدؐ آپ بنا بنا کر لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کلام
 خدا کی طرف سے اتر آیا ہے پھر جب قرآن کی آیتوں پر نظر کرتا تو حیران ہو کر کہتا یہ آدمی کا بنا
 کلام نہیں شک میں رہتے نہ تو سچ کہہ سکتے نہ جھوٹے پھر کبھی کہتے محمدؐ کہتے ہیں جو اس ایک
 خدا کی بندگی کرو بھلا یہ کہو کیونکر ہو گا ہم سب اتنے ہونکو پوجتے ہیں پیغمبر بھی کام سب مقصد
 ہمارا بر نہیں آتے ہیں تو ایک خدا کے پوجنے سے مقصد ہمارا کیونکر حاصل ہو گا اپنی

جو قومی سے پہ نہیں جانتے کہ وہ ایک اللہ ایسا ہی جو دونوں جہان کے مقصد کے
 حکم سے ایک پل میں حاصل ہو جاتے ہیں سوائے اسکے دوسرے کچھ نہیں ہو سکتا ہی
 اور کبھی کہتے محمد جو کہتے ہیں قیامت ہو ویگی آدمی سب مرے ہو خاک مٹی ہوئے پھر کے
 زندے ہو وینگے حساب کتاب ہو ویگا اور دوزخ ہی بہشت ہے عذاب ہی ثواب ہی ہے
 باتیں بڑے تعجب کی باتیں ہیں کبھی ہم سمجھوں نے ایسی بات اپنے باپ دادا سے بھی سنی تھی
 جو مر کر پھر زندے ہو وینگے یہ بات کب یقین ہو کہ ایسی ایسی باتیں آپس میں کہتے ہوتے
 اور تعجب کرتے تھے نادانی کے کوئیں اور جہالت کے بند بچا نہیں پھنسے تھے اور
 ناواقفی کے سبب یہ تقریر آپس میں کرتے تھے ان سوا لوں کے مذکور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ اس بڑی خبر سے
 الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ جس میں سے کسی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کرتے ہیں شک
 شبہ میں اور حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اپنی پیغمبری کی خبر دی اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے
 پیغام لایا ہوں یہ پیغام بڑی چیز ہے اسکے اوپر ایمان لانیے ہزاروں لاکھوں فائدے
 تمکو آخرت میں ملیں گے سب خرابیوں سے چھوٹ جاؤ گے اس بات پر نادان سب اختلاف
 کرتے تھے کوئی کہتا کہ محمدؐ کے دشمن دیوانے ہوئے ہیں جن کا اثر ہوا ہی اور کوئی
 کہتا کہ اس بہانے سے لوگوں کے اوپر اپنی سرداری جتاتے ہیں اور لوگوں پر اپنے حکم
 چلائیں خواہش رکھتے ہیں اور مجھ کو نکو دیکھ کر کہتے کہ وہ ساحر ہوئے جادوگر ہیں
 اور قرآن کی آیتوں کو سن کر کہتے کہ وہ شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنانا
 لوگوں کو سناتے ہیں اور لوگوں کو یہ باتیں کہہ کر اپنا تابع کر کر مال دولت لیا جاتے
 ہیں اور بعض کہتے تھے کہ کبھی ہم نے ایسی باتیں نہیں سنی ان باتوں کو کہ طرح
 مانوں اور کوئی کہتا تھا کہ یہ بڑی مشکل کی بات ہے ہزاروں برس کے عہد سرے

گلے خاک ہوئے کس طرح زندے ہووینگے اسی طرح سے وہ احمق نادان سب اپنی اپنی نادانی کے سبب ایسی باتیں آپس میں کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ کہتے تھے ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَلَّا سَيَعْلَمُونَ یوں نہیں اب جان لینگے یعنی شباب ہے تھوڑے دن کے بعد یہ کفار اختلاف کر نیوالے سچی خبر دینے بیشک جائینگے جب مرنے لینگے عذاب کے فرشتے اُن کی جانوں کو سختی سے نکالینگے اور کہیں گے کہ اسی کمبخت تو کافر کیوں رہا تھا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان کیوں نہ لایا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کیوں نہ جانا تھا اور قرآن مجید کو کیوں نہ مانا تھا اور قیامت کو کیوں جھوٹھ جانا تب معلوم کرینگے پھر اُسکے پیچھے جب قبر میں داخل ہووینگے منکر نکیر دو فرشتے آکے بُری درانی شکل سے ہیبت دکھلا کر سوال کرینگے پوچھینگے کہ تو کون ہے اور پروردگار تیرا کون ہے تو کسے حکم پر چلتا تھا اور کیا تیرا دین و مذہب کس دین میں عمل کرتا تھا اور کس کتاب کے موافق چلتا تھا اور کسکی حمایت میں کافر اُن سوالوں کا کچھ جواب دے نہ سیکگا مائے مائے کرنے لگیگا اور عذاب ہوتا جائیگا قرآگ ہو جاوے گی اور فرشتے سب اُگ کے گرز سے مارینگے اسوقت اُن خبر و نکو سچ جانینگے اور اپنی بے ایمانی پر حسرت کرینگے افسوس کھاوینگے لیکن اسوقت افسوس اُنکا کچھ فائدہ نہ کرے گا اِنَّهُمْ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ پھر بھی یوں نہیں اب جان لینگے یعنی تحقیق مقرر سچ بیشک اسجانے کے پیچھے شباب جانینگے جب جہنم پہنچے گا مردے سب زمین سے زندہ اٹھینگے اور ہزاروں بلا میں گرفتار ہوینگے تب اُن تحقیق کو معلوم کرینگے جو کہ پیغمبروں نے خبریں دی تھیں اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھنے پاوینگے اور سخت عذاب میں پھنسیں گے اسوقت آپس میں معلوم کرینگے سچ جانینگے جو بتوں کو پوچھا جھوٹھ تھا بندگی کرنی سوائے اللہ کے دوسرے کو سزاوار نہ تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے تھے وہ سب است تھا اور قرآن مجید سچ اللہ ہی کا کلام تھا اور قیامت کا ہونا اور میرے بعد زندہ ہونا راست ہے اور حساب کتاب و دوزخ بہشت

عذابِ ثوابِ برحق پھر اپنی بے ایمانی اور بدجہی کے اوپر ہزاروں طرح کے افسوس کرینگے
 رووینگے اور آنکھوں نے انکی آنسوؤں کی ندیاں بہہ چلیگی اور ماٹے ماٹے کرینگے اور
 کہینگے کہ ہم لوگ ایمان لائے یقین کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے تھے وہ سب ہم لوگوں
 نے دیکھا معلوم کیا اب ہم بھونپ رہے ہائی کروجائے بخشو لیکن کوئی ان پر رحم نہ کرے گا اسوقت کا جانا
 اور ایمان لانا کیا فائدہ کرے گا کچھ ہوگا ان باتوں کے؟ عجبے اسد تعالیٰ اپنی قدرت کا بیان
 فرماتا ہے بیخبر و نگو اپنے محالوں کی خبر دیتا ہے قدرت کاملہ جو سب کے اوپر ظاہر ہے ہر کوئی
 ان محالوں کو رات دن دیکھتے ہیں اس میں لازم ہے ہر کیسے تین کراپنے ولین خوب سوچیں غور کریں
 کہ جبکہ ہر قدرت ہے وہ جو چاہے سو کرے اپنا کلام جس بندے پر بھیجے چاہے بھیجے جسکو چاہے اسکو
 پیغمبر کرے اور زندیکو مار کر دیکو جلاک اور جسپر چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے ثواب
 بخشے جو ایسا قادر قدرت والا اور رحم کرنے والا ہے اسکی بندگی بجا لانا سزاوار ہے لائق ہے
 اسکی بندگی میں ہر اپنا زمین پر لگاوے اسکا شریک کسیکو بنانے اور گے اسکے عاجزی کرے
 اور اپنی حاجتیں اس سے مانگے وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اَلَمْ يَجْعَلْ اَلْاَرْضَ ضَعْفًا
 کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بھوننا واسطے آرام کے تمہارے تم سب اس زمین پر چلتے پھرتے
 ہو سفر کرتے ہو کھیتی سوداگری کرتے ہو محل عمارت بناتے ہو اور مرنے جا جیتا تمہارا اسی
 زمین پر ہے کسیکو قدرت ہے جو ایسی چیز بنا سکے وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور پہاڑ میخیں جو
 زمین جنبش نہ کر سکے تفسیر میں مذکور ہے کہ اللہ نے جب زمین کو پانی کے اوپر بچھایا کشتہ
 کیا تو زمین جنبش کرنے لگی تب اللہ نے پھر اپنی قدرت سے زمین کے اوپر پہاڑوں کی
 میخیں بنا دی تو زمین اسکے بوجھ سے قرار پکڑی ملنے سے موقوف رہی یہ بھی ایک
 بڑی قدرت ہے اور بڑا فضل ہے بندہ ونکے اوپر اگر زمین ہمیشہ جنبش کرتی تو کوئی
 اس پر آرام کرنے نہیں سکتا اور چلنا پھرنا بھی نہ کرنی کام کاج کرنا بھی موقوف ہو جاتا
 اور دنیا کا کار بار بند ہو جاتا اس قدرت کے فضل سے سارا کار بار عالم کا بن گیا سب

سب طرح سے امن چین حاصل ہو گیا وخلقنا کما اذہوا کجا اور پیدا کیا ہم نے مکوجڑ سے جو
 نر مادہ بھانت بھانت کے یہ بھی ایک بڑی قدرت ہے حکمت ہے بڑا فائدہ ہے
 اگر سب کے سب مرد ہوتے یا سب عورتیں ہوتیں تو کچھ خوبی نہ ہوتی لذت مفرانہ ملتا اور نسل
 جاری نہ ہوتی اور اگر سب کے سب ایک ہی شکل پر ہوتے تو پہچان نہ ہوتی آپس میں خرچ
 ہونے لگتے بھلی بڑی صورتوں میں تفاوت نہ سمجھا جاتا خوب صورتوں کی کچھ قدر نہ ہوتی
 اس واسطے اللہ تعالیٰ جوڑا جوڑا طرح طرح کی خوبصورت بد صورت قوی ضعیف زور آور
 ناتوان بھاری ہلکے موٹے غنی فقیر پیدا کئے بنائے اور ہر چیز کی پہچان ہر چیز سے
 معلوم کروادے یہ بھی ایک بڑی قدرت ہے اور بڑی مہربانی ہے بندے پر
 وجعلنا قوم مکہ سبائا اور بنایا تمھاری نیند کو دفع ماندگی یعنی واسطے آرام کے
 تمھارے اگر کسی کو نیند نہ ہوتی ہمیشہ جاگتے رہتے تو جاگتے جاگتے تھک جاتے
 بیچین راتیں نیند سے سب خلق کو بڑی راحت ہے بڑا آرام ہے جب کوئی آدمی نیند
 اٹھتا ہے تو گویا نئے سرے سے تازہ ہوش ہوتا ہے نئی قوت پاتا ہے یہ بھی ایک بڑا احسان
 ہے پروردگار کا بندوں پر اب بند و نکول لازم ہے کہ اس احسان کے ادھر شکر گذاری کریں
 اور کہیں اللہ الذی احیا فی پھر اٹھ کر اسکی بندگی میں خدمت میں قائم ہو دین
 اور جو جو کام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کاموں میں چستی کریں چالاکی کریں اور اس
 نئی تازگی قوت کو بے فرمانی کی راہ میں کھونہ دین اور فرمایا وجعلنا اللیل لباسا
 اور کیا ہم نے رات کیتین لباس تمھارا ستر تمھارا رات کی اندھیرا سی سب چیز کو پوشیدہ
 کر لیتی ہے ڈھانپ لیتی ہے رات کے لباس میں آدمی سب کام سے فارغ رہ کر آرام ہوتے
 ہیں راحت لیتے ہیں وجعلنا النھار معاشا اور کیا ہم نے دن کے تین معاش کا روزگار
 کا تمھارے سب کام دنیا کے دن میں ہوتے ہیں کھیتی تجارت نوکری کسب آنا جانا ملنا
 بیٹھنا خرید فروخت سیرو سفر اور ہر ایک کام کا ج اور یہ رات اور دن دونوں بڑی

انشان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی سکون طاقت ہے جو دن سے رات کرے اور رات سے دن کرے سو اُس قادر کریم کے اور پہرہ و نون بڑی رحمتیں ہیں بندہ نیکے اور جو ہمیشہ رات ہی رہی دن نہوتا تو دنیا کی زندگی گانی کے سب کار و بار بند ہو جاتے معاش کے کارخانے بکرجا ٹھکے رہتے خلق کو جنیا زندگی کرنی مشکل ہو جاتی تمام دنیا ویران ہو جاتی دنگو پیدا کر کے زندگی کی قوت پیدا کر دیتے ارون لاکھوں طرح کی نعمتیں پیدا کر دین کرورون احسان کئے اُس پاک پروردگار کے کرورون شکر بندوں پر لازم ہیں جس خاوند نے مفت اُن سب کو اور ایسے بڑے احسان کئے بعد بے نہایت بخششیں لیکن اور جو ہمیشہ دن ہی رہتا کبھی رات نہوتی آدمی کام کرتے کرتے ٹھیک جاتے آرام پاتے وقت کو نہ پہچان سکتے جینے برس نہوتے حساب کی راہ نپا سکتے ہزاروں کارخانے چل چل ہو جاتے اور سو جلی گرمی سے کھیتیاں جل جاتیں آدمی جلنے لگتے جنیا شکل ہو پڑتا ایسے فائدہ دن کو واسطے اُن حکمتوں کے ظاہر کرنے کے لئے رات اور دنگو پیدا کیا کبھی رات کو ٹھہرایا دن کو گھٹایا کبھی دنگو ٹھہرایا رات کو گھٹایا جا اگر می فضیلین برس جینے ساعت دن کی رات کی مقرر کردی ایسی رحمتیں سو اُسے ایسے قادر خاوند کے کون کر سکتا ہے یٰٰہٰیٰ ہٰوٰہٰ فوٰہٰ سُبْحٰنَہٗ اَدَا اور بنایا کیا بنایا کیا ہم نے تمہارے سروں کے اوپر سات آسمان محکم مضبوط جو کبھی پرانے نہیں ہوتے سست نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہی ٹوٹ چوٹ اُن میں نہیں آسکتا ہی سوراخ شگاف ڈر اڑ کچھ نہیں ہوتا معلق بغیر ستون کے حکم پر بندھے کھڑے ہیں موجود ہیں ایسی بڑی محکم بنا ایسا بڑا محکم گھر محل ایسی بڑی شان کے ساتوں آسمان سو اُسے اللہ تعالیٰ کے اسکو قدرت ہی جو بنا سکے اور بغیر ستون کے قائم رکھ سکے ان آسمانوں کا پیدا کرنا ایسی بڑی شان کے ساتھ بڑی چل سے بڑی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جو کوئی آسمان کو دیکھ کر تامل کرے غور کرے بوجھے سمجھے یقین لاوے اور خوب جانے کہ جس قادر کو ایسی بڑی قدرت ہے وہ قادر خاوند جو کچھ چاہے سو کر سکے جو وعدہ کرے سو دے سکے

کوئی کام اسکے پاس اسکی قدرت کے آگے بھاری نہیں مشکل نہیں وجعلنا کیرجا وھا جا
اور کیا بنا یا ہے آفتاب کو ایک بڑی خوبی کا چراغ روشن تمام عالم کا روشن کرنا اور جوقیت
نکلتا ہے اندھیری رات کی سارے عالم سے دور ہوتی ہے مشرق سے مغرب تک جہاں روشن
ہو جاتا ہے اگر سورج کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتا اور چاند نہ ہوتا تو ہمیشہ اندھیرا رہتا ہزاروں
لاکھوں کا رخانے دنیا کے بند ہو جاتے اور کوئی جاندار اندھیرا کیلئے سبب اور جاڑے سے
اور برف کے گرنے دنیا میں جیتا نہ رہتا سورج کا پیدا کرنا ماری خلافت کے واسطے بڑی
رحمت ہے بڑی قدرت ہے بڑا فضل ہے جو کوئی پروردگار کے ایسے بڑے جانوں کی طرف
نظر نہیں کرتا غور نہیں کرتا شکر نہیں کرتا ایسے خاوند کی بندگی نہیں کرتا اسکے حکم کو
فرمانوں کو اپنے دل و جان اپنے سر اور آنکھوں پر نہیں رکھتا وہ نادانی کی تاریکی میں
جہالت کی اندھیری میں پھنس رہا ہے اندھا ہو رہا ہے اسکو کچھ نہیں سوجھتا رات دن ایسی
ایسی بڑی قدریں نعمتیں پروردگار کی دیکھتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا اچھے بندوں کے دلوں
ایمان کا آفتاب چمکتا ہے آنکھیں اُکلی کھل گئی ہیں دل روشن ہو گیا ہے ہر ہر ذریعہ اللہ تعالیٰ
کی قدرت کا تماشا دیکھتے ہیں اور نظر کرتے ہیں اس خاوند کی فضل و کرم کی نعمتوں کے
دم بدم ہزاروں لاکھوں دریا بہتے ہوئے دیکھتے ہیں اور شکر کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں
ہر بات پر ہر وعدے پر آخرت کے اللہ تعالیٰ کے یقین کرتے ہیں سمجھتے ہیں ہر رات کو سارے
عالم مشرق سے مغرب تک سو جاتے ہیں تمام عالم کے رہنے والے نیند میں آتے ہیں مردوں
کی طرح گرہتے ہیں بخیر ہو جاتے ہیں وہ خاوند جو ہر رات کو سارے عالم کو اس حال میں
لاتا ہے کیا تعجب ہے کیا بڑی بات ہے جو ایک حکم سے ایک صور دم کرنے میں تمام خلق کو نیت
نا بود کر دے اور ہر دن ہر صبح کو دیکھتے ہیں کہ تمام خلق آدمی چرند پرند جاگتے ہیں خواب
سے سر اٹھاتے ہیں جان خوش ہوتی ہے حواسوں میں قوت آتی ہے تن بدن کی قوت
تازمی ہوتی ہے ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگتا ہے بوجھنے والے بوجھتے ہیں چاند ہر دن صبح کو

کے لیے کوئی نیکوئی نہ ہو۔ اٹھا تاہی کام میں لگا تاہی اس خاوند کو کیا مشکل ہی جو ایک دن ایک حکم سے سب مردوں کو زندہ کر دیے قبروں سے اٹھا کر کھڑا کر دیوے کو ایک جگہ پر دیوے کی بڑی بات ہے اور یقین کے نور سے دیکھتے ہیں دیکھنے والے بوجھتے ہیں جس خاوند نے دنیا میں ایک سورج کا چراغ روشن کر دیا ہے کہ تمام عالم پر اس کا غلبہ ہو گیا ہے جس کے نور کے گرد آبی تین سو ساٹھ حصے دنیا کی زمین سے بڑی ہے جو خاوند دنیا میں ایسی چیز پیدا کر سکتا ہے وہ خاوند قادر ہے جو آخرت میں بہشت جو دنیا سے لاکھوں کروڑوں وحید بے نہایت درجوں میں بڑی ہے مومنوں کو اس میں لاکھوں گھر کروڑوں محل محل یا قوت کے نور کے تیار کر دیوے نے بخش دیوے تو کیا تعجب ہے کیا مشکل ہے اس قادر خاوند کی قدرت کے آگے کچھ چیز نہیں بہت آسان ہے وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً اور بھیجا ہم نے باؤ کے ساتھ بادلوں سے ابر پانی بچھا جا بہت گرتا ہوا برساتا وَالْخَيْجَلُ يَدْرَسُهُ تو نکالیں ہم اس پانی کے سبب جگا و بگا نا دانے بوئے گھاسین ان بوئی طائر کرین گیہوں جو حامل مونگ ماش اور حبس جو آدمیوں کے کھانین آتا ہے اور کھاس پالابل بو باجوب جاورو چرند کے مثل گھوڑا اونٹ گائے بیل بکری کے کھانین آتے ہیں اور ہر طرح کی ترکاریاں اور بوٹیاں دو اشیان جو بیماریوں کے علاج میں لگتی ہیں ہزاروں کام آتی ہیں وَجَنَاتُ الْفُحْفُوحِ اور باغ آپس میں ملے ہوں ان میں ہوں کے برسنے میں زمینوں کو پانی کے ہنچے میں بڑے درخت ہر طرح کے پیدا کرین لاکھوں کروڑوں باغ تیار کر دیوے ہمارے طائر ہر جو پائے درخت شاخ در شاخ برہم درہم پیٹے ہوئے ہر سبز ہو جاوین رنگ برنگ کے گل پھول میوے درختوں میں لگ جاوین دیکھنے والوں کو تماشے نظر اوین کھانیاں لذت پائوین درختوں کے سارے آرام پائوین خوشیاں کرین راحت پائوین میں ہو کجا برسن پانی کا آسمان آتا بڑی قدرت ہے پروردگار کی اور بہت بڑی رحمت ہے تمام عالم کی واسطے رزق کا اور روزی نے اس کا عالم میں دنیا میں یہہ ایک سبب کر دیا ہے ایک رکھی ہے یہہ خاوند کی حکمت کے کارخانے

ہیں جو مینہ نہ برسے تو دنیا میں کچھ خیر پیدا نہ ہو سب جانور آدمی چرند پرند بھوکھ سے
مر جائیں ہلاک ہو جاویں جہاں سے خداوند روزی بنے والے کا حکم ہوتا ہے دریا سے بخار
اٹھتا ہے ابر بادل ہوا میں تیار ہوتے ہیں باد کو چنان کہیں کا جس شہر کے
اوپر جس گاہ میں بھیتوں میں باغون میں جس جگہ حکم ہوتا ہے باد دلوں کو لیجاتی ہے
حکم سے باد لو کو پھوڑتی ہے چلی کی طرح باد لو نہیں سوراخ ہو کر پانی برسے لگتا ہے جتنا
حکم ہوتا ہے اتنا ہی برساتا ہے زمین میں آتا ہے اور دریا بخار کا اٹھتا ہوا میں باد لوں
کا تیار ہونا اور ابر پانی کا گرنا ظاہر کا اسباب ہے اور چھپے ہوئے خلق کی نظروں سے
اور بھید میں انھیں ہر کوئی نہیں پاسکتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان بھید کو جانتے ہیں
حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے جو عرش کے نیچے ایک دریا ہے بحر الحیات اسکا نام
ہی اس دریا میں سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی لاتے ہیں باد لوں میں رکھتے ہیں
جہاں کا حکم ہوتا ہے وہاں لیجاتے ہیں برساتے ہیں پھر نہاروں لاکھوں طرح کے فائدے
خلق کے واسطے دریا سے زمین میں سے پیدا ہوتے ہیں دریا سے موتی نکلتے ہیں بونڈ
سیسوں میں پرتی ہیں قدرت سے موتی ہو جاتے ہیں زمین سے سب طرح کے اناج فکے گیہوں
جو چاول جو آدمیوں کی غذا ہے پیدا ہوتے ہیں اور گھاس جو حیوانوں کی غذا ہے اور
نہاروں لاکھوں طرح کے درخت باغ بہار میوے گل پھول دوائیاں پھریاں بوٹیاں نہاروں
چیزیں پیدا ہوتی ہیں کھڑوڑوں فائدے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں جو کوئی ان سے غفلت
کے اوپر اس خداوند قادر کرم کی نظر کرے دیکھے اور بس کی انھیں کھلین میں ان
سب قدرت کی نشانیوں کے اوپر جو خداوند نے بیان فرمائیں اور کہیں زمین پہاڑ
جوڑا جوڑا پیدا کرنا سونا جاگنارا تندن چاند سورج بادل مینہ باغ بہار میوے کھانا پینا
نہاروں لاکھوں کا رخصانے حکمت کے قدرت کے جو ظاہر میں پیدا ہیں ہر کسی کو نظر آتے ہیں
معلوم کہے اور نہاروں لاکھوں کھڑوڑوں فائدوں نعمتوں میں سے کچھ تھوڑے

تھے فائدے نعمتیں بھی آپ تین عالم اپنے ظاہر میں باطن میں پاکو تو بوجھے سمجھے یقین کر لے ایمان
لاوے کہ سوائے ایک پاک پروردگار کے دوسرا کوئی نہیں جسکو پوچھے نہنگی کرے مہبود
برحق ہی ایک خداوند ہی جسکا ایسا بڑا حکم ہے ایسی بڑی قدرت ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کر
اور یقین جلتے کہ جو کچھ پاک پروردگار نے قرآن میں اپنے کلام میں خبر دی ہے سچ ہی
مقرر ہے جس خداوند کو ایسی بڑی قدرت ہے جو دنیا میں ایسے بڑے فائدوں کی ایسی
بڑی بڑی چیزیں پیدا لیکن ظاہر میں بنائیں وہ خداوند مہر و نگو پھر کر اٹھاوے اور جسے
ایک بار پیدا کیا ہے پھر دوسری بار مار کر سب کو جلاوے زندہ کرے تو کیا بڑا تعجب ہے
کیا ہی بھاری بات ہے اور جو کچھ اس خداوند نے خبر دی ہے آخرت کے کارخانے کی اس
جہان کے کاروبار کے حساب کتاب ترازو پلھراط دوزخ بہشت کی سب سچ ہی مقرر ہے
اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کو جو دنیا میں ظاہر میں بیان فرما کر آخرت کی باتوں کا
بیان فرماتا ہے قیامت کا دن کس طرح ہو و یگا خلق پر کیا گزرے گی مومنوں مسلمانوں
مستحقین کثین کیا خوش حالیان ملجاویگی اور کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو و یگا فرمایا
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا تحقیق مقرر قیامت کا دن جدائی کا دن وحدے کا وقت
ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کے تین یوم لفصل فرمایا جدائی کا دن کہا قیامت کے دن میں
ہر چیز جدا ہو و یگی دنیا میں ہر کوئی مومن کافر مخلص منافق جھوٹے سچے ملے ہیں ہم
برہم ہو رہے ہیں بھلے بڑے کو کوئی آپس میں جدا نہیں کر سکتا مخلصون منافقون میں کوئی
تفاوت نہیں جان سکتا قیامت میں یہ برہمی درہمی ہووے گی اللہ تعالیٰ کے حکم سے
فرشتے مومنوں کو کافروں سے موحّد و نگو مشرکوں سے مخلصون کو منافقون سے سچے کو جھوٹے
سے نہنگی طاعت کرنے والوں کو گنہگاروں بدکاروں یاد کرنے والوں کو غافلونے عالمون کو
جاہلون سے خبردار و نگو بخبرون سے عارفون کو منکرون سے جدا کر دے بونیکے ہر کوئی اپنی
اپنی گروہ سے جا ملیگا ایک گروہ کے لوگ دوسری گروہ سے مل سکیں گے گروہ گروہ جدا

ہو جاوے گی بھلا بڑا دوست دشمن حق باطل جدا ہو و گیا ہر کوئی اپنے اپنے درجے میں مرتب
 میں رہے گا ہر چیز کا تفاوت ظاہر ہو جاوے گا سب جھگڑے فیضی جو دنیا میں ہر ہر طرح
 کے لوگوں میں ہوتے ہیں سچ جھوٹ اور دین کے مذہب کے جھگڑے ہو رہے ہیں اُسد
 کل فیصل ہو جاوے گی سب انفصال پاوے گی کوئی بات لگی نہ رہے گی اور وہ دن سب خلق
 اکے جمع ہونے کے وعدہ کیا ہے آخر اول کے آدمی اُسدن میں جمع ہووے گی اس روز میں سب
 اکے جمع ہونے کا کھانا کھائے گا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے یَوْمَ نَبْیَحِیْ فِي الصُّورِ قِیَامَتِ
 دن جدا ہو گیا وہ دن ہی اُسدن میں صور دم ہو و گیا ہر سنگا قدرت کے حکم سے
 پھونکے گا صور ایک سنگے کی صورت ہی حضرت اسرافیل علیہ السلام جو بہت بڑے مقرب
 فرشتے ہیں ساتویں آسمان کے اوپر ان کا حشر ہے ساتویں زمین کے نیچے ان کے پاؤں
 ہیں اس صور کو اپنے ماتھے میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں
 ہیں کہ وقت حکم ہووے جس ساعت حکم ہو و گیا اسی ساعت پھونکنے دم کرینگے ایسا
 بڑا وہ صور ہے جو پانسو برس کی راہ میں اسکے سرے کی گردانی ہے ایسے بڑے صور میں
 جب اپنی قوت سے آواز کرینگے آسمان زمین میں ہول پڑ جاوے گا آسمان ٹوٹ جاوے گی
 پہاڑ اُڑنے لگیں اور آدمی جانور تمام عالم کے بڑا ہول بہت کھا کر مر جاوے گی تمام عالم
 اور تمام عالم کے رہنے والے میت نابود ہو جاوے گی کئی چیزیں اللہ کے حکم سے باقی رہیں گی
 عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور چار فرشتے حامل عرش کے اور چار فرشتے حضرت
 اسرافیل جبرائیل میکائیل عزرائیل علیہم السلام یہ آجھوں فرشتے بہت بڑے مقرب فرشتے
 ہیں یہ چیزیں موجود رہیں گی پھر ایک وقت ایسا ہو و گیا جو ایک دن ایک ساعت یہ بھی
 افانی ہو جاوے گی سوائے ذات پاک پروردگار کے اور کچھ نہ رہے گا پھر چالیس برس
 کے پیچھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہووے گا کہ پھر صور دم کریں
 پھونکین بہت اچھی خوبی کی آواز نرم آواز سے صور دم کرینگے سب آدمی اول آخر

کے جی اٹھیں گے زندہ ہو جاویں گے پہلے صورتوں کے دم ہوتے وقت اس وقت تک بہت
 معاملے گذریں گے قرآن میں حدیثوں میں بہت حکایاں ہیں اس سورہ میں اتنا ہی
 فرمایا ہے پھر حکم ہو گا حشر کے میدان میں گوروں اٹھ کر آویں حساب کے واسطے
 سب کوئی جمع ہو وین فناء توں آفوا کجا پھر آؤ گے تم گوروں اٹھ کر قیامت کے میدان
 میں فوج فوج گروہ گروہ حدیث شریف میں بیان اُن فوجوں کا گروہوں کا فرمایا ہے
 تفسیر میں لکھا ہے حشر کے میدان میں کتنی گروہیں آؤں گی ہر ایک گروہ کے لوگ جدی
 جدی صورتوں میں ہو وینگے ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہندو کی صورت میں
 آؤں گے بری بری صورتوں میں ہو کر حساب گاہ میں چلے جاویں گے لوگ دیکھنے والے قرآن
 سے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں فرشتے کہیں گے یہ لوگ سخن چین ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کی
 مجلسوں میں بیٹھ بیٹھ کر ایک کی باتیں چن لیتے تھے یہاں کی بات وہاں لیجاتے تھے
 وہاں کی بات یہاں لے آتے تھے اسکی بات اُس سے لگاتے تھے اسکی بات اس سے
 لگاتے تھے آپس دشمنی ڈالتے تھے لڑائیاں کرواتے تھے آجکے دن اس صورت
 میں یہ لوگ دوزخ میں جانیے لائق ہوئے ہیں اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں
 آدمی بری صورتوں میں سرسریچے پائوں اور اپنے موہنوں پر اپنے ہاتھوں سے
 طلائیے مارتے ہوئے جاویں گے عذاب کے فرشتے انکے ساتھ ہو وینگے کہتے جاویں گے
 پکارنے جا وینگے یہ لوگ سود کھانوں والے ہیں بیاج لینے والے ہیں اور ایک گروہ میں
 ہزاروں لاکھوں اندھے ہو وینگے کہیں گے یہ قاضی مفتی ہیں دنیا میں رشوتیں لیکر
 جھوٹے کو سپریم جج کو جھوٹے کرتے تھے اور ایک گروہ کے لوگ ہو وینگے جو زبانیں بھڑکی
 انکے منہ سے کل کر باہر پھری ہو وینگی اور اپنے دانتوں سے اپنی زبانوں کو چاٹ
 ہوئے جا وینگے فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہیں جو دنیا میں عالم فاضل کہلاتے تھے
 اور واعظ کہلاتے تھے علم پڑھاتے تھے خلق کو نصیحت کرتے تھے اور آپ اپنے

حکم کے موافق عمل نہ کرتے تھے بلکہ اور و نکو بُرے کام سے منع کرتے تھے اور آپ ہی
 بُرے کام کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہاتھ پاؤں اُن کے
 کٹے ہوئے ہونگے بُرے حال میں آویٹے کہیں گے فرشتے یہ کہ لوگ ہیں جو اپنے
 ہمسایوں کو دکھاتے تھے آزار پہنچاتے تھے اور ایک گروہ میں ہزاروں ہونگے
 آگ کی جلتی ہوئی سولیوں پر انکو چڑھا کر لجا دیں گے سولیاں فرشتوں کے ہاتھوں میں
 ہونگے کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو غمازی کرتے تھے چل خور تھے پادشاہوں حاکموں
 لوگوں کا جاکر خلیاں کھاتے تھے ظلم کروا کر لوگوں کے مال چھنوا تے تھے جھوٹے کو سچ کہہ
 جھوٹے کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی آویٹے تن بدن میں ہونگے
 گندے بے ستر مدار کی سیاہ بد بوئی فرشتے کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو دنیا میں حرام لذتیں
 لیتے تھے حرام لذتیں کرتے تھے حرام کام میں ڈوبے رہتے تھے اور ایک گروہ کے
 لوگ آویٹے قطر انکے سیاہ کپڑے پہرے ہوئے رال گندھک کی بد بو سے بھر
 چکے تھے ملے جو کبھی بدن سے چھوٹ نہ سکیں کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو اپنے بدن
 پر لباس پر تکبر ہی کرتے تھے اپنے مال پر اور جاہ پر فخر کرتے تھے اپنی زیب و زینت
 کے اور پر اثراتے تھے اور ایک گروہ آوے گی سورتوں کی صورت میں بُرے ہاتھ
 پاؤں بُرے منہ کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو حرام کھاتے تھے حرام پیتے تھے اور
 ایک گروہ آوے گی انکے پیٹوں کے اندر سے آگ جلتی ہوئی نظر آوے گی مونہوں
 دھواں نکلتا ہوا جاوے گا کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو پیہو نکا مال ناحق کھاتے تھے اور
 اس طرح گنہگاروں پر جنتوں کی بہت گروہیں بھانت بھانت کی خواہ خراب صورتوں میں
 آویٹے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گناہوں سے برکاتوں اپنی پناہ میں رکھے اور مومن
 مسلمان اچھے کام کرنیوالے صالح متقی بُرے کاموں سے پرہیز رکھنے والے اچھی اچھی
 صورتوں میں خوبصورت بہت عزت حرمت سے شان و شوکت سے آویٹے بعض مومنوں

گروہ کی صورتیں ایسی روشن نورانی ہوونگی جیسے ستارے روشن ہیں بھنے گروہ کی صورتیں
چودھویں رات کے چاند سی ہوونگی اور پینچویں و بیون کی صورتیں آفتاب سے زیادہ روشن
ہوونگی اور بڑے بڑے آونیکے ہر ایک کے عمل کے موافق معاملہ ہوونگا ہرون کے
ساتھ برے معاملے ہوونگے اچھون کے ساتھ اچھے معاملے درپیش ہوون گے
وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا اور کھولے جاونگے آسمان پھر ہو جاونگے دروازے
درواز پہلا صوبہ دم ہوونگا پھونکے آسمان پارہ پارہ ذرہ ذرہ ہو جاونگے اور
مینت نابود ہو جاونگے کچھ نہ رہے گا پھر دوسری بار جب حکم ہوونگا دوسرا صورت پھونکے گا
قدرت سے سب کچھ پیدا ہو جاونگا ساتواں آسمان زمین پیدا ہوونگے تمام آدمی جی
اٹھینگے سب حشر کے میدان میں جمع ہوونگے پھر حکم ہوونگا آسمانوں کے دروازے کھلیں گے
ہر ایک آسمان کے فرشتے اتر کر درجہ بدرجہ تمام خلق کو گھر کر کھڑے ہوونگے اول
پہلے آسمان کے فرشتے تمام اتر کر سب آدمیوں کے گرد اگر دگرز ہاتھوں میں لے کر کھڑے
ہو جاونگے پھر دوسرا آسمان کھلے گا دوسرا آسمان کے فرشتے اتر کر اپنے اپنے گھر
کھڑے ہوونگے اسی طرح ساتواں آسمان کے فرشتے اترینگے اب صف در صف
کھڑے ہوونگے حکم کے منتظر رہینگے سارے بادشاہوں کے بادشاہ کا تمام عالم کے پیدا
کر نوا لیکا دربار بڑی شان بڑی شوکت بڑے ترک بڑے بڑے تاج سے قائم ہوونگا
عدالت کے دیوانی ایسی بہار جاہ و جلال کا بندوبست ہوونگا کسی کی آنکھوں نے نہیں
دیکھا کسی کا نون نے ویسی شان کا بندوبست نہیں سنا کسی کے دلمین ایسی ہیبت کا
خطرہ نہیں گذرا و سب کچھ کائنات سرکایا اور چلائے جاونگے پہاڑ پھر ہو جاونگے
پہاڑ ڈھونچے ہم پہلے صورت کے چکنے میں اسکی آواز کی سختی سے پہاڑ زمین سے اترنے
لگینگے ناچ رہے ہو جاونگے دھوکے سے ہو جاونگے جیسے دور ریت کو آدمی دیکھنے والا
دھوپ کی تابش میں چکنے سے پانی جاتا ہے یا ساہوکر اسکی طرف دوڑتا ہے

جب اسکے پاس پہنچا ہی دیکھتا ہی پائی نہیں پائی کا دھوکا تھا اس طرح اس پہاڑ دیکھنے میں
 آونیکے اور پہاڑ نہوونیکے دھوان سا ہو کر اڑ جاوے گئے قیامت کا دن پیدا ہووے گا
 کافر و نیکو واسطے دوزخ ظاہر ہووے گی دوزخ کی بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِن جہنم کا پتہ
 انصاف کا تحقیق مقرر دوزخ راہ ہی گذر گاہ ہی تمام خلق کے عالم کے لوگوں کی مومن
 کافر بھلے برے سب کوئی اس راہ میں چلینگے دوزخ کے اوپر ہو کر گذرینگے مومن مسلمان
 جو بہت کو جاوینگے صراط کے اوپر ہو کر جاوینگے صراط ایک پل ہی دوزخ کے اوپر
 پینیس ہزار برس کی راہ ہی اور بال سے باریک ہی اور تلوار سے تیز ہی بعض مومن
 مسلمان پیغمبر اولیا نظر کی طرح ایک آن اُس پر سے پار ہو جاوینگے بعض مومن تجلی کی طرح
 بعضے باؤ کی طرح بعضے پرند جاوور کی طرح بعضے دوڑتے ہوئے بعضے قدم اہستہ بہستہ
 جاوینگے اپنے اپنے علو کے موافق شباب و آہستہ اس پل کے اوپر سے پار ہو جاوینگے
 بعضے اپنے قدم سے چل نہ سکیں گے تو سینے سے چلینگے بعضے اپنے آہستہ چلینگے پور پینیس
 ہزار برس میں مار ہووینگے بعضے جب صراط کے اوپر یا نون رکھینگے یا نون کجاوینگے
 تو اُٹھ سے کچھ نیگے اُٹھ بھی کجاوینگا دوزخ میں گرینگے اگ میں غوطہ کھاوینگے پھر اُٹھ
 یا نون درست ہو جاوینگے پھر قدم رکھینگے تو پھر کٹ جاوینگا وہی حال ہووینگا جو پہلے ہوا
 تھا اس طرح اس خواری سے وہ راہ ہزاروں برس میں کاٹینگے اور کا فر سب پہلے
 ہی قدم میں کٹ کر دوزخ میں گر پڑینگے پھر کبھی اُٹھ نہ سکیں گے اگ میں خدا ب میں جلتے
 رہینگے پھر وہ پل صراط کی راہ بہت اندھیا رہی ہی لاگ لاگ اُٹھ سے اُٹھ اس میں نظر
 نہیں آتا مومن کو ہر ایک کو اپنے اپنے عمل کے موافق اس راہ میں نور ملیگا بہت یا
 قصور اکم یا زیادہ کیلئے کم یا زیادہ برے لوگوں کے پہاڑ برابر نور آگے آگے
 چلاوینگا بعض کو بڑے درختوں کے برابر اس طرح کم ہوتے ہوئے متعل کی مثال
 چراغوں کے برابر ہوگا ہر کوئی اپنے ہی نور میں چل سکیگا اور کا نور اور کے کام نہ آوے گا

پھر بہت کم سے کم بعض نیکو پانوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کے سرے برابر نور ملیگا کبھی وہ روشنی کے آؤگی چلنے والا قدم آگے کو رکھیگا کبھی وہ نور تیجھے جاویگا تو کھڑا ہو کر گیگا انداز میں چل نہ سکیگا جیسا جیسا کہ ایمان ہو گیگا ویسا ہی ویسا نور اس راہ میں ملیگا ایمان ہی کی قوت سے شتاب پاؤں اتر جاوے گا ایمان ہی کی سستی سے وہاں سست چلیگا اور کافروں کو کچھ نور نہ ملیگا اور دوزخ بھی بے نور ہے اور اندھیا راہی کافر بھی بے نور ہے اندھیا راہی اندھیا ریکو وہی لایق ہے اس واسطے کافر دوزخ کے لایق ہیں دوزخ میں جاوینگے باہر نہ نکل سکیں گے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا طاعینہ سما با دوزخ طاعون کے سفر مان بے ایمان کافروں کے رہنے کی جگہ ہے وہ ہمیشہ اسی میں رہے رہینگے نکلنے کا انکو کبھی حکم نہ ہو گیگا لا ینتہین فیہا احتسابا رہنے والے ہیں کافر دوزخ میں مدتوں تک ایک مدت گزرنے کی پھر دوسرے عذاب کی مدت آؤگی اسی طرح کافر ہمیشہ عذاب میں جلتے رہینگے احتساب جمع حقے کی ہر حقہ ہر برس کا نام ہے آخرت میں حقہ کا حساب ہے ایک ایک حقہ وہاں اسی برس کا ہو گیگا اور ایک ایک برس آخرت کا تین سو ساٹھ دن کا ہو گیگا اور ایک دن دن کا دنیا کے برسوں کا پچاس ہزار برس کے برابر ہو گیگا اس حساب میں ایک حقہ کروڑوں برس کا ہے ہی حساب میں کافر دوزخ میں حقے بعد بے شمار برسوں تک جلتے چلے جاوینگے وہ حقے تمام نہ ہوینگے ہر حقے میں طرح طرح کے عذاب پائے رہینگے ایک حقہ حساب میں ایک سو چالیس کروڑ برس کا ہوتا ہے اسی طرح بے نہایت حقے چلے جاوینگے تمام کبھی نہ ہوینگے لا ید و فون فیہا برد اولاشراکاء نہ چھینکے وے کافر بے ایمان دوزخ کے اندر کچھ مزہ سردی کا اور نہ ملیگا کچھ شربت ٹھنڈا پانی اس آگ میں جلنے میں انکو کبھی سردی ٹھنڈائی نہ ملیگی جو راحت پائیں آرام پائیں ٹھنڈا پانی یا کچھ سرد کبھی نصیب نہ ہو گیگا جو پیاس بجھے الا حمیمًا و عسًا قاسو اے گرم پانی کے اور پیس

کے دوزخ کے درمیان دوزخینوں کو کبھی سردی آرام راحت سرد پانی شربت کا نام نشان بھی
 نہ لگا دوزخ میں ان کو پیاس لگتی فریاد کرتے پکارنے لگتے کہ پیاس لگی ہے پانی
 پلاؤ کوئی انکی فریاد نہ سنیگا ہزار برس تک پکارنے رہینگے پانی پانی کرتے رہینگے ہزار برس
 کے پیچھے مالک دوزخ کا دروازہ فرشتوں کو حکم کریگا انکو حسینم اور غنائی پلاؤ حسینم ایک پانی ہے
 جو دوزخ کی آگ میں جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے وہ پانی جوش کھاتا ہے گرم ہوتا ہے
 اور غنائی لہو اور پیپ کی ندیاں ہیں دوزخوں کے تن بدن کے زخموں سے یہ چلی ہیں
 فرشتوں کے ہاتھوں سے گرزوں کی چوٹیں لگتے لگتے زخم پڑ گئے ہیں لہو اور پیپ کے
 نالے بہہ چلے ہیں اور دوزخ کی آگ میں گرم ہوتے ہیں اور وہ گرم پانی اور وہ لہو پیپ
 انکے پلانے کے واسطے انکے پاس لا دینگے جب وہ پانی ان کے منہ کے پاس پہنچا سکے
 گرمی سے تمام گوشت پوست انکے منہ کا گل کر اس پانی میں جا پڑیگا ایسے گرم پانی کو چہرہ
 نہ ہوں فرشتے دوزخ کے زور سے سختی سے انکے حلق میں ڈالینگے جب انکے پیٹ میں پہنچے
 اسکی گرمی سے پیٹ کی آتین روکد اور جو کچھ انکے پیٹ میں ہے گھل کر سب کچھ نیچے کی راہ
 سے بہہ جا دینگے یہ پانی بھی اسطرح کا ایسا گرم پلا نا ایک بڑا عذاب ہے دوزخ میں
 بے ایمانوں کے اوپر جزا کو قافہ لادینا ہے موافق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب
 عذاب دوزخینوں کے اوپر جو کچھ بیان میں آئے سزا ہے انکی دنیا میں جو کچھ پہنچے فرمائی
 کے کام کرتے تھے عمل کرتے تھے ان عملوں کے موافق ہے کفر اور شرک اور نفاق کے
 برابر کوئی بڑا کام نہیں دوزخ سے بدتر کوئی بڑا عذاب نہیں ایسے پُرے کام کے لائق
 ایسا ہی بڑا عذاب ہے اور ان کا فرو کو دنیا میں ہمیشہ کفر شرک ہی میں رہنے کی نیت
 تھی کبھی اپنے اس کفر کی بلا سے بچنے کی نیت نہ کرتے تھے شرک نفاق کے بند چلنے
 سے کبھی چھوٹنے کا قصد نہ کیا تھا اس خرابی سے نکلا جاتا ہے اس واسطے آخرت
 میں بھی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتے رہینگے کبھی اس سے بچنے کے نہیں

اور ایمان دار اور مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم میں چلنے سے کوئی بہتر کام نہیں اور بہشت اور بہشت کی خوبیوں سے کوئی بہتر ثواب نہیں ایسے بہتر کلام کے لائق ایسا ہی بہتر بدلہ ہی اور وہ ہمیشہ ایمان اور مسلمان ہی میں رہنے کی نیت رکھتے تھے اسلام کے گھر سے مسلمان کے دو لٹکانے سے باہر نکلنے کا کبھی قصد نہ کرتے تھے اس سبب سے اس نیت کے بدلہ میں ہمیشہ ہمیشہ بہشت کے راحت خانوں میں آرام کرتے رہینگے پھر سب بات کے سمجھے اللہ تعالیٰ اُن بے ایمانوں کا فروں کی حقیقت فرماتا ہے دنیا میں یہ کس طرح تھے کیا تھے کیا کہتے تھے کیا کرتے تھے انہم کا نوا کایہ جون حساباً تحقیق یہ دوزخیان دنیا میں اس حال میں تھے قیامت کے حساب کتاب کی کچھ امید نہ رکھتے تھے قیامت کے دن پر انکو ایمان نہ تھا اس سبب سے انکو اپنے حساب کی آسانی کی امید واری نہ تھی پھر بے ایمانی کے جذبہ سی امید واری تھی کچھ حساب کتاب کا ڈر بھی نہ تھا پھر کسی بات میں آخرت کی کچھ فکر بھی نہ تھی کچھ پروا بھی نہ کرتے تھے جس کجخت کو قیامت کے ہونے کی اوپر حساب کتاب کے اوپر ایمان نہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا نہیں خدا کے رسول کی خوشی کی پروا نہ نہیں ایسے آدمی کو خلق کی بھی کچھ شرم حیا نہیں ہوتی ایسا آدمی کیسا ہی ہوسو گھین کا ہووے بہت بُرا آدمی ہے سوائے بُرے کام کے اسے اچھا کام نہیں ہو سکتا بُرے کاموں کا بُرا ہی بدلا ہی یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے اُن دوزخیوں کے حق میں فرمائی یہ دوزخی دنیا میں حساب کے دن کی کچھ امید واری نہ رکھتے تھے اس بات میں اشارت ہے جو یہ بہت بُرے آدمی تھے سوائے بُرے کام کے اور کچھ نہ کرتے تھے اسی واسطے اپنے سخت عذاب میں پڑنے کے لائق تھے یہی سزا اُن کے مناسب تھی اور بہت بُرا کام اُنکا جو سب بہت بُرے کاموں کی اصل ہے جڑ ہی یہ ہے و لکن بوا یا لیتا کڈ ابا اور جھٹلائی جھوٹی کہی ہماری آیتوں کو قرآن کو نما نا خدا کا کلام بجا نا حکم نما نا ہے بدیت

رہے مگر اہی کی راہ میں چلے گئے اچھے کام نہ کر سکے برے کاموں میں رہے کتاب کے
 آیتوں کے جھٹلانے کی شامت بد بختی ان کے آگے آئی بڑی خوار سی میں بڑے بڑے عذاب
 میں دوزخ کے گرفتار ہوئے دُکھ شیعہ اَحْصِیْنَاهُ کِیسا باگ اور ہر ایک چیز کو جانا ہی ہم نے
 ہر چیز کو شمار کیا ہی ہم نے لوح محفوظ میں لکھ لکھ لیا ہی دنیا میں جو کوئی مومن ہوا ہی اور ہو گیا
 اور کافر رہا ہی اور رہ گیا اور جو کوئی جو کچھ اچھی بات بری بات کہیگا بھلا کام برا کام کرے گا
 اس نے شمار کر لیا ہی جان رکھا ہی لکھ لیا ہی جیسا کو تپا بدلا مقرر ہو چکا ہی اچھے
 کام کر نیوالے مومنوں مسلمانوں کو اچھا بدلا ملیگا برے کام کر نیوالے کافروں مشرکوں کو
 بُرا بدلا ملیگا اس مقرر سی حکم میں پھر کچھ تفاوت نہیں اور دوسری بات نہیں کہ سب
 جہاں فرشتہ دوزخ کے عذاب میں پڑ گئے اور گرم پانی پیپ ہو پونگے کینگے ایسے برے
 عذاب سے کبھی بھی ہکو چھوٹا نصیب ہو دیکھا تب حکم ہو دیکھا عذاب کے فرشتے ان سے
 کہینگے **فَذَوْقُوا** انہیں کئے کا بدلا دوزخ کا عذاب آگ کھاتے رہہ لیتے رہو **فَلَا يَنْفِكُ**
اِلَّا عَذَابًا کبھی کبھی زیادہ کرینگے تم تھکے اور پریشہ ہو عذاب کے ان کو گھبراہٹ اور پریشہ ہو عذاب پر
 ہی بڑھتا رہیگا درد پردہ ہی زیادہ ہوتا رہیگا تنبیہ الغافلین ایک کتاب ہی اس
 میں لکھا ہی دوزخ دوزخ میں دنیا کے بادل مینہ یاد کر کر بادل مینہ مانگینگے یک
 کالا بادل پیدا ہو دیکھا اس بادل سے سانپ کالے کالے موٹے موٹے زہر ملے رہے
 ایسا بُرا زہر ہو دیکھا ان میں جو ایک بار کے کاٹنے سے ہزار برس تک درد کم ہو دیکھا
 وہ سب سانپ ان سب دوزخیوں کو کاٹتے رہینگے اس طرح عذاب پر عذاب ہوتا
 رہیگا یہ آیت بڑی سخت آیت ہی دوزخیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو
 دنیا میں بے ایمانی ناسلمانی بے فرمانی سے اپنی پناہ میں رکھے اور آخرت میں
 اپنے غضب سے پناہ دیوے نجات بخشے اور پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں دشمنوں کو
 کافروں کی حقیقت کو بیان فرمایا آخرت کے عذاب کا حال ان کا اپنے بندوں کو

سنایا اب مومنو متقیوں کی بات اپنے دوستوں کی خوبیوں کا اور اُن کی عزت خوشی
 آرام کا بیان فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَاذًا حَقِيقًا مَّمْرًا مَّتَّقِيُوْنَكَ واسطے رستگاری
 ہی چھٹان ہی خدا کے خلاصی ہی اپنے مقصد و نگو پہنچنے کی جاگہ ہے کہ لوگ جو
 مومن ہیں متقی ہیں کفر سے شرک سے پرہیز کر نیوالے ہیں بری باتوں سے بری باتوں
 سے بُرے کاموں سے گناہوں سے دور بھاگنے والے ہیں اُن کو آخرت میں ہر
 طرح سے چھٹان ہی خلاصی ہی کہیں بند نہ رہے گی اُن کا کام بند نہ رہے گا جو کچھ چاہیں گے
 سو پاویں گے جہاں کہیں چاہیں گے وہاں پہنچ جائیں گے سب مطلب مقصود اُن کے حاصل ہوتے
 رہیں گے حکایت باغ میں اُن کے واسطے بہشت میں بڑی خوبیوں کے میوؤں سے نعمتوں سے
 بھرے ہوئے سب طرح کی بہار و خوبیاں اُن باغوں میں موجود ہوں گی و اَعْمَابًا و
 اَنْجُورًا ہر طرح کے بھانٹ بھانٹ کے مزونے خبر میں آیا ہے کہ بہشت کے باغوں کے
 درخت میوؤں سے سرپاؤں سے لدرے ہیں اور ہر شے جتنا اسے چاہیں گے میوہ دے دے گی
 کھاؤں گے ایک میوہ بھی کم نہ ہو گیا اور ہر ایک میوہ میں جس میوہ کا فرا چاہیں گے یوں گے
 و کَوَاعِبُ اَنْجَابًا اور بہشتیوں کے واسطے لڑکیاں ہیں دہنیں بنی سنواری لڑکیاں
 جو ان سونے موتی لعل جوہر میں ڈوبی ہوئی خوبصورت باکرہ کنواری ہم عمر کبھی بڑھی
 نہ ہو ونگی ایسا حسن و جمال ہو گیا اُنکا جو چاند سورج اُن کے حسن کے آگے شرمندہ
 ہو رہیں گے تفسیر زاہد سی میں لکھا ہے کہ سب جو روئیں بی بیان بہشت کی سولہ برس کی
 عمر میں ہو ونگی کوئی کم زیادہ نہ ہووے گی اور مرد سب تیس تیس برس کی عمر پاویں گے
 جمال جوانی میں ہووے گی اور اکثر تفسیر و ن میں ہے جو عورتیں اور مرد بہشت کے سب
 تیس تیس برس کی عمر پاویں گے اور ہمیشہ ہمیشہ ایسے ہی جو ان رہیں گے قوت زور حسن
 جمال اُنکا ہمیشہ زیادہ ہوتا رہے گا و کاسا دھا کا اور اُن بہشتیوں کی واسطے پیالے
 ہیں شراب کے پی در پی پیالہ بہشت کی شراب کا ہزاروں طرح کے مزون میں پھر اسوا

ہو ویکار ہر پیالے میں بہت سے بہت مرے ہو وینگے اور اس شراب کے پینے سے
 خوشی قوت لذت فراہم ہر چیز کا بڑھتا رہیگا حسن جمال باغ بہار کے دیکھنے کا مزا اور
 راگ رنگ کا مزا زیادہ ہوتا رہیگا علمان یعنی لڑکے خوبصورت بہشتیوں کی خدمت
 کرنے کے واسطے حاضر رہینگے شیشے اور پیالے شراب کے ان کے ہاتھوں میں ہو وینگے
 اپنے صاحبزادوں کو بی بیوں کو شراب پلاتے رہینگے اور میوؤں کے نعمتوں کے خوان سونا
 روپے کے جڑاؤ ان کے ہاتھوں میں ہو وینگے اور جو کچھ دل چاہیگا حاضر کریں گے
 یہ خوبیاں نعمتیں مومنوں مسلمانوں کے واسطے بہشت میں ہو وینگے لایسہ معون
 فہما لکوا لا کذا باز سینگے دے بہشتی مٹی بہشت میں کچھ یہودہ بنے فائدہ
 بات اور نہ جھوٹی بات یہہ ایک اور بڑی سی نعمت ہے بہشتیوں کے واسطے دنیا
 میں جو شراب پینے والے آپس میں بیٹھتے ہیں شراب پیتے ہیں مجلس کرتے ہیں شراب
 کے نشے میں جب کیف چڑھتا ہے یہودہ باتیں اول قول بکتے ہیں جھوٹی باتیں کہتے
 ہیں گالی گلوچ آپس میں کرتے ہیں مجلسوں کا مزا جاتا رہتا ہے بہشت میں متقیوں
 ایسی باتیں ہو وینگے بہشت کی شراب کے نشوں میں جو کچھ باتیں کریں گے آپس میں سب
 اچھی اچھی باتیں کریں گے فائدہ خوبی محبت خوشی خوشحالی ان باتوں سے زیادہ ہوتی
 رہیگی اور دنیا کی مجلسوں میں آپس میں بیٹھ کر اپنے مقصدوں کی مطلوبوں کی باتیں کرتے
 ہیں کہتے ہیں ہنکو دولت ہوتی مال ہوتا بادشاہت ہوتی ایسا گھر ہوتا ایسا باغ
 ہوتا یہہ ہوتا وہ ہوتا تو خوب ہوتا ہے سب باتیں بیفا بدی ہوتی ہیں جھوٹے ہوتی
 ہیں بہشتی آپس میں بیٹھ کر جو باتیں کریں گے ہر ایک بات میں ان کو اور سننے والوں کو
 فائدہ اور خوشوقتیان حاصل ہوتی رہیگی اور جو کچھ مطلب مقصود کی بات کہیں گے اسی
 وقت وہ مطلب مقصد حاصل ہو یگا ان کی باتیں جھوٹے ہو وینگے جو کہیں گے اس وقت
 وہ ہوگا ایسی بہار ہوتی اس جگہ میں موتی کا محل ہوتا زمر کے دروازے ہوتے

یہم ہوتا وہ ہوتا جو کچھ کہیں گے چاہیں گے اسی ساعت وہ ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکو جھوٹا نہ کریگا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایسی ایسی بڑی نعمتیں انکو بہشت میں ملیں گی اسکا کیا سبب ہے کہ واسطے ملیں گے جزاء من ربك عطا عطا بجا بدلا ہے جزا دینا ہے تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد بخشش ہے حساب کے موافق مومن مسلمان سچے دنیا میں یقین رکھتے تھے اخلاص سے محبت سے اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالاتے تھے اپنے رسول کے حکم پر فرمانے پر عمل کرتے تھے اچھے کام کرتے تھے برے کاموں سے دور بھاگتے تھے اس سبب ان اچھے کاموں کا ان کو اچھا بدلا پہنچنے والا ہے اچھی جزا اچھی مزدوری ملنے والی ہے تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد اور یہ عطا ہے بخشش ہے ان متقیوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی یہ ایک مہربانی کا حساب ہے حسابی بات ہے بحساب نہیں انھوں نے اپنے مقدر کی طاقت کے موافق جان فشانی سے اچھے کام کئے تھے اچھی نعمتیں رکھیں تھیں اللہ و رسول کو راضی رکھا تھا اللہ تعالیٰ بھی اپنے کرم کے لائق اپنے فضل کے لائق ان کو جزا بخشے گا انکو راضی کر دیگا اساکہ ان کے تین بخش گیا جو خوشنیں ان کی تمام ہو جاوے گی اتنی نعمتیں ان کے تین دیوے گا کہیں گے کفایت ہے بس ہے یا پروردگار اور کچھ نہ کہو نہیں چاہتا بہت تو نے بخشی ہمارے مقصود تمام ہو گئے مطلب پورے ہوئے سب طرح کی نعمتیں خوبیاں ہم نے پائیں پھر اللہ تعالیٰ من ربك کا بیان فرماتا ہے تیرا پروردگار کون ہے کیسا ہے رب السموات والارض پیدا کر نیا لاہی آسمانوں اور زمینوں کا وما بینہما اور پیدا کر نیا لاہی پالنے والا ہے روزی دینے والا ہے ہر چیز کا جو چیز آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے جان رکھنے والا جن پر ہی قہر آدمی حیوان درند چرند پرند کا الرحمن رحمت کر نیا لاہر بان بندوں کے اوپر بڑی بخشش کرنے والا ہے ہر کسی کے اوپر دنیا کے درمیان میں مومن کا فراچھ

بھلا برا اس عالم رحمت میں نہ راہوں طرح کی نعمتوں میں دُوب ہے ہین ہر کوئی
 اس رحمت کے سبب جو کچھ چاہتا ہے سو کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے سو کہتا ہے اور آخرت
 میں جب پروردگار اپنی عظمت اور بڑائی اور شان ظاہر کریگا لَا یُکَلِّمُونَ مِنْهُ خُطَابًا
 مالک بنوئیگے آسمان زمین کے رہنے والے پروردگار سے بات کہنے کے قدرت نہ ہوگی
 کہو کہ وہ ہر نیکی طاقت نہ رہیگی کہ کوئی بغیر حکم کچھ پروردگار سے بات کہہ سکے بے اذن
 بول سکے کسی کی کوئی شفاعت کر سکے سب کوئی اپنی اپنی جگہ میں ادب سے کھڑے ہوئیگے
 کیونکہ کسی بات کی کچھ مجال نہ ہوگی یَوْمَ یَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا جَدْنِ مِینَ کُھڑا ہوا
 روح فرشتہ اور سب فرشتے صف باندھ کر ادب سے کھڑے ہوئیگے روح ایک فرشتہ
 ہی تمام ارواح کا مکمل ہی خبریں آیا ہے کہ کوئی چیز پیدائش میں اس فرشتے سے بڑی
 نہیں ہے قیامت کے دن میں وہ روح فرشتہ ایک صف میں کھڑا ہوئیگا اور سب فرشتے
 لاکھوں کروڑوں سجدے نہایت صف میں کھڑے ہوئیگے وہ اکیلا سب کے برابر ہوئیگا
 عین المعانی میں آیا ہے عبداللہ حضرت عباسؓ کے بیٹے کہتے ہیں روح کا مقام
 چوتھے آسمان میں ہے ہر روز نہار بارہ گئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے سبحان اللہ
 کتاب ہے ہر ایک تسبیح کے کہنے میں ایک فرشتہ آمدن و مان پیدا ہوتا ہے لَا یَتَكَلَّمُونَ
 إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الْخُشْنُ بات نہ کہہ سکیں کسی کو قدرت نہ ہوگی پروردگار کے آگے
 بات کہنے کی کسی کی کوئی ہیکر عرض کر کر شفاعت کر کر رہائی نہ کروا سکیگا عذاب سے چھٹا
 نہ سکیگا سوائے اس کسی کے جس کی کوئی پروردگار کہیگا شفاعت کر نیگا حکم فرماوے گی
 وہی آدمی وہی بندہ بات کہیگا عرض کرے گی پروردگار کے حکم سے شفاعت کروا دیگا
 فَقَالَ صَوَّابًا اور کہا اس نے اچھا جس آدمی نے دنیا میں اچھی بات کہی ہوگی اچھا کلمہ
 مسلمانی کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله دل سے زبان سے صدق سے پڑھا
 گھا دین کی ایمان کی بات مسلمانی کی ہدایت کی بات کہتا رہا ہووے گا کفر کی

بات سے شرک کی بات سے مفایدہ یہودہ بے ہدایتی کی بات سے پرہیز کرتا رہا ہو ویگا ایسے ہی بندیکو بات کہنے کا حکم ہو ویگا وہی شفاعت کرنے کا اذن ہو ویگا اس سبب کا فراس دولت سے محروم ہیں انکو بات کہنے کا شفاعت کا حکم نہ ہو ویگا اور مومنوں کو صلے کے کہنے والو کو بات کہنے کا عرض کر نیگا حکم ہو ویگا اس دن قیامت کے روز شفاعت گنہگاروں کی برحق ہی پیغمبروں ولیوں نیک بندوں سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حکم ہو ویگا سب بندوں میں ایک حضرت نبی صاحب ہی ایسے بندے ہیں جو دنیا میں انھوں نے کبھی جھوٹی بات نہ کہی تھام عمر اچھی ہی بات سچی ہی بات ہدایت ہی کی بات کہتے رہے بے فائدہ یہودہ بات کہنے سے امت کو منع کرتے رہے اس واسطے سب سے پہلے اس دن حضرت نبی صاحب کو پیغمبر اللہ تعالیٰ بخشینگا انکی شفاعت کے تیجھے اور سب پیغمبر شفاعت کریں گے اور سب پیغمبروں کے تیجھے حضرت نبی صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کوئی ان کی پیروی میں قدم پر قدم چلے میں سب امت کے لوگوں میں بہت سے بہت قائم تھاسب سے پہلے ایمان لایا تھا دین کے قائم کرنے میں کمر باندھی تھی وہ بندہ شفاعت کریگا پھر درجہ بدرجہ مومن و مومن کی شفاعت کریں گے کہ دلیں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ویگا شفاعت کے سبب عذاب سے دور نکلے آخر کو خلاص ہو ویگا اور کافر ایمان نہایت ہمیشہ دور خلی آگ میں جلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نبی صاحب کے طفیل سے مومنوں مسلمانوں کو دنیا میں ایمان پر مسلمان کی راہ پر قائم رکھے اور بری راہ بری بات برے کام سے دور رکھے آخرت میں نجات بخشے پیغمبر کی شفاعت اور اپنا دیر نصیب کرے آمین آمین ذلک الیوم الحق وہ دن قیامت کا آخرت کا دن برحق ہی ہونے والا ہی البتہ سو ویگا شک شبہ کچھ نہیں قیامت کے آنہیں جب مومن مسلمان کو یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمانے معلوم ہوئی اور قیامت کے ہونے پر

یقین حکم ہوا تو اب لازم ہے جو ایسی راہ لیوے وہ کام کرے جس راہ سے جس کام سے
 خاوند کی قبولیت کے درجہ کو پہنچے پروردگار کی رحمت سے بہت میں جگہ پاوے اس بات کو
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **مَنْ شَاءَ اخْتَذْ لِيْ رِيْثًا مَا بَا** جو کوئی چاہے اختیار کرے لیوے
 اپنے پروردگار کی طرف اپنے رہنے کی جگہ جس کی سیکی خواہش ہووے اور چاہے حاصل
 کرنے پروردگار کی رحمت میں اپنے آرام کا ٹھکانا چاہے کہ دنیا میں پھوڑ سی
 عمر پھوڑ سی زندگانی میں وے کام کرے جن کاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہووے
 اور بہت میں اسکو جگہ دیوے اور ہمیشہ کی خوشوقتی بخشے اور جو کوئی اس دولت کو
 پہچانے چاہئے وہ جانے اور اسکا کام جانے آخر کو عذاب میں روئے میں پہنچ رہیگا
 اسواسطے بخیر و نیک کے خرد دینے کو غافلون کے جہان کو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق ڈرایا خردی ہم نے تمکو ایک بُرے عذاب کی ایسا
 عذاب جو آنا اسکا نزدیک ہے ایک بات ڈر کی کہی تم سے خبر دی ہم نے تمکو اسی غافلو
 بخبر و خبر عذاب کی جو شباب حساب ہووے گی آخر کے دن میں قیامت کے دن کو شباب
 اسواسطے فرمایا ہے جو چیز مقرر ہوئی ہے وہ شباب ہے نزدیک ہے **يَوْمَ يَنْظُرُ**
الرَّءِیْسُ مَا قَدْ مَتَّ يَدَاہُ اسدن میں جس دن میں نظر کرے گی آدمی اس چیز کو جو چیز آگے
 بھیجی ہے اسکے دونوں ہاتھوں نے ہر آدمی کے عمل اسدن آگے آونگے اچھے عمل ہوں
 یا بُرے حسبِ طرف نظر کرے گی اسدن اپنے ہاتھ عملوں کو دیکھیگا اور کچھ نظر نہ آوے گا
 اچھے عمل ہوونگے تو اچھی اچھی خوشی کی صورتیں نظر آونگی خوشوقت ہووے گی بُرے
 عمل ہوونگے تو بُری بُری خوار کی صورتیں نظر میں آونگی غم زیادہ ہوتا جائے گا
الرَّءِیْسُ بَرْهَمًا رَهِیْمًا وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ اِلَيْتَنِيْ كُنْتُ بَرًا اور کہیگا کافر کا شک میں
 خاک ہو جاتا جب کافر ایمان اپنے عملوں کی صورتوں پر نظر کرے گی اور خوار یا
 اپنی دیکھنے آگ میں جلینے حقیقت پوچھے لگنے ہمیشہ کا عذاب یقین ہو جاوے گا آرزو

کرینگے اپنے دلیں کہینگے کیا اچھی بات ہوئی جو ہم پیدا ہوئے اور جو پیدا ہوئے تھے
مرگئے ہوئے پھر جی نہ اٹھتے خاک ہوئے پڑے رہتے اور جواب جئے میں پھر مر جاؤں
تو بہتر ہووے خاک ہو جاؤں یا پیدا ہو جاؤں اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن میں سب جان رکھنے والے کو زندہ کریگا آدمی جو ان درندہ پرند
چرند سب جینگے اول عدل انصاف کے ظاہر کرینگے واسطے حیوانات سے ان کے
آپس میں بدلا دیا جاوے گا سینگے اگر بکری نے دنیا میں بغیر سینگے والی بکری کو مارا
تھا اس بغیر سینگے کی بکری کو قیامت کے دن سینگے نے جاوینگے اور اس
سینگے والی کے سینگے دور کئے جاوینگے وہ اپنا بدلا اس سے لے لیوینگے
اسکو اپنے سینگوں سے مار لیوینگے اسی طرح سب جانور حیوانوں زبردستوں ضعیفوں
نا توان کا بدلا دیا جاوے گا جب سب جانور ونکے اوپر عدل انصاف ہو چکیگا
اور آدمی اس انصاف کو عدل کو دیکھینگے سب کوئی دیکھ کر اپنے دلوں میں رہینگے
کا نینگے مومنوں کو شفاعت کی امید واری ہووے گی کچھ اپنے دل کی تسلی کرینگے
اور کافر نا امید ہووینگے اور جب ان جانوروں کا انصاف ہو چکیگا اللہ تعالیٰ
جانوروں سے سوال کرے گا میں تم کو ان آدمیوں کیواسطے پیدا کیا تھا آدمیوں نے
تم سے کیا سلوک کیا تمہیں پروردگار اچھی نعمتیں انھوں نے آپ کھائیں اور
ہمو سوائے کھاس چون پھوس کے اور کچھ نہ دیا اور جو کچھ آدمیوں کے ہاتھ
سے نقد یح پائی ہوگی سو بھی تمام عرض کرینگے کہینگے پھر اس بات کا بھی انصاف
جس طرح اللہ تعالیٰ چاہیگا پاونینگے پھر جب کافروں کو عذاب خواری میں گرفتار
دیکھینگے جانور سب عرض کرینگے پروردگار ہم راضی ہیں حکم ہووے جو ہم خاک
ہو جاؤں پھر سوائے ان جانوروں کے جو آدمیوں کو مومنوں کو ان سے
انس تھا پالتے تھے طوطا مینا کبوتر مور اور سب جانور خاک ہو جاوینگے جب

کافر جانور و مکو خاک ہوتے دیکھنے کے اس وقت یہ آرزو کر نیکی کہنے کیا خوب ہوتا کیا
بھلی بات ہوتی جو ہم بھی اُن جانوروں کی طرح خاک ہو جاتے اور یہ عذاب دوزخ کا
نیا ہے اور اس دن شیطان بھی خاک ہو نیکی آرزو کرے گا حضرت آدم علیہ السلام
کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور علم بخشا بزرگی بخشی سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ
کر و سب فرشتوں نے سجدہ کیا شیطان سب کا سردار تھا اس نے سجدہ نہ کیا حکم ہوا
کہ تو نے کیوں سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا میری ذات آدم کی ذات سے بڑی ہے
میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم خاک سے پیدا ہوا ہے آگ خاک سے اوپر
ہے خاک سب سے نیچے ہے میرا درجہ آدم کے درجے سے بڑا ہے بڑا چھوٹیکو کس طرح
سے سجدہ کرے شیطان نے غور ہی کیا مگر یہی کیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانا حکم کس
اوپر اپنی عقل کی بات زیادہ جانی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں یہ بات کسی رد پڑی
اسکو اپنی رحمت سے دور کیا مردود کیا آسمانوں سے گرا دیا اور آدم کو آدم کی اولاد
کو بڑا کر دیا بڑائی بخشی مقبول کیا جب قیامت میں حضرت آدم کی بڑائی اور آدمیوں
میں خاص بندوں کی بڑائیاں پیغمبروں و لیوں کی مومنوں متقیوں کی بڑائیاں بیان
انکے بڑے درجہ کو دیکھی گادیکھے حسرت کریگا غم کھا دیگا آرزو کریگا جو میں بھی آگ کا
ہوتا خاک سے پیدا ہوا ہوتا تو کیا خوب ہوتا جو ایسے درجے پاتا جو آدم کو اور آدم
کی اولاد کو ملے اللہ تعالیٰ اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو
اپنے فضل و کرم سے دنیا میں ایمان میں سلما نی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لیجاوے اور آخرت میں حضرت
محمد کی شفاعت نصیب کرے اور دوزخ سے پناہ میں رکھے بہشت میں داخل کرے
اپنے دیدار کی دولت سے ہمیشہ آنکھوں کو روشن رکھے خوشحال رکھے آمین آمین آمین

سُودَةُ النَّازِعَاتِ

مکی ہے مکہ میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل ہوئی چالیس آیتیں
ایک سو اناسی کلمہ سات سو تیرہ حرف ہیں اس میں قیامت کے احوال ہیں اور وحدانیت کی
دلیلین ہیں اور بہت فائدے ہیں اس سورۃ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنَّازِعَاتُ غُرَقًا سُو گندہی مَتم ہے اُن فرشتوں کی جو پھینچنے والے ہیں نکالتے ہیں
کافروں کی جانوں کو سختی سے وَالنَّاسِطَاتُ نَاسِطًا اور تم ہے اُن فرشتوں کی جو چٹکا پھر
مومنوں کی ارواح کو بدن نرمی کر آسانی کروا لیا جاتے ہیں اور تم ہے ان فرشتوں کی
جو تباہی کرتے ہیں دوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہیں تباہی کر دوڑ کر فالساقی
سَبَقًا پھر تم ہے اُن فرشتوں کی جو سبقت کرتے ہیں آگے بڑھتے ہیں ایک دوسرے پر فرمان
برداری میں حکم کے تابع ہیں جو حکم ہوتا ہے اس حکم کے کر نیکی واسطے ایک دوسرے سے تباہی
اُکرتا ہے فَاَلْمَدِیْنَتِیْمَا پھر سو گندہی اُن فرشتوں کی جو تدبیر کر نیوالے ہیں کام کی پر دگار
کے حکم سے اُس عالم کے کاروبار کی تدبیر کرتے ہیں جس فرشتے کو جو کام کرنا دنیا کا اور دنیا
کے لوگوں کا فرمایا ہے اس کام کے سوا زمین بنائیں رہتا ہے جس طرح حکم ہوتا ہے
ہر ایک کام میں اسی طرح کرتا ہے ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کارخانہ
میں لاکھوں کڑوڑوں تم کے فرشتے ہیں ہر تم کو ایک طرح کا کام حوالے ہی اپنے اپنے
کام میں ہر ایک فرشتہ تیار ہے حاضر ہے اور سب فرشتوں میں چار فرشتے بہت بڑے فرشتے
ہیں پروردگار کے حضور میں اُن چار فرشتوں کا بہت بڑا مرتبہ ہے قرب کے درجن
میں ہیں ایک اُن فرشتوں میں حضرت اسرافیلؑ ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں خبر میں آیا ہے
ساتویں آسمان کے اوپر اُنکا سر ہے لوح محفوظ جو ایک تختی ہے نور کی پانسو برس کی
راہ میں اسکی چوڑائی ہے سب علم سب احوال خلق کے ہر ایک بندے کی حقیقت
اول سے آخر تک اس لوح میں قدرت سے لکھی ہوئی وہ لوح حضرت اسرافیلؑ کی ہے

سامنے رہتی ہے سب علم کو حکم حضرت اسرافیل کو معلوم ہیں سب فرشتوں کو انھیں سے خبر لوح کے حکم
 کی ملتی ہے جو فرشتہ جس علم کے لائق ہے اس علم کی بات ان سے پاتا ہے لیتا ہے وہ لوح سا
 آسمان کے اوپر ہے اور پائون لے کے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور اس بڑائی اور بزرگی
 کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور شان اور بزرگی اور بڑائی کو دیکھ کر اور اپنی عاجزی اور
 اپنی بندگی کے اوپر نظر کر کر شرم سے خوف سے ڈر سے پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی
 کی ہدایت کے ہر روز نیچاں بار چڑھے کے برابر ہو جاتے ہیں حکم احکام قضا و قدر کے
 سب فرشتوں کو پہنچاتے ہیں اور وجود قیامت کے دن دم ہوگا اور اسکی آواز چھوٹنے
 سے آسمان زمین ٹوٹنے لگیں گی حضرت اسرافیل ہی کے ہاتھ میں ہے اسکے پھونکنے کی ہم
 انھیں کو خدمت ہے اور وہ صور ایا بڑا ہی جواسکے منہ کا گرد اچھان آواز نکلتی ہے پانوں
 برس کی راہ میں ہے اس صور کو اس نرسنگے کو لئے ہوئے ہاتھ میں تیار کھڑے رہتے ہیں
 حکم کے انتظار میں راہ دیکھتے ہیں جس ساعت حکم ہو یگا اسی ساعت صور پھونکنے کی قیامت
 ہو جاوے گی ہول ہبت سا کہ عالم میں پڑ جاوے گا اور آگ کے اوپر بھی حضرت اسرافیل
 علیہ السلام موکل ہیں انکے حکم میں آگ رہتی ہے نکلتی ہے بڑھتی ہے گھٹتی ہے اور دوسرے
 فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں سدرۃ المنتہی جو ایک درخت
 ہے ساتویں آسمان کے اوپر وہاں ان کا مقام ہے ہدایت کے علم کا کارخانہ انکے
 حوالے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کے اوپر وحی لاتے ہیں پیغام کلام پہنچاتے ہیں
 کتاب لاتے ہیں قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھیں کی
 وساطت سے اتر ہی اللہ تعالیٰ کے کلام کے امانت دار ہیں اور باؤ کے اوپر بھی
 وہی موکل ہیں جبریل کی باؤ حقنی باؤ جہان گدین حکم ہوتا ہے وہی بھیجتے ہیں باؤ کو
 چلاتے ہیں اور کافروں کے اوپر پہلے پیغمبروں کے وقت جو عذاب آیا تھا حضرت
 جبریل کو حکم ہوا تھا عذاب کرنے کا اور جس پیغمبر کی امت میں جو لوگ بے فرمانی کرتے تھے

بُرسے کام کرتے تھے حضرت جبریلؑ ہی کو حکم ہوتا تھا ان کے عذاب کر نیکا چھ سو ہیں
 حضرت جبریلؑ علیہ السلام کے انھوں نے ایک اپنے چھوٹے پر کو زمین میں گڑا کر
 سات شہر کا قرون کے ایک اس پر کے اوپر اٹھا کر آسمان کے پاس تک پہنچا کر
 وہاں سے اُلٹ دئے تھے زمین میں پلٹ مارے تھے اور تیسرے فرشتے
 حضرت میکائیلؑ علیہ السلام ہیں مینہ کے اوپر پانیوں کے اوپر بادل کے اوپر کھیتوں کے
 اوپر اور جو کچھ زمین سے گھاس درخت پیدا ہوتا ہے اور تمام خلق کے رزق پہنچانے
 کے کام کے اوپر داروغہ ہیں جس طرح حکم ہوتا ہے اس طرح کام کرتے ہیں کھیتیاں
 آباد ہوتی ہیں رزق بندوں کا پہنچاتے ہیں لاکھوں کروڑوں فرشتے ان کے تابع
 ہیں ہر ایک درخت کے پات بنائے ہیں ہر ایک گھاس کے پیدا کر نیں کتنے فرشتے
 کام کرتے ہیں موکل رہتے ہیں تب سب کی قوت آدمیوں کی جانوروں کی پیدا ہوتی
 ہے اور جو تھے فرشتے حضرت عزرائیلؑ علیہ السلام ہیں خاک اور زمین ان کے حکم میں
 ہے اور خلق کی جان نکالنے کے اوپر موکل ہیں جو وقت جس کی جان نکالنے کا حکم ہوتا ہے
 اسی وقت نکالتے ہیں اور ان کے بھی لاکھوں کروڑوں فرشتے تابع ہیں کافروں
 کی جان نکالنے کی واسطے عذاب کے فرشتے بُری بُری صورتوں سے ڈرائی شکلوں
 میں آتے ہیں سختی سے عذاب سے جان نکالتے ہیں اور مومنوں کی جان نکالنے
 کی واسطے رحمت کے فرشتے اچھی اچھی صورتوں میں نورانی شکلوں میں آکر آسانی
 سے نرمی سے جان نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے جو فرمانبردار ہیں
 ہیں نور کے بنے ہوئے ہیں قسم کھاتا ہے جو اب قسم کا یہ بھی اس واسطے اس بات پر
 قسم کھائی جو تم سب مرنیکے پیچھے زندے ہوؤ گے سب کو ہم پھر جلاؤینگے قبروں
 اٹھاؤینگے تمہارا سب کا حساب ہووینگا ہر ایک مومن و کافر کو جزا سزا ملے گی البتہ
 مقرر بھی یہ بات قسم ہی اس بات کی اوپر اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے تو بندے

اپنے دل میں بوجھیں مجھیں حساب پر پروردگار قسم کھاتا ہے وہ بات خواہ خواہ ہوو گی
 اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹہ نہیں پھر قسم کھا کر فرمایا قیامت کا ہونا مردوں کا جلا ناعذا
 ثواب برحق ہے سچ ہے پھر جو کوئی عقل رکھتا ہے اور اس بات کو اسنے سنا سمجھا بوجھا
 اسکو لازم ہے جو اس دنیا کی زندگانی میں جو چلی جاتی ہے اس جہان کے واسطے
 آخرت کی زندگانی کے واسطے جو ہمیشہ قائم رہے گی کچھ اچھی خوب کمائی کر لے
 بہت کچھ اپنے ساتھ ذخیرہ باندھ کر لے چلے ہمیشہ خوشی کرتا رہے اور فرشتوں کی
 قسم کھائیں یہ فائدہ ہے جو بے بندے خاک سے پیدا کئے ہوئے اور جن
 پر سیب کوئی جانیں جو پروردگار کی بڑی بادشاہی بڑا حکم ہے اٹکے دربار میں
 ایسے بڑے بڑے بندے ہیں جو انکے آگے ان خاکی بندوں کا کیا رتبہ ہے کیا مرتبہ
 ہے کیا قوت ہے کیا زور ہے بے ضعیف ہیں ناتوان ہیں اپنی تکبر ہی چھوڑیں اپنے
 غرور دور کریں اپنی عاجزی پر نظر کریں اور یہ فائدہ ہے جو ان فرشتوں کے
 مذکور کو سن کر جانیں جو پروردگار ان خاکی بندوں کی بندگی کا محتاج نہیں کسی
 بندگی کی اسکو پرواہ نہیں اسکے دربار میں کڑوڑوں بے حد بے نہایت بندے
 پاک صاف بندگی میں حاضر ہیں حکم کے فرمانبردار ہیں ان خاکی بندوں کو جو بندگی
 کا حکم کیا ہے انھیں کے بھلے کیواسطے ہے کہ یہ اپنی عاجزی کے اوپر نظر کر کر
 ان غرور تکبر کو چھوڑ کر اپنے سچے صاحب کا حکم بجالاویں اسکے فرمان کو اپنے سر اور
 آنکھوں پر رکھیں اسکے فرمان کے موافق چلیں وہ خاوند قادر ہے مہربان ہو کر
 رحم کر ان کے تئیں ایسے بڑے مرتبے میں پہنچا دے جو مقرب فرشتے سے بھی انکا
 درجہ زیادہ ہو جاوے قبولیت کے درجن میں پہنچ جاویں اور جو اپنی جھوٹی تکبر ہی کو
 لئے رہیں غرور کو نہ چھوڑیں ایک تو ضعیف ناتوان عاجز در ماندے ہیں اور خواری
 خرابی میں گرین گدھوں کتوں کے ٹھکانے سے بھی نیچے گر جاویں کہیں کے نہویں

پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے ہوئے پر قسم کھا کر فرماتا ہے یَوْمَ تَجُفُّ الْأَوَافِقُ یَا دُرُیو
 بوجھو سمجھو اسی عاجز بندہ اسدن کی بات معلوم کرو جسدن مین کانیکا لرزیکا کا
 لرزینوا لاجب حکم ہوو یگا پہلا صور دم ہوئے لگیکسا آسمان زمین مین ہول میت پر جاو یگا
 آدمی جن پری ہول کھا کھا کر مرنے لگینگے پیٹ والیون کے پیٹ گر جاوینگے آسمان و
 زمین سب ملنے لگینگے پیار ڈارنے لگینگے کچھ ذرہ ذرہ ہو کر میت نا بود ہو جاو یگا سوئے
 ذات پروردگار کے اور کچھ نہ رہیگا تَبْعُهَا الذَّادُ فَهٗ اسکے پیچھے آو یگا پیچھے آئیوا
 جب پہلا صور بھونک چلیگا اور سب کچھ میت و نا بود ہو جاو یگا چالیس برس کے
 پیچھے اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حضرت اسماعیلؑ کو زندہ کرے گا صور پیدا ہووے گا
 حکم ہوو یگا جو صور کو ہاتھ مین لیکر پھر بھونکو اسکو دم کرو حکم سے دوسری بار صور بھونینگے
 آسمان وزمین تیار ہو جاوینگے مردون کے تن بدن ذرہ ذرہ جمع ہو کر موجود ہووینگے
 سب جاندارون کی ارواح سب کی جان صور مین ہوو یگی جانون کو خطاب کریں گے آواز
 کریں گے تم سب اپنے اپنے بدن مین جاؤ داخل ہوو پھر سب مردے درجہ بدرجہ جینے لگینگے
 زندہ ہو جاوینگے اپنی اپنی قبرون کے پاس بکھرے ہووینگے عالم کا رنگ اور طرح
 دیکھینگے زمین صاف ہوو یگی اونچا نیچا درخت جو ملی کچھ ہوو یگا سارا عالم ایک برابر
 میدان ہوو یگا تمام خلق اس حال کو دیکھ کر حیران ہووے گی کیسی یہ کیا ہو کیا ہو گیا
 پھر یاد کریگی کہے گی یہ وہی دن ہی جسدن کی پیغمبرون نے خبر دی تھی کتابون
 مین لکھا تھا یہ قیامت کا دن ہی یہ حساب کتاب کا دن ہی ہر کسی کو ہول ڈر زبا
 ہوو یگا نیک کار بدکار کے اوپر ڈر غالب ہو جاو یگا ہر کوئی اپنے دل مین کہیگا
 آج دیکھئے میرے اوپر کیسی یتیمی میرا کیا حال ہووے گا نجات پاؤں گا یا عذاب
 ہووے گا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلُوبُ یَوْمَئِذٍ قَاضٍةٌ اِیْضًا رَہَا
 خَاشِعَةٌ دَل سب کتنے خلق کے اسدن خوف سے ڈرے کانپنے والے دھڑکنے والے

ہو گئے اٹھیں ان کی خوف سے شرم سے بچے ہو وینگی اسدن کا ہول دُرب کے
 دلون میں ایسا پڑیگا جو سب کے دل تڑپنے لگیں گے کانپنے لگیں گے ہر کوئی اپنے لہا ہونے
 اوپر نظر کر کر سر اٹھانے سکیگا اٹھیں بچے ہو جاوے لیکن شرم سے عرق تن بدن سے
 بہہ چلیگا ہر کسی کو یہی فکر پڑ جاوے گی جواب ہمارا کیا حال ہووے گا کیسی بات ہووے گی
 کیا جواب دیں گے جب یہ باتیں یہ سب حقیقت قیامت کے دن کی کافروں نے اُن
 آیتوں سے معلوم کیں یہ آیتیں سنیں تعجب سے کہنے لگے کبھی قیامت کی بات سنی
 نہ تھی کچھ کچھ ہو تو فی سے کہیں گے اُن کی بات فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ يَقُولُونَ لَا
 لَمَرَدٌ وَدُونَ فِي الْكَافِرَةِ کہتے ہیں یہ کافر اب دنیا میں انکار سے تعجب کر کر کیا ہم پھر
 پھر نیگے پھر جیئیں گے جیسے حال میں اب میں ہم دوسری بار بھی ایسے حال میں ہو جاوے گے
 کیا جی طرح اب جیتے ہیں مگر پھر یہ طرح جو نیگے اِذَا كُنَّا عِطَاطًا مَتَحَرِّجًا کیا جی
 ہووے گے ہم ہڈی پرانی گلی ہوئی پھر جو نیگے تن بدن خاک ہو جاوے گا فانی ہو جاوے گا
 ہڈی بھی گل کر خاک ہو جاوے گی کیونکر دوسری بار پھر کر جی اٹھیں گے قَالُوا قُلْنَا
 اِذَا كُنَّا عِطَاطًا مَتَحَرِّجًا کہا ان کافروں نے یہ جینا اس وقت دوسری بار کا بُرا جینا ہی
 زیان کا جینا ہی کافروں نے دوسری بار یہ جینے کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اپنے
 دل میں بوجھا جو یہ دوسری بار کے جینے میں پھر اس طرح تن بدن میں گوشت
 محکم استخوان کے ساتھ نہ ہو سکن گے صورت شکل پھر نہوے گی آدمی مرنے کی خاک
 گڑتا ہی صورت شکل بگڑ جاتی ہے بدن خاک ہوتا ہی ہڈی گل جاتی ہے پھر جو نیگے
 تو بھی ہڈی گلی مٹی سا تھ ہووے گی خاک مٹی لپٹی ہوئی ہووے گی صورت کچھ بگڑی ہوئی
 ہووے گی تو اب جینا کچھ اچھا نہیں خوار جینا ہی بُرا جینا ہی زیان ہی نقصان
 ہی اس بات کو نہ سمجھے جو پروردگار ایسا قادر ہے جو ایک حکم کرنے میں اس کے اول
 آخر کے مردے سب جی اٹھیں گے پیدا ہو جاوے گے ہر ایک اپنی اپنی صورت میں تن بدن

میں ہو جاوے گا کچھ بار نہ لگے گا اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کا فروغ دے تب ہی کہنے کا جوہر
 قیامت کے دن سے منکر ہونے کا جواب فرماتا ہے فَاتِمَّا هِيَ زَجْرًا وَاحِدًا يَهْرَجُونَ
 نہیں ہی پہنچ رہے کہ زنا جلانا ان سب خلق کا سوائے ایک لاکھ بار نہ لگنے کے دوسری
 بار کا جلانا پیدا کرنا کچھ مشکل بات بھاری کام نہیں ہے اسرافیلؑ کو حکم ہو دیا کہ
 کہ ایک آواز کر سب کی ارواح سے کہہ اپنے اپنے بدن میں آ جاؤ جی اٹھو ہمارے
 ایک بندے کی ایک آواز کرنے میں تباہی اٹھنے کے تن بدن گوشت پوست پیدا
 ہو کر قبروں سے اٹھ کھڑے ہووینگے فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پھر یہ وقت یکایک پہرے
 خلق قیامت کی زمین میں آ جاوے گی زمین کے نیچے سے اوپر ہو جاوے گی ساہرے
 میں اٹھ کھڑی ہووے گی ساہرہ قیامت کے شہر کی زمین کا نام ہے وہ زمین سفید
 ہووے گی برابر ہووے گی ہموار ہووے گی برابر صاف اور پانچواں اس میں ایک ذرہ نہ ہووے گا
 روایت میں ہے ساہرہ زمین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی قدرت سے پیدا
 کرے گا اور وہ پوئے کی ہووے گی طول عرض لہذا چوڑا اس زمین کا دنیا کی زمین سے چار
 برابر زیادہ ہووے گا اور اس زمین کا نام ساہرہ ہے سہر عربی میں بیداری کو
 جانگنے کو کہتے ہیں اس دن میں تمام خلق کی نیند جاتی رہے گی شور شہگامہ دھوم ٹھکاندیشہ
 حساب کتاب قصہ قضیہ ایسا کچھ ہووے گا جو نیند کا نام و نشان بھی کچھ نہ رہے گا پچاس
 ہزار برس کا ایک دن ہے وہ قیامت کا دن کسی کو اپنے اپنے حال سے چھوٹ
 نہوے گی جو سونے کے واسطے پلک سے پلک مار سکے اس سبب قیامت کی زمین
 کا ساہرہ نام ہو اسی اللہ تعالیٰ نے قیامت کا بیان کر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کا قصہ بیان کیا ان کو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہدایت کرنے کے واسطے فرعون نے
 حضرت موسیٰؑ کی بات نامانی اپنی دولت کی مغروری میں رہا کبر کرتا رہا منکر رہا آخر کو
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی اس کے ہاتھ سے چھوٹے اور فرعون اپنے

سب شکر و فوج کے ساتھ دریائے دوبا نہ دنیا لائقہ میں آئی اسکے نہ دین لائقہ آیا اس
 قصہ میں بہت فائدہ ہے میں ایک فائدہ یہ ہے جو اس قصے سے حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاک دل کو تسکین آرام آوے تسلی ہووے جو اکیلا محبہ کو ان کافروں
 نے انکار نہ کیا اور بھی پیغمبر کی پیغمبری کے اوپر ان کے وقت کے کافروں نے
 انکار کیا تھا ان کے منکر ہوئے تھے جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ کا انکار کیا حکم نہ مانا
 یہ کافروں کی عادت ہے پیغمبروں کی باتیں نامین حکم نہ سنیں اور فائدہ یہ ہے جو
 ہر کوئی سنے سمجھے معلوم کرے جو کسی اپنے پیغمبر کو نانا آخر کو وہ خواہر ہوا عاقبت اسکی خراب ہوئی
 فرعون کی عاقبت خراب ہوئی ہر کوئی عبرت پاوے اپنے بھلے کی نصیحت لیوے اور فائدہ یہ ہے جو ہر
 کوئی جانے جسکو اللہ تعالیٰ نے عزیز کیا اس کی حمایت کی پھر اسکو کوئی ذیل نہیں کر سکتا
 کیا ہی بڑا دشمن ہووے اسکی دشمنی سے کچھ نقصان نہیں ہوتا اور جسکو خوار کیا اسکی حمایت
 نہ کی پھر وہ کیسے ہی بڑے مرتبے میں ہووے کیسی ہی دولت دنیا رکھتا ہووے آخر کو
 ایسا نیچے گرتا ہے جو پھر کبھی اٹھ نہ سکے کوئی اسکا ہاتھ پکڑ نہیوالا اٹھانیوالا نہ ملے
 جیسی فرعون کی حقیقت ہوئی اور بھی بہت فائدہ ہے میں اس قصے میں فرماتا ہے
 پروردگار ہل ائتک حدیث موسیٰ مکیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی بات موسیٰ کی
 اذناک ذنبہ بالواد المقدس طوی جب آواز کی موسیٰ کے تین موسیٰ کے پروردگار
 نے وادی مقدس پاک جگہ میں جسکا طوا نام ہے کہا پروردگار نے اذہب الی
 فرعون جا اسی موسیٰ فرعون کی طرف اسکو ہدایت کرندگی کی طرف بلا اللہ طغی
 تحقیق فرعون حد درگزر ہے اپنی عاجزی کی ٹھکانے ندگی کی حد میں نہیں رہا خدا
 کے دعوے کرتا ہے کہتا ہے میں ہی خدا ہوں فقل هل لک الی ان تکفی پھر کہہ
 اے کچھ رغبت ہے تجھے اس بات کی طرف جو کفر کی ناپاکی سے پاک ہو جاوے گناہ
 چھوٹ جاوے خدا تعالیٰ کے اوپر ایمان لاو لا الہ الا اللہ کہے تو دنیا آخرت میں

نجات پاوے وَاَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَخَشِيَ اور راہ دکھاؤ نہیں تیرے تین تیرے
 پروردگار کی طرف پھر ڈرے تو میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی بڑائی کی باتیں کہوں
 تجھے جو تجھ میں معرفت پہچان اپنے پیدا کرنے والے کی پیدا ہو ایمان آوے تجھ کو
 پروردگار کا خوف پیدا ہووے تجھ میں اس ڈر کے سبب کفر سے گناہ سے دور
 بھاگے تو اچھے کام کرنے لگے بُرے کام تجھ میں نہ رہیں اس جہان اس جہان میں
 بھلائی پاوے خوبی پاوے فَارَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ پھر دکھایا موسیٰ نے فرعون تین
 بڑی نشانی قدرت کی اپنا معجزہ دکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو بخشا تھا
 عصا اور ید بیضا اس میں ہزار معجزے تھے اور جب عصا و شمنون کے واسطے زمین
 میں ڈال دیتے ایک بڑی بیت کا ڈرائی صورت کا اڑتا ہو جاتا اور حضرت موسیٰ
 علیہ السلام اسکو جب کو کھانے کا اشارہ کرتے کہتے اسکو کھا جاؤ وہ کھا جاتا اور
 ید بیضا بہت تھا حضرت موسیٰؑ جو وقت اپنے دینے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر
 دل کے اوپر پھیر کر باہر نکال کر ہاتھ کو دکھاتے آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا چمکنے
 لگتا اندھیری رات میں دکھاتے تو رات سے دن ہو جاتا کسی کی آنکھوں کو تاب
 نہ آسکتی جو اسکی طرف دیکھ سکے ایسے ایسے بڑے معجزے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے
 فرعون کو دکھائے لیکن اُن بد بختوں نے ہدایت قبول نہ کی لکن وعصی پھر دروغ
 گو کہا فرعون نے موسیٰؑ کو اور بھاگا ہٹ گیا پیٹھ دسی اسکے ڈر میں اور عاصی ہوا جھوٹا
 کہا فرعون نے موسیٰؑ کو اُن کی پیغمبری کو نمانا ان کے اوپر ایمان نہ لایا خدا کا گنہ گار
 ہوا کا فرما تھا اَدْبُو كَيْتَعِي پھر پیچھے پھر گیا ایمان قبول کرنے سے ایمان نہ لاکر کفر میں
 چلا گیا اور کوشش کی سعی کی شرارت پر کمر باندھی فساد کرنے چا ا دشمنی کرنے کی طرف
 دوڑا فتنہ پھر جمع کیا فرعون نے اپنی قوم کو لشکر کو جادو گر و نکو فنادی پھر سکارا
 فرعون نے آواز دی اپنے سب لوگوں کو جمع کر کہ فقال اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی پھر کہا فرعون نے

اپنی سب گروہ سے میں بن ہو گا رکھا رکھا تھا را اور سب چھوٹے خدا ہیں تمھارے میں
 بڑا خدا ہوں جب اس بد بخت نے ایسی بے ادبی کی اور ایسی بے ادبی کے کلمے کہے
 فَآخِذْ بِاللّٰهِ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولٰٓئِیْ پھر پکڑا اسکو خدا تعالیٰ نے رسوائی میں خرابی میں
 آخرت کی اور دنیا کی دنیا میں اسکو اسکے سارے لشکر فوج گروہ کے ساتھ دریا میں ڈال
 دیا غرق کر دیا اور آخرت میں اسکو اور اسکی گروہ کو دوزخ کی آگ میں جلا یا ہمیشہ کے
 خدا میں گرفتار کیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْتَلِیْ تحقیق اس قصے کے بیان کرنا میں
 عبرت نصیحت ہے اس کسی کیونکہ جو ڈرے خدا کا خوف کرے اس قصے کو سمجھے
 تو بہت فائدہ حاصل کرے تھوڑا بیان اس قصے کا یہ ہے فرعون ایک بادشاہ تھا
 مصر کے شہر میں اسد تلک نے اسکو بہت مال دولت حکومت دیا تھا بہت بادشاہ اسکے
 حکم میں تھے لاکھوں آدمی اسکی فرمانبرداری میں رہتے تھے ایک رات اسنے خواب میں
 دیکھا کہ کوئی اُسے کہتا ہے تیرے شہر میں ایسا کوئی آدمی پیدا ہو گا جو تیرا ملک اسکے ہاتھ سے
 خراب ہو گا تیری بادشاہت جاتی رہے گی تجھ کو تیرے سب لشکر فوج گروہ کے ساتھ پانی
 میں ڈبا دیا یو گیا غرق کر گیا اور وہ آدمی بنی اسرائیل میں پیدا ہو گیا اس خواب کو
 دیکھ کر فرعون چونکا بہت بڑی فکر میں غم میں پڑا صبح کو سب اپنے امرا کو جمع کر کر اس
 خواب کو بیان کیا اسکے پاس ہزار امیر ہزار چادو گئے تھے ہزار کاہن تھے جو غیب کی خبریں
 کیا ہو گا کیا نہ ہو گا دیا کرتے تھے ہزار بخوی تھے اُن سب کو بلا کر اپنے خواب کی بات کہی اُن
 سبھوں نے کہا تو فکر غم مت کر ہم اسکا علاج کر سکیں گے یہ بات نہونے پاویگی جالیسندی
 ہم فرصت مانگتے ہیں کہا اچھا جاو کام کرو علاج کرو یہ سب کئی بخوی اپنے بخوم کی شہری
 دیکھتے لگے حساب ٹھیک کرنے لگے ستاروں کی خواست کے صدقے مقرر کرنے لگے تو نا
 رو پاموتی مونگا اور منتر جتر بنانے لگے اور جادو گر اپنی جادوگری کے بند چھند کرنے
 لگے اور کاہن اپنی راہ کے دھونڈھنے میں پڑ بھوکے رہنا را تو نکا جا گنا زمین کا

سونا پکڑا تخت ریاضت کرنی اختیار کی جنوں کی طرف رجوع ہو کر خبر دھونڈھنے لگے اس خواب کی کیا بات ہے کیا خواب ہے کیا ہوگا کیا ہوگا اس وقت یہ جن شیطان آسمانوں کے اوپر جاتے تھے فرشتوں سے خبریں سنتے تھے جب کچھ دنیا میں کوئی بات بُری ہو اچا ہستی حق تعالیٰ اس بات کو اول عرش کے فرشتوں پر حکم فرماتا ہے پھر عرش کے فرشتوں سے سب آسمانوں کے فرشتے سنتے آپس میں فرشتے اس بات کا چرچا کرتے مذکور کرتے یہ جن ان خبروں کو لیکر کائناتوں سے تہوں کے پاس آکر بولتے ایک سچی بات کے ساتھ میں باتیں کفر کی ملا کر کہتے ایسا ہوگا ویسا ہوگا تہوں کو جو منت مانو چھند ادا ایسا کرو ویسا کرو اور کاہن محنت کر کر ان جنوں کی بندگی میں رہ کر ان سے راہ پیدا کر کر انادوست کرتے وہ جن انکو بھی خبر دیتے باتیں کہتے یہ طرح کا ہنسی کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پیدا کیا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے دنیا میں پیدا ہوا اسی دن سے شیطان جن آسمان کے اوپر جانیے بند ہو گئے کہانت ملی بات جاتی رہی پھر ان دنوں میں فرعون کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے عرش کے فرشتوں کے اوپر وحی کی خبر دی جو بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر پیدا کرونگا فرعون کو اس کے ہاتھ سے ہلاک کرونگا مارونگا دریا میں ڈباؤنگا اور وہ پیغمبر مصر میں پیدا ہووینگا جمعہ کی رات فلاں نے حبشہ میں غلامی ساعت میں جب تین عورتیں رات گزریگی اسکو اسکی باپ کی پیٹھ سے اسکے ماں کے پیٹ میں پہنچاؤنگا یہ بات فرشتوں میں مشہور ہوئی جنوں نے دیوؤں نے سن پھر اگر کائناتوں کو خبر دی کہا چالیس دن میں ایسا شخص اپنی ماں کے پیٹ میں آوے گا کائناتوں نے خبر کر فرعون سے یہ حقیقت کہی فرعون نے سنکر کہا اس بات کے دفع ہونے کی کیا تدبیر کیا فکر کیا جائے جو اس طرح کی ماکو معلوم کر کر بارڈالون ایسا لڑکا پیدا ہونے نہ پاؤ انھوں نے سب اسکے امرائے کہا یہ بات ہم سے ہو سکیگی ہم جان نہ سکیں گے تدبیر یہ ہے جو چالیسویں رات جس انکی

جبریا کی ہجرت نے سب بنی اسرائیل کے مرد و نیکو جو اس شہر میں ہیں جمع کر کے شہر سے
 سب کو باہر نکال دیوین واپسی جو روون سے جدا سووین بنیر حکم کے کوئی مرد عورت
 ملنے نہا وے یہ کیا چاہئے تو اسکا لفظ اس تدبیر سے بیٹھ سے پٹ مین نہ آئے باو
 پیدا ہو سکے احمقوں نے خدا تعالیٰ کی تقدیر کے پھرنے کی یہ تدبیر باندھی اس شہر
 میں بنی اسرائیل حضرت یعقوب بنمیر کی اولاد حضرت یوسف علیہا السلام کے وقت سے
 بہت ہوئی تھی لاکھوں آدمی مرد عورت جمع رہتے تھے فرعون نے اسدن حکم کیا جسکی
 اگلی رات میں مقرر کیا تھا ہزاروں ہراول بھیج کر سب مرد و نیکو شہر سے باہر نکالا اگلی جو روون
 کو شہر میں بسنے دیا اور محصل چھوڑے رکھوا لے لکھے جو ایک مرد بنی اسرائیل کا اور سب
 فرعون کے لشکر کے شہر میں لے گیا وین اسکا حکم بڑا بھاری تھا ڈر سے سب کوئی باہر
 شہر کے تمام رات رہے کوئی اندر نہ جا سکا بخولی اور کاہن سب تمام رات جاگتے
 رہے فرعون اور عمران جو اسکا بڑا خاص وزیر تھا یہ دونوں شہر میں گئے عمران
 جو بنی اسرائیل سے تھا فرعون کو معلوم نہ تھا اور اس وزیر پر فرعون کا بڑا اعتبار
 تھا پھر اس رات فرعون کے سب لشکر کے لوگ باہر شہر میں آئے فرعون نے عمران
 سے کہا تو آج کی رات میرے پاس سے کہیں مت جا میرے محل کے دروازے کی چوکی
 میں رہ عمران نے قبول کیا تمام رات وہیں ہا پھر اس رات میں جب وہ وقت پہنچا
 جو خدا تعالیٰ نے چاہا تھا تمام عورتیں شہر کو خالی دیکھ کر تمام شہر میں پھرتی
 تھیں عمران کی جو رو بھی آپ کو نبیا سنوار کر عمران کی خبر پا کر عمران کے پاس آئی عمران
 کا دل اسکو کچھ کر رہ نہ سکا دونوں آپس میں ملے حکم سے اللہ کے اسی ساعت حضرت
 موسیٰ باپ کی بیٹی سے مان کے بیٹ مین آئے پھر عمران نے جو رو سے کہا وہ لڑکا
 جس سے فرعون ڈرتا ہے فرعون کے ملک کا خراب کر نیوالا اسکو پانی میں ڈوبائے
 والا یہی ہمارا بیٹا ہے جبردار اس بات کو کسی سے مت کہو پھر خرمیون نے اسوقت

کے پیچھے آسمان کو نظر کر کرکھینٹانی پا کر جانا جو وہ لڑکا باپ کی پیٹھ سے مان کے پیٹ میں آیا سب ملکر فریاد کرنے لگے پکارنے لگے ایسا شور مہنگا مہ کیا جو فرعون منہ سے جاگ اٹھا عمر ان کے پوچھا یہ کیا شور و غل ہے عمر ان نے کہا شہر کے باہر بنی ہزار جمع ہیں آپس میں کھیلنے ہیں بازی کرتے ہیں فرعون کو تسلی نہ ہوئی منہ جاتی رہی سمجھ میں فکر میں رہا جب صبح ہوئی نجومیوں نے اپنے منہ کالے کئے گریبان پھاڑ کر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے وہ تیرا دشمن آج رات کو اپنے مان کے پیٹ میں آچکا فرعون یہ سن کر غصہ ہوا غمگین ہوا نجومیوں نے کہا اب علاج یہ ہے جو دایئو کو بھجھ کر اسب بنی اسرائیل کی جو رو و نکو دیکھ کر جس کو حل رہا ہووے دو ادے کر گرا دیوین حکم کیا ہزاروں پیٹ گرا دئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی مان کے پیٹ کو چھپا دیا کہ کیو معلوم نہوا پھر نو مہینے کی پیچھے حضرت موسیٰ پیدا ہوئے نجومیوں نے معلوم کر کر فرعون سے کہا وہ دشمن تیرا دنیا میں آیا پیدا ہوا پھر فرعون نے حکم کیا اس مہینے جو عورت لڑکا جنی ہو دایئو جاکر ڈھونڈھ کر لڑکوں کو باہر لاوین مار ڈالین ہزاروں لڑکوں کو مار ڈالے جدھر لڑکا مار ڈالے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو چھپا دیا بچا رکھا پھر حضرت موسیٰ کی مان کے دلمین اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی جووے ایک لکڑی کا صندوق بنا کر حضرت موسیٰ کو اس میں لٹا کر بند کر کر دیا میں ڈال دیوین تو اس ملک سے وہ صندوق بہرہ ور کسی ملک میں جاوے کسی کے ہاتھ آوے ترس کھا کر اپنا بیٹا کر کے پالے کسی طرح سے جیتے رہیں پھر انھوں نے ویسا ہی کیا ایک صندوق چھپا کر بنوایا اس میں بچھونا بچھا کر ان کو لٹا کر اسکا منہ بند کر کر دیا میں بہا دیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا پھر وہ صندوق چھپا چلا جاتا تھا فرعون دریا کے کنارے اپنے محلوں میں بیٹھا تھا اسکی نظر صندوق کے اوپر پڑی حکم کیا جانے نہ پاوے لاؤ لوگوں نے جا کر پھر کر اس صندوق کے حوالے کر فرعون کے آگے رکھا کہا اسکو کھولو

کیا ہے اس میں کھولا دیکھیں تو ایک لڑکا ہے اور بی بی آسیہ فرعون کی جو وہ بھی اسکے پاس
 بیٹھی تھی ان کی نظر حضرت کے اوپر پڑی اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں اور جسکی نظر تیری
 اسکے دل میں لکھی محبت ڈال دی شفقت آگئی فرعون نے کہا یہ وہی لڑکا ہے جو
 میرا دشمن ہے اسکو مار ڈالوں بی بی آسیہ کہانت مار ہمارے بیٹا نہیں ہے ہم
 اسکو بیٹا کر کے پالیں تو خوب ہے فرعون کی بھی خاطر میں یہ بات پسند آئی قبول
 کیا پھر انکے پرورش کرنے پالنے کی فکر ہوئی دایان بلامین دو دھ پلانے کو کہا
 حضرت موسیٰ نے کیا دو دھ نہ پیاس حیران ہوئے جبکو بلا یا تس کا دو دھ نہ پیا
 سب کوئی اسی فکر میں تھے حضرت کی بہن اس جگہ انجان آنکلیں اسبات کو سنکر
 انھوں نے کہا میری ماں کو لڑکا پالنے کا خوب ڈھب آتا ہے اسکو میں لاؤں اسکا
 دو دھ پیوے تو پیوے فرعون نے کہا جا بلا لاوے اپنی ماں کو بلا لائیں انھوں نے
 دیکھ کر حضرت کو پہچانا اپنی گودی میں لیا دل میں بہت خوش ہوئیں شکر کیا دو
 دھ لگے تب خوش ہوئے انھیں کو اسنے دائی مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو
 ان کی ماں کے پاس پہنچا دیا فرعون نے گھر میں اپنی ماں کے پاس پرورش ہوئے
 ارے پھر بڑے ہوئے بادشاہ زادوں کی طرح بہتے تھے ہر کوئی ان کو فرعون
 کا بیٹا کہتا تھا تیس برس کی عمر ہوئی تھی مصر میں فرعون کے گھر میں تھے ایک
 دن حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے فرعون کا ایک مصاحب طمانچے سے مارا گیا فرعون
 کو خبر ہوئی اسکے دل میں آیا وہی لڑکا ہے جو میرا دشمن اس مصاحب کے ہاتھ
 ان کے مارنے کی مصلحت کی جو ادبی حضرت کا دوست تھا اسنے کہا تم اس
 وقت تم یہاں سے نکل جاؤ تمھارے مارنے کی مصلحت ہوئی ہے حضرت اکیلے
 راتوں رات چھپ کر اس شہر سے نکل کر کئی دن میں مدین ایک شہر تھا
 وہاں پہنچے اس شہر میں حضرت شعیب پیغمبر رہتے تھے اسے ملاقات کی قصد

قصہ کہا اٹھون نے بہت تلی دسی خاطر جمع کی دس برس انکے پاس سے انکی بکریاں
چراغین پھر حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کا کہ نبی صغیر اٹھنا نام تھا حضرت کے ساتھ
نکاح کر دیا پھر دس برس کے بعد حضرت شعیب سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو ساتھ
لیکر مصر کی طرف اپنی ما سے اور اپنے بھائی سے جٹکا مارون نام تھا ملنے کے واسطے
چلے پھر سفر میں راہ میں ایک وقت رات کو چلے جاتے تھے اندھیا رسی رات تھی
جاڑا تھا مینہ بہہ رہتا تھا اس وقت ان کی بی بی کو درد زہ جئے کا درد پیدا ہوا آگ
کی تلاش ہوئی حضرت نے سب لوگوں کو اپنے قافلے کے کہا تم اسی جگہ رہو میں کہیں
سے ڈھونڈھل آگ لاؤں باہر نکل کر ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر طرف نظر کی ایک
طرف دور سے آگ نظر آئی ہے اس طرف چلے ایک پہاڑ دیکھا اُسکے اوپر چڑھے
ایک درخت کے اوپر آگ نظر آئی اٹھون نے آگ لینے کو ہاتھ پھیلا یا وہ آگ
سنگ لگی اپنے عصا سے ایک لوکا باندھا جلانے کے واسطے اور عصا اوپر اٹھایا
وہ آگ اور اوپر جا رہی حضرت کو خوف پیدا ہوا ڈرے چران ہو یہ کیا چیز ہے
کیونکر اوپر سرک جاتی ہے اسی فکر میں تھے جو درخت کے اوپر کی طرف سے آواز
آئی موسیٰ ڈرے مت یہم وادی مقدس ہے اس مکان کا طوسی نام ہے میں سے بڑھو
ہوں تیرا تو میری بندگی میں حاضر رہ تجھ کو میں نے پسند کیا خاص بندوں میں
داخل کیا پنجمبر بنا یا فرعون کی طرف جا وہ خدا کی میں آپ کو شریک کرتا ہی غرور
تکبر کرتا ہی گمراہ ہوا ہی ظلم کرتا ہی خلق کو گمراہ کرتا ہی تو جا کر اسکو میری طرف
سے پیغام دے ہدایت کر راہ بتا بندگی کی توحید کی راہ میں بلا اور نبی اسرائیل کو
ہدایت کر راہ دکھلا بندگی کی راہ میں لا حضرت نے یہہ کلام الہی کا آواز سنی خوف
ڈر جاتا رہا دل کو ان کے تلی اور تسکین آئی جو کچھ حکم پروردگار کا تھا قبول کیا
اور عرض کی کہا پروردگار میری زبان بات کہنے میں خوب نہیں چلتی ہے اور میں

اکیلا ہوں میرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبری عنایت کر میرا اسکو وزیر کر دے میرے
 دل اور زبان کو کھول دے جاری کر دے اور سب کام مشکل میرے آسان کر دے
 ہر حال میں ہماری حمایت کر مددگار رہ قوت بخش فرعون بڑا ظالم ہے مغرور ہے
 اسکے پاس بہت دولت ہے فوج نہیں لشکر ہے وہ میرے مارنے کے خیال میں ہے
 بغیر تیری مدد قوت کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے آواز آئی اسی موسیٰ تیری سب دلائل
 پہنے قبول کہیں کچھ فکر مت کر تیرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبری تیرا رفیق کیا خاطر
 جمعی سے تم دونوں جاؤ اسکو پیغام پہنچاؤ میرے کرم فضل کی نظر تمہارے اوپر
 ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تمہارے سب حال کو دیکھتا ہوں تمہاری سب
 باتوں کو سنتا ہوں پھر حضرت کے ہاتھ میں عصا تھا اللہ تعالیٰ نے سوال کیا پوچھا
 تیرے ہاتھ میں کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ آسمان وزمین کے بھید جانتا ہے اسکے
 علم سے کچھ چھپ چھپی نہیں یہ سوال صرف اُنکے دل لگنے کے واسطے فرمایا اُن کے
 اوپر اس حال میں خوف اور ہیبت اور عظمت الہی کی غالب تھی زبان چل نہ سکتی تھی
 اس خطاب سے تسکین ہوئی زبان کی گویائی کھلی کہا یہ میرے ہاتھ میں عصا
 اسکے اوپر نگیہ کرتا ہوں اپنی بکریاں اس کے ہاتھ میں ہوں اور اور بہت کام کرتا ہوں
 حکم ہوا اسکو اپنے ہاتھ سے زمین میں گرا دے حضرت نے ہاتھ سے عصا کو ڈال دیا
 اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑا سانپ بڑا اثر دہا ہو گیا حضرت ڈرے پیچھے کو
 بھاگنے لگے حکم ہوا یا موسیٰ خوف مت کر ڈر مت ہاتھ سے پکڑے حضرت نے اسٹین
 سے ہاتھ نکال کر پکڑا اثر دہا عصا ہو گیا حضرت خوش ہو گئے پھر حکم ہوا یا موسیٰ اپنے
 ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر باہر نکال حضرت موسیٰ نے ہاتھ سینے کے اوپر
 پھیر کر باہر نکالا ہاتھ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا اسکی روشنی سے اندھیری
 رات دن ہو گئی حکم ہوا یہ دو معجزے نشانیاں علامتیں ہیں تیری پیغمبری کی پھر

اور بائین بھید کی حضرت سے ہوئیں جو کچھ اس وقت ضرور تھا ارشاد ہوا پھر حضرت
 وہاں سے رخصت ہوئے اپنے قافلے میں آئے سب کو خیر و عافیت سے پایا جو
 کچھ درکار تھا سب کچھ موجود تھا حضرت کے ساتھ بہت بکریاں تھیں ان کی رکھولی
 کے واسطے اللہ تعالیٰ نے گرگ اور بھٹیروں کو حکم کیا تمام رات چوکی دیتے رہو
 قصہ کوتاہ حضرت وہاں سے مصر میں اپنی ماں سے بھائی سے ملاقات کی حضرت
 ہارون بھی پیغمبر ہوئے تھے دونوں صاحب فرعون کے دربار میں گئے اس کا ایسا
 بڑا ترک جاہ و جلال تھا جو کتنے دنوں سے ان کی خبر کسی نے فرعون کو نہ پہنچا سی
 جب اسکو بہت دنوں میں خبر ہوئی لوگوں نے اس سے کہا دو آدمی باہر دروازے
 میں ہیں کہتے ہیں ہم پیغمبر ہیں یہ یہ بائین کرتے ہیں فرعون نے اپنے حضور میں
 بلایا انکے سینے دیکھے کہ پہچانا کہا تو وہی نہیں جو میرے گھر میں پرورش پائی ہی میرا
 نقصہ واری گناہگار ہی میرے ایک بندہ بکوار کر بھاگا تھا حضرت نے کہا ان میں ہی
 ہوں اس وقت میں بخیر تھا کچھ جانتا تھا اسکو خطا سے مارا تھا تم نے میرے مارنے
 کا قصد کیا تھا میں چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جو سب کا پروردگار ہی معبود ہی صاحب ہی
 مجھکو ہدایت کی راہ بتائی پیغمبر کیا تیری ہدایت کر نیکی واسطے بھیجا ہی تو اپنے اس چھوٹے
 دعوے سے توبہ کر بندہ ہو کر رہ دوں جہان کے پیدا کر نیوالے کو سجدہ کر میں نے
 جو چھٹھ کو راہ بتائی قبول کر تیری اس بات میں سب طرح سے دوں جہان میں بہتری ہی
 اور جو پروردگار کی بندگی میں نہ آویگا میرا حکم ہدایت کا نایگا آخر پشیمان ہو وگا
 دنیا آخرت میں تیرے اوپر خوار ہی خرابی آوے گی پہتہ تیری طرف پیغام ہی پڑوگا
 تعالیٰ کی طرف سے فرعون نے سنکر کہا میں اپنے سوا اور کسی کو جانتا نہیں مجھ سے
 اور دوسرا کون بڑا ہی تیری اس بات کا کیا شاہد ہی حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو
 اپنے دل کے اوپر پھیر کر باہر نکالا آفتاب کی روشنی اس روشنی کے آگے پھیکی ہو گئی

فرعون نے دیکھ کر تعجب کیا کہا کچھ اور بھی ہے حضرت موسیٰ نے عصا کو ڈال دیا وہ عصا
ایک بہت بڑا زرد ہوا ہو کر فرعون کی طرف چلا لوگ سب بے اختیار ہو کر بھاگنے لگے فرعون
نے سکارا موسیٰ پکڑ لے اسکو حضرت نے پکڑ لیا پھر وہ عصا ہو گیا اور بہت بہت بائیں
سوئیں فرعون نے حضرت موسیٰ کو رخصت کر کے کہا اب جاؤ پھر اس بات کی بات
تم سے کہیں گے حضرت باہر آئے فرعون نے اپنے سب وزیروں امیروں سے مصلحت
کی کہا یہ صورت درپیش ہے اس بات میں کیا کیا جائے کیا تدبیر کیجئے ہاں وزیر نے
کہا یہ جادوگر ہیں ملک دولت ہماری لینے کے واسطے آئے ہیں اس کا علاج
یہ ہے جو تمام ملک کے ساحروں کو جادو کو ٹکولہ کر اکٹھا کیجے جمع کیجئے آپس میں ملکر
سب جادو دہیچہ کو لا دیں ہزاروں جادوگر ان دو کے اوپر البتہ غالب آویں گے
پھر ان دونوں کو ملک سے نکال دیجئے یا مار ڈالئے فرعون نے یہ مصلحت پسند کی ملک
ملک شہر شہر خط لکھے آدمی بھیجے جہاں کہیں جادوگر تھا سب کو فرعون کے دربار میں
آیا ستر ہزار جادوگر جمع ہوئے سبھوں نے بہت بہت طرح کے تماشا فرعون کو
دکھلائے بہت ڈرائی صورتیں دکھلائیں جو فرعون بہت خوش ہوا جانا جو یہ غالب
آویں گے فرعون نے ان سب جادوگروں سے کہا دو آدمی اس طرح کے آئے ہیں
ایسا کر رہتے ہیں جو تم انکو زیر کر دو تو میں تم کو بہت مال دوں گا اور تم کو اپنا
مقرب کروں گا جادوگروں نے کہا تیرے اقبال سے ہم انکے اوپر غالب آویں گے
ایک برس کی ہمت مانتی فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہلا بھیجا ایک برس تم رہو
کچھ نہ بولو اس کے بعد فلا نے دن تمہاری بات سنی گے حضرت نے یہ قبول کیا وہ
جادوگر اپنی جادوگری کے تمام اسباب بنانے لگے جو کچھ ہنر جانتے تھے سب کچھ
خرچ کئے ہزاروں جادو کے سناپ اتر دیا حتیٰ باگ دیو بلا جھوٹ بنا کر تیار کئے
موجود کئے ایک برس کے پیچھے عید کے دن شہر کے باہر ایک بڑا میدان تھا

و ان جا گہ صاف کروائی ایک بڑی بلند جاگہ کے اوپر فرعون کا تخت رکھا فرعون
سوار ہو کر آیا اپنے تخت کے اوپر بیٹھا ہزاروں لاکھوں آدمی تماشا دیکھنے کے واسطے
جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام بھی اگر ایک طرف کھڑے
ہوئے اور اس طرف سے ستر ہزار جادوگر اگر اس میدان میں کھڑے ہوئے
اور اپنی برس رُوز کی محنت کے کارخانے جادوگری کے تماشے ہزاروں طرح کے
لا کر جمع کئے تمام لوگ کہتے تھے یہ دو آدمی اتنے ہزار جادوگروں کے اوپر کس طرح
غالب آویں گے ساحروں نے حضرت موسیٰ سے کہا یا موسیٰ تم ڈالو اپنے عصا کو اور
لاؤ جو کچھ لائے ہو حضرت موسیٰ نے کہا پہلے تم لاؤ جو کچھ لائے ہو میدان میں ڈالو
دکھلاؤ ساحروں نے اس میدان میں ہزاروں لاکھوں سانپ اڑدھے دکھلائے
بہت بلا بدتر ظاہر کئے تمام خلق میں شور مچ گیا دھوم ہو گئی فرعون اوپر سے بیٹھا
دیکھتا تھا اپنے ذمین کہا موسیٰ ایک سانپ دکھلاتا ہے یہ ہزاروں سانپ بڑے
بڑے اڑدھے پھرتے ہیں اس میدان میں یہ بڑی بات ہے جب بے صبر تین
ظاہر ہوئیں فرعون کے لوگ دیکھ کر سب تعجب میں سے بڑائی کرنے لگے جادوگر
نے فرعون کو سجدہ کیا اور کہا تیری بڑائی کی تیری عزت کی قسم آج ہم موسیٰ کے
اوپر غالب آئے فرعون نے کہا آج تمہارا میں بڑا مرتبہ کروں گا اپنا کام کرو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی نادانی سے اپنے دل میں خوف کھایا اپنے ذمین کہنے
لگے یہ لوگ مجھ سے ہیں اور سحر میں تفاوت نہ کر سکیں گے ایک عصا کے سانپ کو ہزاروں
سانپوں سے کیونکر بڑا کہیں گے اسی سوچ میں تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت
جبریل نے پیغام پہنچایا کہا یا موسیٰ تم ڈرو مت کچھ خوف نہ کرو عصا کو ڈال دو قدرت
کا تماشا دیکھو سب لوگ انتظار میں تھے جو حضرت نے عصا کو ڈال دیا زمین میں
عصا گرنا تھا جو ایسا ایک ڈرائی صورت کا بڑا اڑدھا ہو گیا جو اس کو دیکھنے سے سب

کسی کو ڈر ہو گیا پھر اس اثر دھمے میدان کے تمام ہزاروں لاکھوں جادو کے سناٹوں کا
 اڑنا وٹنا سمیٹ کر سب کا ایک نیوا لاکر گیا سا کہ میدان کو خالی کر دیا پھر سب کو کھاکر
 فرعون کی طرف چلا ایسی ہیبت اس کی لوگوں کی اوپر پڑ گئی جو لاکھوں آدمی بے اختیار
 بھاگے ایک ایک کے اوپر آپس میں گرنے لگا ستر ہزار آدمی اس وقت آپس میں پاؤں کے
 نیچے دب کر تپ کر گئے فرعون بھی تخت سے اٹھ کر بھاگا پھر حضرت موسیٰ نے اڑدے
 کو پکڑ لیا عصا ہو گیا جب جادو گروں نے یہ تماشا دیکھا اپنے دلمین بوجھا جانا کہ
 یہ جادو کا کام نہیں ہم سے کوئی بڑا جادو گر نہیں ہے یہ خدا ہی کا کام ہے بھون
 نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے اوپر یقین کیا سوچ جانا ستر ہزار آدمی بے اختیار
 ایمان کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھے سب جادو گروں نے کفر سے جادو سے توبہ کی
 ایمان لائے حضرت موسیٰ کے تابع ہوئے مسلمان ہو گئے فرعون نے جب یہ سب
 کچھ حقیقت دیکھی چاہا جو ایمان لاو اماں اسکے وزیر نے کہا یہ بڑے جادو گر ہیں
 ان سب جادو گروں کے سردار ہیں ان بھون نے آپس میں مصلحت کر کر یہ کام
 کیا ہے وہ جھوٹ فرعون پھر گیا جادو گروں سے بلا کر کہا تم کیون سیر بغیر حکم موسیٰ
 کے اوپر ایمان لائے اپنا بھلا چاہتے ہو تو اس بات سے پھر و نہیں تو میں تم کو
 مار ڈالوں گا اٹھ پاؤں تمھارے کاٹ ڈالوں گا ساحروں نے یہ بات سن کر
 کہا ہم اس بات سے پہلے گمراہ تھے بے خبر تھے تجھ کو بڑا جانتے تھے خدا کہتے تھے
 جادو کر ہی میں ہم بہت بڑے ہیں تمھارے برابر کوئی نہیں مگر اب ہم لوگوں نے جانا
 یقین کیا پیدا کر نیوا لائے اور ہمارا اور تمام عالم کا اللہ تعالیٰ ہے سب طرح کی قدرت
 اسی خداوند کو ہی وہ خدا وند ایک ہی اسکا کوئی شریک نہیں تو اور ہم سب
 عالم اس کے بند ہیں عاجز ہیں اور موسیٰ سچے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو
 ہدایت کی سچا راہ دکھائی اب کس طرح ہم تیری بات پر راہ بیزاہ ہو جاویں سیر

مارنے سے ہم ڈرتے نہیں اب دنیا میں کسی دن کا حکم اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دیا ہے تو
 مار سکتا ہے مار ڈال تیرے مارنے سے ہلکے پستری ہے ہلکوا ایمان مل چکا ہے مرنیکے
 پیچھے ہمارا کچھ برا نہیں ہو ویگا بھلا ہی ہے پھر اس بد بخت فرعون نے حکم کیا جو ستر ہزار
 آدمی مسلمان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چومینا کر کرنا تھے پاؤں کاٹ کر سب کو مروا
 ڈالا اور ان لوگوں نے اپنے ایمان سے ایک ذرہ تفاوت نہ کیا مارے جانے
 میں محکم رہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو شہید و نکاح درجہ دیا بہشت میں داخل کیا
 ہمیشہ کی خوشوقتی نصیب کی پھر اسکے پیچھے حضرت موسیٰ سے اور فرعون سے بہت
 قصے گزرے بہت بہت معاملے ہوئے پہر بڑا قصہ ہے تمام قرآن میں جاگہ جاگہ
 حضرت موسیٰ کے قصے کا بیان ہے پھر آخر کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت موسیٰ کو
 جو تم سب بنی اسرائیل کو اپنی امت کو لے کر شہر سے نکلو میں فرعون کو غرق کیا جا رہا
 ہوں حضرت موسیٰ نے سب اپنے لوگوں سے مصلحت کی اور چھ کمرات کو نکل گئے
 لاکھ آدمی تھے سبھوں نے اور ملک کی راہ لی صبح کی وقت فرعون کو خبر پہنچی جو حضرت
 موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر شہر سے نکل گئے فرعون غصہ ہوا اور کہا سب لوگ میرے
 تیار ہو کر آو میں سوار ہو کر جا کر ان پکڑ لاکر مار ڈالوں گا پھر سوار ہوا تمام فوج
 اسکے ساتھ ہوئی چھ لاکھ آدمی دابے طرف چھ لاکھ آدمی بائیں طرف چھ لاکھ
 آگے چھ لاکھ پیچھے اور کئی لاکھ درمیان تھے بیٹھا فوج سے حضرت موسیٰ کے پیچھے
 چلا جلدی سے پہنچ گیا آگے سے حضرت اپنی فوج لئے ہوئے چلے جاتے تھے شتابی
 سے راہ کاٹتے تھے پھر جاتے جاتے آگے ایک بڑا دریا آیا سب بند ہو رہے
 اور پیچھے سے فرعون کے ہر اول کی فوج نشان نظر آئے سب لوگوں کے
 دل میں بڑا ڈر پیدا ہوا خوف آگیا حضرت موسیٰ نے عرض کی فرعون کی فوج اپنی
 اور آگے دریا ہے اب آگے دریا ہے اب کسی طرف راہ نہیں رہی کس طرح اس

و دشمن سے بوجھ سیکینگے حضرت نے کہا تم کچھ دسوا اس مت کرو خاطر اپنی جمیع رکھو اسد تعالٰی
 بچا نیوالا موجود ہی پھر حضرت موسیٰ نے اس پاک پروردگار کی طرف رجوع کیا
 سجدہ کیا بندگی بجالائے عاجزی کی اپنا حال عرض کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام اسد
 تعالٰی کی طرف سے آئے حکم ہوا یا موسیٰ تم اپنے عصا کو دریا کے اوپر مارو کہو ہکو راہ
 دے حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم کے موافق بجالائے دریا کو عصا مارا اور کہا ہم کو
 راہ دکھا تعالٰی کے حکم سے دریا پھٹ گیا باؤ کو حکم ہوا دریا کی زمین کو جو گیلی ہو رہی
 اٹھی اسکا پانی اسی وقت اس نے سکھا ڈالا اور سورج نے حکم سے ایسی دھوپ کی
 گرمی کی جو زمین سخت ہو گئی حضرت کے ساتھ ان کی امت بارہ گروہ تھی بارہ فوجیں
 تھیں ہر ہر فوج میں لاکھ لاکھ آدمی تھے دریا بارہ جگہ پھٹا بارہ راہ بڑی کشادہ
 ہو گئی اور درمیان پانی کے دیواریں کھڑی ہو گئیں اور پانی کی دیواروں میں سے
 سوراخ جالی کی طرح ہو گئے جو آپس میں ایک فوج دوسری فوج کو دیکھتی جاوے
 اسی طرح تمام فوج حضرت موسیٰ کی خاطر جمع سے دریا کے اندر پھٹی بیوسوا اس تمام
 آدمی پار اترے جب پھار ہی حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنارے پہنچی تب فرعون
 کے لشکر کی اگاڑی اس کنارے دریا کے آپہنچی فرعون کے لوگوں نے یہ حقیقت دیکھ کر
 بڑا تعجب کیا تعجب میں رہ گئے آگے نہ بڑھے کے کھڑے ہوئے فرعون کو یہ خبر پہنچی آپ
 دریا کے کنارے آکر کھڑا ہوا بارہ راہیں دریا میں دیکھیں حیران رہا اسکے دشمن آیا
 جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر ایمان لاوے ایمان اس کا وزیر آگے آیا اور سبکی
 یہ حقیقت معلوم کر کر اُسے کہا دریا نے تیرے ایک بند کو راہ دی ہے تو خدا کہلاتا ہے
 تجھے کو کیونکر راہ نہ دیوینگا دسوا اس مت کر شتابی سے اس راہ کے اندر چلے
 لوگ ہاتھ سے جاتے نہ رہیں انکو پکڑ لاوین مروا ڈالین وہ کہنت اسبات سے مغرور
 ہو کر دریا کی راہ میں پیچھا تب تک دریا کی راہ اسی طرح قائم تھی انھوں نے جانا کہ

اور یا ہمارے واسطے کھڑا ہو رہا ہے ساری فوج اسکی سب اہوں میں اخل ہونے
 لگی جب لوگ آچکے ایک آدمی بھی باہر نہ رہا سب کوئی دریا کے درمیان پہنچے حکم ہوا
 دریا کی دیوار میں ٹوٹنے لگے دریا کے پانی آپس میں ملنے لگے آدمی ڈوبنے لگے
 اور فرعون نے اپنا ڈوبنا یقین کیا تب بے اختیار کہنے لگا میں ایمان لایا میں مسلمان
 ہوا موسیٰ اور ہارون کے خدا کو برحق جانا آواز آئی اسوقت تو ایمان لایا یا
 عمر کا فرما آج تیرے تن کو عذاب دیکر سب کو دکھاؤ لگا جو ہر کوئی دیکھ کر عبرت اٹھاؤ
 جانے جو کوئی اپنے پروردگار کی بندگی سے منہ پھیرے مغرور رہے اس کا یہی
 حال ہوتا ہے اسی حال میں فرعون اور سب فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی
 دریا میں ڈوب رہے دریا نے حکم سے ان کو ایسا ڈبایا ہمارے لے گیا جو کسی کچا نہیں
 سے نام و نشان نہ معلوم ہوا ایک فرعون کی لاش کو باہر اچھال کر جس کنارے میں
 حضرت موسیٰ تھے اسی کنارے میں لاڈالا جڑاؤ تاج کپڑے لباس بادشاہی کا
 اسکے بدن میں تھا لوگوں نے پہچانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے حضرت موسیٰ نے
 اور سبھوں نے پاک پروردگار کو سجدہ کیا کہ ایسے دشمن سے اس طرح سے بچایا
 اور اسکو اس خرابی سے مار ڈالا پھر اور سبھوں نے اسکو دیکھ کر عبرت اٹھائی
 ہر کوئی کہتا تھا یہ وہ شخص ہے جو کل کے دن لاکھوں کڑوڑوں کا سردار تھا
 خدائی کے دعوے کرتا تھا کڑوڑوں مال خزانوں کا صاحب تھا آج اس خرابی
 سے اس حال میں خوار و خراب پڑا ہے کوئی اسکے اوپر رونے والا بھی نہ رہا
 سچا بادشاہ قائم دائم خدا ہی ہے سب طرح کی قدرت سوائے اللہ تعالیٰ کے
 اور کسی کو سنوار نہیں سب حکم اور قوتیں قدرتیں اسی ایک پروردگار کو لائق
 ہیں اور بس پھر جب حضرت موسیٰ کو اس بڑے قصے سے خلاصی ہوئی چھوٹے
 اور ایسا دشمن اپنے سب لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوا اللہ تعالیٰ نے مصر کا ملک تمام

حضرت موسیٰ کی امت کو دیا بنی اسرائیل ان لوگوں کے سبب بنائے عمارتوں تیار
گھر و زمین آ رہے خاطر جمع ہو کر بے وسواس اپنے پروردگار کی بندگی میں
امشغول ہوئے پھر حضرت موسیٰ کا قصہ بہت بڑا ہی بہت معالمتیں گزریں ہیں
اس صورت میں اتنا قصہ بہت ہی اس واسطے بیان میں کچھ آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اس قصے میں اس معاملت میں جو حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان میں گزریں
بہت بہت نصیحتیں ہیں بہت بہت فائدے ہیں اللہ تعالیٰ جس مومن مسلمان کو سمجھ
بخشے وہ پاسکتا ہے اور بیان ان فائدوں کا کوئی کہان تک کر سکتا ہے جو کچھ
بیان میں آئے سو ٹھوڑا ہی ناواقفون کے واقف کر نیکی واسطے کئی فائدے لکھنے
ضرور ہیں تو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان زیادہ ہو جاوے ایمان کی قوت
آجاوے ایک فائدہ یہ ہے اس قصے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے
لوگوں کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور سب لوگوں کو ایمان لانے کی طرف بلایا ان کی
ہدایت کی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کی سب سے کفر مایا اور کہا تم بتوں کی بندگی
یا چھوڑ دو ایک پاک پروردگار کی بندگی کرتے رہو اور ہر سری عادتوں کو اپنی دور
کرو وے مشرک ان باتوں کو سنکر ناخوش ہوئے دشمنی میں کمر باندھی بہت بہت
طرح سے اذیت دینے لگے برا کہنے لگے حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے صحابہ
کی خدمت میں بے ادبیان کرنے لگے ان باتوں کے سبب حضرت کی مبارک خاطر
اکے اوپر دلگیری ناخوشی آجاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تسلی کے واسطے پیغمبروں
کے قصے بھیجے ان قصوں میں ان پیغمبروں کی حقیقت کا بیان اور ان کو جو کچھ ان کی
امتوں سے معاملہ گذرا تھا وہ بیان کر دیا اور یہ قصہ حضرت موسیٰ پیغمبر کا جو فرعون
کے ساتھ معاملت گذری تھی ان کی تسلی کے واسطے بھیجا اس میں اشارت ہے
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم بھی ان مشرکوں کی اذیت دشمنی کے اوپر صبر کرتے رہو ہدایت کا کام

مت چھوڑو جو کہا ہے کہ جاؤ جس کسی کو جو کچھ نصیب ہو ہدایت یا گمراہی وہی بات
 ہو رہی گی تم ہدایت کرنے کا ثواب پاؤ گے شتابی مت کرو ناخوش مت ہو دو لگیں مت یہ
 یہ شرک کا فریضے زبردست نہیں بادشاہ نہیں خدائی کا دعوتیں کرتے ہیں فرعون
 تو دنیا کے لوگوں میں بڑا زبردست تھا بادشاہ تھا ظالم تھا خدائی کے دعوے کرتا تھا
 موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ہاتھ سے بہت اذیت پائی موسیٰ کی قوم ہزاروں لاکھوں
 آدمی طرح طرح کی اذیتیں ظلم اس کے ہاتھ سے کھینچتے رہے موسیٰ نے پانچ برس
 تک اس کے جھگڑوں قضیوں کے اوپر صبر کیا آخر کو وہ کا فر ظالم خراب ہوا اور موسیٰ کی
 قوم کے لوگ بالا ہوئے غالب آئے تمکو اور تھکے اے اصحابوں کو اور سب لوگوں کو
 بھی یہی بات چاہئے خدا کے حکم بجالانے میں خدا کی رضا مندی حاصل کرنے میں کسی
 ہی محنت اور قصد تلح نہ ہووے کوئی دشمنی کرے فقہ انگیزی کرے سب گواہی
 کریں اپنی سعادت جانیں صبر کریں محنتیں قصد یں سب کچھ جاتی رہے گی راجتین ہو جائیں گی
 کا فر شرک منافق بے دین ہر طرح خوار ہو جائیں گے اور مومنوں کا ہر طرح سے بھلا
 ہووے گا مسلمان کو آخرت میں خوبیاں اور نعمتیں موجود ہیں اور فائدہ بہہ ہے
 بندوں کو چاہئے یقین کریں کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تمام کرنے اول سے آخر کو
 پہنچانے کسی کو زمین میں آسمان میں یہ قدرت نہیں جو اس کو پورا نہونے دے تمام
 نہونے دیوے جس کام کی جو وقت تقدیر کی ہے اسی وقت ہوتا ہے تفاوت نہیں ہوتا
 تمام عالم کی خلق جمع ہو کر جو چاہیں تدبیر کریں وہ کام اس وقت نہونے کسی کی تدبیر کچھ کام
 نہ کرے فائدہ نہ دیوے فرعون نے لاکھوں آدمیوں کو اپنے دوستوں کو لے کر
 تدبیر کی جو حضرت موسیٰ پیدا ہونے پائیں کچھ نہ ہو سکا اس کے گھر کے دروازے پہن
 جو کچھ چاہا تھا سو کرادیا لاکھوں آدمی ہزاروں نجومی اپنے سر میں خاک ڈالتے
 رہے اور فائدہ یہہ ہی وہ خداوند ایسا قادر ہے کہ جس کو چاہے دشمنوں سے بچا

رکھے لاکھوں کٹوروں و شمشون کے درمیان اس کو سلامت رکھے کسی کو طاقت ہو وہو
 جو اس کا ایک بال بھی ٹیڑھا کر سکے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر میں
 اسی کے ہاتھوں پرورش کروا دیا وہ حضرت موسیٰ کے لہو کا پیاسا تھا ان کی دشمنی
 میں ہزاروں جسل گروا دئے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے اور انکو مار نہ سکا
 اپنے گھر میں اپنے ہاتھوں میں پالتا رہا اور جب کو مار ڈالا چاہے لاکھوں کی دولت
 رفیق اسکے کام نہ آسکے کوئی اسکو بچا نہ سکے فرعون ایسا بڑا بادشاہ تھا اور
 ایسی بڑی دولت رکھتا تھا جو اسکی حد نہ تھی اور اتنے آدمی اسکے دوست تابع پار
 مددگار تھے جو اس مغرور سی سے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا جب خداوند تعالیٰ
 نے اسکو ہلاک کرنے غرق کرنے چاہا کوئی اسکے کام نہ آیا کسی کی دوستی یاری
 مددگاری اسکے کام نہ آئی ایک دم ڈوب گیا ہلاک ہوا اور فائدہ یہ ہے اللہ تعالیٰ
 جب چاہے اپنے دوستوں کو پیغمبروں کو غالب کرے اور اپنے دشمنوں کو پست
 کرے اول ان کو ان کی ہدایت کرنے فرماتا ہے دشمن اپنی دولت کی غروری
 میں ان کو خاطر میں نہیں لاتے دوستوں کا حال پہلے ضعیف ہوتا ہے پھر بہت
 دوست غالب آتے جاتے ہیں دشمن پست ہوتے جاتے ہیں آخر کو دشمن سب
 آپسے الگے گرجاتے ہیں جو پھر کبھی اٹھ سکے کی راہ نہیں رہتی اور دوست آپسے
 آپ بڑھتے ہیں جو تمام عالم میں آفتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں اور فائدہ یہ
 ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے دلیں بوجھیں دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں
 اللہ تعالیٰ کے پاس اس دنیا کی کچھ قدرت نہیں فرعون کا فر تھا اسلئے دنیا کی
 دولت اور تمام مال اسباب اسکے پاس بہت تھا جو دنیا کے مال کی اللہ تعالیٰ
 کے پاس کچھ ہی قدر ہوتی تو اس دشمن کو اس دنیا کے مال سے کچھ نہ ملت جس
 چیز کی خدا نے تعالیٰ کے پاس قدر ہے وہ چیز دشمنوں کو نہیں ملتی اس دنیا کے حرام

مال و دولت نہ ہو کیسے مسلمان کو چاہئے کہ کچھ غم نہ کھاوے اپنے ایمان میں مسلمان
 میں اور جو کچھ حلال رزق ملے اسی میں خوش رہے شکر کرتا رہے اور فائدہ پہنچے
 مسلمان سب اپنے دل میں بوجھیں سمجھیں کہ دنیا کا مال بہت بُری چیز ہے فرعون
 نے جب اتنے مال کا آپ کو خاوند دیکھا بہت لوگوں کے اوپر اپنی حکومت جتائی یہ
 خدائی کا دعوے کرنے لگا کہ فرما ہدایت قبول نہ کی اسی غرور میں مارا گیا
 اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسے مال سے دنیا کے اپنی پناہ میں رکھے اور فائدہ پہنچے
 اللہ تعالیٰ جو کسی کو بُری دولت دنیا کی دیوے اور وہ منحور ہو جاوے کبتر ہی کرے
 نافرمانی کرنے ظلم کرے ظالموں کی فاضلوں کی مسلمانوں کی تحارت امانت کرتا
 رہے حرام زادوں شریروں کو پیش کریے سب باتیں کرتا رہے اور اسکی دولت
 میں کچھ خلل نہ آوے مال بڑھتا رہے تو چاہئے کہ اس بات سے کوئی مسلمان ڈھوکھے
 میں نہ پڑے اور بُری بات کو بھی بچانے اپنے دل میں اپنی زبان سے نہ کہے
 کہ اچھی راہ ہے اچھی بات ہے ظالم ظلم کرتا ہے برا کام کرتا ہے اچھے آرام سے
 خوبی سے دولت دنیا اولاد مراد پاتا ہے جو ایسے کام کرتے بُرے ہوتے اور
 خدا ناراض ہوتا تو خوار ہوتا خراب ہوتا دنیا کی دولت اور یہ آرام نہ پاتا بہت
 فاضل عالم نماز روزے کرنیوالے پریشان ہیں تنگی میں ہیں کیا جائے خدا کس بات
 میں راضی ہے یقین جانو کہ یہ خطر اُٹا دھوکا ہے بہت جاہل نادان ایسے
 ایسے خیال خطرے کیا کرتے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز دنیا کے مال کی قدر نہیں
 ہے علم کی ایمان کی اچھے اعمال کی قدر ہے مومن مسلمان دنیا میں کیسے ہی حال
 میں رہے آخر کو اسکا بھلا ہے خوبیاں ہیں اور بُرے دین ظالم بُرا کام کر نیوالا
 دنیا میں کیسے ہی بھلے حال میں ہووے کیسا ہی مال و دولت دنیا کا پاوے آخر کو
 ہر طرح اس بُرا ہی ہوتا ہے ظالم شریر بدکار کو اللہ تعالیٰ دنیا میں مال و دولت

الٰہی دن کے واسطے دیتا ہے اور کسی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے وہ ظالم جو چاہتا ہے سو
 کرتا ہے گناہوں کے بوجھ بھارا اپنے اوپر اٹھاتا ہے آخر وہی بوجھ اس کو لے ڈوبتا
 ہے اور مومن مسلمان کیسے ہی حال میں ہو وہ اپنی ہر خواہش کو فراموش ہو کر جو سچا
 مومن مسلمان اچھا ہے اس کو ہر طرح سے آخر کو نجات ہی آرام راحت ہی دنیا
 میں نہ کا فر ہے دین منافق کیسے ہی اچھے حال میں ہو وہ سیکڑوں برس تک دنیا کے
 مال میں خوش رہے کچھ اعتبار نہیں بڑی چیز نہیں آخر کو ہمیشہ ہمیشہ اس کو خوار
 ہی خرابی ہی عذاب ہے ہلاکی ہے دنیا کے ہزاروں برس آخرت کی عمر کے آگے
 ایک ساعت ہی ایک آن ہے اور مومن مسلمان مخلص دنیا میں کیسے ہی حال میں
 ہو وہ تھوڑے دنوں تک تنگی نقدیہ میں رہے آخر یہہ کئی دن چلے جاتے ہیں ہمیشہ
 خوشی خوشحالی میں رہنے والا ہے فرعون بڑی دولت میں حکومت میں کڑوڑوں
 روپے مال خزانوں کے غرور میں کڑوڑوں آدمیوں کے اوپر سرداری کی تکبری
 میں خدائی کے دعوے کرتا رہا ظلم کرتا رہا ہزاروں خون کئے ہزاروں پیٹ
 کروادئے نوے ہزار لڑکے شیعہ خوار مارے ستر ہزار ساحرون کو ایمان کی صفد سے
 مروا ڈالے اور سوائے اسکے ہزاروں بد فعلیوں میں تھا ان سب بُری باتوں
 کے ساتھ پانسو برس تک اس نے کبھی کچھ آزار نہ پایا بیمار نہ ہوا سب بھی ڈبکا
 اور وہ جو کچھ چاہتا تھا عیش عشرت خوشی اس کو موجود ہوتی تھی مقصود سب اس کے
 بر آتے تھے پاک پروردگار نے ایسی ڈھیل دی تھی اسکے حق میں جو چار سو برس
 تک اسکے باورچی خانے کا ایک باسن بھی نہ ٹوٹا تھا کسی چیز کا اسکے کچھ نقصان نہ
 آیا تھا یہ سب مگر تھا اللہ تعالیٰ کا اور جو نہ مقصود اسکے حاصل ہوتے تھے حکم
 اپنا جاری دیکھتا تھا صحت عافیت تندرستی ملتی رہتی تھی تیون تیون مغرور ہی اس کی
 بڑھتی جاتی تھی تکبر زیادہ ہوتا تھا گناہوں کے ظلم کے پہاڑ اس کی پٹھہ پر چڑھتے تھے

آخر کو اسی بوجھ سے ایسا ڈوبا جو پھر کبھی نہ اچھلے گا اس پانی کی راہ سے
دور رخ کی آگ کے درمیان ہمیشہ ہڈیہ ڈوبتا چلا جاویگا وہ سب خوشیاں جن
کئی دن خقین دنیا ہی میں رہ گئیں بفرگئیں جاتی رہیں کچھ کام نہ آئیں اور کوئی اسکے
کام نہ آیا جو کچھ چیز مال دولت اسکی بھی کچھ کام نہ آئی یہ بات بہت بڑی عبرت
کی بات ہے جو کوئی اس بات میں غور کرے تو بہت بڑی نصیحت پاوے جسے حضرت
موسیٰ اور انکے ساتھ کے لوگ اس ظالم کے ہاتھ سے بڑی تنگی میں اس کے ہاتھ سے اور اسکے
کے لوگوں کے ہاتھ سے بہت قصد تلح پاتے رہے سو برس تک اسکے ساتھ بہت سے
قضیوں قصوں میں رہے آخر کو نجات پائی اسکے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور انکے
ساتھ کے سب لوگوں کو بچایا اس کی بادشاہت دولت ملک بنی اسرائیل کو دلا دیا
اور حضرت موسیٰ اور انکے اوپر جو کوئی اخلاص سے ایمان لایا تھا دنیا میں بھی خوش
رہا اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشی و خوشحالی کو بھی پہنچا وہی قصد یعین کبھی یاد
بھی نہ رہیں اور نہ رہنمائی اور فائدہ یہ ہے مومنوں مسلمان کو چاہئے کہ اس
قصے کے اوپر نظر کر کر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اوپر نظر کریں فرعون کو ملک
دیا دولت دی بادشاہی دی ایسی بڑی قدرت دی جو اسنے دعویٰ خدائی
کا کیا بڑی تکبر ہی میں غور میں رہا بڑا ظلم زیادتی حد سے باہر کیا ہزاروں بیگناہوں کو
ہزاروں معصوم لڑکوں کو مار ڈالا بنی اسرائیل کو مدتوں تک بڑے سخت عذاب
میں ڈالا گناہوں کی ظلمات کے دریا میں آپ کو ڈوبا دیا ایسی بے ادبیوں کے
ساتھ ان گناہوں کے اوپر پروردگار نے تھل کیا درگزر فرما کر اپنے دوست موسیٰ
پیغمبر علیہ السلام کو اسکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا فرعون کے
ساتھ نرم ملائم بات کہو سخت بات مت کہو پھر پان سو برس تک اسکو مہلت بخشی
ڈھیل دی جو وہ بد بخت اس مدت کے درمیان بھی توبہ نہ کر آیا نہ لاتا تو توبہ قبول

ہوتی بخت جاتا اس بد بخت نے اتنی مدت تک کچھ پروا نہ سمجھا آخر کو خراب
 ہوا پھر مومن مسلمان کو اپنے پروردگار کے کرم اور فضل پر نظر کر کر چاہئے کہ اپنے
 گناہوں کے سبب ناامید نہ ہوں اس خواہندگی مہربانی کے اوپر نظر کر کر امید
 دار رہیں صدق سے اخلاص سے رجوع کریں تو بہترین قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا
 ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مقبول ہو جائیں گے اور فائدہ بہہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کئی آزمائش امتحان کرتا ہے محنت میں راحت میں
 تنگی میں شادگی میں جس بندے نے محنت میں تنگی میں صبر کیا قائم رہا ناخوش
 نہ ہوا اور راحت میں شادگی میں شکر کیا بندگی کے آداب بجالاتا رہا اس بندے
 سعادت پائی اور جو بندہ محنت میں تصدیع میں ناخوش ہوا زبان سے گلا شکوہ
 کرنے لگا کلمہ کفر کے بکنے لگا بیزاری کی باتیں کرنے لگا اور فراغت میں کشائش میں
 اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گیا غرور میں تکبر میں ڈوب گیا کفران نعمت کا کیا شکر
 نعمت کا ادا نہ کیا وہ بندہ کم بخت ہے بد بخت ہے دنیا آخرت میں خواہ ہے
 خراب ہے اور جو دنیا میں خوار نہیں تو آخرت میں بڑی خرابی میں گر نیا لا ہے حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے سخت دشمن کے ساتھ آزمایا
 کئی سو برس تک اس کے ہاتھ سے اذیت پاتے تھے تصدیع میں رہا وہ انکے
 اوپر اور مومنوں کے اوپر اپنی حکومت چلاتا رہا انھوں نے صبر کیا حکم میں اللہ
 تعالیٰ کے قائم رہے آخر کو نجات پائی فتح پائی فراغت جمعیت حاصل ہوئی
 دنیا آخرت کا آرام پایا فرعون کو دنیا کی دولت میں آزمایا بہت بڑی دولت
 اس کے دی اول تو یہ کہ اس بد بخت نے شکر نعمت کا نہ کیا اٹھا مغرور ہو گیا
 نعمت کا کفران کیا کا فر ہو گیا دنیا میں بھی آخرت میں بھی خراب ہوا اور آخرت
 کی خرابی میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا جو کوئی اس بات کو بوجھے چاہئے ہر

حال اپنے اوپر آزمائش امتحان سمجھے تنگی کے حال میں صبر کرتا ہے بیزار نہ ہو وے
 ناخوش نہ ہو وے کشائش کے حال میں شکر کرتا ہے ناشکری نہ کرے دنیا آخرت میں
 آرام خوشی خوشحالی اس کے نصیب ہو وے اور بس اور فائدہ یہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اوپر
 ایمان لایا حکم کے موافق چلا اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ساتھ دیا پیغمبروں کا سچے
 پیروں کا جواب پیغمبر کے طریق پر قائم رہا تابع ہوا فرمانبردار رہا تنگی میں تصدیق
 میں صبر کیا ہر طرح اس کا بھلاہی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ بے ایمان
 رہا پیغمبروں کا حکم نہ مانا دنیا کی دولت پر مال پر نظر کی آخرت کی دولت پر نظر نہ رکھی
 ہر طرح اس کا بُرا ہو وے گالا کھون آدمی فرعون کی دولت دیکھ کر اس کے تابع رہے
 حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان نہ لائے آخر کو اپنی بد بختی میں سب ڈوب گئے مال ملک
 اپنا سب چھوڑ گئے ان کے گھر بار جو یلیان باغ اسباب ملک خزانے تیار بنے بنائے
 حضرت موسیٰ کے ساتھ کے ساتھ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا دنیا میں بھی انھوں
 نے آرام عزت و دولت پائی آخرت میں بھی اپنے مقصود و ن کو پہنچے یہ کئی فائدے
 اس جاگہ میں لکھے گئے قرآن کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں بہت بہت
 حکمتیں بہت فائدہ ہیں کوئی کہاں تک بیان کر سکتا ہے جو کوئی جتنا سمجھ سکے عبرت
 اٹھا وے نصیحت لیوے فائدہ پاوے پھر اللہ تعالیٰ ان آیتوں کو عبرت کے بیان میں
 فرما کر وے لوگ جو قیامت آنے کے منکر تھے منکر میں مرنے کے پیچھے دنیا اپنا بہت
 بڑی مشکل بات جانتے تھے جانتے ہیں ان لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہے اپنی
 قدرت کا بیان فرماتا ہے اِنَّكُمْ اَنْتُمْ خَلَقْتُمْ السَّمَاءَ اِیَّاهُ کیا تم اسی قیامت کے انکار
 کر رہو لو بہت سخت ہو پیدائش کی راہ سے یا آسمان تمھارا پیدا کرنا بہت مشکل کام
 ہے یا آسمان کا بننا پیدا کیا اللہ نے بنایا آسمان کو سَمِعَ مَسْکُطًا بلند کی اونچی کی
 چھت آسمان کی فصول پھر برابر کیا آسمان کو سب طرف سے اکسان کیا اس کو کہیں

نمودار کہیں پہلے نہ کیا کچھ قصور فتور عیب ٹوٹ پھوٹ اسہیں نہیں ایسے بڑے محکم مقصود
 گھر کو ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے جو خاوند ایسا قادر ہے
 ایسا بڑا بھاری محل بنا سکتا ہے بغیر ستون کے قائم رکھ سکتا ہے وہ قادر ہے سب
 خلق کو بھی پیدا کر سکتا ہے مار کر پھر جلا سکتا ہے جس کو ایسے بڑے محل کے بنانے کی
 قدرت ہے اس کے اوپر مردوں کو پھر کر جلا کر کیا بھاری بات ہے وَاَعْطَشَ لِبَنِي
 اٰدَمَ تَارِيكَ كَيْدًا لِّمَا كَانُوا فِيهِ يَسْتَمِرُّونَ اور تارک کی تین جہاں آسمان سے پیدا ہوتی ہے وَاَصْحٰجِ
 صَحَابِہَا اور نکالنا پیدا کیا دن سورج کے نور سے یہ رات اور دن دونوں بڑی قدرت
 کی نشانی ہیں پروردگار تعالیٰ کی جو اللہ چاہتا ہمیشہ رات ہی رہتی کسی قدرت
 نہ تھی جو دن پیدا کر سکتا اور جو ہمیشہ دن ہی رکھتا کسی کو طاقت نہ تھی جو رات لا سکتا
 وہ خاوند جو رات سے دن کرتا ہے دن سے رات کرتا ہے اسی خاوند کو یہ بھی قدرت
 ہے جو خلق کو پیدا کرتا ہے پیدا کر مارتا ہے مار کر پھر بھی جلا سکتا ہے ہر دن رات
 اس کی قدرت کا تماشا سب کو نظر آتا ہے سونے جاگنے میں مرنے جینے کی حقیقت کا
 نمونہ دکھلا دیا ہے دیکھو ایک رات میں تمام عالم سو جاتا ہے سب کو مٹی مردوں کی
 طرح کر رہے ہیں پھر ہر صبح میں ہر کوئی جاگ اٹھتا ہے جو دل کے اندھے ہیں ان کو
 کچھ سوچنا نہیں قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہیں مرنے کے پیچھے جینے کو بہت مشکل
 بھاری بات جانتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے جیسے سنانا اور جگانا تمام عالم کا اس پر
 پروردگار کے ہاتھ میں ہے اور آسان ہے اسی طرح جو ایک بار سب خلق کو مار رہے
 اور مار کر جلا تو کیا مشکل ہے کچھ مشکل نہیں کیونکہ سب باتوں پر وہ پاک پروردگار خاوند
 قادر ہے قدرت اس کی بہت بڑی ہے اب اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہے وَاَلَا دَرِیْ
 بَعْدَ ذٰلِكَ دَعٰہُمْ اٰوْرَزَمٰیْنِ کو آسمان کے بنانیکے پیچھے اور دن رات ظاہر کر نیکی
 پیچھے پانی کے اوپر کسادہ کیا کھولا پھیلا یا روایت میں آیا ہے حضرت ابن عباس رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں آسمان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اس کو کثادہ کیا اس کے
 نیچے آسمان کو بنایا حضرت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کہتے ہیں اول اللہ تعالیٰ
 نے کعبے کی زمین کو پیدا کیا آسمان کے پیدا کرنے کے ہزار برس آگے پھر آسمان کو
 پیدا کر کے تمام زمین کو کعبے کے پانی کے اوپر بکھرا دیا پہلا آئینہ مائہا نکالا زمین سے
 اپنی زمین کا چشے نہرین نہ یان دریا ہر جگہ زمین کے اوپر جاری کئے پہاڑ بے ہیشہ
 نکلتے جاتے ہیں بہتے بہتے ہیں — ہزاروں فائدے خلق کو پہنچتے رہتے
 ہیں و مرقعنا اور سبز زار نکالے پیدا کئے وہ چرین جو جانور چرندے کھا دین گھاس بھل بونا و الجبال آسٹہا
 ترکار یان میو اور وہ چرین جو جانور چرندے کھا دین گھاس بھل بونا و الجبال آسٹہا
 اور پہاڑوں کو پیدا کیا محکم کیا زمین کے اوپر قائم کیا مٹا گا لکھو لا تعالو لکھو یہ سب
 کچھ پیدا کیا تمھارے فائدے نفع کے واسطے گھوڑا بھی اونٹ بیل بکری کھا دین ہون تو
 پاؤں تمھارے کام میں آویں تم ہر طرح ہر چیز سے فائدے لیتے رہو ہزاروں طرح
 کی لذتیں مرنے آرام قوتیں نکلو ملتی رہیں بندوں کو لازم ہے ان فائدوں کو نفعوں کو
 لے کر ان نعمتوں کو پا کر نعمت دینے والے کا شکر کریں ایمان لا دین اخلاص سے بندگی
 کریں امر نہی کو قبول کریں نعمتوں کی زیادتی پاؤں آخرت میں بہت نعمتیں خوبیاں پاؤں
 اپنے پروردگار کی رضا مند خوشنودی پاؤں اور جو بے فائدے لیکر نعمتیں پا کر
 ناشکر می کریں مغرور رہیں ایمان نہ لا دین بندگی نہ کریں امر نہی کو قبول نہ کریں سب
 نعمتیں ہاتھ سے جاتی رہیں غضب میں پڑیں عذاب میں گرین و اذ آجاءت الطاف
 الکرخی پھر جس وقت آوے گی ایک بڑی سخت بلا عقلموں کی لیجانے والی
 سخت ڈرانیوالی ہوش کھو دینے والی اسرافیل کو حکم ہووے گا صور بھونکے گا آسمان زمین
 ٹوٹنے لگیں گے پہاڑ اڑنے لگیں گے قیامت ہو جاوے گی سب خلق مع جاوے گی پھر جی اٹھے گی
 حساب ہونے لگیں گے ہر کوئی بڑے سخت عہد میں پڑے گا یا نفسی یا نفسی کرے گا اپنے

۱۲ رات کا نور و کبریا

دل میں کیگا دیکھئے آج کے دن میرا کیا حال ہوتا ہے بہت کی طرف جاؤں یا دوزخ
 کی طرف اور دوزخیوں کے اوپر طمانہ الکبریٰ بڑی سخت بلا اس وقت ہووے گی جو
 بہت تیز ہوگا ہم ہو یگا بہت کی طرف جانے کا اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف تب
 امید ان کی ٹوٹ جاوے گی لاکھوں غم کے دریا بہہ چلیں گے کوئی اس غم کو نہ پہنچے گا یوم
 یئذ کما لا ینسان ما سعی اُس دن میں نصیحت قبول کرے گا آدمی یاد کرے گا جو کچھ
 دنیا میں کام کئے تھے اچھے بُرے نیک بد سب عملوں کی صورتیں نظر آنے لگیں گی ہاں
 عملوں کے ہر سی کے ہاتھ میں دے جاویں گے وہی بہت اچھے عمل ہیں اور پید ا کی
 جاوے گی دوزخ ظاہر کرے دوزخ میں دیکھنے والے کے واسطے تمام خلق دوزخ
 آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے فاما من کفی پھر جو کوئی بے فرمان رہا دنیا میں سرکشی
 غرور کرتا رہا اپنی عاجزی کی حد سے اُس نے پائوں باہر رکھا ہے ایمان رہا بندگی نہ کی
 حکم نہ مانا وَاَتْرَکْ حَیْوةَ الدُّنْیَا اور دنیا کی زندگی گانی پسند کی وہی کام کئے ویسی ہی باطن
 کہیں جو دنیا میں کام آوے دنیا میں خوشی سے جینا رہے آخرت کو بھول رہا آخر کا کام کچھ
 نہ کیا آخر کا اپنا بھلا نہ چاہا فَاِنَّ اَکْثَرَهُمَ اَلْمَکْذُوْبِ پھر تحقیق سچ دوزخ وہی جگہ ہے
 اسکی ایسے لوگوں کی اور کہیں جگہ نہیں وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ اور جو کوئی ڈر رکھے
 ہونے سے نزدیک اپنے پروردگار کے دنیا میں یعنی جس آدمی نے خوف کھایا ہے
 دل میں ڈرتا رہا سمجھا جو ایک دن اپنے پروردگار کے آگے مجھ کو کھڑا ہونا ہو یگا یو چھا
 جاؤ گا سوال ہو یگا دنیا میں تو نے کیا کیا کام کیا تھا کیا کیا عمل کیا تھا ہر ایک عمل کا
 حساب ہو یگا بلا لیا سب پرچین رکھا وہی النَّفْسُ مِنَ الْهَوٰی اور منع کیا باز رکھا اپنے
 نفس کو اپنی طبیعت کو بُری خواہشوں سے گناہوں سے و کام جو اللہ تعالیٰ اور رسول
 نے منع کئے تھے نکلے حرام کاموں سے ہر باتوں سے اُکھوچا رکھا فَاِنَّ اَکْثَرَهُمَ
 اَلْمَکْذُوْبِ پھر تحقیق سچ بہت وہی آرام کی جگہ ہے اسکی ہمیشہ خوشی میں آرام میں رہے گا

تفسیر میں آیا ہے یہ آیت اس بندے کے حق میں ہے جو اکیلی حکمہ میں حکومت میں کسی گناہ کا قصد کرے اس وقت کوئی منع کرنے والا نہ ہو گیا اور یہ وہی وقت اللہ سے ڈر کر وہ گناہ نہ کرے آپکو بچا رکھے تب اس دولت کو پاک و بزرگوں نے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے دنیا آخرت میں وہ ہوا وہ خواہش نفس کی جو اللہ و رسول کے فرمانے کے خلاف ہووے اس خواہش اور ہوا سے بدتر ناپاک کوئی چیز پیدا نہیں کی اور کاطون نے فرمایا ہے سب آدمی جو نفس کے ہوا کے تابع ہیں لڑکے ہیں پیرنا بالغ ہیں بالغ جو اندر وہی لوگ ہیں جو اپنے دل کی بری خواہشوں سے خلاص ہوئے ہیں وہ خواہشیں جو حرام ہیں ان خواہشوں کا حکم ہی ہے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَسْأَلُ الْعَبْدُ عَبْدَ الْهَوَىٰ بُرْءًا بَدَہ ہا بندہ ہوا کا جو اپنے دل میں آوے سو کرے حلال حرام کے اور ہر نظر نہ کرے بات وہی خوب ہے جو اللہ و رسول نے فرمائی ہے کام وہی اچھا ہے جو حکم کے موافق ہے اور سوئے اسکے جو بات جو کام ہو سو ہوا کے حکم سے ہے ہوا کے حکم کی بات ہوا کے حکم کا کام سب بے خیر ہے بے برکت ہے بے فائدہ ہے ایسی ہی بات ایسے ہی کام میں خرابی ہے ہلاکی ہے ضرر ہے نقصان ہے اور تفسیر میں لکھا ہے جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قائم ہونے کی خبر دی لوگ کافر مومن پوچھنے لگے قیامت کب آوے گی اس وقت ہووے گی تب یہ آیتیں نازل ہوئیں یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مَرْتَبُهَا سَوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں تجھے یا محمد قیامت کے دن کی بات اس وقت ہووے گا قائم ہونا اسکا کب آوے گی قیامت فیم انت حق ذکرها کن چیز میں ہے تو قیامت کی یاد کرنے سے کہان ہے تو یا محمد اسکے مقررہ وقت جاننے سے پوچھنے سے نبی جی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو حضرت نبی صاحب کے لوگوں نے پوچھا قیامت کب آوے گی حضرت کے ولیدین آیا جو اللہ تعالیٰ سے قیامت کا وقت پوچھیں حکم ہوا کس خیال میں ہے تو یا محمد اسکا علم اسکے قائم ہونے کے وقت کا جاننا تیرا حق نہیں خبردار اسکا سوال نہ کیا

چاہئے الی دیکھ متہا تیرے پروردگار کی طرف ہے نہایت قیامت کے علم کی
اس بات کی کہ جو خبر نہیں دی یہ علم خاص پروردگار ہی کا ہے اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ
نَّحْنُهَا سوائے اسکے نہیں یا محمد تو خبر دینے والا ہے قیامت کی اسکو جو کوئی دے
قیامت کے دن تیرا ہی کام ہے جو جہر و تیارہ استون کو قیامت ہونیوالی ہے اسدن
کے واسطے جو کوئی نیکی بھلائی کیا چاہے سو کر لیوے یہ کام نہیں جو قیامت کے ہونے کا
وقت پوچھے کچھ کو اور کیسا سب سے کیا کام ہے کا لکھ جو یہ وہا جیسے یہ کافر
ملے کے جہنم دیکھینگے قیامت کے تین کم بیکتوالا عِشِيَّةٌ اَوْ صُحْرٰہَا نہیں ہے
دنیا میں قبر میں سوائے ایک رات کے یا ایک دن کے ایسا ہول مہبت ہو و یگا اسدن
میں جو دنیا میں برسوں رہنے کو اپنے بھولے ہو جائے گا جو ایک رات دنیا میں رہے ہیں
یا ایک تھوڑے دن چاشت کیوقت تک قیامت کے دن کی درازی دیکھ کر اپنے
بہت برس دنیا میں رہنے کو بہت تھوڑا جانیگے بہت حسرت کریگے جو ایسے تھوڑے
وقت میں دنیا کے اچھے کام سمنے کیون نہ کر لئے جو آج آرام پاتے بھلا ہوتا

سُورَةُ عَبَسَ

مکی ہے بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے اور پانچ سو تیس حرف ہیں اس سورہ میں
بہت فائدہ ہے ہیں اور اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ارشاد اور تعلیم
کی صورت کو سمجھنے کی اور عمل کی توفیق بخشنے والا وہی پروردگار عالم گاہ فرماتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَبَسَ غَہَہَ تَرَشَ کیا تو چڑھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے و تَوَلَّى اور نہہ پھیر لیا نہہ
سُورَةُ عَبَسَ اَنْ جَاءَكَ الْاَعْمٰی جب آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نابینا اندھا عبد اللہ
ام مکتوم کا بیٹا اس سورہ کے اترنے کا سبب یہ ہے حضرت صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
میں ایک اصحاب تھے عبد اللہ نام تھا انکا اور انکی مان کا نام ام مکتوم تھا اپنی ما کے نام سے

مشہور تھے انکو عبد اللہ ابن ام مکتوم کہتے تھے اور وہ آنکھوں سے معذور تھے فقیر تھے
 دنیا کی معاملات سے انکے تئیں کچھ کام نہ تھا اور ان کو دین کی علم کی بات پوچھنے کا شوق
 بڑا شوق تھا بہت ذوق تھا ایک دن حضرت نبی صاحب سجد میں بیٹھے تھے اور مجلس میں
 حضرت کے اصحاب سب تھے اور مکے کے بڑے بڑے سردار و متمدن مشرک بھی اس
 مجلس میں آئے تھے بیٹھے تھے حضرت نبی صاحب ان مشرکوں کو نصیحت کرتے تھے ایمان
 لانے کو فرماتے تھے ارشاد کی باتوں میں مشغول تھے اسی درمیان میں عبد اللہ
 حضرت کی خدمت میں آئے نزدیک جا کر بیٹھے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص
 علما علیک اللہ یعنی سکھلا دیرے تئیں وہ بات کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمکو سکھایا ہے
 ہدایت کرو مجھ کو ارشاد کرو تفصیل کو واسطرح سے حضرت کی خدمت میں بات کہتے تھے
 اور ان کو خبر نہ تھی جو حضرت اور طرف مشغول ہیں ان سرداروں سے بات کہتے ہیں
 عبد اللہ بار بار اپنی بات کہے جاتے تھے حضرت نے ان کی بے ادبی کے سبب اپنا
 منہ ان کی طرف سے پھیر لیا جواب نہ دیا اور اصحابوں نے عبد اللہ کو خبردار کیا جو حضرت
 اسوقت اور کام میں مشغول ہیں تم اور وقت عرض کیجیو اسوقت حقیقت کو معلوم کر کے منہ نہ
 ہو کر اٹھے مسجد سے باہر نکلے اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام آسمان اترے اور ایک پردہ
 غیب کا حضرت کے اور ان سرداروں کے درمیان میں کر دیا جو ان مشرکوں کے آنکھوں سے
 حضرت چھپ گئے نظر آنے سے رہ گئے پھر پردہ اٹھا لیا پھر ان آیتوں کو اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے جولاٹے تھے پڑھے اس سورہ میں عجب کلام کی نزاکت ہے اول عبس تو لی
 افرا یا عبس و تو لی و دون غایب کا ضیفہ ہے اسطرح سے یہ بات ہے جیسے کوئی
 کسی کی بات کو کسی سے کہتا ہے جس کی بات ہے اس سے نہیں کہتا عبست و قولیت یعنی
 یا جس نے اس کو اس کی روئی کی تو نے منہ پھیر لیا تو نے نہ کہا بلکہ فرمایا عبس و تو لی یعنی ترش
 روئی کی محبت اللہ نے منہ پھیر لیا اپنا اس فقیر سے اس غایب کر کے بات کہتے ہیں

چھپی ہوئی ناخوشی کی اشارت ہی سمجھنے والے اس رمز کو سمجھتے ہیں جو اپنے محبوب کے
 ساتھ کس طرح بات فرمائی پھر کلام میں التفات مہربانی فرمائی حاضر کر کے خطاب کیا
 فرمایا وہاں ہر ایک اور سچ چہرے بنا یا تجھ کو کیا جانتا ہے تو یا محمد لعلہ یکتا
 شاید وہ اندھا بہت پاک ہو و پاکیزہ ہووے تم نصیحت کرو ہدایت کی راہ بتاؤ وہ
 قبول کرے تمہارے کہنے کے موافق عمل کرے سب گناہوں سے پاک ہووے بڑی قبولیت
 کے لائق ہو جاؤ اَوْ يَدْكَرُ فَيَنْفَعَهُ اَلَّذِي كَرِهَ یا پند لیوے نصیحت قبول کرے پھر نفع
 کرے سکو نصیحت کرنی تمہارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے قبولیت پاوے
 مقبول ہو جاؤ اَوْ يَمْلِكُ اَمَّا مَن اَسْتَعْنٰی فَاَنْتَ لَكَ مَصْدَقٌ اور وہ شخص جو دو قسمند ہیں دنیا
 کا مالدار ہے ایمان لانے سے پرواہ نہیں رکھتا مغرور ہے مسلمان ہونے سے بے
 نیازی کرتا ہے پھر تو اسی محمد اسکے واسطے اسکی طرف منہ کرتا ہے اسکے ایمان
 لانے کی توقع کر کر اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکی بات سننے کے واسطے مشغول
 ہوتا ہے کان رکھتا ہے وَمَا عَلَيْكَ اَلَا تَنْتَظِرُ اور کیا ہے تیرا پر یا محمد جو وہ مالدار
 بے پرواہ پاک ہو و ایمان نہ لاوے کفر کی شرک کی نجاست میں پڑا رہے تیرے اوپر
 کچھ گناہ نہیں تجھ کو حکم پہنچا دینا ہی چاہئے اتنا مشغول ہونا اسکی طرف کچھ درکار نہیں
 وہ بے پروائی کرتا ہے ایمان کی دولت اس کو ملنے والی نہیں وَاَمَّا مَن جَاءَكَ كَيْفًا
 اور وہ شخص وہ آدمی جو آیا تیرے پاس ہشتابی دین کے علم سیکھنے کی واسطے دُڑا
 ہو عاشق سے اخلاص سے عبد اللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشَى اَللّٰهَ وہ دُڑتا ہے خدا
 تعالیٰ سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى پھر تو یا محمد اسکے طرف سے منہ پھیرتا ہے اسکے جواب
 دینے میں اسکی تسلی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا اور وہ اسکی طرف مشغول ہوتا ہے
 ان مالداروں کی طرف منہ کرتا ہے اِنَّكَ لَآ اِيسَا نَ چاہئے تجھ کو یا محمد جو تو نے
 اب کیا پھر ایسا نہ کیا چاہئے اِنَّهَا لَذِكْرٌ لِّمَن يَخْتَفِرُ یہ سورۃ یہ تین قرآن کی

یہ تمام قرآن نصیحت نامہ ہے تمام خلق کے واسطے کہ شَاءَ ذَکُوہ پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اس سورت کو ان آیتوں کو اور یہ آیتیں سب خطاب ہیں حاضر کر کر بائیں فرمائیں یہ سب مہربانی کی نصیحتیں ہیں اپنے محبوب کے واسطے اور شاد ہے اور پھر اس حاضر کر کر بات کہنے میں اس غائب کر کر بات کہنے کے پیچھے اشارت ہے جو وہ ناخوشی دوست کی ناخوشی تھی نصیحت کی واسطے جو پھر ایسی بات ہو و اور تمھاری امت کے واسطے نصیحت ہے جب حضرت جبریلؑ نے یہ آیتیں پڑھیں حضرت نبی صاحب کو سنائیں حضرت نے اس وقت سنکر معلوم کیا جو یہ عتاب ہے عبد اللہ کے واسطے کہ اسکے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو پس نہ آیا حضرت اس بات کو معلوم کر رہے تھے کہ اب ہو کر اٹھے اسکے منانے کے واسطے خاطر داری کے واسطے مسجد باہر نکلے انکے پیچھے شامی سے چلے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس ناخوشی کی ہیئت میں حضرت کا ایسا دل ہوا جو ان کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا اور نزدیک تھا جو حضرت کے مبارک سر کو ایک دیوار سے لگ کر چوٹ لگے پھر ان کو رہا میں آیا ان سے بہت غدر کیا خاطر داری کی ناگھ بکڑ کر اپنے ساتھ لے کر اپنے پاس بیٹھا اور انکے بیٹھنے کے واسطے چادر اپنی بچھا دی جو جو کچھ پوچھنے کا تھا پوچھا جو کچھ فرمایا تھا فرمایا اور کہا جب تک میں جیتا ہوں اور توجیتا ہوں تیرا کھانا پھر نامیرا ذمہ ہے اور انکو بہت خاطر داری کر کر رخصت کیا پھر سب بات کے پیچھے جب وہ خدمت میں آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے ہی خوش ہوئے اور فرمائے مرحبا بالذی عانتی فیہ رتی یعنی خوشی ہو جو اس کسی کو جو عتاب کیا اسکے واسطے میرے تین پروردگار نے میرے کہتے اچھا بندہ، تو کچھ حاجت ہے تیری کچھ غرض ہے کچھ کام ہے تیرا جو میں کروں حاجت بر لاؤں اور بہت مہربانی کرتے اور حضرت نبی صاحب مدینے سے جہاد کے واسطے مشرکوں کی کافروں کی تنبیہ کے واسطے باہر نکلتے یا کہین کا

سفر کرتے عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینے میں اپنا خلیفہ کر جاتے پھر اللہ تعالیٰ اس
 بات کو بیان کر کرار شاہ فرماتا ہے جو کوئی سعادت کیا چاہے سعادت مند ہوا
 چاہے ان آیتوں کو یاد رکھے نہ بھولے ان آیتوں کے فائدہ و ن کو ذکر کرے مذکور
 کرے نصیحت لے لے بوجھے سمجھے ان آیتوں میں کیسے کیسے فائدے ہیں جو کوئی ایمان
 لاوے گا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے کام کرے گا دولت سعادت پاویگا
 اور جو کوئی رضا مندی کا کام کرے گا بے دولت بے سعادت رہیگا تمام قرآن
 فائدہ و ن سے معمور ہے ہزاروں طرح کے فائدے دنیا آخرت کی خیر کے فائدے
 اللہ تعالیٰ کے کلام میں موجود ہیں اور اس تمام سورت میں بھی بہت فائدے ہیں
 نصیحتیں ہیں اور ان آیتوں میں جو مذکور ہوئیں کتنے فائدے ہیں اور تیرہواں
 فائدہ یہ ہے ان آیتوں سے اس مذکور سے فقیروں درویشوں کا شرف دنیا داروں
 مالداروں کے اوپر ثابت ہوا فقیر کی ہدایت کو آگے کیا مالداروں کی ہدایت کو
 پیچھے کر دیا ان دنیا داروں کے درمیان میں اور حضرت نبی صاحب کے درمیان
 میں پردہ کر دیا ان سے نہم پھیرنے کا حکم اور اس فقیر کی طرف نہم لانے کو فرمایا
 اور چودھواں فائدہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے طالبوں کی مخلصوں کی
 بہت بڑی قدر ہے بہت بڑا مرتبہ ہے ایک غریب فقیر اندھے کے واسطے جو مخلص
 تھا طالب تھا اپنے محبوب کو جو دونوں جہان میں ایسا بڑا بندہ کوئی نہیں یہ خطاب
 فرمایا اپنے لیے بڑے دوست کے اوپر عتاب کیا جو تمام عالم کے اوپر معلوم
 ہو جو مخلصوں کی اللہ تعالیٰ کے طالبوں کی ایسی بڑی قدر ہے ایسا بڑا مرتبہ
 ہے اور پندرہواں فائدہ یہ ہے جو کوئی دین کے علم کا طالب ہے اپنی آخرت
 کے بھلے کا طالب ہے اس کی خاطر داری اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہے اور اللہ کے
 رسول کے پاس بھی بہت ہے ایک فقیر علم کی طلب میں رسول کی خدمت میں آیا تھا

اسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام میں تھے وہ بھی ضرور کام تھا ہے ہدایت کر نہیں مشغول تھے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ نہ کیا وہ وقت نہ پا کر اچھے اتنی بات کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اسکی یہ خاطر داری کی جو اپنے نبی کے اوپر یہ آئین بھیجیں اور حضرت نبی صاحب نے یہ خاطر داری کی جو ان کے پیچھے آپ اٹھ کر دوڑے ان کا ہاتھ پکڑ کر لائے اپنی چادر مبارک ان کے واسطے بچھا دی اس کے اوپر ٹھلا یا اور بہت عذر کیا خوش کر کر رخصت کیا اس سلوک سے اللہ تعالیٰ کے رسول کے جو شفقیر سے دین کے علم کے طالب کیا سب لمانوں کو لازم ہوا جو دین کے علم سیکھنے والی خاطر داری کرتے رہیں طالب علم کی رعایت کرتے رہیں اور اس میں اللہ و رسول کی خوشنودی جانیں اور طالب علم کی ناخوشی میں اللہ و رسول کی ناخوشی بوجھیں اور سوھوان فائدہ یہ ہے جو اس معاملت سے استاد و نکو پیروں کو ہدایت کرنیوالوں کو بڑی تہنیت ہوئی اور سچے طالبوں کے حق میں سفارش ہوئی اب چاہئے جو سچے طالبوں کی ہدایت کو ان کی راہ بتانے کو سکھانے کو سب کاموں کے اوپر مقدم رکھیں پہلے ان کا کام کریں پیچھے اور کام کریں ان کی خاطر داری کو ضرور جانیں خدا تعالیٰ کی رضامندی خوشنودی بوجھیں دنیا کے طالبوں میں اور دین کے طالبوں میں تفاوت کریں دین کے طالبوں کی بہت خاطر داری کریں اسکی خاطر نشان کر دیوں جھوٹوں سچوں کا فرق بوجھتے رہیں اس تفاوت کے موافق ہر ایک سے معاملت کرتے رہیں اور سترھوان فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک لمان کو چاہئے جو اللہ کا خوف و ڈر ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور آپ کو گہکار جانتا رہے اور کیسے ہی بڑے مرتبے میں پہنچا ہو وہ آپ کو قصیر وار بوجھتا رہے کبھی نہ بوجھے کہ میں خطاوں سے پاک ہو چکا ہوں اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں حضرت نبی صاحب سے کوئی بندہ بڑا ہوا ہی نہ ہو دیگا وہ ایک کام میں تھے وہ کام بھی ہدایت کا کام تھا اللہ تعالیٰ

کے حکم کے موافق تھا اسوقت حضرت نے ایک پوچھے والے کا جواب یہاں اتنی بات
 کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب آیا پھر دوسرے کون سا ہی جواب کو
 خطا سے پاک جانے بے خوف ہو کر بیٹھے کچھ ڈر خدا کا دل نہ رکھے مسلمان کو
 ہر حال میں خوف ڈر پاک پروردگار کا اپنے دل میں رکھنا لازم ہی ضروری
 فرض ہی غرض آپ کو ہر حال میں تقصیر وار ہو جائے اور خوف کو دل سے جدا نہ کرے
 خیر کی راہ ہی ہے پھر اس صورت میں اللہ تعالیٰ یہ خطاب نبی صاحب کے اوپر کرے
 قرآن کی بزرگی کا بیان فرماتا ہی فی صحیف مکتومہ پہ کتاب بزرگ کتابوں
 میں کیا گیا ہی مگر فوجۃ بلبند کیا گیا ہی لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی لوح محفوظ
 ایک تختہ ہی ایک موتی کے دانے کا مشرق سے مغرب تک ساتویں آسمان کے اوپر
 پانسو برس کی راہ میں سب طرح کے علم کتابیں امین لکھیں ہیں قرآن مجید بھی امین
 بڑی بڑائی سے ایک ایک حرف قرآن کا اس لوح میں کوہ قاف کے برابر
 ہی کوہ قاف ایک پہاڑ ہی زمرود کا ساری دنیا کے گرد اس پاس اور
 ایک گھر ہی چوتھے آسمان میں اس گھر کا بیت الغر نام ہی اس گھر میں
 بھی قرآن کو لکھا ہی مطلقہ پاک کیا گیا ہی قرآن کو دروغ سے خلاف سے
 قرآن میں جو بات ہے وہ سب سچ ہی جھوٹی ناپاک بات نہیں ناپاک چیز کا اس پاک قرآن میں
 کیا کام ہی تفاوت کی بات قرآن میں نہیں جو بات ہے پروردگار نے خداوند نے فرمایا ہی
 ٹھیک ہے بہشت کی دوزخ کی خبر دی ہی بہشت کی راہ دوزخ کی راہ بتائی ہی اگلے تیچھے
 زمانے کی باتیں بندوں کی جو فرمائی ہیں بے تفاوت اس طرح سے ہیں
 یا ایہی سفرۃ المصطفیٰ لکھنے والوں کے کہ وہ بدستور سزاوار ہیں بزرگ
 نبی ہیں نیک بندے ہیں دے فرشتے جو قرآن مجید کو لوح محفوظ سے نقل کرتے
 ہیں لکھتے ہیں کتابوں میں لاتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یار

قرآن کو حضرت نبی صاحب سے سنکر کاغذ و نون میں لکھ لئے ہیں یاد کر لئے ہیں تو میں
 نقش کر لئے ہیں قرآن کے حکم احکام کے اوپر عمل کرتے ہیں قرآن کے احکام قرآن
 کے بھید سب امتوں کو خلق کو سچاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کو قرآن کی سورہ کو کوادب
 سے کاغذ و نون لکھتا ہے اپنے دل میں ادب سے شوق سے یاد کرتا ہے قرآن کی آیتوں
 کو بھید و سکھ بھتا ہے اپنے دل پر نقش کرتا ہے یہ سب اچھے بند ہیں اللہ تعالیٰ
 کے نزدیک بزرگ ہیں نیکو کار ہیں مقبول ہیں حضرت نبی صاحب نے فرمایا اے امّہ
 بالقرآن مع الکرام البہرۃ یعنی جو کوئی قرآن مجید کا ماہر ہے قرآن کے حکم کے حکام
 کا قرآن کے بھید و نکاح واقف ہے وانا ہی خبردار ہے وہ آدمی مقرب فرشتوں کے
 ساتھ ہے دے فرشتے جو اچھے بندے ہیں کرام برہ چنانام ہی انکے ساتھ ہے
 اسکو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب نزدیکی بزرگی بڑائی نصیب ہے قَتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَ
 مارا جاوے لعنت کیا جاوے آدمی جس چیز نے کافر کیا اسکو لعنت ہوئی کافر کو خدا
 کی رحمت سے دور پڑا کافر جن چیز نے کس بات سے اسکو کافر کیا کہ خدا اور رسول پر ایمان
 نہ لایا آخرت کو سچ نہ جانا کیا سمجھا اپنے دل میں کیسی سمجھ میں کس بات میں مغرور رہا
 انجانانہ بوجھانہ کافر میں اتنی شئی خلقہ کس چیز سے کون سی چیز سے خدا نے پیدا کیا
 آدمی کو من نطفۃ آب منی سے پیدا کیا ہے اپنے باپ کے پشاب کی راہ جو پانی
 نکلتا ہے اس پانی سے پیدا کیا ہے غرور کرتا ہے خدا اور رسول کے حکم سے نہ کھینچتا ہے
 آپ کو بہت بڑا جانتا ہے کتنی بہت بڑی چیز سے نہیں پیدا ہوا ایک گندے پانی سے
 پیدا ہے خلقہ پیدا کیا خدا نے آدمی کو فقہ کا پھر کسی پیدائش کا اندازہ کیا ایک
 طرح مقرر کی چالیس دن تک اپنی ما کے پیٹ میں پانی رہتا ہے پھر چالیس دن تک وہ
 پانی لہو ہو جاتا ہے جما ہوا لہو رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا ہو رہتا ہے
 پھر پانچ دن تک ہڈی کا ٹکڑا ہو رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا ہو رہتا ہے
 پھر پانچ دن تک ہڈی کا ٹکڑا ہو رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا ہو رہتا ہے

ٹھیک ہوتا ہے پھر اس چار مہینے کے پیچھے حکم سے خدا تعالیٰ کے اسمین روح دم ہوتی
ہی پیٹ میں حرکت کرتا ہے پھر کتا ہی دن دن تازہ ہوتا ہے جب نو مہینے پورے
ہوتے ہیں تمام ہوتے ہیں باہر نکلنے کا حکم ہوتا ہے ^{بہرہ} ثم اکبیل کثیرہ پھر راہ نکلنے
کی پیٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسکے اوپر آسان کر دیا پھر آدمی اپنے دل میں بوجھے
سمجھے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اسکے فضل پر ایمان لاوے شک کرے جو میں پیٹ
میں تھا تنگی میں تھا اور راہ بھی اسکے نکلنے کی تنگ تھی کیا حکمت ہے آسانی سے اسکو
ما کے پیٹ میں رکھا پھر کس حکمت سے ایسی تنگ راہ سے آسانی سے باہر نکالا پھر اسکے
اوپر سب طرح کی راہ آسان کر دی اول تو وہاں سے نکل کر قوت کے پیدا کر نیکی
قدرت نہ تھی اور تنگی میں تھا کہ نہ عقل تھی نہ شعور تھا نہ زور تھا نہ قوت تھی جو اپنی
قوت سے اپنی قوت پیدا کرتا پالنے والوں کے دلوں میں پیار شفقت ڈال دی ماکہ
اچھا قی میں دو پیدا کر دیا مابا پنے محنت کر کر خدمت کر کر پالا قوت کی راہ بولنے
کی راہ بوجھنے کی راہ سمجھنے کی راہ آسان کر دی جو ایک راہ بھی ان راہوں سے
آسان نہ ہوتی تو ہمیشہ ایک طرح کی تنگی میں رہتا اس سبب خوار میں رہتا جو دیکھنے کی
راہ آسان نہ ہوتی تو اندھا بن کے اندھیاری کے بند نیچا نے میں پھنسا ہوا رہتا ہزاروں
رنگ صورت حسن و جمال گل پھول لاکھوں تماشوں سے محروم رہتا لاکھوں فائدوں
سے بے خبر رہتا اور سننے کی راہ جو آسان نہ ہوتی بہرا ہوتا ہزاروں لاکھوں فائدوں
سے بے خبر ہوتا اور نہ سننے کے سبب بولنے کی راہ بھی نہ کھلتی زبان کسب بات
میں چل نہ سکتی گونگا ہوتا آدمی نہوتا حیوان جانوروں کی طرح رہتا دونوں جان میں
خوار رہتا دنیا کا فائدہ لے سکتا نہ آخرت کا فائدہ پاسکتا دنیا میں جو کوئی گونگا
ہو وہی وہ مان کے پیٹ ہی سے بہرہ پیدا ہوا ہے نہ کچھ سن سکتا نہ سمجھ سکتا
نہ بول سکتا جو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ بہرون گونگون اندھون کے حال کے

دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر جو کچھ اسکو بخشیں ہیں اپنے دل سے جان سے
 شکر کرتا ہے اپنے ایمان کو محکم کرتا ہے بندگی میں قائم ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
 نے آدمی کے اوپر سمجھنے کی راہ عقل کی راہ آسان کی جیون جیون بڑا ہوتا جاتا ہے
 سمجھ پیدا ہوتی جاتی ہے عقل آتی جاتی ہے دنیا کی معاش کی تدبیریں آگے
 آتی جاتی ہیں مثلاً جب دودھ پینے سے چھوٹا کھانا پینا آگے آیا دنیا کے مزدن کی
 چیزوں کی خبر ہوئی ان مزدن کی چیزوں کی تلاش میں لگا اس تلاش میں بہت بڑا
 پھر مقصدون کے پیدا کرنے کے واسطے بھی بطرح کی راہ آسان کی ان کی قوم کی
 عادت پر ان کی راہ رسم پر کام سکھایا نوکری چاکری بھیتی تجارت لوہار کا ٹہری
 کا کام کب جولاہے کا پیشہ اور طرح طرح کے کسب پیشے دنیا میں پیدا کر دے
 ہر ایک کے اوپر ایک ایک طے علی راہ آسان کر دی جون سی راہ چاہئے اس ۱۰
 میں آسانی سے چلے اپنا مقصود حاصل کرے اور جس راہ کو اللہ تعالیٰ نے جسکے
 شکل کر دی اس راہ میں قوت نہیں جو قدم رکھ جائے پھر دنیا میں نین پریشی کی راہ میں یا نوکری یا نوکری
 میں چلنے کے واسطے یا نوں میں قوت دی اور جو بھٹکے نہ چل سکے تو ما بھی اٹھو راہ
 خیمہ رکھ بیل گاڑی چھگڑا پیدا کر دیا وریاؤں میں جہاز ناؤں نوٹے بناوے
 جہان چاہتا ہے تہاں جاتا ہے اپنے اپنے مقصدون کو حاصل کرتا ہے پھر اس
 پاک خاوند نے دنیا کی راہوں کو آسان کر کے آخرت کی راہوں کو آسان کر دی
 آدمی کو کچھ خبر نہ تھی کچھ نہ جانتا تھا دنیا کے ہزاروں مقصدون میں ہزاروں طرح کی
 راہوں میں پڑ کر انھیں مقصدون میں گر کر انھیں راہوں میں جلا جاتا تھا ایک
 اور فضل کیا رحمت کا دروازہ کھولا پھر اپنی طرف بھیجے انکے ہر اپنے کام بھیجے کتابت بھیجے اور ان
 ایک کتابوں میں آخرت کی سب خبر دی مرنے کے پیچھے جو حقیقت ہو سکے گی جو حال
 آدمیوں کے اوپر آویگا آخرت کا احوال اس جہان کی بات سب مرد و نکاح دنیا

حساب کتاب تراؤ و بطراط و وزخ بہشت کافر مومن کا ٹھکانا میرے بھلے کی جگہ ہے
 خدا ب خوار سی عزت دکھ سکھ نہ خوشی بیماری آرام ہمیشہ کا جینا برے حال میں بھلے
 حال میں رہنا کہدیا اور بتا دیا دنیا میں جیسا کوئی کام کرے گا آخرت میں ویسا ہی
 وہ پاویگا برے کاموں کی بُری جزا ہے اچھے کاموں کی اچھی جزا ہے میرے
 فعلوں کا بُرا بدلہ ہے اچھے فعلوں کا اچھا بدلہ پھر بُرے کام اچھے کام سب طرح سے بتا دے
 سب راہ آسان کر دی جو کوئی جس راہ میں اپنے اختیار سے اپنے شوق سے چاہے
 چلا جاوے اچھی راہ کے بتائیو اچھا پیو اپنی پیروی اور لیاست شیخ عالم فاضل پیدا
 کروئے اسباب سامان تیار کروئے اس طرح بدر راہ کی بھی راہ بتائیو اچھا پیو
 شیطان نفسِ نیا میں پیدا کر دے اسباب سامان اسکا تیار کرو یا سب طرح کی
 بات بتا دی سنا دی سکھا دی پھر آدمی جس راہ کو اختیار کرتا ہے شوق کرتا ہے اسی
 راہ میں آخر عمر تک سانی سے چلا جاتا ہے بہت بہت راہیں جو اللہ تعالیٰ نے
 آدمی کے اوپر آسان کر دیں اگر ان راہوں کا بیان کرے تو دُقرتیا رہو وین
 کتاب میں لکھی جاوین اس بات کو جانکر چاہئے آدمی سمجھے اپنے ولی میں جو مجھے جس خداوند
 نے سکونبایا ایک قطرہ پانی سے منی کے بنا کر اس درمیں پہنچا یا یہ نعمتیں بخش
 کی کسی سی راہ مشکل کی آسان کی ایسے خداوند سے دور رہنا اس کے اوپر ایمان
 نہ لانا اسکی بندگی اخلاص سے نہ کرنا بہت بری بات ہے لعنت کی جگہ ہے
 کہ بخشتی بد بختی کی نشانی ہے چاہئے سمجھ کر جو کافر ہے ایمان لاو مشرک ہے
 اللہ کو ایک ہی جانے دے مسلمان ہوو اس کے فرمانے کو سر کے اوپر آنکھیں
 اوپر رکھے بندگی کی راہ میں حکم کے ماننے میں مضبوط ہووے محکم ہووے
 بیفرمانی سے دور بھاگے بری راہ کو پیٹھ دیوے دنیا میں آخرت میں ہمیشہ
 سرکش خمر غلبہ دولت پاؤ گب کام اللہ تعالیٰ نے آدمی کے درمیان میں کو کر دے

سب راہ آسان کر دی تھی اما تھکا فاقہ پھر مارا آدمی کو مردہ کیا اور
کو تن سے جدا کر دیا پھر گورین رکھوا یا تقسیم و نہیں لکھا ہے جو آدمی
مرے تو اسکے بدن کو لے کر قبر میں زمین کو کھود کر داب دیوے بند کر
دیوے اس بات میں جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت کی اور گور کی
بات فرمائی کئی باتیں ہیں ایک بات یہ ہے ہر آدمی کو چاہئے اپنے
وہمیں بوجھے سمجھے اس دنیا کے جینے کا کچھ اعتدال نہیں کچھ بھروسہ
نہیں آخر فرما ہے جب یہ بات بوجھے تو چاہئے کہ دنیا کی کسی بات پر
کسی چیز پر مغرور نہ ہو ورنہ دنیا کے فزون میں پڑ کر آخرت کو بھول نکالو
اللہ تعالیٰ کی بندگی سے صبر نہ کیجئے یاد سے غافل نہ رہے کئی دن دنیا
میں جی کر ہزاروں محنتوں کے ساتھ بھروسہ فرمے لے کر اللہ تعالیٰ کے
اوپر ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کر نیوالے کی سب کی نہ کر کے حکم اس کے خلاف
قبول نہ کر کے کافر رہ کر آخر مر کر دنیا کے مال کو دنیا کے فزون کو چھوڑ کر
چلا جاوے حسرت عمر دنیا کی جدائی کا اپنے ساتھ لیجاوے آخرت کی
دولت سے ہمیشہ کی مراد سے محروم رہے ہمیشہ ہمیشہ حسرت کی آگ
میں جلتا رہے دوسری بات یہ ہے آدمی کو چاہئے کہ بوجھے اپنے
دن میں سمجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے آدمی کو انہی سے پیدا کیا
ان سے پانوں آنکھ کان دیکھ سکی ان کے پیٹ سے بائز نکالو
ان سے کھانا پانی ان کے اعضاء سے ادا کرو یا بعض اعضاء سے
ان کے کام کے ہر مقصد کے واسطے ان کے اوپر راہ آسان کر دی
ان کے لئے کھانا پانی ان کے لئے کھانا پانی ان کے لئے کھانا پانی
ان کے لئے کھانا پانی ان کے لئے کھانا پانی ان کے لئے کھانا پانی

اختیار سے جو چاہے رہے جہاں چاہے چلا جاوے مقصد حاصل کرے
 پر موت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں اپنے حکم میں رکھا ہے اس میں
 آدمی کو اختیار نہیں دیا اس میں لاچار ہے جو موت بھی آدمی کے اختیار میں
 ہوتی تو آپ کو ہرگز مرنے نہ دیتا ہزاروں طرح کے فساد کرتا ہر کوئی خودی
 کے دعوے کرتا دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا کافر رہتا بے فرمان رہتا
 سرکش رہتا دنیا کے جینے ہی کو جینا جانتا دنیا سے باہر نکلنے کو دل اُسکا
 نہ کرتا آخرت کو کچھ نہ جانتا آخرت میں اس جہاں میں نہ پہنچتا ہمیشگی کی
 دولت سے محروم رہتا ان حکمتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت
 اپنے حکم میں رکھی اجل آدمی کی مقرر کی ہر آدمی کی موت کا مرنے کا وقت
 اپنی حکمت کے موافق بٹھرا دیا پروردگار تعالیٰ جو وقت جس آدمی کا مرنے کا
 چاہتا ہے اس کی جان لینے کا حکم کرتا ہے وہ آدمی اس وقت مرنے کا نہیں
 کسی حکیم طبیب کی دانا عقل مند کی کچھ تدبیریں آتی نہیں ہزاروں دوا کرین
 حکمت کرین مگر جتنے کرین کچھ کام نہیں آتا اس راہ سے سب لاچار رہے
 اختیار اپنے اپنے وقت میں آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں قافلے کے
 قافلے اسی راہ سے اس جہاں میں راہ لیتے ہیں سفر کرتے ہیں جو کوئی
 غور کرے سمجھے بوجھے اس دنیا کے کسی کام کا کسی بات کا کچھ اعتبار نہیں
 کفر سے کافر سے پزار ہووے ایمانی لاوے مسلمان کی دولت پیدا کرے
 اچھا کام کرے اچھا عمل کرے دے کام دے عمل کرے جو آخرت میں
 کام آوے ان کاموں کے سبب آخرت کی ہمیشہ کی دولت ہاتھ آوے
 اور تیسری بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں امانت کے پیچھے فاقہ
 بفرمایا اس بات میں یہ فائدہ ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے کرم فضل مہربانی

کر رکھی اور جو آدمی ایمان لایا ہے مسلمان ہے اچھا کام کرتا ہے کامل
وہ آدمی بھی خداوندی کا حق ادا نہیں کر سکا نہیں کر سکتا ہر آدمی کو
چاہئے جو اپنے مقدور کے موافق اللہ تعالیٰ کی بندگی میں قائم رہے بیوقوفانی
میں قدم نہ رکھے جان سے دل سے تن بدن سے مال سے پروردگار کے
حق ادا کرنے میں قصور متور نہ کرے ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہے تن سے جان سے
مال سے زبان سے شکر نعمتوں کا بجا لاتا رہے ادا کرتا رہے اور سب کچھ
بندگی شکر سب طرح سے کر کر آپ کو ہمیشہ تقصیر وار جانتا رہے اور اپنے
دل میں ہمیشہ بوجھتا رہے ہزاروں لاکھوں نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے میرے اوپر بہن ایک نعمت کا بھی حق ادا نہ کر سکو نگاہر اللہ تعالیٰ
اپنی نعمتوں کا بیان فرماتا ہے وہ نعمتیں جو سب کسی کے واسطے کامیاب
کے اوپر عام ہیں فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ پھر چاہئے آدمی نظر کرے اپنے
طعام کی طرف عبرت آنکھوں سے اپنی قوت کو دیکھے سمجھے بوجھے کس طرح سے
کس حکمت سے پیدا کیا ہمنے اُسے اسی نظر سے فائدے اٹھاوے ایمان
زیادہ کرے پھر اس حکمت کو بیان فرمایا أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا تُحِثُّ بِمَنِّ
مَرَّيَا بِرَسَائِيَا پانی کو آسمان سے بادل سے اچھا گرا نا فایدوں کا برسنا نا اس
بات کی طرف غور کرے آدمی تمام خوبیاں سب نعمتیں دو لکھ کھانا دنیا لکھ
بار بار بادشاہیان سر داریان ایک مہینہ کے اوپر بند کوزین بہن جو مہینہ
بر برسے تو عالم کے تمام کار بار سب بند ہو جاوین بریز بریز پکارتے رہن
اور بہت برسے تو بھی خرابی ہووے تھوڑا برسے تو بھی کچھ فائدہ ہووے
فصل فصل بہن وقت پر جتنا جہان درکار ہوتا ہے حکم سے اتنا وہاں برستا ہے
سب کچھ پیدا ہوتا ہے إِنَّمَا شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا زمین کو بہن پھاڑنا

زمین کو اس لائق پیدا کیا جس طرح سے چاہیں اس طرح اسکو کھو دین پھر
 وہو پ میں سخت ہو جاتی ہے پانی برسے سے پھیلتے ہیں حکم سے اس
 پانی کو زمین قبول کرتی ہے پھر جو تباہ زمین کا آدمیوں کو سکھانا
 اسباب جو تے کے پیدا کر دئے لوہا لکڑی پیدا کر دئے پیل گائے بنا دئے
 یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئے پھر جو ت کن پٹھالتے تے ہیں
 دانے گیہون جو دھان خاک مٹی میں ملا دتے ہیں آگے پھر کھجکھنہ
 چلتا کچھ کھجکھنہ اختیار نہیں جو کس طرح سے دانے کو زمین سے باہر نکالیں گھاس
 میں دانہ پیدا کریں کچے سے پکا کریں سارے عالم کے حکیم جمع ہو دیں چاہیں
 جو ایک کھاس پیدا کریں ایک دانہ اس کھاس سے باہر نکالیں عاجز آویں
 کچھ نہ ہو سکے جو یہ بات بھی آدمیوں کے حوالے ہوتی ساری عمر اس کام میں
 ہر کوئی اور کچھ کمال علم کا عمل کا درکار ہے چاہے شے حاصل کر سکتا ہے بھی
 بڑا فضیل کرم ہے اللہ تعالیٰ کا اور بڑی رحمت ہے پروردگار کی جو یہ بھاریں
 کا زمین سے جمانا کھیتو نکالنا پیدا کرنا دانے کا نکالنا کچے سے پکا کرنا اپنے
 حکم میں رکھا ہے آدمیوں کو یہ کام نہیں فرمایا نہیں تو بڑی مشکل ہو پڑتی کیسکو
 ان کاموں سے چھٹی نہ ملتی اب سب طرح کی باتیں اور سب کام آسان ہو گئے
 ہیں اس رحمت کی کچھ نہایت نہیں فائدہ آفہنا آج پھر پیدا کیا جہاں دانے
 اپنے حکم سے زمین میں دانا جو تھاری قوت ہے گیہون جو اور سب طرح کا
 اناج غلہ و عذیقا اور انگور پیدا کیا جو تھارے اسان ہو سکتا ہے بہت فائدہ
 پہنچا ہے بہت فائدہ لے سہیں رکھے ہیں قوت بھی ہے مزہ بھی ہے و صبا
 اور ہر طرح کی گھاسین جڑیاں بوٹیاں جن میں ہزاروں طرح کے فائدے
 نفع آدمیوں کے واسطے ہیں اور گائے بیل بکری اونٹ گھوڑوں کی قوت

ہوتی ہے خوراک ہوتا ہے و سزئو ناک اور زئیون پیدا کیا اس میں ایسا
 تیل پیدا ہوتا ہے جو خوشبو ہے جہاں پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگ
 اس تیل کو گھی کی جگہ کھاتے بھی ہیں اور وہ ایون میں بھی پڑتا ہے بہت
 فائدے اسے حاصل ہوتے ہیں و تخلا اور خرے کے درخت پیدا کئے
 زمین سے وہ بڑا فائدہ نکامیوہ ہے بڑی لذت کی بڑی قوت کی چیز ہے
 بہت اچھی نعمت ہے وحدائق غلبا اور باغ پیدا کئے بہت بہت بھات
 بھانت کے درختوں کے ساتھ باغ بنائے دیکھا دے بڑی بڑی جائزہ لیا
 بناتے ہیں انکے اندر درخت لگاتے ہیں باغ تیار ہو جاتے ہیں ان باغوں
 سے ہر طرح کے فائدے اٹھاتے ہیں میوے کھاتے ہیں و فاکہ و آبا
 اور میوے پیدا کئے طرح طرح کے تر میوے خشک میوے طرح طرح کے
 جدے جدے مزوں کے ساتھ فائدہ دے کے ساتھ متاعا لگو تمھارے فائدے
 لینے کے واسطے اس واسطے پیدا کیں ہمنے سے سب کچھ نعمتیں جو آدمیوں کی قوت
 ہووے اس سے قوت پاوین ہر طرح کے مزوں کو معلوم کریں و لاغلاک
 اور تمھارے جانوروں کے فائدے لینے کے واسطے جو کچھ ان کی خوراک
 وہ بھی پیدا کی طرح طرح کی گھاسین چرنے کی چیزیں پیدا کر دینے سے
 جانور بھی آدمیوں کے فائدے لینے کے واسطے پیدا کر دئے آدمی جو ان
 سب نعمتوں سے ہر طرح کا فائدہ لیتا ہے اور نفع اٹھاتا ہے ان جو بیونکو
 دیکھتا ہے سنتا ہے کھاتا پیتا ہے ہر طرح کا مزا لیتا ہے چاہئے کہ
 اپنے دلمین بوجھے سمجھے یقین کرے جس خداوند نے یہ سب احسان کئے
 ہیں خوبیاں نعمتیں مفت بخشیں ہیں اسی خداوند پر ایمان لانا لازم ہے
 اسی کی بندگی کرنی یاد کرنی لائق ہے اسی کو دل اپنا دنیا سزاوار ہے

شاکن یغنیہ ہر ایک آدمی کو ان لوگوں سے قیامت کے دن مین ایک کام
 ہووے گا اور سے مشغول کر دیوے گا وہ کام اور سے بے پروا کر دیوے گا
 کسی کو کسی سے کچھ کام نہ ہووے گا کوئی کسی کی طرف بجا و بگاڑی کی طرف
 نہ دیکھے گا کوئی کسی کی بات نہ سنیگا کسی کو کسی کے اوپر رحم نہ آوے گا بھائی بھائی
 کو دنیا میں اپنی قوت بازو جانتا تھا ماپٹے پر جان فدا کرتی تھی باپ بیٹے
 بغیر نہ رہ سکتا تھا جو روح و خاوند سے جدائی نہ کر سکتی تھی خاوند جو رو سے جدا
 نہ ہو سکتا تھا آپس میں اخلاص تھا پیار تھا الفت تھی محبت تھی اس دن قیامت
 کے دن یہ سب آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیگا ناخوش ہووے گا
 کوئی کسی کی بات نہ سنے گا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر پر جاوے گی ہر ایک کسب
 میں کس طرح دوزخ سے بچ رہوں میرے بدلے اور ہی کوئی جاوے تو
 اچھا ہووے مانبا پچون کو فدا کرنے چاہیے کچھ مانبا کو بدلا دینے
 چاہیے دنیا کی دوستیاں دشمنیاں ہو جاوے گی یہ حال ان لوگوں کا ہے جو دنیا
 میں کافر تھے بے ایمان تھے خدا تعالیٰ کی دوستی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کی متابعت دوستی اپنے دہین کچھ نہ رکھتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
 آل کی دوستی اصحابوں کی دوستی ان میں نہ تھی دین کی دوستی دین کے لوگوں
 کی دوستی خدا کے واسطے کی دوستی دین کے عاملوں سے فاضلوں سے سرون
 سے مرشدوں سے راہ بتانے والوں سے کچھ نہ تھی اور مومنوں مسلمانوں سے
 ایمان کے زیادہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کے سبب خدا کے واسطے خلاص
 محبت نہ رکھتے تھے تمام دوستی ان کی آپس میں دنیا ہی کے واسطے تھی مالکی
 چاہ دنیا کی لذتوں ہی کی واسطے تھی اور بس اس سبب و سبب و سبب
 آخر کو دشمنیاں ہو جاوے گی آپس میں ہر ایک دوسرے سے دور بھاگے گا

اور مومن مسلمان ایماندار جو دنیا میں خدا تعالیٰ کی واسطے اپنے ایمان کے زیادہ کرنے کی خاطر مسلمانوں کی دوستی میں آپس میں دوستی رکھتے تھے انکی دوستیاں قیامت کے دن میں بہت زیادہ ہو جائیں گی محبتیں بڑھ جائیں گی ان کی دوستیاں آپس میں بہت کام آئیں گی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت گنہگاروں کی کر چکے تھے تب ان پر نہیں شفاعت کریں گے انکے پیچھے اور مومن کمونوں کی جو گنہگار تھے شفاعت کریں گے اور جن مومنوں کی دوستیاں خدا اور رسولؐ سے ٹھیک تھیں سچے مسلمان تھے اور آپس میں خدا ہی کے واسطے ان کی دوستی تھی اللہ فی اللہ محبتیں رکھتے تھے اس دن قیامت کے دن سب آپس میں خوش ہووے گے خوشحالیان کریں گے اور دنیا کے ان دوستوں اخلاص مندوں کا اس وقت حال دیکھ کر ایک دوسرے کا دشمن ہو جاویں گے اور بھاگیں گے بھاری کر جائیں گے تا شاید دیکھ کر مومن مسلمان اپنے حال میں بہت خوشوقت ہووے گے شکر کریں گے وَجْهَ یَوْمَئِذٍ مُّسْفَرٌ بَعْضُہُمْ بَہُورٌ ہونے لگے اس دن روشن نورانی ضاحکہ ہونے والے خوشدل مسکین ہوں گے خوشوقت خوشی پائیں گے یہ حال مومنوں کا ہے جو سچے مومن مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دل و جان سے قبول کئے تھے رسول اللہ کی پیروی میں قائم تھے اچھے عمل کرتے تھے برے کاموں سے پرہیز رکھتے تھے صدق کی راہ اخلاص کی راہ چلتے تھے ان لوگوں کے منہ اس دن روشن ہووے گے اجالے ہووے گے وضو کی برکت سے اور اس گرد خاک کی برکت سے جو مسجد کو جاتے ہوئے جہاد کو جاتے ہوئے ان لوگوں کے منہ پر پڑی تھی اس دن ان صورتوں کے اوپر وہی گرد خاک نور ہو جاوے گی منہ صفائی سے چاند سورج کی طرح چمکے لگنے خوشحالیان سنیں رہیں خوشیاں کرتے رہیں وَجْهَ یَوْمَئِذٍ مُّسْفَرٌ اور بعض منہ

ہو و نیگے اس دن قیامت کے دن میں علیہا عبرۃ ان کے اوپر گرد و غبار پڑا
 ہوا ہو وے گا خاک پڑی ہوئی ہو وے گی تنہا قترۃ ڈھانپ لیوے گی
 چھپا لیوے گی ان لوگوں کے منہوں کے تین تار کی اندھاری پرستانی شہنشاہ
 اس حال سے منہ کا لے ہو جاوے نیگے اولئک ہم الکفرۃ العجۃ یہ لوگ جنکا
 یہ حال ہو وے گا وے کا فرہین ناپکارہین فاجرہین جو دنیا میں برسی
 باتیں کرتے تھے برے کام کرتے تھے بد چالی میں تھے اللہ اور رسول کے
 اور ایمان نہ رکھتے تھے مسلمانوں کی دولت سے اسلام کی نعمت سے محروم تھے
 جو کچھ کرتے تھے دنیا ہی کیسے کرتے تھے یہ خرابی بد حالی آخرت میں ان باتوں کا
 ایسے کا سونکا بدلا پڑے نیگے اللہ تعالیٰ سب ہونوں مسلمانوں کو اپنے دین میں
 مسلمانوں میں سچا کرے بے ایمانی نا مسلمانوں سے اپنی پناہ میں رکھے آمین آمین
 آمین سورہ تکوید کی ہی ایتیں ایک سو چار کلمے پانسیس
 حرف ہیں یہ سورہ قیامت کے احوال میں ہی حضرت عبداللہ حضرت عباس
 کے بیٹے رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے جو کوئی چاہے قیامت کے دن کے تین اپنی آنکھوں سے دیکھے
 اس دن کی ہولوں کو سیتوں کو نظر کرے اچھی طرح سے جانے چاہئے
 اس سورہ کو پڑھے سمجھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جَوَاقِتُ آفَاقِ سَیْجِدُ ہو وے گا آسمان پشیا جاوے گا
 سورج جاوے گا نور بھی اس کی لپٹ میں لپٹ جاوے گا آفَاقِ جو دنیا میں ہمیشہ
 روشنی ڈالتا ہے نور ہو جاوے گا فَلِذَا الْخُفُوفُ نَکَدَرَتْ اور جَوَاقِتُ
 آسمان کے تارے سب اندھیرے ہو جاوے نیگے روشنی ان میں نہ رہے گی

وَلَاذِ الْاِجْبَالِ سِرِّت اور جو وقت سب پہاڑ دنیا کے اپنی جگہ سے اکھڑ کر
چلائے جاویں گے اڑنے لگیں گے ناخیز ہو جاویں گے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور
جو وقت دس مہینے کی گاہن اونٹنیاں معطل ہو جاویں گی کوئی انکو نہ پوچھے گا
خبر نہ لیوے گا عرب کے لوگوں میں یوں دستور ہے جو ایسی اونٹنیاں دس
مہینے کی گاہن جب جنے کے دن پورے ہو جکتے ہیں اسکو بہت بڑا مال
سپارہ مال جانتے ہیں اسکی بہت خبر داری کرتے ہیں اچھی طرح رکھتے ہیں
جب دن صور پھونکنے لگیں گے ساری دنیا میں زلزلہ آ جاوے گا ہول بہت پڑ جاوے گا
سب کام دنیا کے بھول جاویں گے وے کام جو بہت ضرور جانتے ہیں و کام بھی یاد
نہ رہے گا ان کاموں کو بھی چھوڑ دیوں گے اپنے اچھے مال کا بھی پروا نہ رکھیں گے
وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ اور جو وقت وحشی جانور جو باہر جنگلون میں رہتے ہیں
آدمیوں سے بھاگتے ہیں جمع کئے جاویں گے ایسا ہول ان جانوروں میں
بھی پڑ جاوے گا جو باگھ بھیر بہن گیدڑ اکٹھا ہو جاویں گے ایک دوسرے سے کچھ
ہول نہ سکیگا ضرور نہ پہنچا سکیگا یہہ حال ہول بہت ڈر کا پناہ اسوقت ہو دے گا
جو وقت صور زنگا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس ہی حکم سے خدا
کے پھونکنے لگیگا اسکی آواز تمام زمین آسمان میں پھیل جاوے گی ہول
آدمیوں کے کان بہرے ہو جاویں گے حل وایلوں کے حل کرنے لگیں گے پھر چون
ہوں وہ آواز بڑھتی جاوے گی ہول زیادہ ہوتا جاوے گا سب آدمی سب
جانور مر جاویں گے پہاڑ اکھڑنے لگیں گے اڑنے لگیں گے ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ
نہو جا کر خاک دھول گرد و غبار ہو جاویں گے ناخیز ہو جاویں گے آسمان ٹوٹنے
لگے وَاِذَا الْاِجْمَالُ سُجِّرَتْ اور جو وقت دریا گرم کئے جاویں گے ساری دنیا
کے دریا میٹھے کھارے سب اکٹھا ہو جاویں گے پروردگار کے حکم سے گرم

ہو جاوینگے آگ ہو جاوینگے دوزخوں کے پلائیگا پانی تیار ہووے گا اصل
 دوزخ کے پانی سے جو ہمیں گرم ہوتا جاتا ہے یہ پانی بدلایا جاوے گا
 حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اصحاب حضرت بنی صاحب علی اللہ علیہ وسلم کے
 کہتے ہیں یہ کتنی باتیں قیامت سے پہلے ہوئیں جو وقت یہ دنیا کا کارخانہ تمام
 ہونے لگیگا جاند سورج کا لے سیاہ ہو جاوینگے کچھ پتھر ٹوٹ کر گر پڑینگے
 پہاڑ اکھڑ جاوینگے مٹ و نابود ہو جاوینگے زمین زمین زلزلہ پڑ جاوینگا بڑا بھونچال
 آجاوینگا زمین ٹوٹنے لگیگی گھر بار قطع ہو یلیان سب ڈھ جاوینگے خاک برابر ہو جاوینگے
 ساتون زمین ٹوٹ جاوینگے یہ ساتون آسمان پھوٹ جاوینگے ایک طوفان باد کا
 پیدا ہوگا ہر چیز کو اڑائے لگیگا سب جاندار مر جاوینگے کچھ چیز باقی نہ رہیگی
 سوائے ذات پاک پروردگار کے اور جو چیز کو خداوند رکھنے چاہے گا وہ رکھیگی
 جیسے عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور سوائے اُنکے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے
 ارادے میں ہے خواہش میں ہے وہی چیز باقی رہے گی جب سب کچھ فانی
 ہو جاوینگے نیست و نابود ہو جاوینگے جب تک خدا تعالیٰ کی خواہش ہووے گی
 تمام عالم اس حال میں ہیگی پھر جب ارادہ اس پاک پروردگار کا عالم کے
 پھر پیدا کرنے کی طرف تعلق پڑیگا آخرت کو ظاہر کرنے چاہے گا ایک حکم
 سے آسمان زمین پیدا ہو جاوینگے آسمان سے زمین کے اوپر ایک قدرت کا
 مینہ برسے لگیگا تن بدن سب آدمیوں کے جانداروں کے زمین میں سے ہولیکی
 طرح جمنے لگیگا صورت شکل ہر کسی کی تیار ہو جاوگی پھر حضرت اسماعیلؑ پیدا
 ہووینگے حکم سے عرش کے نیچے سے صور کو باقیہ میں لیوینگے ساری خلقت کی
 روحیں اس طور میں ہووئیں گی پھر حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام بہت خوش آوازی
 سے دوسرا صور دم کریں گے اور اس آواز میں کہیں گے اے ارحام تم سب اپنے اپنے

بدنوں میں داخل ہو جاؤ سب ارواحیں جو زمین سے نڈھی کی طرح سے نکل کر اڑ کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو جاؤ نیکی ترقیب سے اول آخر کے مردے سب جی اٹھینگے حشر کا دن ظاہر ہو ویگا قیامت قائم ہو جاوے گی اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَإِذَا الْنُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جو وقت روحیں بدنوں کے ساتھ ملائی جا رہی ہیں سب آدمی زندہ ہوونگے جی اٹھینگے پھر اچھے لوگوں کو اچھوں کے ساتھ جمع کرینگے برے لوگوں کو برے جمع کرینگے موتوں کو موتوں کے ساتھ کافروں کا ٹکڑے ساتھ اسی طرح ہر جنس کو جنس کے ساتھ ملاوینگے سچوں کو سچوں کے ساتھ دوستوں کو دوستوں کے ساتھ دشمنوں کو دشمنوں کے ساتھ جھوٹوں کو جھوٹوں کے ساتھ شاہوں کو شاہوں کے ساتھ چوروں کو چوروں کے ساتھ جیسوں کو جیسوں کے ساتھ اکٹھا کرینگے سب کی جمع تفریق ہو جاوے گی وَلَا ذَا الْمَوَدَّةَ سَلَّاتٍ اور جو وقت لڑکی جیتی گاڑی گئی زمین میں گور میں ڈالی گئی پوچھی جاوے گی يَا بَنِي ذَنْبٍ قَاتِلَتِ کس گناہ سے ماری گئی تھی جو وقت مکے کے آدمی شرک تھے جہالت میں تھے ایمان کی مسلمانی کی بات کچھ نہ جانتے تھے پہلے برے کام سے بے خبر تھے اس وقت بہت لوگوں کو یہ عادت تھی جو بیٹا انکے گھر میں پیدا ہوتا تو رکھتے پالتے اور جو بیٹی انکے یہاں پیدا ہوتی تو اسکو بھی رہنے دیتے جب پانچ برس کی چھ برس کی ہوتی تب اسکو جیتی ہی زمین کھود کر گاڑ دیتے گور و نہین دھکیل دیتے گلا گھونٹ کر مار ڈالتے بعضے اسواسطے مارتے تھے جو بڑے ڈرتے تھے بڑی ہونے سے بیاہ شادی کر دینا پڑے گا دان دہیز دینا پڑے گا پیسہ نکال مال دولت خرچ کرواوے گی فقیر کروادینگے سب بات کے ڈر سے آگے ہی مار رکھتے تھے اور بعضے عار کرتے تھے تنگ رکھتے تھے کہ بیٹی جسکو پنی ہووے گی وہ داماد کہلاوے گا جنوائی ہووے گا جو وقت اللہ تعالیٰ نے بدنوں کے اوپر اپنا فضل کیا رحیم کیا حضرت محمد رسول اللہ

تو پیغمبر کیا اپنا کلام بھیجا قرآن مازل کیا سب طرح کی ہدائیوں کی راہ بنا دی خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا سب کو کہتے ہیں نے بھلی بُری راہ پہنچا دی سب کو ایسا کام جس کی کو سعادت نصیب تھی دنیا آخرت میں اُن کا بھلا ہوا چاہتا تھا ایمان لائے مسلمان ہوئے اچھے کام نیک عمل کرنے لگے اچھی راہ پر قائم ہو گئے ہمیشہ کی نعمت دولت کو پہنچے اور جب کوشقاوت بد بختی نصیب تھی دنیا آخرت میں اس کا برا ہوا چاہتا تھا ایمان کی مسلمان کی دولت سے محروم رہا اچھے کام کی بات نہ سنی نہ مانی بد عملوں کو نہ چھوڑا اُن بُرے کاموں میں قائم رہا شرک کے جہالت کے کام کرتا رہا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے بُرے کاموں کا سوال ہو گیا اُن آدمیوں سے کہ اپنی بیٹیوں کو جیتی گاڑ دیا ہے اور جو کوئی ایسا کام کر چکا اُن سے سوال ہو گیا ماں باپ اُن کیوں کے پوچھے جاویں گے کیا گناہ کیا تھا تمہارا اُن بے گناہوں نے کیا قصیدیکھی تھی تم نے اُن معصوموں سے جو ان کو اس طرح مار ڈالتے تھے اُن ماں باپ کے اوپر عذاب ہو و یگا دوزخ میں جلیں گے غضب میں پڑیں گے اور جو عورتیں پیٹ گرواتی ہیں حمل اپنا ضائع کرتی ہیں وہ بھی بہت برا کام کرتی ہیں اسے بھی سوال ہو و یگا پوچھی جاویں گی بُرا کیا کیا بُرا بد لایا و نیکی واذا الصحف کسرت اور جو وقت نامے عملوں کے کھولتے ہیں ہر ایک آدمی کے عمل دن کے رات کے ساری عمر کے اچھے بُرے دن کے دن میں رات کے رات میں لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے ہیں جمع کرتے جاتے ہیں اپنی عمل نامے مسلمانوں کے علیین میں لکھے جاتے ہیں بُرے عمل نامے سچین میں پھر جب آدمی مرتا ہے وہ سب نامے اچھے بُرے عملوں کے لیپ لکھتے ہیں پھر جب قیامت قائم ہووے گی سب کے نامے عملوں کے فرشتے حکم سے لاویں گے اور سب نامے کھول کر ہر ایک کے ہاتھ میں دیویں گے اچھے

لوگ اپنے اچھے عملنامے دیکھ کر خوش ہوئے نیکے برے لوگ اپنے برے عملنامے
 دیکھ کر ناخوش ہوئے نیکے عکسین ہوئے نیکے خرابی کا حال نظر آ جاوے گا وَاِذَا
 السَّمَاءُ كَسَّطَتْ اور جو وقت آسمان اکھڑ جاوے گا لپیٹ دیوے نیکے آگے یہ
 اٹھ جاوے گا نہ رہے گا وَاِذَا الْاُجْحُمِ سَعَّتْ اور جو وقت دوزخ گرم کی جاوے گی
 اللہ تعالیٰ کی قہر کی غضب کی آگ میں دہکنے لگے گی دہکاؤں جاوے گی وَاِذَا
 الْاُجْحُمِ اُزْلِفَتْ اور جو وقت بہشت نزدیک کی جاوے گی سچے مومنوں مسلمانوں
 کے پاس آ رہے گی اللہ تعالیٰ کے دوست بہشت کو اپنے پاس دیکھنے خوشحال
 ہوئے نیکے اس وقت میں اس حال میں یہ بات ہووے گی عَلَيَّتْ فَنُزِّلْنَا حَضْرَت
 جانیگا ہر ایک آدمی ہر کوئی جو کچھ حاضر کیا ہوگا اچھا عمل برا عمل اس وقت یہہ بارہ
 طرح کی باتیں ہونگی انہیں سے چھہ باتیں دنیا میں ہووے گی سورج سیاہ ہو جاوے گا
 ستارے گر جاوے نیکے پہاڑ اکھڑ جاوے نیکے تمام آدمی اپنے کام بھول جاوے نیکے
 وحشی جانور آپس میں ایک ہو جاوے نیکے دریا سب گرم آگ ہو جاوے نیکے اور چھہ باتیں
 آخرت میں ہونگی مردے سب جی اٹھیں گے ہر کوئی اپنی اپنی جنس میں جالیگا برے
 کاموں کا سوال ہووے گا پرشش ہووے گی نامے عملوں کے کھولیں گے ہر ایک کے ہاتھ میں دیوے نیکے
 آسمانوں کو درمیان سے لپیٹ دیوے نیکے اٹھ جاوے گا کچھ نہ رہے گا دوزخ کی
 گرمی زیادہ ہو جاوے گی دوزخوں کے واسطے غصے میں دہکنے لگی اسکی آگ بھڑکے گی
 شعلے اٹھنے لگیں گے بہشت مومنوں سے نزدیک ہو جاوے گی نظر آنے لگیں گے جب
 باتیں ہو جاوے گی تب آدمی جانیگا دنیا میں کیا کیا تھا کیا کام کیا تھا اچھا کیا تھا
 یا بُرا کیا تھا جب تک یہہ باتیں نہ ہونگی تب تک ان حقیقتوں کو تمام آدمی
 اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے اچھے برے کام کی قدر اور بے قدری بخانہ سکھیں گے
 جب یہ باتیں ظاہر ہووے گی لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ہر ایک خبر کے ساتھ

اچھے کام کے برابر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں فرمائی ہیں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر ایک شے کے ساتھ برے کام کے برابر خرابی لعنت ملامت بلا رنج تیار ہے تب ہر کوئی نیک کاموں پر اچھے عملوں کے اوپر خبردار ہووے گا معلوم کر گنا جانے کا سہ نماز روزہ حج زکوٰۃ و عایشہ ذکر و کراؤ جو کچھ اچھے عمل اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے فرمائے تھے تن کے مال کے دل کے جانے کے عمل ہر ایک طرح کی بندگی کیا بڑی دو نعمتیں تھیں کیا بڑی نعمتیں تھیں کیا خوب بہتر کام تھا کیا ہی اچھی بات تھی اور اس وقت ہر کوئی برے کام کی بری باتوں کی نفی سے بچ پاوے گا جانے کا سستی نماز روزہ زمین جھوٹہ چوری غضب زنا مکرو فریب و خا حسد کینہ بکڑ بٹھنی اور جو کچھ برے کام ہیں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے ان کاموں کو منع کیا تھا کیا بڑی بلائیں تھیں کس خرابی کا گھر تھا ان کاموں کے سبب آج کس خرابی میں کیسی بلائیں پڑ گئے اس وقت ہر کوئی نیک کام والے اچھے عمل والے انکے اوپر کر نیکی عم کھاؤ نیکی اپنے ولین کی نیکی میں نے کیوں دینا میں ایسے کام زیادہ نہ کئے بہت آسانی سے وہاں ہو سکتے تھے سب سب اب ان اچھے کاموں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیے تھے یہی افسوس ایسی نعمتوں کی ہنسنے کچھ قدر نبوجھی بہت ہی تھوڑا کیا جو کچھ آج کے دن کے لائق تھا نہ کیا اور بد کاموں کے اور جس کسی نے جتنا بڑا کیا تھا اس وقت عم کرے گا غمگین ہو و بگاڑا روزہ رو و بگاڑے گا بیوقوفی کا کام ہنسنے کیا اللہ و رسولؐ کا کہا نما نا عالم فاضلوں کی بات نہ سنی ہدایت کرنے والوں کی ہدایت نہ مانی نصیحت کی نہ سنی اپنی طبیعت کے تابع رہے شیطان کا نقش کا کہنا قبول کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی چھوڑ دی شیطان کی بندگی قبول کی یہی افسوس آج کیسی بڑی بلائیں آپرے ہائے کیا کیا کیا کیا پھر اس وقت عم کھا مارونا

کچھ کام نہ آوے گا کچھ فائدہ نہ دیوے گا آج دنیا ہی میں جن لوگوں نے جو کچھ
 کر لیا اچھا یا بُرا بہت یا تھوڑا وہی آگے آوے گا زیادہ کچھ نہ ہو وگنا اس بلوائے
 چاہئے اس دنیا کی زندگی کو بہت غنیمت جانیں جو کچھ اچھا کام اُسے ہو سکے
 سو کر لیون آج محنت کرے وین جو کل ہزاروں لاکھوں طرح کی محنت سے چھوٹ
 جاوین سستی غفلت کو زہر جانیں ہر حال میں اچھے کاموں کے اوپر چیت و چالاک
 رہیں یہ سعادت کی اور بہتری کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو
 مومنوں کو توفیق بخشے جب یہ خبریں قیامت کی اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں
 فرمائیں مشرکوں نے کافروں نے سنیں اپنی ہوتو فی سے آپس میں کہنے لگے
 یہ کلام خدا کی طرف سے نہیں ہے باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دروغ
 کہتے ہیں اپنی طرف سے نئی باتیں کرتے ہیں باپ داداؤں کا دین راہ و رسم
 چھوڑ دی ہے اپنی طرف سے کچھ باتیں جوڑ لاسے ہیں یہ دیوانوں کی سی باتیں
 کرتے ہیں یا کوئی شیطان اُنکا دوست ہو اہی وہ کہہ رہا ہے حق تعالیٰ نے
 ان احمقوں کے اِس گمان کو دور کر نیکی واسطے سو گند یاد کی اور فرمایا یہ کلام
 حق ہے سچ ہے میرا ہی کلام ہے جبریلؑ نے میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اوپر میری طرف سے پہنچایا ہے وہ میرا پیغمبر دیوانہ نہیں جو آپ سے ایسی باتیں
 کہے جبریلؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا پیغام سنا تھا ارے اوپر پہنچا یا فرماتا ہے
 اللہ تعالیٰ فلا اقیم بالجنس یہ بات نہیں جو کافر مشرک سمجھتے ہیں قسم کھاتے ہیں
 میں ستاروں کی جو چھپ جائیو لے ہیں دن میں انجو آبر الکتس چنے والے ہیں
 جاری ہیں مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہیں پھر آتے ہیں جاتے ہیں
 نکلتے ہیں دو بتے ہیں پھر پھرتے ہیں والیل اذ احسس اور تم ہی رات کی
 جوتا ربک ہوتی ہے اندھیا رہی ہوتی ہے والصبح اذ انقلب اور تم ہی صبح کی

جس وقت دم مارتی ہیں فجر طلوع کرتی ہیں صید اظاہر ہو جاتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
 كَرِيْمٍ حَقِيْقٍ قرآن کلام ہے خدا تعالیٰ کا پڑھتا ہے اس کلام کو لاتا ہے پہنچا
 پہنچا نیوالا بزرگ خدا کی طرف سے اس کلام کو لاتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اوپر پڑھتا ہے جبرئیل ذی قُوَّةٍ صاحب قوہ ہی وہ بزرگوار عین ذی
 الْعَرْشِ الْمَلِکِ نزدیک صاحب عرش کے برابر تہہ رکھتا ہے عرش کے سید اکبر یوں
 کے پاس اللہ تعالیٰ کے پاس جبرئیل کا بڑا رتبہ ہے مطاع تم آمین جبرئیل کی
 اطاعت کرتے ہیں فرمان بردار ہیں آسمانوں میں امانت دار ہیں یہ تعزیر
 اور صفین اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی فرمائیں جبرئیل علیہ السلام سب
 فرشتوں میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ان کو وحی پہنچانے کی قدرت
 ہے سب پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں کلام اللہ تعالیٰ کا سنکر
 پیغمبروں سے کہتے ہیں کلام پڑھتے ہیں سب کتابین خدا کی طرف سے پیغمبروں کے
 اوپر حضرت جبرئیل کی معرفت اتری ہیں علم کے خزانے کے خزانچی ہیں جیسا اللہ
 کے نزدیک علم کے برابر کسی چیز کا مرتبہ نہیں ویسے ہی عالم کے برابر صاحب علم
 کے برابر کسی چیز کا درجہ نہیں اس سبب جبرئیل کو بزرگ بزرگوار فرمایا ہر کوئی جانے
 علم کے برابر اور عالم کے برابر کسی کا رتبہ زیادہ نہیں اور جبرئیل کو ذی قوت
 فرمایا ہے صاحب قوت ہے جبرئیل تو معلوم ہووے جو علم بڑی قوت ہے
 جو کوئی صاحب قوت ہے پھر جتنا جتنا علم زیادہ ہووے اتنا ہی اتنا اس کو
 روحانی قوت زیادہ ہووے جو بہت بڑا علم والا ہے وہ بہت بڑا قوت والا
 ہے حضرت جبرئیل کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے علم کا خزانچی کیا ہے سب
 پیغمبروں کے اوپر کلام پہنچانے کا علم لانے کا واسطہ کیا کتابین تو ریت
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے قرآن مجید

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھین کے واسطے سے وساطت سے
 اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اولیاؤں کے اوپر ہزاروں لاکھوں طرح کے جسد و
 الہام اسرار کا کشف حقیقتوں کا معلوم ہو جانا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی کے
 واسطے سے ہی اس سبب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صاحب قوت فرمایا یہ
 باطن کی قوت کا ان کی بیان ہی اور ظاہر کی بھی قوت حضرت جبرئیل کی ایسی
 ہے جو ان کے چہ سو پر بہن جو قوت اللہ تعالیٰ حضرت لوط سمیٹ کی امت کے اوپر
 اپنا غضب نازل کرنے چاہا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا جو ان لوگوں کی
 زمین کو اکھاڑ کر لٹا دیوے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس جگہ میں آکر اپنے ایک
 چھوٹے پر کو اس زمین کے کنارہ میں گاڑ کر سات شہر تھے موقوفات نام تھا
 ان شہروں کو اٹھا لئے آسمان کے نزدیک لیا کروان سے الٹ مارے
 اور شہر واک قوم تھی کافر تھے وہے لوگ نے فرمان تھے حضرت صالح پیغمبر
 کا حکم نہانا حضرت جبرئیل کو حکم ہوا ان کے مارنے کا ہزاروں خلق تھی جبرئیل نے
 اگر ان کے اوپر ایک ٹک ماری ایک آواز کی وہے سب آدمی اسی ایک آواز میں ہر
 اور عند ذی العرش مکین کر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کی صفت کی فرمایا عرش
 کے صاحب کے پاس مرتبہ کہتا ہے مقرب ہے اپنی صفت اللہ تعالیٰ نے اس طرح
 سے کی آپ کو عرش کا صاحب عرش کا پیدا کرینوا فرمایا اس عالم میں ساری
 مخلوقات ہیں عرش کے برابر جسم میں تن میں کوئی چیز بڑی نہیں پیدا آسمان
 کہ ساتون زمین اور دریا اور پہاڑ سب ملک دوسرے آسمان اور آگے ایسے
 ہیں جیسے ایک حلقہ انگوٹھی کا ایک بڑے میدان میں جھل میں پڑا ہوا ہے
 اس طرح پہلے آسمان اور دوسرے آسمان تیسرے آسمان کے آگے پھر چہرے
 طرح ساتون آسمان تک پھر ساتون آسمان اور جو کچھ اسکے اندر ہے

سب ملکر کرسی کے آگے ایسے چھوٹے بین جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں
 پڑا ہووے پھر کرسی اور ساتواں آسمان اور ساتویں زمین اور سب
 کچھ عرش کے آگے ایسے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں
 پڑا ہووے اور بہت باتیں ہیں عرش کی بڑائی کی پھر وہ پروردگار جسے
 ایسی بڑی بڑائی کی چیز پیدا کی ہے اسکی بڑائی کی نہایت نہیں کچھ حد
 نہیں ایسے بڑے صاحب کے پاس جبریل کا بڑا مرتبہ ہے بڑے قرب کا
 درجہ رکھتا ہے یہ بڑا درجہ علم کے سبب جبریل علیہ السلام کو بخشا ہے اور
 جبریل کو مطاع فرمایا سب فرشتے جبریل کی اطاعت کرتے ہیں فرمانبرداری
 میں ہیں سب آدمی کہتے ہیں یہ بزرگی علم کی برکت سے جبریل کو ملی ہے
 اس بات میں اشارت ہے جو کوئی صاحب علم ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے
 ہر کوئی اسکی فرمانبرداری کرتا ہے اطاعت میں رہتا ہے اور اسکی متابعت
 کرنی فرمان میں رہنا ہر کسی کو لازم ہے ضرور ہے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ
 کا مقرب بھی وہی بندہ ہے جو عالم ہے دین کا اور جبریل کو امین فرمایا
 جو کچھ اللہ تعالیٰ کلام اپنا فرماتا ہے ان کو سپرد کرتا ہے سوچتا ہے اپنے
 رسول کے پاس پہنچا دینے کے واسطے جبریل کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے جبریل
 اس کلام میں کچھ حیانت نہیں کرتے ایک حرف کا ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتے
 جسے کہتے ہیں لا پہنچاتے ہیں جو کچھ وحی خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام خدا
 کا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغاموں کے اوپر لاتے ہیں
 پڑھتے ہیں غلطی کو راہ نہیں سچ ہے قرآن مجید بے تفاوت کلام خدا تعالیٰ
 کا ہے جبریل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اگر
 پڑھتے ہیں وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمُنْجُوٍّ اور ہم ان چیزوں کی جو اوپر بیان

سو ہی ہے نہیں ہے یا رکھنا رکھنا پتھر بھار دیوانہ بیہودہ کہنے والا جو کچھ
 کہتا ہے سچ کہتا ہے راست کہتا ہے بے تفاوت کہتا ہے محمد رسول اللہ
 سچا رسول ہے ساری دنیا کے عقلمندوں سے زیادہ تر عقلمند ہیں
 بیہودہ ہی بات بیفائدہ بات کو اس کے پاس کیا دخل ہے کیا کام ہے جو کوئی پیغمبر
 کو ایسا سمجھے وہی دیوانہ ہے بے وقوف ہے وَلَقَدْ سَرَّاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ اور
 تحقیق مقرر دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو آسمان کے کنارے سے
 حطرت سے نونچ نکلتا ہے اسکی اصلی صورت میں دیکھا نہایت خوبصورت مرتضیٰ
 کریم کے اوپر بیٹھا ہوا آسمان زمین کے درمیان میں پھر نزدیک اگر تعالیٰ
 کا پیغام پہنچا دیا اور جو کچھ کہنا تھا کہا سمجھا دیا اور کہا میں جبریل ہوں اللہ
 تعالیٰ کا فرشتہ تھامی طرف پیغام لایا ہوں یہہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے سنو
 سمجھو یاد رکھو ب لوگوں کو سناؤ سکھاؤ راہ بتاؤ ہدایت کرو یہہ پہلے دنوں
 کی بات ہیں جن دنوں میں حضرت نبی صاحب کو دنیا میں خدا تعالیٰ نے اپنا
 پیغمبر کیا پیغمبری کی خلعت بخشی پھر ترسین بس تک حضرت جبریل آتے رہے
 پیغام لاتے رہے آیت آیت سورت سورت کر کر ترسین بس میں قرآن
 نازل ہوا جو کچھ آیت اتر اچ کچھ خیر پائی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی امت سے خبر دی بیان فرمائی کچھ بخل نہ کیا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وَمَا هُوَ عَلَىٰ الْعَيْبِ بِضَافٍ اور تم ہی نہیں ہو وہ محمد غیب کی باتوں میں
 غیب کی خبر دینے میں بخل جو کچھ چھپی باتیں غیب کے خدا کی طرف سے محمد کے
 اوپر آتی ہیں وہ باتیں جو تمہارا رب کوئی آپ سے آپ اپنی عقل سے نہ پا سکے
 وہ باتیں نجان سکتے جو احوال آخر کی خبریں ہیں اچھی راہ کی ان میں سوچ
 ہے دنیا کی آخرت کی بہتری خوبی دولت نعمت پانے کی راہ ان باتوں سے

اس کلام سے معلوم ہوتا ہے محمدؐ ہمارا رسولؐ تھا رے او پر ظاہر کرتا ہے
کہتا ہے سکھاتا ہے ایسی بڑی نعمت کے دینے میں تھے کچھ خل نہیں کرتا ہے
تم سیکھو محمدؐ علیہ السلام کا احسان مافودل سے جان سے شوق سے اس
نعمت کو قبول کرو شکر کرو الٹی ناشکری کرتے ہو یہ بہت بری بات ہے
جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جھوٹھ بولنے کا گمان رکھتے ہو دیوان
پن کا خیال کرتے ہو کچھ لالچ کا گمان کرتے ہو حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
ان باتوں سے پاک ہیں بے غرض بغیر لالچ بے تفاوت تمہاری بہتری کے
واسطے تمہاری ہدایت کرتا ہے ثواب ان کا خدا تعالیٰ کے اوپر ہے و ما
هو بقول شیطان و جیم اور تم ہی نہیں ہی قرآن قول شیطان
ملعون کا قاین تذہبون کچھ کہاں جاتے ہو تم مشرکوں کا فرو کہاں تھکتے
ہو کیا سمجھتے ہو یہ بہت بڑی سمجھ ہی تمہاری یہ سمجھ تم کو خوار کرے گی
خراب کرے گی ہمیشہ کی خواری خرابی میں ڈال دیوے گی کہاں جا بھکتے جاتے
ہو یہ گمان مشرکوں کا جو کہتے ہیں کوئی جن کہہ دیتا ہے شیطان کہہ دیتا ہے
غلط ہے جھوٹھ کہتے ہیں جن کو شیطان کو سارے آدمیوں کو ہرگز قدرت
نہیں جو ایسا کلام کہہ سکیں بول سکیں بڑے بڑے عقلمندوں نے اچھے
بولنے والوں نے بہت فکرین لگن بہت باتیں بائین قرآن کی برابری
کرنے چاہا کچھ نہ کر سکے آپ ہی آپ شرمندہ سوزے خفیف ہو رہے آخر سب
کسی یقین کیا سچ جانا جو یہ کلام سوائے خدا کے اور کیا نہیں ہو سکتا
سچ ہی حقیقت ہی جن شیطان دیو پر ہی اس کلام پڑھنے سے دور
جھگٹتے ہیں اور جو کوئی قرآن کے پڑھنے سے قرآن کے سننے سے
قرآن کی باتیں سمجھنے سے قرآن کے بھیدہن کو بوجھنے سے قرآن کے

موافق عمل کرنے سے دور بھاگتا ہے اور اس ہوتا ہے سست رہتا ہے
 وہ بھی شیطان ہے شیطان کی خصلت رکھتا ہے اُن دور بھاگنے والوں کے
 خطاب ہے تم اس قرآن سے قرآن کی حقیقت سے کہاں بھاگتے ہو کیون
 بھاگتے ہو شیطان کی خصلت میں کیون چلے جاتے ہو شیطان کے پیچھے
 کیون بھٹکتے ہو کیون بہکتے ہو بڑی بیوقوفی بڑی جہالت ہے کہاں ناواقف
 ہے قرآن کو خدا کے کلام کو پیغمبر کو سب پیغمبروں کے سردار کو محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر شیطان کے پیچھے چلے جاتے ہو گمراہ
 ہوتے ہو کتاب پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں پیروی میں آؤ
 قرآن کی بات سنو قرآن پڑھو قرآن کے معنی سمجھو قرآن کے بھید جانو
 ہدایت میں پہنچو سعادت پاؤ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ نہیں ہے قرآن
 سوائے نصیحت ساری خلق عالم آدمی جن پر ہی کے واسطے لَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
أَنْ يَنْقِصَ جو کوئی چاہے تم میں سے اچھی راہ کے اوپر قائم ہووے
 قرآن مجید وعظ ہے نصیحت ہے حکمت ہے نور ہے ہدایت ہے اس
 کلام کے پڑھنے سمجھنے کو چھنے سے اچھی راہ کا بری راہ کا سوچ بڑھتا ہے
 اچھی راہ کے اوپر قائم ہونے سے خدا کے رسول کے فرمان حکم بجالانے سے
 دنیا میں آخرت میں خیر خوبی ملتی ہے دنیا میں جان کی مال کی تن کی بدن کی
 سلامتی ہے آرام ہے خوشی ہے امن ہے چین ہے آخرت میں ہر طرح
 خوشی ہے آرام ہے نئے نہایت نعمتیں لذتیں بہنیں ہمیشہ کی دولت ہے
 پادشاہی ہے بری راہ میں جانے سے گمراہ ہونے سے خدا اور رسول کا
 حکم نہ ماننے سے دنیا میں آخرت میں ہزاروں لاکھوں طرح کی خرابیاں ہیں
 خواریاں ہیں پریشانیاں ہیں غم ہے عذاب ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ

جلتا ہے یہ بہت بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اس آخر زمانے کے لوگوں
 کے اوپر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اپنا پیغمبر کیا سب کچھ خیر
 کی باتیں سکھا دیں قرآن بھیجا اپنا کلام بھیجا سب طرح کی بہتری کی باتیں
 نصیحتیں قرآن میں فرما دیں تمام عالم کی خوبی اس میں ہے اور نفع فائدہ وہی
 آدمی اس قرآن سے لیتا ہے پاتا ہے جو چاہے خواہش رکھے کہ اچھی راہ
 پر قائم ہو جاوے ہمیشہ کی دولت کو پہنچے اور جس آدمی نے یہ خواہش
 نہ رکھی اس بہتر راہ پر قائم ہونے پر نچا قرآن ہے کچھ کام نہ رکھا نصیحت
 قرآن کی نمائی بد بخت رہا شیطان کے ساتھ چلا گیا سب نعمتوں سے محروم رہا
 اس دولت کی محرومی اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو نصیب نہ کرے یہ سب
 باتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں سچ ہیں حق ہیں ان باتوں کے سچ ہونے
 اور پر اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اپنی قدرت کی نشانیوں کی ستاروں کی رات
 کی صبح کی اور ان چیزوں کی قسم یاد کر نہیں بہت بھید ہیں سو اس پاک
 پروردگار کے کون جان سکتا ہے اور جو کوئی کچھ بھید بیان کرے گا اپنی
 عقل اپنی سمجھ کے موافق کہیگا ایک بات یہ ہے اپنی قدرت کی نشانیوں کی
 یاد کی تو جس کسی کو عقل شعور ہے جانے بوجھے کہ جس کسی کو یہ قدرت
 ہے جو ستاروں کو پیدا کیا ہر دن رات میں ستارے کو ظاہر کر دیتا ہے چھپاتا
 ہے طلوع کرواتا ہے غروب کرواتا ہے رات پیدا کی دن پیدا کیا آشی
 کو قدرت ہے جو اپنے ایک خاصے بندے کو رسول کرے پیغمبر کرے نداء
 کا سب طرح کا علم سکھاوے اپنا کلام اس کے اوپر اتارے سچی راہ دکھا
 دیوے سچی راہ میں قائم کر دیوے تعجب کرنے کی کیا بات ہے اور ان چیزوں کی
 قسم یاد کی جو سب کوئی ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کچھ شک نہیں کھتا

اس میں اشارت ہے سب سے والوں کو چاہئے جانیں جیسے وزارت کے ہونین
 کچھ شک نہیں اور سب جانتے ہیں کہ ان کا سید اگر نیوالا ایک خاوند ہی ہر
 چیز کے اوپر قادر ہے جو کچھ چاہے سو کرے جو کچھ چاہے سو گیا اسی طرح سے
 قرآن کے اثر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل کی وساطت میں محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالیٰ کا کلام آیا ہے کچھ شک
 نہ لاؤ جس خاوند نے ستارے پیدا کئے رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی خاوند
 نے اپنے کلام کی سچی باتیں بھی فرمائیں جو کچھ سنس جہان کی خلق کا حال اس
 جہان میں آخرت میں ہو ہو گا کہ بیا شک کرنے والا نہ ماننے والا احمق ہی
 بے وقوف ہے اور ستاروں کی قسم کھانے میں یہ بات ہے جیسے اندھیری
 رات میں ستاروں کی پہچان سے مسافر خشکی کی راہ چلنے والے جہازوں کے
 بیٹھنے والے دریا کی راہ چلنے والے اپنی سیدھی راہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں
 اسی طرح سچے بہ جہان دنیا کی اندھیری رات کا وقت ہے ہر طرح کی تاریکی
 اندھاریاں جہالت کی ناوائی کی کھوٹی شرک کی تفاق کی بے ایمانی کی نا
 مسلمانی کی چھانڈہی میں ان سب تاریکیوں اندھیاریوں میں ایسی آیت
 میں ساگر آدمی مسافر ہیں چلے جاتے ہیں ہر طرح کی اندھیریان جمع ہیں
 اس اندھیری رات میں چاند کی چاندنی چاہئے اور ستارے چاہئیں تو اس
 چاندنی سے اور ان ستاروں سے مقصود کی راہ کی طرف معلوم کریں سیدھی
 راہ میں آرام سے چلے جاویں اپنے مقصود کو پہنچیں مقصود کی منزل میں پہنچیں
 صبح کے وقت فجر کے وقت کا وجہ ہے اس دنیا کی اندھیری رات میں
 جو دوہو رات کا چاند پورا کالنی تمام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور عتبار کے ساتھ آیتیں سورتیں قرآن مجید کی ہیں جو نجم نجم آیت آیت

سورہ تکوید اترتی گئیں راہ پانے کی ہدایت کی راہ کی ولیکلین ہوئیں لسانیان
 ہوئیں جن کھیننے نے اپنی آنکھوں پر سے پردہ اٹھالیا غفلت جہالت و کی
 آنکھیں اپنی کھولیں حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان لایا دل سے متابعت
 رسول اللہ کی قبول کی ایمان کے نور میں مسلمان کی جان دینی میں آیا قرآن
 کی آیتوں کے ستاروں کی ہدایت کی راہ پانی مقصود کے منزل کی طرف معلوم
 کی خوبی سے سچے رستے کے اوپر چلاکل کے دن قیامت کی صبح میں بخاطر بے
 وسواس اپنے مقصود کو پہنچ جاوے گا اور جس کم نجات نے اپنے منہ کا پردہ
 دور نہ کیا آنکھیں نہ کھولیں جہالت کی کفر و شرک کی اندھیار یونہیں رہ گیا
 چاندنی میں نہ آیا ستاروں کو نہ دیکھا راہ نہ پہچانی مگر اسی میں پرا راہ
 دور ہوا اندھیاریوں میں بھٹکا الٹی راہ میں بھٹکا مقصود کی منزل سے دور
 گیا خوار سی کے گردھوں میں کل کے دن میں قیامت کی فجر میں ہزاروں سب
 میں لاکھوں قیدیوں آپ کو بند پاوے گا ہر طرف سے بلاؤں کے دریا میں زرخ
 کی آگ میں عذاب میں دو بے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی پناہ
 میں رکھے یہ ایک بھید ہے جو اللہ تعالیٰ نے متبہ یاد کی ان باتوں کے اوپر
 جو بیان ہوئیں اور سوائے اسکے اپنے کلام کے بھید اللہ تعالیٰ کے معلوم نہیں
 نفس نہیں قرآن کی لکھا ہے جب اس سورت کی یہ آیت ان ہوا کا ذکر
 لِّلْعَالَمِیْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ نازل ہوئی ابو جہل نے سنکر کہا اس راہ
 پر قائم ہونا ہماری خواہش کے اوپر موقوف ہے ہماری چاہ میں ہے
 جو وقت چاہینگے ہم قائم ہووینگے جب نہ چاہینگے ہووینگے سب کچھ ہماری چاہ
 ہی کے اوپر ہے اس بات کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت بھیجی وَمَا تَشَاؤُنْ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ وَبِالْعَالَمِیْنَ اور نہیں

چاہتے تم اور نہیں چاہو گے تم اچھی راہ کے اور قایم ہو نا اچھے کام کی خواہش
 کرنی مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ پروردگار سب عالم کا اس آیت میں دو طرح کا
 بیان ہے ایک بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب بندوں کی طرف
 تم سب بات میں عاجز ہو تمہارے اٹھ مین کچھ نہیں تمہارا چاہنا خدا کے
 چاہنے پر موقوف ہے خدا چاہے تو چاہو نہ چاہے تو نہ چاہو تم کام کرنی
 قوت نہیں رکھتے جو کچھ کام کیا جا ہو خدا کی قوت نے پر موقوف ہے خدا
 قوت دیوے نکو تو کر سکتے ہو قوت بدیوے تو کچھ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ
 اپنا فضل کرے بندگی کر نیکی خواہش بخشنے طاعت کرنے کی قوت بخشے تو
 طاعت بندگی کر سکتے ہو اور جو وہ خواہش قوت نہ بخشے تو کچھ نہ کر سکو تم سے
 کچھ نہ ہو سکے مگر اہی مین کفر مین شرک مین گناہوں مین پڑے رہو غافل رہو
 خراب حال رہو تمہارے اٹھ مین کیا ہے نیکی بدی کے اور تمہارا کیا اختیار
 ہے جو ایسی باتیں کرتے ہو اپنی خواہش کو اپنے اختیار کو دخل دیتے ہو یہ
 نادانی ہی مگر اہی ہے ابو جہل کی اور جو کوئی ایسی بات کہے اسکی دوسرا بیان
 اس آیت کا پہلے بیان کا بھید ہے بہت چھپی ہوئی بات ہے بارکبات
 ہے ہر کوئی نہیں جانتا نادورات ہے خوب طرح غور کر کر سمجھا جائے اسبات
 سے بہت باتیں معلوم ہو جاویں گی وہ بات یہ ہے سب آدمیوں کی طرف خطاب
 ہے وہ یہ ہے سب کسی سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے ہو تم جو کچھ
 کام کیا چاہتے ہو مگر یہ جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے اٹھ مین کچھ نہیں
 تھا نہ کچھ خواہش کر سکتے تھے نہ کسی کام کو نہ کسی بات کو چاہ سکتے تھے نہ چاہا
 برا کام کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے چاہا تمکو ہر طرح کا چاہنا ہر کام کرنے کی
 خواہش بخشی اچھی بُری راہ کی باتیں تم کو سنائیں کلام اپنا قرآن مجید

پیغمبر کے اوپر بھیجا پیغمبر بھلا سب طرح کی بات نکوستا تاہی
 اچھے کام اچھے راہ کے اوپر قائم ہونے کی خواہش کرو گے خدا تمہاری
 خواہش کو زیادہ کر دیگا تمکو قوت بخشے گا راہ آسان کر دیوے گا راہ پر
 قائم ہو جاؤ گے اچھے کام کرتے رہو گے ثواب پاؤ گے اور جو ایمان کے
 مسلمانوں کے کاموں کی خواہش نہ کرو گے دین کی راہ تمہارے اوپر زیادہ
 مشکل ہو جاوے گی بھٹکتے رہو گے گمراہ رہو گے بُرے کام کرتے رہو گے
 آخر کو عذاب میں پڑو گے آگ میں جلو گے خراب ہو جاؤ گے یہ بات حق ہے
 سچ ہے اس بیان میں پورا جواب ہے ابوجہل کا اور جو کوئی جہالت سے
 نادانی سے ایسی بات کہے اپنی خواہش کے اوپر مغرور ہووے اور کہے میں
 جو قوت جو کچھ چاہوں گا سو کروں گا جیسے بعض لوگ مسلمان ہیں گناہوں میں
 غفلتوں میں پڑے رہتے ہیں اور جو کوئی مسلمان پندار مسلمانوں کی راہ
 سے خیر خواہی سے نصیحت کرتا ہے کہتا ہے تو بری راہ میں پڑا ہے اچھی
 راہ میں آبرے کاموں کو چھوڑ دے اچھے کام کر دنیا میں آخرت میں خیر
 پاویگا تو وہ اس کے جواب میں کہتا ہے ابھی میں جوان ہوں قوت رکھتا ہوں
 بوڑھا نہیں ہوں جب بوڑھا ہو جاؤں گا ضعیف ہوں گا تب آخر کو توبہ کروں گا
 یہ سب بری بات ہے ابوجہل کی سی بات ہے جو اس نے کہا تھا دین پر
 اچھی راہ پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں قائم ہونا ہمارے ہی خواہش پر
 موقوف ہے جب ہم چاہیں گے تب قائم ہووے گے ابھی کیا شتابی ہے تمامی
 بات کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا نے چاہا جو تم میں یہ خواہش
 نیک بد کی پیدا ہوئی ہے اس خواہش کے اوپر مغرور ہونا ہے و قونی ہے
 وہ قادر پروردگار ہے تو بس اس خواہش کو چھین لوے کوئی کچھ

بچاؤ کے کسی سے کچھ ہو سکے اور بس کسی سے چاہے جب چاہے اسکی خواہش
کو دور کرے اسباب میں کسی کا کچھ اختیار نہیں یہہ خواہش سب آدمیوں کو
دی ہے بخشی ہی امتحان ہے آزمائش ہے جو کوئی اچھی خواہش اچھی راہ کی
خواہش کرے گا سعادت پاوے گا ثواب پاوے گا اور جو کوئی بُری خواہش
بری راہ کی خواہش کرے گا شیطاں کے حوالے ہووے گا خواہش سے آپ خراب
ہووے گا عذاب میں پڑے گا آپ ہی اپنے اوپر الزام دیوے گا نہ کہہ سکیگا
کچھ اختیار نہ تھا اللہ تعالیٰ کے اوپر الزام نہ دے سکیگا اللہ تعالیٰ کا الزام
اسکے اوپر قائم رہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خطاب فرماوے گا
میں نے تجھ کو خواہش دی تھی اختیار دیا تھا تو نے اپنے اختیار سے اپنی
خواہش سے اچھی راہ چھوڑ دی بُری راہ میں پڑا اب عذاب دوزخ کو چھتا رہ جسرت
کھینچتا رہ غم کھاتا رہ اور اس خواہش بخشنے میں ایک بھید ہے جس کی کو
وہ پاک پروردگار دیکھتا ہے کہ اس کو بد راہ کی خواہش ہے اس کی خواہش
ساتھ چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی خواہش سے آپ گمراہ ہوتا ہے اور جس کسی کو
دیکھتا ہے کہ اسکو اچھی راہ کی خواہش ہوئی ہے اسکو اپنے فضل و کرم سے زیادہ
قوت بخشتا ہے اچھے کام کی خواہش کر دیتا ہے ہدایت کے اسباب جمع کر دیتا ہے
پے ہدایت کی حقیقتیں میں یہ حکمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی سب کوئی اس خاوندِ عالم
کی ہدایت کا محتاج ہے بندو نکو چاہئے اپنی خواہش پر مغرور نہ ہو ورنہ عاجزی
کر دے رہیں دین کی راہ کی ہمیشہ ہدایت مانگتے رہیں جو کچھ بدی برائی ہوئی
انے نفس کی جانیں اپنی تقصیر جو جہنم اور جو کچھ خیر کا کام ہو تا آپ اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کا کرم بفضل جانیں نعمت جو جہنم شکر کریں تو فیت اچھی رہے گی
کی ہمیشہ جا کر عاجزی سے مانگتے رہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پروسی میں قائم رہنا اس راہ میں چلنا اللہ تعالیٰ سے چاہتے رہیں قبول کرنے والا وہی پاک پروردگار ہے اسی کے فضل و کرم سے سب مقصود حاصل ہوتے ہیں یا بارگاہ محکوم اور تمامی ہونمون مسلمانوں کو نیکی کی خواہش بخش اپنے فضل و کرم سے آمین آمین آمین

سورۃ انفطار کی ہے ایسے آیتیں اسی کلمہ میں سو تیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ جوق آسمان پھٹا دینگے حکم سے ٹوٹ جاوینگے اللہ تعالیٰ نے سب اس دنیا کو عالم کو پیدا کیا اول سب چیز سے زمین کو پیدا کیا زمین کے نیچے آسمان پیدا کئے پھر جب اس کا رخا نے پیدا کئے پھر زمین کو آسمانوں کے نیچے کھنڈا دیا اور جب اس کا رخا نے کو دنیا کے خراب کیا چاہیگا اول آسمان ٹوٹینگے نیچے زمین ٹوٹے گی اسی قاعدے کے اوپر دنیا میں جو کئی محل بنایا چاہتا ہے اول چھت کی نیو رکھتا ہے پھر نیچے سے چھت بناتا ہے پھر جب حویلی کو گرایا چاہتا ہے اول چھت کو گراتا ہے نیچے پیدا کھڑتا ہے پھر عالم بھی اسی طرح پیدا ہوا ہے اسی طرح پھر خراب ہوو گیا دوسری جہان کی بناتیا ہووے گی آخرت کا جہان ظاہر ہووے گا وَلَٰذَا الْکَوَکِبَ انْشَرَّتْ

اور جوق تارے بکھر جاوینگے گرنینگے آسمان سے کھل جاوینگے وَاِذَا الْجِبَالُ سُجَّتْ اور جوق دریا چلائے جاوینگے ایک دوسرے میں ملائے جاوینگے سب دریا ملکر ایک دریا ہو جاو گیا پھر تمام آگ ہو جاو گیا دوزخ میں کے پلانے کے واسطے خدایا کے واسطے اٹھنے لگیگا یہ سب باتیں قیامت کے اواہل میں جمع ہوگی پھر قیامت قائم ہووے گی مروے اپنی اپنی قبروں سے زندگانی حیات پا کر جمی اٹھینگے وَلَٰذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ اور جوق قبریں گوریں زیر و زبر

ہووینگے گورون کی خاک درہم برہم ہووے گی اول آخر کے مردے اپنی
 حیات پاوینگے زندہ ہو کر اٹھینگے تن بدن سب کے تیار ہو جاوے گئے جب یہ بت
 پیدا ہووینگے یہ حقیقت ظاہر ہووے گی عِلّتِ نفسِ مآقِدِ مِت و آخرت
 جانے گا ہر ایک آدمی اُس دن قیامت کے روز کیا آگے بھیجا اور کچھ چھوڑا
 اس بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو دنیا میں پسرا کیا تب
 طرح کی نعمتیں خوبیاں آدمیوں کو بخشیں یہ نعمتیں اسی ہیں جو سب کسی کو
 دین ہیں مومن کا قرآن میں برابر ہیں وے عام نعمتیں ہیں بعضے اُن
 عام نعمتوں میں خاص ہیں بعضوں کو بہت دین ہیں بہتوں کو کم دینے سب نعمتیں
 عام ہیں جو سب کو دین ہیں اتھہ پانون آنکھ کان منہ زبان تن بدن دل
 جان عقل فہم یہ سب کچھ آدمی کے اندر ہیں اور وہ نعمتیں جو عام ہیں خاص
 ہیں کسی کو زیادہ ہیں کسی کو کم ہیں جیسے مال دولت زمین باغ حویلی جو روٹکا
 کائے پیل اونٹ گھوڑا اور بہت کچھ ان نعمتوں میں تفاوت ہیں پھر یہ
 سب نعمتیں دیکر اپنے فضل و کرم سے اور ایک رحمت کا دروازہ کھولا اپنی
 خاص رحمت دینے کے اسباب پیدا کئے انھیں آدمیوں کے درمیان سے
 بعضے بندوں کو خاص کیا اپنی دوستی کی خلعت بخشی پیغمبر کیا رسول کیا ان کے
 اوپر وحی بھیجی اپنا کلام بھیجا ہدایت کا علم سکھایا حکم کیا جو میری طرف سے
 سب بندوں کو خبر دو کہ پور و گار نے تم سب کو دنیا میں پیدا کیا ہے
 سب نعمتیں تم کو بخشیں ہیں دنیا میں رہنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور ایک
 جہان میں تم کو جانا ہے دنیا کو ایک دن آخر کرونگا فانی کرونگا دنیا کے
 تمام کارخانے دور کروں گا تمام کرونگا آخرت کو پیدا کرونگا قیامت کا
 ایک دن ظاہر کرونگا سب مردوں کو اول آخر کے پہلا ونگا زندہ کرونگا ایک ایک

آدمی سے ساری عمر کا اسکی ذرہ ذرہ کر حساب لوں گا کیا عمل کئے کیسے کام
کئے تھے جو کوئی دنیا میں بُرا کام کرے گا اسکو آخرت میں عذاب کروں گا
دوزخ کی آگ میں جلاؤں گا اور جو کوئی دنیا میں اچھا کام کرے گا اسکو آخرت
میں خوشحال کروں گا ثواب دوں گا بہشت میں داخل کروں گا ہزاروں طرح کی نعمتیں
بخشوں گا ہمیشہ ہمیشہ ہزاروں طرح کی خوشوقتوں میں رکھوں گا اللہ تعالیٰ نے یہ
پیغام اور بہت اس طرح کے پیغام پیغمبروں کی وساطت سے خلق کے اوپر بھیجے
بہت پیغمبر بڑے بڑے پیغمبر ہر زمانے میں ہر وقت کے لوگوں کی طرف بھیجے
حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور بہت
پیغمبر علیہم السلام کو بھیجا بہت لوگ ایمان لائے بہت لوگ کافر رہے
پھر آخر کو کس آخر زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیغمبری کی خلعت بخشی اول آخر کا بُرا کیا نہت پیغمبروں میں بہتر پیغمبر کیا بہت
بُری بُرائی دونوں جہان میں ہر سب طرح کے علم ہدایت کے ان کو سکھلا دے
اپنا کلام بھیجا سب کتابوں میں بہتر کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی
چھپی باتیں اس پاک کتاب میں فرما دیں سب طرح کی اچھی راہ اچھے کام
فرما دے جن کاموں سے بچنے کا حکم کیا ان کاموں کے اوپر ثواب کا وعدہ
کیا اور سب طرح کی بُری راہ بُرے کام بیان کر دے سبھا دے بُرے
کام کرنے کو منع کیا فرمایا جو کوئی یہ کام کرے گا دوزخ سے بچے گا نجات
پا دے گا اور جو کوئی یہ بُرے کام کرے گا حکم نمائے گا آگ میں جلے گا خراب
اور باتوں کا جو ہدایت کی باتیں ہیں خلاصہ یہہی فرمایا یہ سب نعمتیں جو
دنیا میں ہم نے ان سب آدمیوں کو بخشیں ہیں جو کوئی ان نعمتوں کو ہمارے
حکم ہمارے پیغمبر مرضی میں نے فرمائی میں خرچ کرے گا بُرا بد لا پاویگا

جن کھین نے اپنے تئ کو ہماری سب کی مین لگا رکھا زبان سے ہمارا ذکر کیا
 ہماری باتیں لوگوں کو سنائیں آنکھوں سے قرآن کو دیکھا ہدایت کی راہ
 دیکھی کانوں سے قرآن سنا قرآن کے بھید رسول کی زبان سے مرشد و مکی
 زبان سے کہنے پیغمبر کی حدیث مرشد و مکے کلام خیر کی باتیں سنیں سی طرح
 ہاتھ پاؤں ہماری راہ میں خرچ کئے اپنے دل کو ہماری یاد میں رکھا اپنی جان
 میں ہماری دوستی محبت رکھی اپنے مال کو ہماری راہ میں ہمارے واسطے ہمارے
 حکم میں خرچ کیا یہ سب اچھے کام ہیں جن لوگوں نے یہ سب اچھے کام کئے
 تمام عمر اپنی انھیں کاموں میں خرچ کی انھوں نے اس دنیا سے دولت خوبی
 توشتہ خزانہ اپنے واسطے اس جہان میں آخرت میں بھی اپنے واسطے
 سب کچھ چھاوٹاں پاویگا کچھ نقصان نہ ہوے گا اور بہت زیادہ پاویگا
 اور جن لوگوں نے اسکا انکار کیا ہے فراموشی کی راہ چلے اپنے تئ بدن کو غیر کی
 سب کی مین لگا رکھا اور روں کی خدمت کرتا رہا
 ہماری سب کی نہ کی زبان سے اور ہی باتیں کرتا رہا بھوٹھ بولا غیبت کی
 عداوت کی بہتان کیا تهمت باندھی جعلی کھائی گالی دسی محس بولا بیفائدہ
 باتیں کرتا رہا ہمارا ذکر نہ کیا اچھی باتیں خیر کی باتیں نہ کہیں بیگانی برائی تین
 سنار ہدایت کی باتیں نہ سنیں آنکھوں سے حرام دیکھے کانوں سے
 نہ سننے کی بات سنی ہتھوں سے نہ کرنے کے کام کئے پاؤں سے بد راہ
 میں چلا دل میں ہماری یاد نہ رکھی اور دنگو یاد کرتا رہا اپنے جانوں کی دوستی
 ہمیں دنیا کے لوگوں دوستی میں اور اپنے مال کو حرام میں خرچ کیا یہ سب برے
 کام ہیں جس آدمی نے یہ سب برے کام کئے ہماری عمر اپنی اسی کاموں میں
 گزاری اپنی دولت خوبی دنیا ہی میں کھو دی اس جہان میں اپنے واسطے

کچھ خزانہ ذخیرہ نہ بھیجا خرابی بھیجی عواری بھیجی یہ حقیقت ہے باتین حضرت نبی
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے سب کئی سے فرمان وین کہدین
پھر جو کوئی بد بخت بے ہدایت تھا نمائی نہ سنی دنیا سے اس جہان میں آگے
سے کچھ نہ بھیجا آخرت میں خالی ہاتھ گیا ساری خوبیوں کو اپنے ہاتھوں سے
خاک میں ملا دیا اور جو کچھ اس جہان کو بھیجا حسرت بھیجی خرابی بھیجی آگ بھیجی
خدا اب بھیجا اور تجھے خرابی چھوڑی دے ہمیشہ تجھے رہینگے یہ حال کا فرونگا
مشرکوں کا منافقوں کا ہے اور جو کوئی سعادتمند طالع ور تھا اور ہے اور
ہو وے گایے باتین ہدایت کی سنیں قرآن کی بات حدیث کی بات
نصیحت کرنیوالوں کی باتین سنیں باتین قبول کن ایمان لایا کلمہ پڑھا مسلمان
ہوا مسلمان کے کام دل سے جان سے کرنے لگا پھر مومنوں مسلمانوں میں
رجون کا بہت تفاوت ہے ہزاروں درجے بہن بعضوں نے دین کے علم میں
دل و پاس کچھ سیکھا ہر ایک بات کی حقیقت جانی ظاہر باطن کے علم سے
بردار ہوئے سب طرح کے شک شبہ دور کئے سب طرح یقین کو اپنے
پورا کیا ایمان کو کامل کیا ظاہر باطن کے عمل شریعت کے طریقت کے سب
شرطوں کے ساتھ سب طرح حکم ہوا ہے اسی طور سے بجالائے سب گناہوں
سے پاک رہے حرام کھانے سے بدکاری سے ظلم سے جھوٹ
سے و خابازی سے مکرو فریب تکبر بخل غضب حرص ریاکاری بد خوئی سے
رجو کچھ ظاہر باطن کی ناپاکیاں ہیں اللہ تعالیٰ و رسول نے منع کئے بہن
ن سب باتوں سے ان سب بلاؤں سے پاک رہے صاف رہے اور جو
خطا تقصیر ہو گئی اس سے توبہ کرتے رہے ہمیشہ اچھے کام کرتے رہے
پ کو تقصیر وار جانتے رہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتے رہے تن کو

ان کو بدن کو جان کو مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کرتے رہے
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں متابعت میں مشغول رہے
 اپنے دلوں کو جان کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں ذکر میں فکر میں محبت میں دیا فانی کیا سب
 طرح کی معرفت میں جو کچھ درکار تھی حقیقت کے درجن میں پہنچے ہر حال میں
 کمال حاصل کیا ہدایت کی راہ کو پورا کیا اور ونکو ہدایت کی ہدایت کے سلسلے
 ان سے جاری ہوئے اپنے دین کے گھر کو قائم کیا سنوارا زیب زینت بخشی
 آپ کچھ کیا جو ان کے بہت لوگ مرید ہوئے تابع ہوئے قیامت تک اسی
 راہ میں چلے اپنے دین کے گھر کو محکم کرتے پھر اور ونکو ہدایت کرتے رہے
 خیر خواہی کی راہ بتلاتے رہے یہ سب آدمی کامل مومن ہیں ان لوگوں
 نے دنیا سے اپنی زندگی گزارنے خزانے ذخیرے تو شے خیر کے خوبی کے
 خوشحالی کے خوشوقتی کے اس جہان میں آگے بھیجے اور ہزاروں لاکھوں
 خزانے ذخیرے تیجے چھوڑے جو قیامت تک انکے مرنے کے تیجے ان کو
 پہنچے رہینگے اپنے کاموں کا ثواب پایا اور انکے کاموں کا بھی ثواب پاتے
 رہینگے یہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے سے بہت کچھ خوبیاں بھیجیں تیجے
 سے خوبیاں چھوڑیں خوبیاں ان کی وہاں پہنچے رہینگیں پھر ان کے تیجے وہ
 لوگ ہیں جو دین کے علم پر ہے ایمان میں کامل ہوئے مسلمانوں کے کام ظاہر
 کے باطن کے اچھے کئے آگے اچھا کچھ بھیجا پر ان کی ہدایت کا درجہ نہ پایا تیجے
 نہ کچھ اچھا چھوڑا نہ برا پھر انکے تیجے درجے بہت کم ہیں جس کام میں مسلمان
 کے دین کے کام میں جن انہیں نے کوتاہی کی علم کے سیکھنے میں قصور کیا انہیں
 تب درجن میں نہ پہنچے مسلمانوں کے کاموں میں سستی کی کچھ کام کئے
 نہ کئے اس سبب ہزاروں طرح تلفاوت ہو گئے کسی نے کون سا علم دین کا

پڑھا کون سا علم نہ پڑھا ایمان کے تفصیل کی کوئی بات جانی کوئی بات نہ جانی کون سا عمل
 دین کا کیا کون سا نہ کیا مسلمان بھی بہین شراب بھی پیتے بہین جھوٹے بھی
 بولتے بہین حرام بھی کھاتے بہین حرام کرتے بہین ظلم کرتے بہین بعض آدمی
 دو طرح کے کام کرتے بہین کچھ مسلمان کی باتیں مسلمان کی کے کام کرتے بہین
 کچھ نامسلمان کی باتیں نامسلمان کی کے کام کرتے بہین بہتوں نے مسلمان کی
 کے ظاہر کے کام کئے باطن کے کام چھوڑ دئے بہتوں نے کچھ باطن کے
 کام کئے ظاہر کے کام چھوڑ دئے بہت آدمی جہالت کی نادانی کی بلا میں
 پھنس رہے کسی کے اوپر شیطان غالب آیا نفس کے فریب میں پھنس گیا یا
 آشناؤں کی محبتوں نے بری راہوں میں ڈال دیا کسی کے اوپر دنیا کی محبت
 غالب آئی بہت لوگ بری عادتوں میں دنیا کے عرف میں رسم رسوم میں دنیا
 کی چین میں گرفتار ہوئے ان تفاوتوں کا حساب دنیا میں کسی کو معلوم نہیں
 ہو سکتا ہر ایک آدمی کی ساری عمر کے کاموں کا حساب دم دم کا ذرہ
 ذرہ کا حساب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے رہتے ہیں دن دن کے
 نامے عملوں کے تیار ہوئے جاتے ہیں جمع ہوتے ہیں قیامت کے دن
 جب خلق کے نامے عملوں کے ٹینگے قسمت ہوو گی ہر ایک آدمی کے
 نامے کا خدینگی بدی کے ہاتھ میں دیئے ہر عمل کا بدلہ ہر کام کی جزا ہر ایک
 کے سامنے آن کر کھڑی ہووے گی ذرہ ذرہ نیکی بدی کی حقیقت آگے آوے گی
 فرشتے سمجھا دیوے گی اس وقت سب سوچ پڑے گی دنیا میں کیا کیا کیا
 اچھا برا کیا آگے کیا بھیجا کیا نہ بھیجا کن کن کاموں میں دین کے جو فرض
 تھے واجب تھے کرنا اسکا بہت ضرورت تھا ان کاموں میں نقص کی دے
 کام نہ کئے پیچھے ڈالے تب ہر کچھ حسرت ہووے گی ہر کوئی آگے کرے گا

خواہ بھلا آدمی خواہ بُرا آدمی بھلا آدمی غم کھا ویکھا بھلے کام دنیا میں کیوں نہ زیادہ کئے جو اچکے دن میں زیادہ فائدہ پاتا اور جو اچھے کام چھوٹ گئے تھے اُن کاموں کے کہیں سستی کر رہتے تھے حسرت کر لگا کیوں سستی کی میں نے کیوں تقصیر ہوئی تجھ سے اور بُرا آدمی بہت بے نہایت غم کھا ویکھا کیسا میں نے کیوں دنیا میں ایسے بُرے کام کئے اچھے کام کیوں نہ کر لئے ہزاروں حیف ہی ہزار افسوس ہی ایسے لوگ ہزاروں حیف کریں گے پروں کو اپنی زمین پر دے دے مارینگے حسرت کی آگ میں جلنے لگیں گے بے نہایت غم کے ساتھ روئے لگینگے یہ بات ہی یہ حقیقت ہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علت نفس مائد مت واخرت پھر وہ لوگ جو انھوں نے آگے اچھا کچھ نہیں بھیجا جو کچھ بھیجا سو برا ہی بھیجا جیسے کافر مشرک منافق اور وہ لوگ جھوٹوں نے برائیاں بہت بھیجیں اور خوبیاں تھوڑی بھیجیں سب بدن میں پڑی حسرت کریں گے بہت غم کھا ویکھا تنگے تب حقیقت کی طرف سے یہ خطاب ہو گیا یہ کلام اُن کے اوپر ہر ایک کی طرف آوے گا یا اَقْلَمُ الْاِنْسَانُ مَا غَرَّبَ اَنْ يَّكُنَّ الْكَوْنُ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّلَكَ لِحٰی اَحٰی صَوْدَ مَا سَاوَدَكَ لَمْ اَكْ اَدَمٰی نَادَا نَ کَسْ حٰی رَی نَ تَجْہَ کُو مَغْرُو رَ کَیَا تَہَا اِنِّیْ پُر و ر د گار کَرِیْمَ کَ سَا تَہَ وَہ کَرِیْمَ جِسَّیْ پَیْدَا کَیَا تَجْہَ کُو پَہُ رَہِیْکَ کَیَا رَا سَتَ کَیَا تَجْہَ کُو پَہُ رَہِیْکَ کَیَا تَجْہَ کُو جِسَّیْ صَوْرَتَ مَیْنِ جَیْسَا کَہْ جَا تَرَ کَیْبَ دَی تَجْہَ کُو اَوِزَ یہ خطاب عام ہی کافرو کی طرف بھی ہے عاصیوں کی گنہگاروں کی طرف بھی ہے اُس دن قیامت کے دن میں بھی ہو ویکھا اور اب بھی یہ خطاب ہر کسی کی طرف ہے جس قدر تقصیر کرتا ہے گناہ میں جاتا ہے غیب سے یہ خطاب چلا آتا ہے کوئی بوجھ یا نہ بوجھ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اکتی اکتی کافر مشرک منافق اسی آدمی گناہ کھا

کس چیز نے کس بات نے تجھ کو فریقہ کیا بھلا یا کیا سمجھا تو کس سمجھنے تجھ کو
 کفر شرک میں ڈالا کس بات نے تجھ کو مغرور کیا کہ بے قرمانی میں گناہ میں
 پڑا اور اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کے حکم کو ایک طرف ڈال
 دیا کیا تو نے شیطان کا حکم مانا اپنے نفس کے کہنے میں چلا گیا اپنی جہالت
 میں نادانی میں پھنس گیا دنیا کے لوگوں کی دوستی و محبت نے تجھ کو فریب
 میں ڈالا اپنے کریم کی خاوند کی بندگی چھوڑ دی تو نے اس مہربان خاوند
 کی یاد محبت ایک طرف ڈال دی وہ کریم ایسا خاوند پالنے والا ہے جس نے
 تجھ کو میت سے ست کیا کہین تیرا نام نشان نہ تھا تجھ کو دنیا میں پیدا
 کیا نام نشان نجات ایک وقت تو اپنی ما کے پیٹ میں نطفہ ہو کر پڑا تھا
 غلقہ کیا مضحکہ کیا ترے تمام تن بدن کو اپنی قدرت سے راست کیا درست
 کیا ہاتھ پانوں آنکھ کان سب کچھ ترا ٹھیک کر دیا پھر تیری قد قامت کو سیدھی
 کیا اور حیوان کی طرف کچھ سب کا گہرا اثر ڈھا قد بنا یا تیری صورت سب کی
 صورتوں سے اچھی بنائی تیرے مزاج کو تبدیل کیا حیوانوں کے مزاج سے انسانیت
 کی طرف پھیر دیا جیسی جیسی صورتوں میں چاہا نئی نئی صورتوں میں ہر طرح کی
 تجھ کو بنا یا ہر ایک کو پھر ایک طرح کی ترکیب دی سب طرح سے تجھ کو اچھا
 بنا یا سنوارا جس خاوند نے تیرے اوپر ایسا کریم کیا مہربانی کی ایسے مہربان
 خاوند سے کچھ نہ بنا شرک کرنا ایسے کریم کا ایسے رحیم کا حکم نہ ماننا کیسی بات
 یہی کس طرح کی بات ہے؟ دل میں تو خوب سمجھ کر دیکھ غور کر تامل کر فکر کر
 تو نے اپنے جی میں یہ قوفی نادانی سے کس کو چھوڑا ہے کس کو کیا ہے اس خاوند
 کی بندگی چھوڑ کر شیطان کی خلق کی دنیا کی مال کی بندگی میں عمر کھوئی ایسے
 پالنے والے کی یاد چھوڑ کر دنیا کی خلق کی یاد میں رہا ایسے روزی دینے والے کی

انفعول جانتے ہیں وہ جو کچھ کرتے ہو بھلا کام برا کام نیکی بدی سب کچھ
 لکھ لیتے ہیں خبروں میں آیا ہے ہر آدمی کے اوپر اللہ تعالیٰ نے فرشتے
 نگہبان رکھے دو فرشتے ان میں صبح سے شام تک جو کچھ آدمی کام کرتا ہے
 اچھا بُرا کچھ بات کہتا ہے نیک بد سب لکھ لیتے ہیں اور دو فرشتے رات
 میں شام سے صبح تک جو کچھ کہتا ہے کرتا ہے لکھ لیتے ہیں کچھ بات کوئی کام
 چھوڑتے نہیں نیکی لکھنے کے فرشتے دہنی طرف رہتے ہیں اور بدی لکھنے کے
 فرشتے بائیں طرف رہتے ہیں ہر وقت ان کا قلم جاری رہتا ہے پر تین قسم
 کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیتے ہیں کچھ نہیں لکھتے ایک سوتا ہوا جب تک سووے
 دوسرا دیوانہ جتنا کہ ہوش میں نہ آوے تیسرا لڑکا جتنا کہ بالغ نہ ہو وہ اور
 سو اے انکے سب کام سب کی باتیں رات دن کی لکھتے رہتے ہیں جو بندہ نیک
 کام کرتا ہے اچھی باتیں کرتا ہے خوش ہوتے ہیں اور جو برے کام کرتا ہے
 بری باتیں کہتا ہے عنکبوت بن جاتا ہے دن کے فرشتے شام کو جدا ہوتے ہیں
 رات کے فرشتے صبح کے وقت جدا ہوتے ہیں اور ہر بندے کے عمل ناموں کو
 لیا کر حق تعالیٰ کی درگاہ میں حضور میں عرض کرتے ہیں حکم ہوتا ہے جو ان عمل
 ہمارے لوح محفوظ سے مقابلہ دیو مقابل کرو لوح محفوظ جو ساتویں آسمان کے اوپر
 ایک سفید تختہ ہے ایک موتی کے دانے کا پائو برس کی راہ میں عرض طول ہے
 اسکا امین سب بندوں کے اول آخر کے لوگوں کے سب طرح کے عمل نیکی بدی بھلا
 برا ذرہ ذرہ کر لکھا ہے جب آسمان زمین چاند سورج جن پر ہی آدمی ٹپھ پیدا
 ہوا تھا تب سے سب کچھ آگے ہی اللہ تعالیٰ نے انہی قدرت سے اس لوح
 محفوظ میں لکھ رکھا ہے پھر جب فرشتے ہر رات دن کے عمل نامے اوپر لیجاتے ہیں
 اور لوح محفوظ کے لکھنے سے مقابلہ دیتے ہیں ایک بال برابر کم زیادہ نہیں پاتا

چھر حکم کے موافق بھلے کام برے کام نیک بائین بری بائین لکھتے ہیں اور
 جو کچھ مباح کے کام لکھتے ہیں ان کاموں کو محو کر دیتے ہیں و در کرتے ہیں
 اگناہ کے نافرمانی کے عملنا میں سمجھ میں سوئپ دیتے ہیں اور طاعتوں بندگیوں
 کے عملنا میں عیلمین میں سوئپ دیتے ہیں اس حقیقت کی خبر اللہ تعالیٰ نے اس واسطے
 دی جو بندے اس بات کو سمجھ کر بوجھ کر برے کاموں میں نہ جاوین بری باتوں
 سے پرہیز کیا کریں شرم کرتے رہیں یہ دل میں اپنے جانین اللہ تعالیٰ حاضر ہیں
 ناظر ہیں سب کی حقیقت کو نظر ہر کی باطن کی جانتا ہے سب عمل اس کی نظر میں ہیں
 اور دو فرشتہ لکھو اللہ تعالیٰ نے رات دن ہر آدمی کے اوپر نگہبان کر دیا ہے
 اچھے برے کام دیکھتے ہیں لکھتے ہیں نیکوں کو بدون سے جدا کرتے ہیں بدوں
 پھر نیکوں کی حقیقت بدون کی حالتیں جو کچھ آخرت میں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ يَحْقِيقُونَ وے لوگ جو نیک کام کریں گے وہ میں مومن میں
 فرمان بردار میں لقی نعیم بہشت میں رہیں گے میں آرام میں خوبوں میں نعمتوں
 میں خوشوقت ہونے والے میں وَاِنَّ الْفٰسِقَ اَوْرَحَقِیْقُونَ وے لوگ جو بدکار ہیں
 بے ایمان ہیں جھوٹے میں قیامت کے منکر میں بے فرمان ہیں لقی عذاب
 دوزخ میں دوزخ کے عذاب میں رہیں گے میں دیکھ لکھنے والے میں ہوں
 یَوْمَ الدِّیْنِ داخل ہوں گے در آؤنگے بے بدکار بے ایمان دوزخ کی آگ
 میں جزا کے دن قیامت کے روز و مَا تُمْحٰیظٰنَ اَعٰیظٰنِ اور نہ ہوونگے بے
 بدکار بے ایمان دوزخ سے غائب ہوں گے کافر مشرک منافق کبھی دوزخ
 سے نکل نہ سکیں گے بہتہ عذاب میں رہیں گے میں و مَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمَ الدِّیْنِ
 اور کس چیز نے دانا کیا تجھ کو کیا باتا ہے تو اسی سننے والے کیا ہے جزا کا
 دن کیا بھاری ہے قیامت کا روز تَمَّ مَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمَ الدِّیْنِ پھر کس چیز نے

خبر دی ہے کچھ کو کیا جانتا ہے تو کیا سختی کا دن ہے قیامت کا دن کیسے عاجز
 ہووینگے اسدن میں لوگ دنیا میں بڑے سرکش تھے بڑے مغرور تھے
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں حضور میں کسی کا کچھ پس منجلیگا سب کوئی عاجز فقیر
 درمائدے ہو جاوینگے یوہو لا تملک نفس لنفس شیئا اسدن مالک نہ ہو چکا
 کوئی کسی شخص کے واسطے کسی چیز کا کوئی تن کو خدا سے چھڑا نہ سکیگا کوئی باب
 بیٹے کو کوئی بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو دوست دوست کو اسدن کچھ نفع نہ دے
 سکیگا سب سرداریاں بادشاہیان حکومتیں اسدن جاتی رہینگیں سب کوئی
 فقیر محتاج عاجز ہووینگے قوت قدرت کسی کی نہ رہیگی والا کر یومئیں للہ
 اور حکم فرمان اسدن میں خدا تعالیٰ کا ہے جس کی کو چاہیگا پروردگار اسکو
 درجہ شفاعت کا بخشے گا جسکو جتنی قدرت چاہیگا بخشے گا وہی پاویگا اور سب کوئی
 محتاج رہیگا جو آج دنیا میں ہر کوئی سراٹھاتا ہے سرکشی کرتا ہے کوئی کہتا ہے
 میں بادشاہ ہوں کوئی کہتا ہے میں سردار ہوں میرا حکم ہے میری حکومت ہے
 میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں جو کچھ ہوں سو میں ہی ہوں میرے برابر دوسرا
 کوئی ہے ہر کسی کا یہی حال ہے کل قیامت کے دن یہ سب باتیں سب کسی کی
 خاک میں مل جاوینگیں سب کسی کو اسدن ظاہر ہووے گا سب کوئی جانے گا ہم کچھ چیز
 نہیں ہمارے ماتھے میں کچھ نہیں سب کچھ قدیرین قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں

سورہ انفط

ہی اور بس

مدنی ہے وہی سورہیں جو مدینے میں نازل ہوئیں ہیں اسکی ایک سورت یہ ہے
 چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمات سو تیس حرف ہیں پچترمین آیا ہے مدینہ
 منورہ کے رہنے والے مسلمانوں سے پہلے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ہجرت کرنے سے تشریف لیجانے سے پہلے اس عادت میں گرفتار تھے جو سودا

کرتے تو دینے میں کم تو لیتے تھے اور لینے میں زیادہ لٹواتے تھے کم دیتے تھے زیادہ لیتے تھے اور اس عادت میں مشہور تھے جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں جاتے تھے راہ میں یہ سورت اللہ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے اور یہ خبر دی پھر حضرت جب مدینہ میں داخل ہوئے پہنچے ان لوگوں کو ہدایت فرمائی بسھون نے قبول کی اس خوشی اور سب برائیوں سے توبہ کی پاک ہو گئے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَبَلِّغْ لِلصَّافِّينَ وَاِلٰى اَیْکِ کَلَمَہٗ جَہَانِکَ خَوَارِیَانَ عَذَابِ دَرْدِ کَہِ حَسْرَتِیْنَ
پرتیشانیانِ آختیانِ محنتین دنیا میں آخرت میں بہنیں یہ سب اس میل کے لیغے
ہمیں اور دوزخ کے درمیان ایک میدان ہی آگ کا بنا ہوا جو کچھ سپ لپوڑوں
کے مارنے کے سبب نکلتا ہی پتہا ہی اس میدان میں بہہ کر جمع ہوتا ہی اور
سانپ پھو اس میں بہت پیدا ہوتے ہیں جیسے گندے پانی میں کیڑے پیدا ہوتے
ہیں وہ پانی دوزخ میں پلاتے ہیں اس میدان میں اس پانی میں دوزخ میں
ڈالتے ہیں وہ گنداپانی بدبو آگ ہو رہا ہی اس میں عذاب کرتے ہیں یہ میل
ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واٹے ہے ہلاکی ہی خرابی ہی خوار ہی عذاب
ہے کم کو نیالوں کے واسطے جو ناپنے میں کٹتے ہیں تول میں وزن میں کمی
کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ اِذَا اَکَلُوا کُلُوْا عَلٰی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وے لوگ جو کٹ لیتے
ہیں یا توں میں کھوں میں کچھ سودا اپنے واسطے اور آدمیوں سے تمام
چھوڑتے ہیں پورا پھر وایتے ہیں کچھ چھوڑتے نہیں فَاِذَا کَا لُوْہُمْ اَقْبُوْہُمْ
یَحْضِرُوْنَ اور جو کٹ ناپتے ہیں اپنی چیز کو کپڑا جائے غلہ اور جو کچھ خرید و فرو
کی چیز ہے اور وٹے واسطے نیچنے میں یا تو لے میں اور انکے حق کو ترازی میں

ناتے ہیں

کم دیتے ہیں گھساتے ہیں اور دن کا نقصان کرتے ہیں لوگوں کو زبان پہناتے
 ہیں خبر میں آیا ہے کہ لوگ جو زیادہ لیتے ہیں کم دیتے ہیں تو نے میں نجات
 کرتے ہیں قیامت کے دن میں ان کو دوزخ میں آگ کی دو پہاڑوں میں
 بیٹھا کر فرشتے عذاب کے ان سے کہیں گے ان دونوں پہاڑوں کو ناسو تو لو سے
 لوگ ان پہاڑوں کی آگ تو لے رہے تھے چلتے رہیں گے اَلَا يٰظَنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُو
 لَيَوْمٍ عَظِيمٍ کیا نہیں جانتے یقین نہیں رکھتے یہ لوگ جو خرید و فروخت میں کم
 دیتے ہیں زیادہ لیتے ہیں یہ بات نہیں سمجھتے جو مقرر یہہ ہر مرنے کے بعد چھوڑ
 ہوونگے جلانے جاوینگے حساب کیواسطے اچھے برے عمل کا بدلہ پانے کے واسطے
 ایک ہر دن میں قیامت کے دن میں جو بہت بڑا سخت دن ہے پہاڑ سادہ ہیں
 يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وہ دن قیامت کا جو زندہ ہوونگے سب
 آدمی اٹھ کھڑے ہوونگے پروردگار کے حکم سے وہ پروردگار جو اٹھارہ ہزار
 عالم کا سید کرنے والا ہے پانے والا ہے اس کے حکم سے سب جی اٹھیں گے جھک
 کھڑے رہیں گے کس کو قدرت بیٹھنے کی ہووے گی کوئی مجال بیٹھنے کی نہ پاوے گا
 جب تک جو حکم ہووے گا بیٹھ نہ سکیگا یہ حقیقت ہست کے مقام میں ہووے گی
 جو وقت آدمی رب اللہ تعالیٰ کے حکم سے جوونگے اپنی قبروں سے اٹھ کر کھڑے
 ہوونگے اس وقت ہست کی بجلی ہووے گی بڑی دہشت آنے پر کہ پڑے گی
 ایک بڑا ڈر سب کے اوپر آجاوے گا ایک تاریکی ہو جاوے گی ایک دھواں
 ایک انداز سب کے اوپر گھر جاوے گا ہر کوئی اپنے احوال کے اوپر
 نظر کرے گا گلے بھیلے کی بات نظروں میں آجاوے گی اپنے عملوں کے
 حسرت کریں گے مذمت ٹھنکنے شرم کے عرق بہ چلیں گے ہر کوئی اپنے عرق
 کے پانی میں عملوں کے موافق دو بیجا کوئی کھٹے تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک

کوئی گلتے تک اور سب کو آپس میں ایک دوسرے سے بات کہنے کی مجال نہ ہو گی
 کوئی دم مار کی گاتین سو برس تک ہم حال رہیگا تب آخر کو حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرو اگر خلق کو اس میں سے مقام پکا لکر جاوے گا وہ میں سب کا جہان
 حساب ہو ویکجا لیا وینگے ہم بڑی شفاعت ہووے گی اسکا نام شفاعت کبریٰ ہے
 پھر جناب کے میدان میں نیک بد جدا ہووینگے نیکوں کی بہشت کی طرف راہ
 پڑے گی اور بدوں کی دوزخ کی طرف راہ پڑے گی اسواسطے قیامت کا دن مقرر
 ہوا ہے جو بھلے بریکار بد لاظاہر ہووے بھلا ہذا جدا ہووے نیک بد میں
 تفاوت کو سے ہر ایک کو اپنی قدر معلوم ہووے پھر یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے
 کے حق میں فرمائی ہے یہ ہدایت نصیحت جو کم دینے والوں کو زیادہ لینے والوں کو
 کی ہے عقل مند کو چاہئے جو اپنے دل میں سمجھیں یہ بات یہ نصیحت انہیں لوگوں کو
 نہیں جو خرید فروخت میں ایسا کرتے ہیں بلکہ سب کسی کے واسطے ہے جو آدمی
 اچھے ہیں مسلمان ہیں دین کے علم سے خردار ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں
 حضرت ہی صاحب کی پیروی میں ہیں اپنے بیگانیکار ہر طرح حق پہچانتے ہیں
 ظاہر باطن میں شرح کے موافق کام کرتے ہیں یہ سب اچھے ہیں خوب ہیں اللہ
 تعالیٰ کی نصیحت پر قائم ہیں اور سوائے انکے ہر کوئی ہر طرح کی معاملات میں
 سسکتے ہیں کرتے ہیں نظر کر دو کھن تو جانیں کس خصلت سے بہت لوگ
 سسکتے ہیں اپنے حق لینے میں کڑی حق جھگڑا قضیہ کرتے ہیں اور کے حق سے
 میں قصور کرتے ہیں اور کا حق دبا رکھتے ہیں نفس کی خوشی ہے جھگڑوں سے
 قضیوں سے قاضی کے حکم سے مستی کے کہنے سے بھی دینے کو دل نہیں کرتا جس
 کی حکم زبردستی کر دے تب دیوین نہیں تو دبا رکھیں ہاتھ سے
 سسکتے ہیں اور یہ بات ہے بہت لوگ اپنے کاموں کے واسطے غرور کرتے

اسے کام خوب طرح سے لیتے ہیں بہت تاکید کرتے پھر مزدور بھی مین تصور کرتے ہیں کم دیتے ہیں اور بہت لوگ آدمیوں کو نوکر رکھتے ہیں چاکر کرتے ہیں نوکری چاکری کے کام خوب گروا دیتے ہیں خدمت بہت لیتے ہیں پھر نوکر کے حق میں کمی کرتے ہیں و بارگھتے ہیں نہیں دیتے اور بہت لوگ مزدور سی کرتے ہیں نوکری کرتے ہیں مزدور اپنے کام میں سستی کرتے ہیں اچھے کام نہیں کرتے نوکر کی حق بجا نہیں لاتے لیکن پھر مزدور سی لینے میں دریا لیتے ہیں تمام بھروا لیتے ہیں پورا لیتے ہیں اسپر طرح سے بہت معاملتیں جو آپس میں خلق کے درمیان آتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے آپس کی معاملات میں کھٹی بڑھتی بات کا ملاحظہ کرتے رہیں حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی بنی آدم جب تو دوست رکھتا ہے چاہتا ہے کہ تیرا حق پورا لے تمام بھروا لیں اسپر طرح تو اور و نکا بھی حق تمام بھروا لے پورا کرے اور جسے تو چاہتا ہے تیرے کام میں عدل کا انصاف کا حکم ہووے تو بھی اور دیکھے کام میں عدالت کر انصاف کر اور یہ بات ہے ہر کوئی آپ کو اچھا جانتا ہے اور کو برا جانتا ہے بہت لوگ اور دیکھے صیون کے اوپر اچھی نظر کرتے ہیں خوب طرح دیکھتے ہیں اپنے صیون کے اوپر کچھ نظر نہیں کرتے اسی ہمارا حال ہے ہر صیون اور دیکھے برا کہنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتے آپس میں عیب کرتے ہیں اور کوئی جان کو برا کہنے تو بہت بڑے ناخوش ہووین لڑنے کو تیار ہو حال میں اسپر طرح بہت معاملتیں ہیں جسے دے کو ایسی بات کہنا کہہ کر ہی پھر بہت لوگوں کی حواس عالی کے ساتھ بھی ہی سنا ہے کہ وہ ہے حواس عالی کے چوپاک پروردگار کے ہر ایک کو کہتے ہیں آنکھ کان سن دیکھ یا نوں مل و تصور کیا نا بنیا اور سب کچھ آدمی کے واسطے پیدا کیا

ہزاروں لاکھوں نعمتیں ہر ایک آدمی کے واسطے تیار کر دیں ہیں تیار رکھیں ہیں
 بخشن ہیں پھر ان سب نعمتوں سے آنکھیں بند کر کر اللہ تعالیٰ کے احسان کو
 کچھ نہیں سمجھ کر اپنے نفس کے بندے ہوئے ہیں جو رو بٹیا بیٹے کی بندگی میں
 مالکی دنیا کی یار کی آشنا کی خاطر داری میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی
 کی طرف رغبت نہیں کرتے اور جو کوئی روزہ نماز کچھ کرتا ہے کچھ عمل کرتا ہے
 اپنا بڑا احسان جانتا ہے جانتا ہے میں نے بہت بڑا کام کیا جو کچھ میرے
 اوپر فرض واجب تھا سب ادا کیا اور جو انصاف کی نظر سے دیکھے تو جانے
 جو کچھ پروردگار کا حق ہے سو کسی بندے سے ادا ہو نہیں سکتا ہے جو کوئی اول
 عمر سے لے کر آخر عمر تک سوئے بندگی کے اور کچھ نہ کرے ایک دم غافل نہ رہے
 تو بھی ہزاروں نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی جو ہر ایک بندے کو بخشن ہیں ایک
 نعمت کا حق ادا نہ کر کے ہر ایک بندے کو چاہئے جو کچھ بندگی کرے تھوڑی سی بہت
 اس پر عجب نہ کرے مغرور نہ ہو دے بہت بچانے بہت تھوڑا جانے آپ کو ہمیشہ
 تقصیر وار جانتا رہے عاجزی کرتا رہے پروردگار کی نعمتوں کو اپنے اوپر جوتا
 رہے دیکھتا رہے شکر کرتا رہے اور شکر کرنے سے بھی آپ کو عاجز تقصیر مند
 بوجہ رہے اس طریق میں اللہ تعالیٰ کی قبولیت کا امیدوار رہے اور نہیں تو
 مطفئین میں داخل ہو دیگا بہت لینے والوں تھوڑے دینے والوں میں شمار
 کیا جاوے گا لوگوں میں گنا جاوے گا گلا بچا ہے کسی مسلمان کو جو ایسا کام
 کرے کم دیوے بہت کیوے ایک دوسرے کو آپس میں ضرر پہنچا دے نقصان
 دیوے جو کوئی ایسا کام کرتا ہو دے چاہئے توبہ کرے ایسے بد کام سے
 باز رہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے گا باز نہ رہے گا ایسے بد کام کو حلال جانے لگا
 حرام نہ جانے لگا کافر ہوئے گا جگہ اسکی دوزخ ہوگی اسکی عمل نامہ صحیح میں

رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفَجْرِ لَفِي سَجِّينٍ تحقیق نامہ اعمال کا فرونگے بدکاروں کے مقرر سجدین کے درمیان ہیں خبر میں آیا نامہ اعمال بدکاروں کے کراماتین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عملنامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہ ان سے پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہ ان بھی کوئی قبول نہیں کرتا سی طرح ساتوں زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتوں زمین کے نیچے ایک ٹھکانا ہے بڑی تنگی اور تاریکی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان رکھے ہیں اور سی طرح کافروں کی جانوں کے تئیں اور مشرکوں اور منافقوں کی جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے نہیں کھلتے وہ ان سے رد کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر ایک زمین سے دوسری زمین تک سی طرح ساتوں زمین تک کہیں جاگہ نہیں ملتی تب ساتوں زمین کے نیچے سجین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں ان کے ٹھکانے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قبر ہوتی ہے ان کے لئے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں و مَا آذَنَّاكَ مَا تَحْتَانِ اور کیا جانتا ہے تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیبت کی ڈر کی جگہ ہے کتاب کی قوم ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ہے اعمال نامے کافروں کے ہر ایک کا وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی محو ہوئے ہیں نہ گئے جو کوئی دیکھ دیکھے والا جان لیوے اس میں کچھ خیر کا نام نہیں تمام ہوا ہے اسے عذاب سے بھر رہے ہیں قِيلَ يٰمُؤْمِنُوْنَ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سَجِّينٍ تحقیق نامہ اعمال
 اعمال کا فروغ کے بدکاروں کے مقرر سجدین کے درمیان میں خبر میں آیا نامہ اعمال
 بدکاروں کے گزرا کا تبین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے
 جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عملنامے کو نہیں اور پر آنے دیتے پھر وہ ان سے
 پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے
 دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہ ان بھی کو سب قبول نہیں کرتا اسی طرح ساتوں
 زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتوں زمین کے نیچے ایک ٹکڑا ہے
 بڑی ٹکی اور تاریکی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے
 لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان
 رکھے ہیں اور اسی طرح کافروں کی جانوں کے پھین اور مشرکوں اور منافقوں
 جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے
 نہیں کھلتے وہ ان سے رو کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر
 ایک زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح ساتوں زمین تک کہیں جگہ
 نہیں ملتی تب ساتوں زمین کے نیچے سجدین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں
 کے ٹکڑے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قبر ہوتی ہے ان کی
 ونے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں وَمَا آذْرُكْ مَا سَجِّينٌ اور کیا جانتا ہے
 تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیت کی ڈر کی جگہ کتاب کی جو
 ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ہے اعمال نامے کافروں کے ہر ایک کا فرمایا ہے
 ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی محو ہو دے مٹ نہ سکے
 جو کوئی دیکھے دیکھنے والا جان لیوے امین کچھ خبر کا نام نہیں تمام ہول
 کے عذاب سے بھرے ہیں وَلَئِنْ تَوَلَّوْاْ لَنَلْبَسْكُنَّ اَبْنَانًا وائے ہی افس

تھے دنوں کو اس کے گھیر لیا ہے بڑے کاموں کی آبرم کی نے دنوں پر ان کے
 زنگار باندھ دی ہے پردے غرور کے غفلت کے بڑ گئے ہیں دل سب سیاہ ہو گئے
 ہیں قبولیت کے کان پرے ہو گئے ہیں خیر خوبی کی بصیرت کی آنکھیں پھوٹ
 گئیں ہیں اس سب قرآن کی نصیحت سننے سے گذر گئے ہیں خیر خوبی کی راہ
 سو جھنے کی قابلیت نہیں رکھتے حق کو قبول نہیں کرتے ایمان نہیں لاتے خبر
 عین آیا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ کوئی
 گناہ کرتا ہے ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر پیدا ہوتا ہے جو اسی وقت توبہ کرے
 بیزار ہووے اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرے اس گناہ سے ناخوش ہووے
 اس گناہ سے شرمندہ ہو کر باز رہے وہ سیاہی کا نقطہ دل کے اوپر اس کے
 اٹھ جاتا ہے مٹ جاتا ہے دل صاف ہو جاتا ہے اور جو اس گناہ سے توبہ
 نہ کرے باز رہے گناہ پر گناہ کئے جاوے وہ نقطہ سیاہی کا پھیلنے لگا ہوتا ہے
 پھر آہستہ آہستہ دلوں کو گھیر لیتا ہے تمام دل سیاہ ہوتا ہے کا بوس چڑھ جاتا ہے
 اندھا بن بڑھنے لگتا ہے ہدایت کی راہ سے اندھا ہو جاتا ہے پھر جتنا گناہ
 زیادہ کرتا جاتا ہے بندگی کی راہ سے خیر کے گھر سے دور پڑتا جاتا ہے سیاہی
 پر سیاہی زنگار پر زنگار لگتا جاتا ہے سیاہی بڑھتی جاتی ہے باطن میں دل
 میں اندھیاں کرتے کرتے سب سمجھ بوجھ خاک میں جا کر دل پر لعنت کی مہر ہوتی
 ہے دنیا سے بے ایمان جاتا ہے خدا تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا میں سے
 اپنی سیاہی کو مٹانے کے اس بات کے بھیجے اللہ تعالیٰ کافروں کے حال کی خبر دیتا ہے
 کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَّجَبُونٌ
 حق ہی تحقیق ہی سچ ہی مقرر ہے یہ
 کام مشترک اپنے پروردگار سے اس دن میں البتہ حجاب میں پردوں میں
 ہو چکے ہیں وہ آدمی جو ایمان نہیں لاتے قیامت کے دن کو سچ نہیں

جانتے حساب کتاب دوزخ بہشت عذاب ثواب کی باتیں جھوٹھ کر جانتے ہیں پیغمبروں کی کو بیکی
 عاملوں فاضلوں مرتدوں کی ہدایت نہیں مانتے اس لئے کہ کلام کو کہا نیو کی سی بات بوجھتے ہیں
 اپنی جہالت میں غور میں طبیعت کی خواہشوں میں دنیا کی مالکی جہت میں دوڑتے ہیں یہ آدمی ایسے
 لوگ قیامت کو نہیں اپنے پروردگار کی رحمت سے کراہت سے ناسید ہو نیوالے ہیں ہمیشہ کی نعمتوں سے
 بے نصیب ہوینگے بڑی نعمتوں سے بہشت کی جو بہت بڑی نعمت ہے پروردگار تعالیٰ کا دیدار سب
 اس نعمت سے ایسی دولت سے محروم ہینگے ہمیشہ ہمیشہ بے حرمت کی نفوس کی آگ میں جلتے رہینگے تم اہم
 اصا کو اچھے سمجھتی وہ لوگ مقرر داخل ہو نیوالے ہیں دوزخ کا اندر دوزخ کی آگ سے جلنے والے
 ہیں تم یہ قال ہذا الذی کہتہ یہ تکذیبوں پھر کہا جاوے گا یہ تم ہی جو تم اسکو جھٹلاتے تھے جب
 یہ دوزخی آگ میں جائینگے جلتے لگینگے نافرما دکرینگے او ملا پریگی تب فرشتے خدا کے انکے زیادہ
 جلدانیکے واسطے کیینگے اب اچھی طرح جلتے رہو یہ تم ہی عذاب ہے جو دنیا میں تم ہرگز اسکو نہ مانتے تھے
 جھوٹھ جانتے تھے پیغمبر کو اس عذاب کی خبر میں جھٹلاتے تھے اب بھی اس سچ کو جھوٹھ جانتے رہو جلتے
 رہو عذاب چکھتے رہو پھر اس لئے کہ ان کافروں فاجروں غافلوں کی حقیقت کو بیان کر کر نیک کام
 کر نیوالو کی حقیقت بیان فرمائیں کہ ان کتاب الابرار لعل علیہم تحقیق مقرر اعمال ہائے
 نیک کا روئے علیہم میں میں علیہم میں ہینگے وما آدربک ما علیہم اور کس چیز نے دانا کیا
 ہے کچھ کو اور کیا جانتا ہے تو اسی سے والے کیا چیزیں علیہم کیا خوب جگہ ہے کیا اچھی خوشی کا
 مکان ہے علیہم کتاب مرقوہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی آیتہ الذہا نظر میں حاضر ہوتے ہیں وہ
 ہوتے ہیں اس کتاب کے اوپر فرشتے مقرب خبر میں آتے علیہم ایک تختہ ہے سبز زمرہ کا عرش کے
 نیچے ساتویں آسمان کے اوپر سدۃ المنتہی کے پانچویں کے نزدیک جب مومن مسلمانوں کے عمل
 و سے لوگ اچھے کام کر نیوالے ہیں خلاص سے کام کرتے ہیں سچے کام خدا و رسول کے حکم میں کرنے
 ہیں انکو کو فرشتے کرامات میں لکھ کر لجاتے ہیں ہر آسمان کے فرشتے ان علما کو خدا کا دے کرتے ہیں خوش
 ہوتے ہیں ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک انہی حد میں پہنچاتے ہیں ساتویں آسمان کے

فرستے ان عملوں کو دیکھتے ہیں پس کرتے ہیں قیامت میں مومن کے ایمان پر شاہد سی گواہی کو بیگ
 چھوہی پاک نامہ پاک مومن کے اس پاک محل میں سرد کرتے ہیں وہ ان کے فرشتوں کے حوالے کرتے
 اور علیوں انبیا جو محل ہی جو کوئی اس محل کو دیکھنے لگے اختیار خوشوقت خوشحال ہو جاوے دل اور جان
 اسکی بہین راحت پاوے آرام پاوے اور لوگ جسے مسلمان ہیں مرنیکے پیچھے ان کی جانیں بھی علیین
 کے مقام کو پہنچتی ہیں ہر ایک کے واسطے اچھے عملوں کے مناسب جگہ جسے محل میں جو مومن کے
 ٹھکانے ہیں ہمیشہ خوشحالی کے گھر زمین آرام میں خوشنودی میں رہتے ہیں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ تحقیق ابراہیم اچھے کام کرنے والے مقرر بہشت کے درمیان نعمتوں میں آرام میں جو مومن
 رہنے والے ہیں علی الاکمل ان کے نظروں سے محفوظ رہیں گے اور ہر ٹھکانہ نظر کرینگے بہشت کی نعمتوں کے اور ہر
 خبر میں آیا ہی بہشتیوں کے بیٹھنے کی واسطے بڑے بڑے تخت ہووینگے روئیکے روئیکے صرصر جڑاؤ
 لعل یا قوت موتی ان میں قدرت سے بڑے ہو ہیں اور ہر طرح کے تخت لعل کے یا قوت کے
 زمرہ کے موتیکے جیسے تخت کے اوپر دل چاہے گا بیٹھیں گے اور تخت ہر طرح کی زیب و زینت سے
 بہت ہی سوار ہے ہوئے ہیں فرش سبزین کی طرح حکمائین لعل موتی جو اہر لگے ہوئے ہیں
 اور لیسے بڑے ہیں جو ان کے اوپر موتیوں کے لعل کے یا قوت کے جیسے ٹھہرے ہیں جانت جانت کی بیٹھیں گے
 تیار ہیں ہر ایک جیسے ہیں ہر ایک بیٹھیں گے اور خبر میں آیا ہی ہر ایک بہشتی کا ملک گھر بار جو دلیان
 موتیوں لعل جو اہر میں ڈوبی ہوئے ہیں نہایت خوبصورت تیار ہیں جس جہیز میں جس گھر میں بہشتیوں کا
 دل چاہیگا وہاں بیٹھ کر تماشے قدرت کو دیکھیں گے اور خبر میں آیا ہی ہر ایک بہشتی کا ملک گھر بار جو دلیان
 باغ ہزاروں برس کی راہ میں ہووینگے اور فی بہشتی جو سب بہشتیوں کے درجن سے
 اسکا درجہ کم ہووے گا اسکے درجے بہشت میں کسی اور کا درجہ کم نہ ہووے گا اس ادنیٰ درجے
 والے کا ملک بہشت میں دس برابر ساری دنیا کے ہزار برس کی راہ میں ہووے گا اس ملک
 میں ہزاروں لاکھوں جو دلیان محل باغ گلزار بہار میں ہووینگے اور یہ سب سونے روپے
 لعل یا قوت موتیوں کے کا رخانے ہیں ہر طرح کے تماشے اور بہار میں حوض واریے تیار ہیں

اور وہ تخت ایسے بلند اونچے ہیں جو سو برس دو سو برس کی راہ میں ان کی بلندیاں
 ہیں جب بستی ان تختوں کے اوپر بیٹھا جائیگا وہ تخت زمین سے لگجاو نیگے جب
 بیٹھنے والے بیٹھ چکیں گے وہ تخت پھر اونچے ہو جاویں گے بلند ہو جاویں گے پھر ان کے
 اوپر بیٹھ کر سب طرح کے تماشے اپنے ملک کی سب بہاریں دیکھیں گے خوشیاں کریں گے تعریف
 فی وجہہ ہم نصرة النعمین پھر ان لیگا تو اسی دیکھنے والے بہشتیوں کے منہ سے ناز کی نعمتوں
 کی جو آدمی دنیا میں خوشحال ہوتا ہے اسکے پاس مال و پئے اشرافیاں بیابا بیٹی کھانا پینا بہت سا
 ہوتا ہے اسکے منہ کی چمکا ہٹ منہ کی روشنی ناز کی کچھ اٹھ رہی ہے جو کوئی ایسے دولت مند
 کے منہ پر نظر کرے اسکی خوشوقتی خوشحالی چہرہ ہی دیکھ کر معلوم کر لے اسے اس طرح بہشتیوں کی
 حقیقت ہے سب مومن مسلمان بہشت میں لے دو تمند ہووینگے ایسی خوشحالیوں میں نعمتوں
 میں رہیں گے جو ان کے منہ کے دیکھتے ہی معلوم ہو جائیگا جو یہ بڑے دولت مند ہیں بڑی نعمتیں پائی
 ہیں انھوں نے منہ کی ناز کی اور روشنیان کچھ اور ہی ہووینگی بعضوں کے منہ لے روشن
 ہووینگے جیسے بڑے روشن ستارے دنیا میں آسمان نظر آتے ہیں بعضوں کے منہ ایسے ہونگے
 جیسے چودہویں رات کا چاند اور بعضے مومن مسلمان کا منہ ایسا چمکیگا روشن ہووینگا جیسا دنیا میں
 آفتاب چمکتا ہے آرام میں آسائش میں رہیں گے اچھی نعمتیں کھاویں گے قوتیں پاویں گے حسن و
 جمال بڑھتا رہیگا یتقون من دخیی تحفہ ختامہ مسک اور ملکا جاویں گے ایک شراب
 جو خالص شراب ہے مہرئی ہوئی اسکی مشک کی ہی مومن جو ابراہیم علیہ السلام کا مکرنا لے دنیا
 میں برا کام کچھ نہیں کرتے جب بہشت میں اپنے گھر میں و تخت کے اوپر آرام سے بیٹھیں گے
 حور و نیکے ساتھ خوشیاں کریں گے سب طرح کی نعمتیں موجود ہووینگی علماں جو خوبصورت لڑکے ہیں
 خدمت کیواسطے پھرتے ہیں ہر ایک کام ان کے کرتے ہیں شراب پینے کے واسطے ان کے لاوینگے
 وہ بہشت کی شراب ہووینگی ایت سفید خوشبودار جسکے پینے سے ایک خوشی ہزار
 خوشی ہو جاوے گی ضرر نقصان غص کا شعور کا اس شراب میں نہیں خوشی لذت قوت ہر طرح کی

اس شراب میں زیادہ زیادہ پاویں گے اور اس شراب کے باسنوں کے مہو نیکے اوپر رشک کی مہرین ہو چکی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان شیئوں میں جو ان کے اوپر مہرین ہو رہی ہیں ان مہو نیکوں کو کھول دینا کسی کو حکم نہیں ان مہو ن کے ٹور نیکا جب میں بہشت میں پہنچے اپنے اپنے گھو نین داخل ہوویں گے ہر کوئی جوقہ چاہے گا جس میں اس کی مہر چاہے گا اپنے اگھر سے ٹورے گا وہ شراب پیوگا ان شرابوں کی بڑی عزت ہے جو اس طرح مہر کر رکھی ہے اور شراب ایسی نعمت ہے جو دنیا میں اس شراب کا ایک قطرہ کر نیو ب مرد دنیا کے جی اٹھیں سا کر غم پریشانیان دنیا سے جاتی رہیں ایسی بڑی نعمت ہے جو اللہ فرماتا ہے وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَبَّهْ وَاللَّذَا فَيُونَ اور ایسی بڑی نعمتوں میں چاہے رعبت کرین رعبت کر نیو ان نعمتوں کو طلب کرتے رہیں ایسی خوبیوں کو چاہتے رہیں وہ خود دھتے رہیں دنیا میں وہ کام کرین جن کاموں کے سبب آخرت میں بہشت میں ایسی دولت پاویں اس آیت میں تین اشارتیں ہیں ایک اشارت اس شراب کی تعریف میں سمجھنے والے کو چاہئے اپنے دل میں سمجھے جو جس نعمت کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے بھماتا ہے دو نیو لے رعبت کر نیو لے اپنی خواہشوں کی طرف جو ہر ایک کام میں دنیا کی ہر ایک خواہش میں دوڑتے ہیں چاہئے ان نعمتوں کو طلب کرین ان دولتوں کے پانے میں دوڑیں اس بات سے معلوم ہوتا ہے جو وہ شراب بہت بڑی ہی نعمت ہے جبکہ طلب کر نیو اللہ تعالیٰ رعبت دیتا ہے لایع ولا تاتاہی اور کوئی بڑی نعمت اس سے زیادہ ہوگی ایسی کچھ لذتیں خوبیاں خوشوقتیاں اس شراب میں بھر رہی ہیں جو ایسی شراب کے شیئوں کے اوپر رشک کی مہر کر رکھی ہے اور کیکو وہ بھید معلوم نہیں ہو سکتا جو میں بہشت میں داخل ہوویں گے اور وہ شراب غلمانوں کے ہاتھوں میں دینگے اس وقت وہ مہر توڑ کر پیویں گے تب اس شراب کا نفع اور قدر اور خوبی اور لذت جانیں گے دنیا میں اسکی حقیقت کو کون بوجھ سکتا ہے اور دوسری اشارت یہ ہے حکم کرتا ہے ہر وہ دگرا اس شراب کے طلب کر نیکا مومن کو چاہئے جو کچھ اچھے عمل اور اچھے کام اللہ تعالیٰ اور رسول نے فرمائے ہیں بجالاؤ اور جو کچھ برے کام برے عمل منع کئے ہیں ہرگز نہ کرے اور جو

اور جو کچھ بشریت کی راہ خطا ہو جاوے تو توبہ کرے بخشنے والی اپنے بنکودن کو مال کو جان
 کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کرے خدا کی راہ میں نثار کرے دیکو تو مقرر اس دولت
 کو پاوے اور تیسری اشارت یہ ہے اللہ تعالیٰ دنیا کے طلب کرنے والوں کو نہ نفس کی خواہشوں
 کے دھونڈھنے والوں کو منع کرتا ہے رات دن تم دنیا ہی دھونڈھنے میں لگے رہتے ہو دنیا
 کے مال کو طلب کرتے ہو دنیا کے واسطے ایک دوسرے پر حسد کرتے ہو لڑتے ہو پس میں خون
 خرابی کرتے ہو مگر جاتے ہو دنیا کے مال حاصل کرنے کے واسطے دور دور کا سفر کرتے ہو بیچ
 میں محنتوں میں پڑتے ہو بہت بڑی محنتوں سے جو مال کو ہاتھ میں لاتے ہو آخر کو چھوڑ کر مچاتے
 ہو اس مال کو وارث کھاتے ہیں پھر اس مال فانی کے پیچھے آپس میں لڑتے ہو کہتے ہو دوسرے
 دولت میں مال میں ہم بڑھ جاوے یا نہ ہو آخر کسی کے پاس کچھ نہیں رہنے والا ایسی چیز کی طلب میں
 کیون عمرانی کھوتے ہو ایسی چیز کو طلب کرو جو ہمیشہ رہے اسکا فائدہ لذت پاتے رہو ہمیشہ خوش
 بڑھتی ہیں وہ راجہ من کسب اور ملاپ اس شراب کا جو ابرار نیک کا پیو نیلے اس شراب کا
 نام حقیق مخموم ہے اسکا ملاپ تشنیم کا ہوگا عین تشنیم لھا المقترون وہ تشنیم ایک چشمہ ہے
 ندی ہے بہشت میں تشنیم اسکا نام ہے اسکا پانی مقرب لوگ پیو نیلے یہ چشمہ تشنیم کا عرش کے چھ
 سے آتا ہے بہشت میں مقربوں کی جو یلیوں میں جاری ہوتا ہے تشنیم کے پانی کے برابر بہشت میں
 کوئی پانی نہیں تیسری میں خوشبوئی میں مزین نفع میں قوت میں سب پانیوں سے بہشت کے زیادہ ہے اور
 یہ پانی خاص مقربوں کے نصیب ہے اور ہشتیوں کے پانی میں اس پانی کا ملاپ کر دیونگے جیسے دنیا میں شربت کے
 درمیان خوشبوئی کے واسطے گلاب ملائے ہیں بیدشک ملائے ہیں اور مقرب لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ نے
 فضل و کرم سے انکو اپنی درگاہ کا قریب بنا ہے اپنا نزدیک کیا ہے کمال انکو آپ سے بخش دیا ہے جیسے
 پیسہ میں صدق ہیں بعض بڑے ولی ہیں اور ابراہیم و من سلمان ہیں اپنی محبت سے حکم کے
 موافق کام کئے راہ چلے کمال کو پہنچے مقربوں کا بہت بڑا درجہ جسکو حق تعالیٰ نے آپ کمال کو
 میں پہنچایا ان ہی طرح کی بندگی میں کام کر نہیں سوا رضا مندی خدا تعالیٰ کے اور کچھ غرض نہیں تھی

جو کام کیا جو عمل کیا لائے نیری محبت اور اخلاص سے بچا کا اس سبب انکے پیئے کا پانی بہشت میں تسلیم
مقرر ہوا ہے جس پانی کے گھرے کی اور جو بنی کی کچھ تعریف بیان میں کسی آدمی کے نہیں آسکتی اور
ابراہیم اپنی محنت سے سعی سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے راہ چلا چھ کام کئے کمال کے درجن کو
پہچے مرتبے پائے انکے عمل کی نہیں کچھ اپنے دلی خواہش بھی ملی ہوئی ہوتی ہے ورنہ سے چھوٹنے کی
غرض ہے بہشت میں پہنچنے کی غرض ہے اور اخلاص انکا اور بہت غرضوں میں ملا ہوا ہوتا، خدا تعالیٰ
کی رضامندی بھی چاہتے ہیں اور اور بھی غرضیں رکھتے ہیں اس سبب سے انکے واسطے حقیقی مقرر ہوا
اور اس میں تسلیم کے پانی کا ملاپ ہو دیکھا اسی واسطے فرمایا جو سعی کر نیوے کو چاہئے حقیقی کے پانی
کی سعی کریں رعیت کی ہیں جس پانی میں تسلیم کا پانی ملاپ ہے محنت کر نیوے مل سکتا ہے اور نر تسلیم کا پانی
نرے فضل و کرم پر موقوف ہے اس میں محنت کے کیسے گوارہ نہیں اور اس تسلیم کی تعریف بیان باہر ہے جو میں
آیا ہے کہ کے شرک و مشرک جو ایمان نہیں لائے ابو جہل اور ولید بن خیرہ اور عاص بن وائل اور جابر
سامعی تھے جب حضرت رسول اللہ کے بعض اصحاب کو دیکھتے تھے وہ اصحاب جو فقیر نادار تھے حضرت غبار
حضرت بلال حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کہتے تھے کرتے مسخریان کرتے اس صورت میں
یہ ہم کہتے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کے بیان میں بھیجیں ان الذین اَجْرُہُمْ تَحْقِیْقٌ مَے آدمی
جو مشرک ہیں گناہوں کے درمیان دو بے ہیں کا نواہن الذین اٰمَنُوا یُصْحٰکُوْنَ اَن لَّوْکُون
سے جو ایمان لائے ہیں ہستے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمۡ یَتَغَامَرُوْنَ اور جب گذرتے ہیں
بہم مشرک مومنوں کے اوپر غمزہ کرتے ہیں آنکھوں سے ابرو اشارتیں کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں مسخریان
کرتے ہیں وَاِذَا اَقْبَلُوْا اِلَیْہِمْ اَقْبَلُوْا فَاِکْہٰیہِمْ اور جب یہ کا فر اپنے اہل کے پاس جاتے ہیں
اپنے گھر و نہیں پھرتے ہیں مومنوں کے اوپر ٹھٹھے کر کر اور کا فر کے پاس جاتے ہیں خوشوقت جاتے ہیں
ہستے ہو پھرتے ہیں اور یارسے ملک مومنوں کے اور بنیاد کرتے ہیں خوش ہو میں وَاِذَا دَاوَعْتُمْ اور جو وقت
کا فر منافق مومنوں کو دیکھتے ہیں قَالُوْا اٰھُوْا لَہٗ لَصَآءُوْنَ کہتے ہیں یہ ہم کا فر منافق مشرک
مومنوں کو دیکھ کر یہ لوگ تحقیق گمراہ ہیں باپ ادوں کی راہیں چھوڑ دین ہیں اسی گمراہی کو مومنوں کے

اور ثابت کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْ کافرون منافقون کے جی میں
 وَمَا اَرْسَلْنَا عَلَیْکُمْ حَافِظِیْنَ اور ہم کا فر نہیں بھیجے گئے انہوں میں پر نگہبان اَنْ
 کافرون کو مومنوں کا رکھوالا مقرر کر کے نہیں بھیجا جو ان کی نیکی بدی کو دیکھتے
 رہیں اپنی راہ میں چلاوین اور سچی راہ میں نہ جانے دیوں دنیا میں ہم لوگ
 کچھٹھے مسخری کی باتیں کرتے ہیں کرپوں آخرت میں کیا کریں گے اسکی حقیقت اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یُحْکَمُوْنَ پھر ہر دن قیامت کے
 روز وہ لوگ مے آدمی جو مومن ہیں اللہ و رسول کے حکم پر ایمان لائے ہیں
 کافرون سے کافرون کے حال دیکھنے سے ہنسینگے عَلٰی الْاَکْثَرِ اَکْثَرُوْنَ تھوکنے
 اوپر وہ تھکتے جو اہر سے جڑے ہیں جنہوں میں یا قوت کے موتیوں کے بیٹھ کر
 مومن نظر کریں گے دوزخیوں کے احوال کو دیکھ کر حقیقت آگ میں دوزخی جلیں گے
 زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹیں گے عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ مار کھاؤں گے دلیل ہووینگے
 خوار ہووینگے اسوقت مومن خوش ہووینگے آپس میں بیٹھ کر ہنسیاں کریں گے اور خبر میں
 آیا ہے وہ لوگ مے کافروں دنیا میں مسلمانوں کے اوپر ٹھکا کرتے تھے ہتے تھے جب
 دوزخ میں پڑیں گے آگ میں جلیں گے فرشتے ایک دروازہ بہشت کی طرف سے کھول دیوینگے
 اور ان دوزخیوں کو کہیں گے آؤ ستاب آؤ بہشت میں چلو پھر یہ دوزخی بہت محنت کر کر
 خرابی سے دروازہ کھلنے لگے اسی وقت فرشتے دروازہ بہشت کا بند کر دیں گے یہ کافر مشرک ٹھنڈے
 ہو کر بچاؤں گے بہت غم کریں گے غمگین ہوں گے پھر دوزخ کے فرشتے انکو گھسیٹ کر برہ حال سے
 دوزخ میں ڈال دیوں گے اسحال کو دیکھ کر مومن خوش ہوئیں گے دنیا کی باتوں کو یاد کریں گے
 دوزخیوں کو یاد دلاوینگے هَلْ تَوْبُ الْکُفَّارِ مَا کَانَ لَوْ اَیْضًا لَّوْنَ حقیقت تو اب پاپا
 کافرون نے جزا پائی بدلا پاپا کافرون نے فعلوں کا مومن کا جو دنیا میں کرتے تھے
 ٹھٹھے مسخریان مسلمانوں کے ساتھ ہر دن قیامت کے روز مومنوں کے دل

خوش کریں گے واسطے دشمنوں کے وہی بد لاد یا جو دنیا میں مسلمانوں مومنوں کے ساتھ
 مسخری کر کر اپنے دل کو خوش کرتے تھے اور مسلمانوں کو عنکبوت کرتے تھے ناخوش
 کرتے تھے اس کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وہی معاملت کی جو ان کو
 آخرت میں ان کی بدکاری کے سبب بد بختی کے ثبوت عنکبوت کیا بڑے غم میں آلا
 ہمیشہ ان عمنوں میں رہیں گے عذاب کھینچے رہیں گے اور مسلمانوں کو جو غم
 کھاتے تھے صبر کرتے تھے اپنے ایمان میں مسلمانوں میں زیادہ قائم ہوتے تھے
 آخرت میں بہت خوش کیا بہت بڑی خوشوقتیان بخشن ہمیشہ دے خوشحالوں
 میں رہیں گے مومن مسلمان کو چاہئے جو اس آیت کی نصیحت کو سن کر اپنے دل میں
 رکھیں جگہ دیوین اور خدا کے کسی بندے کے ساتھ ٹھٹھا مسخری نہ کریں کسی کو حقیر نہ
 غور نہ کریں ہر طرح کے اچھے برے عمل کی جزا بدلا آخر کو ہر کوئی پاوے گا ایک ذرہ
 تفاوت نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے
 اچھے کاموں کی توفیق بخشے برے کاموں سے بچا رکھے آمین آمین آمین

سورۃ اشفاق

کی نبی پچیس آیتوں ایک سو نو کلمے چار سو تین حرف ہیں کافر پوچھتے تھے قیامت کس طرح
 ہوو گی کب ہووے گی قیامت کے ہونے میں کیا کچھ ہووے گا اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا كُنَّا اَوْ اَفْتَقْتُ جَوْتُ اَسْمَانِ پھٹ جاوینگے پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے
 صورت کے چوکنے سے آسمان کی میت سے فرشتوں کے اترنے کی واسطے جو ہر ایک آسمان ٹوٹ گیا
 اس آسمان کے فرشتے اتر کر حشر کے میدان میں سب آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے
 گھیر کر کھڑے ہووینگے وَاِذْ نَتَّلُوْهُنَّ اَوْرَسْنِیْگا آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کو
 قبول کر گیا فرمان کو حکم ہوو گیا ٹوٹ پھوٹ جاوینگا وحشت اور سزاوار ہی آسمان کو

حکم خدا تعالیٰ کا قبول کرے حکم کے تابع ہووے وَاِذَا لَمْ يَرْضَ مَدَّتْ اور جب
 زمین بڑھائی جاوے گی اول آخر کی خلق جمع ہووے گی اگلے پھلے مرے سب جیونیکے ان سب کے
 کھڑے ہونیکے واسطے لینا و خور اُوزمین کا بہت بڑھ جائیگا بطرح چمڑے کو کھینچ کر
 ہین اس طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کو کھینچ کر بڑھاوینگے مشرق سے مغرب
 تک زمین میں اونچا نیچا کچھ نہ رہیگا پہاڑ اکھڑ جاوینگے دریائے خشک ہو جاوے گی گرھا
 خندق آئین کچھ نہ رہیگا تمام زمین ہوار ہو جاوے گی برابر ہو جاوے گی وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا
 وَتَخَلَّتْ اور باہر نکال ڈالیگی زمین جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے اور سب مرے
 زمین سے نکھلنے کے اور زمین خالی ہو جاوے گی زمین کے اندر کچھ نہ رہیگا سب جی اٹھنے لگے
 وَاِذْ نَتَّ لَوْهَا وَحَقَّتْ اور سیلیگی زمین خدا کے حکم کو جو کچھ زمین کو حکم ہووے گا بجالا دے گی
 حکم کو قبول کرے گی اور لائق ہی زمین کو جو حکم خدا تعالیٰ کا بجالاؤ تفاوت نکرتے جیسے
 حقیقتیں ظاہر ہونے کی جی قیام ہوگی سب کوئی نے سر سے جیونیکے زندہ ہووے گئے ہر ایک کا
 حساب ہووے گا کا فرق کار و خیز پیش نیگے خدا میں گریگے اور یوں مسلمان نیک کا بہت
 میں داخل ہووے گئے ثواب پاوے گئے اور یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان کے حق میں
 فرمائی وَاِذْ نَتَّ لَوْهَا وَحَقَّتْ سزاوار ہی لائق ہی آسمان زمین کو حکم کے تابع ہیں
 اس میں اشارت ہی جو زمین آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ہاندھے ہوئے کھڑے
 ہیں جب تک حکم ہی قائم رہو قائم ہیں جب حکم ہووے گا ٹوٹ جاوے گا ٹوٹ جاوے گا اور
 اسی طرح ہر چیز دریا پہاڑ و درخت آگ پانی سب پیدا پیش ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے
 حکم میں قائم ہیں ایک بال برابر تفاوت کرنے کی کسی کو قدرت نہیں جس کام میں
 جس کے حکم ہووے ہی ہے اختیار کرتا ہی آسمان چاند سورج ستارہ و ملک و حکم ہی پھرتے
 رہو پھرتے ہیں کبھی آرام نہیں کر سکتے ایک دم نہیں ٹھہرتے زمین کو پہاڑ و ملک
 اور خور و ان کو حکم ہووے ہی کھڑے رہو حرکت ملت کر و کھڑے ہیں حرکت نہیں کر سکتے

اسی طرح ذرہ ذرہ جس کام میں فرمایا ہے اسی کام میں چلا جاتا ہے تاہم ہر آدمی
بے حکمی کرتا ہے بفرمانی میں چلا جاتا ہے حکم نہیں مانتا ہے جس کام کرنے کو فرمایا ہے
نہیں کرتا اسکا اٹھا کرتا ہے جس کام کو منع کیا ہے وہی کام کرتا ہے یہ تمام سبب
اختیار کا ہے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کا اختیار نہیں بخشا ہر ایک چیز کو
جو کام فرمایا ہے اس کام کی قدرت بخشی ہے اور کام کی اسکو قدرت نہیں بخشی تو
اس واسطے بغیر اختیار وہی کام کرتا ہے اور کام نہیں کر سکتا ہے آدمی کے تین سبب
طرح کی قدرت بخشی ہے جو کام چاہے سو کرے جو چاہے سو کرے جہاں چاہے وہاں
جاو جہاں چاہے بیٹھے نقصان کی طرف جاو کمال کی طرف جاو کینکے بدی کی راہ
اسکے اوپر کھول دیتے ہیں نقصان کے کمال کے اسباب کے کچھ تیار کر دیتے ہیں ہر ایک
کام کا مختار کر دیا ہے پھر آدمی جو اپنے دل میں سمجھے تو جانے اللہ تعالیٰ نے آدمی
کے اوپر بہت بڑا فضل کیا ہے بڑا احسان کیا ہے جو بہ اختیار کی نعمت بخشی ہے جو چیز
کیسے کیسے پیدا ہوئی نہ بخشی تھی آدمی کو بخشی ہر کام کرنے میں اسکے ہاتھ پاؤں کھول
دیتے اسی واسطے اسکے اوپر اپنی طرف سے پیغمبر بھیجے اپنے کلام بھیجے اچھی برسی راہ
کی خبر دی بھلا بڑا اسکو سمجھا دیا پھلے برے کام نہ دے اور اس اختیار دینے کے
سبب اسکے اوپر آپ زبردستی نہ کی چیز نہیں کیا جو وہ خود جبر کرے چاہتا اختیار نہیں
دیتا ایک راہ میں لگا دیتا ہے اختیار اسی کام میں چلا جاتا کچھ عذاب ثواب نہ پاتا تو
واسطے تمام خلقت کو اور فرشتوں کو اختیار نہیں دیا عذاب صواب بھی انکو نہیں ہوتا تو
کو اختیار دیا ہے عذاب ثواب بھی اسی کی واسطے رکھا ہے دوزخ بہشت بھی اسی کے
واسطے پیدا کی ہے فرمایا ہے سب اسباب تمھارے واسطے پیدا کر دے ہیں جو کوئی
اچھا کام کرے گا اچھا بدلہ دیا جائے گا بڑا کام کرے گا بڑا بدلہ دیا جائے گا آدمی کو چاہئے اس نعمت
کی قدر بوجھے شکر احسان کا بجالاؤ اور شکر اس نعمت کا بجالاؤ اور اپنی قدرت کو پہنچے

اختیار کو اللہ کی مرضی میں رضا میں خرچ کرے جو کام فرمایا ہے وہی کام بجا لاویے
اپنا اختیار خداوند کے اختیار میں دیکو جو کچھ کام پروردگار نے اسکے واسطے اختیار
کیا ہے اسی کام کو اختیار کرے اور جو کچھ کرنے کو منع کیا ہے مکرے آپ کو اپنے اختیار
سے اس پاک پروردگار کے اختیار میں بے اختیار کر دیوے تب اپنے کمال کو پہنچے
دین و دنیا کی سعادت خوبی پاک و پھر اس درجہ کو پانا ایسی بڑی دولت کو پہنچا بہت بھاری
کام ہے بہت محنت کا کام ہے بہت طرح کے علم حاصل کیا چاہیے کہ کیا چاہیے کہ
فضل سے اس مرتبے کو پہنچے پھر بہت محنت کرنی جو آدمی کو درکار ہے اسکا سبب
یہ ہے آدمی اسفل سافلین میں جو اسنت کے درجے میں پڑا ہے اس دنیا کے گہرے
کوئے میں ڈوبا ہوا ہے دنیا ہی کے کام کرنے جانتا ہے دنیا ہی کی باتیں اسکی نظر
میں آتی ہیں ہزاروں طرح کے خیال خطروں میں گرفتار ہے اچھا کھانا اچھا پینا اچھا
گھر ہزاروں طرح کی نعمتیں زیب ذمیت رو پاسونا دنیا کا یاد آنا ہر طرف اسکا
دل دوڑنا اپنے اختیار کو قدرت کو دنیا کی خوبیاں پانچین خرچ کرتا ہے آخرت سے بھول
راہی اپنے ہمیشہ کی خوبی کی ہیشگی کی دولت کی راہ چھوڑ دی ہے ہمیشہ کی بادشاہی پانے
کے کام نہیں جانتا اور جو کوئی دانا اس نادان آدمی کو وہ راہ بتا دے کام سکھا دے
تو نہیں سنتا نہیں سیکھتا اور جو سننے اور سیکھنے تو بھی ایسا دنیا کے کاموں میں گھرا رہتا ہے
سے کام جو آخرت کے پانے کے کام میں نہیں کرتا انکاموں کو بہت بڑی محنت جانتا ہے
مشکل بوجھتا ہے اور جو کوئی کرتا ہے تو بڑی سختی سے کرتا ہے اور رسبات کو نہیں
جانتا جو بغیر اس محنت کے کئے بغیر اس سختی اٹھائے آخرت کی ہیشگی کی دولت پانے
سکو لازم ہے ضروری ہے جو یہ کام کرے اس راہ میں اپنے اوپر سختی اٹھانے
رسبات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا**
لَا يَأْتِيكَ إِلَّا سِدْرٌ آدمی تحقیق تو سختی سے کام کرنے والا ہے اپنے پروردگار کی

کی طرف محنت کا سختی کا کام کرتا ہے پھر ملاقات کر نیو الا ہے تو اپنے کام کے
 بدلے کو دیکھنے والا تو اپنے کاموں کی مزدوری کو ای آدمی نادان کیون بھول
 رہا ہے اس فانی دنیا میں رات دن دہم دہم یہ دنیا تیرے ہاتھ سے چلی جاتی ہے
 اور اسی دنیا کے کام میں رہتا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف اور بندگی میں جیت
 ہو چا لاک ہو محکم کے بجالانے میں محکم ہو سستی مت کر تجھ کو لازم ہے جو سختی کی راہ محنت
 اپنے اوپر اٹھا کام کہنے میں محنت کر رنج کھینچ اپنے روزی دینے والے کی رضا مندی حاصل
 کرنے کے واسطے کوشش کر سہی کر تجھ کو ضرور ہے اچھے کاموں میں محنت کرنی اللہ تعالیٰ
 کی خوشنودی یا نہیں بہت سختی اختیار کرنی اپنے نفس کی خواہشوں سے جن خواہشوں کا
 حکم نہیں دور بھاگنا ان خواہشوں کی طرف بھاگنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے میں اپنے
 تن کو بند نہ کرنا کو جان کو خرچ کرنا دل کو حکم میں لگانا یہ محنت دنیا میں تجھ کو کیا جائے
 آخر کو آخرت میں پروردگار کے حضور میں پہنچنے والا ہے اپنے عملوں سے جو کچھ سہی
 دنیا میں کی تھی اپنے کاموں کی جزا سے ملاقات کر نیو الا ہے مزدوری پائیو الا ہے
 جیسا کہ بگاڑا یا بگاڑا جو وقت بند و بکا حساب ہونے لگیگا نامے عملوں کے جو کچھ دنیا میں
 عمل کئے تھے ساری عمر کے کام کئے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں نے جلا دیئے سب تانیں
 ذرہ ذرہ یاد آو گی اچھے لوگوں کے نامے دینے ہاتھ میں دیوے لگے اور گناہ نگاروں کے
 نامے بائیں ہاتھ میں دیوے لگے فاما من اوفی کتابہ یہ دنیا ہوسوف بجا ہے جیسا کہ
 کیسیر پھر جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکے دینے ہاتھ میں پھر کتاب حساب کیا جائے
 اسکا آسان حساب و یقلب الی اہلہ مسرور اور پھر گیا اپنے اہل کی طرف خوش
 دے لوگ جو جسے میں سیدان میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ان کو حاصل ہوئی ہے
 دنیا میں اچھے کام کرتے رہے ہیں اور جو کچھ گناہ کئے ہیں بھول چکے سستی ان سے
 ہوئی ہے تو بکرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر مہربان ہے پھر کیا قیامت کے دن

کی وقت اول ان کی بدیوں کے نام لکھا و نیگے اس طرح سے چھپا کر دکھاو نیگے جو اور کسی کی نظر اسکے اوپر نہیں پڑ سکیگی بدیان اپنی دیکھنے کے ڈر جاو نیگے پھر خطاب ہوو گیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک بندے مومن کو اسی بندے کو نے دنیا میں ایسے ایسے گناہ کئے تھے فلانا گناہ فلانے دن فلانی جگہ وہ گناہ اس کی گنہین کیا تھا پھر ہمارا خوف تھا تیرے ولین سے تو ڈرتا تھا تو بہ کرتا تھا شرمندہ ہوتا تھا اپنے گناہوں پر غم کھاتا تھا مینے تیرے اس گناہ کو دیکھ کر پردہ ڈال دیا کسی کے آگے تیرا پردہ نہ بھاڑا گناہ بخشدے تیری تقصیر میں معاف کر دیں تیرے تین بخشا پھر اس مہربانی سے خوش ہو جائے گا تب نیکیوں کے اچھے کاموں کے نامے ظاہر کر کر اس کے دہنے ہاتھ میں دیو نیگے نب کے زور پر دھیککا بہت خوش ہوو گیا لوگوں سے کہیگا خوشی سے آؤ میرے عمل ناموں کو پڑھو دیکھو میرے اعمال اللہ تعالیٰ نے قبول کئے پھر وہ اسے حکم ہوو گیا عرض کی وہی طرف جائیگا تب خوشحال خوشوقت بہشتیوں میں اپنے بھائی بند خوش اقرار پائے اسٹاؤن سچے مومنوں مسلمانوں میں آئیگا خوشیاں کرے گا بے لگے لوگ میں جن کا حساب آسان ہوو گیا آسانی سے چھوٹ جاو نیگے اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے فرستے کچھ جھگڑا قضیہ لکے ساتھ لکریگے و آما من اوتی کتابہ و سراء ظہرہ فوفید عوا بنصرہ و یصلیٰ سعیرا اور جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکی بیٹھ کے پیچھے سے اسکی پھر کتاب ہی جو آید و کرے گا اپنے ہلاک کی اور ڈر آوے گا و زخم میں جلتی ہوئی آگ میں بے آدمی جو کافر تھے مشرک تھے منافق تھے سرکش تھے مشغور تھے اللہ و رسول کی رضا مندی حاصل کرنے کی ان کو کچھ فکر نہ تھی آخرت کا کچھ اندیشہ نہ تھا دنیا کے لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے میں عمر اپنی کھوئی دنیا ہی کے کام میں پیٹھ سے اچھا کام کچھ نہ کیا ان لوگوں کے بائیں ہاتھ میں انکے عمل نامے دیو نیگے پر لکھ کر طرح سے خودی سے فرستے داہنے ہاتھ کو ان کی

جیسا تھا ظلم کرتا تھا ناحق خون کرتا حرام کاریوں میں رہتا تھا انھیں کاموں میں انھیں باتوں
 میں خوش رہتا تھا اور مومن مسلمان ہمیشہ غمگین رہتا تھا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تھا
 اللہ رسول کے حکم میں چلتا تھا جو کام کرتا تھا سمجھ کر کرتا تھا جو دونوں جہان میں دنیا
 آخرت کی خیر خواہی پاؤ دنیا کو فانی جانتا تھا آخرت کو باقی جانتا تھا دنیا کی زیادتی
 کمی کے اور مومن کی خوشی ناخوشی نہیں تھی اپنے ایمان کے نقصان میں غم کھاتا تھا
 ایمان کی زیادتی میں اچھے کام کر نہیں خوش ہوتا تھا ان باتوں کے سبب مومنوں کو
 آخرت میں ہمیشہ کی دولت ہمیشہ کی خوشحالیان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فائدہ اور نیکی
 اور ان برے کاموں کے بری باتوں کے سبب کافر مشرک بے ایمان ہمیشہ کے غم میں
 پڑ جینگے حسرت کریں گے اور سبب ان کافروں کی خواری خذاب کا یہ ہے **اِنَّهُمْ كَانُوْا**
لٰكِن يَّجُوْزُوْنَ حَقِيْقَتًا وہ کافر دنیا میں گمان کرتا تھا جو مرنے کے پیچھے ہرگز پھر نہ نکلا
 نہیں کسی ٹھکانے میں باز گشت نہیں ہووے گی خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کر گیا
 اور وہ کافر بے ایمان کو یقین تھا جو ایک بار مکر و دوسری بار پھر کوئی جے گا نہیں
 قیامت کا حساب کا دوزخ کا بہشت کا منکر تھا آخرت کو سچ نہ جانتا تھا اپنے دہن
 کہتا تھا میں ہرگز مکر پھر نہیں جو نکلا دنیا میں جو کچھ دنیا کا جتنا سکون سولے دنوں
 حرام حلال کیا بات ہے کہاوت کی بات ہے پھر کون پوچھنے والا ہے و لکے ہوسا
 ابھی بنجائی تو کب جاوے گی ان گناہوں میں ایسے گناہوں میں رہتا تھا اس سبب
 اچھے کام چھ نہ کر سکا ساری عمر برے ہی کاموں میں رہا علی ان سر بلہ کان بلہ
 نصیر ان رجوع کرنا سچ ہی مرنے کے پیچھے جینا ہو گا حقیقت پیدا کرنے والا
 نکلا پالنے والا اسکا اس کافر مشرک کے کاموں کا دیکھنے والا ہے وہ کافر برا
 کام کرتا تھا حرام کاریوں میں ڈوبا ہوا تھا دل میں کہتا تھا میرے ان کاموں کو کون
 دیکھتا ہے اور جو کوئی بے ایمانی کی راہ سے ایسی بات کہے یا دل میں اپنے ایسی بات

گمان رکھے قیامت میں پھر کرو دوسری بار جیسے کہ حساب کتاب کو نہ مانے اور اور برسے
 کام چھپ کے کرتا رہی اور دہلیں جانے جو ان کا منو کو سرے کوئی نہیں دیکھتا نہیں جانتا
 اب گمان کو اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام سے دور کرتا رہی فرماتا رہی قیامت ہوو گی
 حساب کتاب بھلے برسے کا ذرہ ذرہ کر کر ہو دیکھا جو کوئی جیسا کام کرتا رہی نہک
 بد اسکا سپید اگر بنوا لاپانے والا روزی نے والا اسکے سب کا منو کو ذرہ ذرہ کر
 دیکھتا رہی کسی کی کوئی بات اس پاک خاوند کے آگے چھی نہیں کسی سبب سے یہ
 فرمایا رب پالنے والے کو روزی نے ملے کو کہتے ہیں جو جانتا نہیں تو روزی کی طرح
 سے دیتا رہی کس طرح سے پرورش کرتا رہی ہر دن رات میں وہ پاک پروردگار اٹھا
 ہزار عالم کی روزی پہنچاتا رہی چھ چوٹی تک سیکو نے روزی نہیں رکھا کسی بندے
 کے حال سے وہ خاوند بے خبر نہیں سب کچھ دیکھتا رہی سب کچھ جانتا رہی پھر اس بات
 کے اوپر تم کھاتا رہی پروردگار تعالیٰ جو ایک طرح کی بات کا جانتا کیا رہی بھائی
 کل بچھلی سب طرح کی حقیقتیں دیکھتا رہی فلا اقصیٰ بالشقیٰ پھر بد گمانان کا فروں کی
 اچھی نہیں قیامت کے منکر میں اپنے حال سے اپنے کاموں سے پروردگار کو بے خبر
 نہ جتے ہیں تم کھانا ہو نہیں تو گند کھاتا ہو نہیں شفق کی شفق سرخی کا نام ہے صبح
 شام کے سورج نکلنے ہوئے دھستے ہوئے آسمان کے کنار میں پیدا ہوتی ہے والیکل
 و ما وسیق اور تم کو گند کھاتا ہو نہیں گی اور جو کہاتے ہو کہ اس چیز کی جو جمع کرے اور
 ڈھانپ لےوے رات اور چیز کو اپنی تاریکی میں والقیہ اذا اشفق اور سو گند ہیں چاند کی
 جنوقت جمع ہووے نور اٹھکا اور تمام ہووے کا اٹھکے ہووے رات کا چاند ہووے
 لکھنا کہ طیفی طیفی اللہ اللہ میرا ہووے کچھ ہووے تم ایک حال کے نہیں ایک
 حال سے ہوتے ہاں بولتے کہ تم کو سوال پھر خبر کا حساب پھر گند ناظر طر پر ہووے
 بہشت کا حال ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے اعمال کی گواہی ہے تم

کھائی شفق اور رات کی اور چاند کی اس سوگند کی اس قسم کی حکمتیں اللہ تعالیٰ کو معلوم
 ہیں یا اللہ کے رسول کو معلوم ہونگی جتنا علم اللہ تعالیٰ نے چاہا بحث ہے اپنے رسول کو اور
 رسول کے طفیل سے امت کے لوگوں کو ہر ایک کے حوصلے کے موافق وہ خداوند کچھ بھی حکمتیں ہے
 کلام کی سمجھا بتا دیتا ہے ایک بھید ہے شفق کی قسم کھائی شفق اس سرخی کا نام ہے جو شام
 کو سورج کے ٹپنے کے نیچے مغرب کی طرف آسمان میں ظاہر ہوتی ہے ایک گھڑی کم وزیادہ رہتی ہے
 پھر چلی جاتی ہے اس میں اشارت ہے جو آدمی اپنے احوال کو دیکھے تو ویسا ہی پاک کوئی حال اس کا قائم
 نہیں خوشی ناخوشی صحبت بیماری تو نگر ہی فقیر دوستی دشمنی اچھا حال برا حال کوئی قائم نہیں دنیا
 میں کسی حال کو آدمی کے قرار نہیں ایک حال ایک وقت میں نظر آتا ہے جانتا ہے اسی حال میں ہمیشہ رہتا
 پھر دیکھتا ہے جو وہ حال رہا جاتا رہا آدمی کو چاہئے جو اپنے کسی حال پر بھروسہ نہ کرے اعتماد نہ کرے
 دولت جو انی فوت پر مغرور ہو کر پیسے شکر پر نہ پھولے بچا جو ہم ہمیشہ رہیگا جو کچھ اچھا کام اپنی آخرت
 کا کام کرنا ہو سو کر لیوے فرصت کی وقت کو غنیمت جانے جب وقت جاتا رہیگا افسوس کرتا رہیگا
 پھر کچھ ہاتھ نہ آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی اور آج چیر کی قسم کھائی جو رات اپنی اندھیاری
 میں تاری کی میں نے گھیر لیتی ہے ڈھانپ لیتی ہے مشرق سے مغرب تک سب خلق عالم اس کے اندھیار
 میں گھر جاتا کار بار دنیا کے چھوٹ جاتے ہیں سب کوئی سوہتے ہیں اس سوگند میں کافروں مشرکوں
 کی حقیقت پر اشارت ہے جو انکی روحیں ان کی جانیں انکی عقلیں ایسی اندھیاری میں ہیں جیسے آدمی
 رات اندھیاری میں سو جاتا ہے آخرت کے کام اچھے عمل نے اس طرح چھوٹتے ہیں جی طرح رات کے
 سو نیوالوں سے دنیا کے کار بار چھوٹ جاتے ہیں دل کا اندھے میں چل کی اور گمراہی کی تاریکی نے
 انکے دل کو گھیر لیا ہے ایمانی کی اندھیاری نے اندھا کر رکھا ہے عقلیں ان کی آخرت کے عمل سے
 پیچھے ہیں بے نور ہیں دنیا میں اندھے ہے اندھیاری میں آخرت میں بھی اندھے ہی اٹھیں گے دوزخ
 کی اندھیاری میں چلیجاویں گے اور چاند کی سوگند کھائی جو وقت نور اس کا پورا ہوتا ہے کامل ہوتا ہے اس میں
 ان ہونٹوں کی حقیقت پر اشارت ہے جو وقت آدمی کے دلمین ایمان اور مسلمانی کا نور آتا ہے اللہ

نہی اللہ تعالیٰ نے آخر کی آیت کے پیچھے بس گمان کو اذیت دے کر کیا ان کی خاطر جمع کی ان کو جدا کر لیا فرمایا اسطر کا عذاب ایسے کافروں کے واسطے ہی جو کافر ہیں کفر میں انکار میں مر گئے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اچھے عمل کئے ایمان کی برکت سے اچھے کاموں کے بدلے میں کچھ سب گناہ ان کے معاف ہوئے نہایت ثواب ان کے واسطے مقرر ہوئے کبھی خوشحالیاں ان کی کم نہ ہونگی ہمیشہ خوشوقت رہیں گے * سورۃ بروج * کی تائید آیتیں اور ایک مکملہ اور مختصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ سو گندہی آسمان کی جو صاحب بروج کا ہی بارہ بروج میں آسمان کے سورج ہر ایک بروج میں ایک مہینہ رہتا ہے ایک برس میں بارہ بروج تمام کرتا ہے اور چاند قریب بڑھائی دن میں ایک بروج کو تمام کرتا ہے اور ایک مہینے میں بارہ بروج آسمان کے پھر تمام کر لیتا ہے و نہایت کاتفاوت گھٹنا بڑھنا مہینوں کا برسوں کا شمار حساب چاند سورج کے پھرنے سے ان بارہ بروج میں معلوم ہوتا ہے اور ستارے آسمان کے ان بروج کے درمیان پھرتے ہیں اور چاند سورج اور ان تاروں کی گردش میں ہزاروں طرح کے فائدے اور حکمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کمال قدرت پروردگار کی اس کارخانہ میں ظاہر ہے اس سبب آسمان کی سو گند کھائی جو رات دن مہینے برس آسمان کی گردش میں چاند سورج کے پھرنے میں ہوتے ہیں اس زمانہ میں لاکھوں کڑوروں کا رخانے تاشے قدرت کے ہوتے جاتے ہیں یہ سب کچھ دنیا کے کارخانے میں وَاللّٰهُ الْمَوْعُودُ اور سو گندہی قیامت کے دن کی جو وعدہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے البتہ ہو و یگا وہ دن آسمان کی گردش کا نہیں قدرت سے پیدا ہو و یگا وہ ایک دن پچاس ہزار برس کا ہو و یگا اور اس وعدے کے دن میں جس پر قسم کھائی تین اشارتیں ہیں ایک قیامت کا دن دوسری جو ہر سفتے میں حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن تیسرے عرفہ کا دن جس کو حاجی حاضر ہوتے ہیں اور اس قیامت کے دن میں البتہ جزا سزا مقرر ہے وَشَآءِیْدٍ وَمَقْصُودٍ اور سو گندہی گواہ کی اور سو گندہی اس چیز کی جس کے لئے گواہی کی جاتی ہے شہد کے لفظ کہنے میں اول اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کرتا ہے

پاک پروردگار آپ گواہ ہی اول آخر کے سب خلق کے کام عمل دیکھتا ہے سب کے
 دلوں کے بھید جانتا ہے اور مشہود سب خلق ہیں اور سب کے کام اور نیتیں
 ہیں اور بعضوں نے کہا ہے شاہد ہمارے پیغمبر ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور مشہود حضرت کی امت ہیں حضرت نبی صاحب قیامت میں اپنی
 امت کے اچھے کاموں کی گواہی دیوں گے اور یہ بات ہے جو شاہد حضرت کی امت
 ہیں اور مشہود سب پیغمبروں کی امتیں ہیں جب قیامت کے دن میں حساب ہووگا
 ہر امت سے سوال ہووے گا جن لوگوں نے دنیا میں اچھے کام نہ کئے تھے منکر
 ہو جاویں گے کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے خبر کچھ آج کے دن کی نہ دی تھی ہم کو کچھ
 خبر نہیں تھی ہم لاچار تھے پیغمبروں کو حاضر کریں گے سوال ہووے گا میں نے تمکو
 ان لوگوں کی ہدایت کے واسطے جو بھیجا تھا اور اس دن کی خبر دینے کہا تھا کہ سب
 کو نبی سنیں اور اس دن کے واسطے کچھ کام کریں تم نے ان لوگوں کو خبر دی تھی
 یا نہ دی تھی تب سب پیغمبر عرض کریں گے اسی پاک پروردگار تو جانتا ہے ہم نے
 سب طرح ان کو خبر دی تھی جو مجھے کہنا تھا سو کہہ دیا تھا حکم ہووے گا میں سب کچھ
 جانتا ہوں تم اپنے سچ کا گواہ لاؤ پھر سب پیغمبر عرض کریں گے ہمارے گواہ شاہد
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں حضرت کی امت کے بڑے بڑے
 بزرگ حاضر ہووے گے سب پیغمبروں کے سچ پر اور نیک کاروں کی نیکی پر بدکاروں
 کی بدی پر گواہی دیوں گے اور یہ کہ شاہد عرفے کا دن ہے مشہود سب حج
 کر نیوالے ہیں قیامت کے دن میں عرفے کے دنوں کی صورتیں موجود ہووے گی
 ہر ایک عرفے کا دن اپنے حج کر نیوالوں کے ایمان پر گواہی دیوے گا اور شاہد
 جمعے کا دن مشہود جمعہ کی نماز پڑھنے والے ہیں جمعے کا دن بھی نماز
 پڑھنے والوں کے ایمان پر گواہی دیگا اور شاہد مسجد میں ہیں مشہود نماز

قرآن شکر میں کو سہ نہیں لگاتے مسلمانوں کے حکم احکام میں گردن نہیں رکھتے ہمارے نہیں پروردگار اپنے پیدا کرنے والے کی روزی دینے والی بندگی بجا نہیں لگا رہتا نہ غرور بہت بری باتیں ہیں ان غرور و تکبر بہت بڑا بدلتا بہت سے حالوں میں پڑنے لگے مومنوں کو لازم ہی جو تلاوت کر نہیں جب اس سورہ میں اس آیت کو پڑھے تلاوت کرے یا سنے سجدہ کرے یہ قرآن میں تیرہ اون سجدہ پھر اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کی حقیقت فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاوینگے کافروں کو کفر شرک میں مرنے لگے بل اللہ تعالیٰ ایک نبیوں بلکہ وہ آدمی جو کافر میں جھپٹتا ہے میں پیغمبر کو دروغ گو کہتے ہیں قرآن پر اللہ تعالیٰ کے کلام پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہیں یہ بڑی بد بختی کی بات ہے ایسی بد بختی کی شامت سے ایمان کی دولت انکے کیونکر سطح نصیب ہووے جو آدمی جاہل ہی ناواقف ہے کچھ اسے نہا نہیں سمجھا نہیں اور وہ آدمی جہالت میں کفر میں ہی جو وہ کچھ ہدایت کی بات سنے اللہ کے کلام اس کے کانوں میں پڑیں رسول کی حدیث سننے اول آخر کی بات سمجھے سوچیں پڑے تو امید ہے جو ایمان لاو مسلمان ہووے اللہ و رسول کے حکم کو دل و جان سے قبول کرے اللہ کی بندگی میں یا د میں اخلاص میں اپنے دین دنیا کا بھلا جانے اچھا کام کرے ہر کاموں کو دور بھاگے ہر حالوں کی نجات پاوے اچھے حالوں میں ہمیشہ رہے چارے اور جو آدمی اللہ و رسول کے کلام کو سنے اور نہ سیکھتے ڈالے ان باتوں میں کچھ نا امل ہدایت کی باتیں دل میں ٹھہراوے اور جسے بھڑکنا نہیں زمین خدا کے کلام کو رسول کی حدیث کو جھٹلاوے جھوٹ کی تہمت لگاوے وہ بہت بڑا کج بخت ہے اس سبب اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی نعمت نصیب نہیں کرتا ایسا سب سے فرمایا ہے کافر ناواقف نادان نہیں بلکہ واقف ہو کر جھٹلاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اور خدا تعالیٰ و اناتر ہی بہت جانتا ہے ان شراروں کو جو جھٹلاتے ہیں اپنے دلوں میں دین کی دشمنی اللہ و رسول سے پیرا رہا ان پوشیدہ آپ میں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ کیسے جمع کر سکتے ہیں فلیسیر ہم بعد آپ آئیم پھر خبر دو یا محمد خوشخبری سنا دو ان کافر و نکو بڑے سخت عذاب کی درد دکھ دینے والے عذاب کی کہو ان کافروں سے کافر و کجی بہ حقیقت ہے کہ اپنے دلوں میں دین کی دشمنیاں کینے بھر رکھتے ہیں جو تم اچھے کام نہیں کرتے ہو ہمیشہ کے عذاب میں دو رنجیں پڑو گے

برسی طرح اگ میں جلتے رہو گے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ لَہُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ
 سوئے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے خاص کر ان لوگوں کی واسطے ہی فردوسی
 بے نہایت جو ہرگز کم ہووے گی بھی گھٹنے کی نہیں اس آیت میں مومنوں مسلمانوں کی دولت کا
 بیان فرمایا جو آدمی پہلے سے اللہ و رسول کے کلام سنکر ایمان لائے اچھے عمل کرنے لگے کچھ دشمنی
 انکار نیراری لے سکے لون میں نہیں ہی حضرت نبی صاحب کی ہدایت سنی سمجھے اپنے دل کے صدق سے
 تابع ہوئے جو کچھ فرمایا سو کرنے لگے اور جو کچھ منع کیا سو اس کام کی طرف نہ گئے اور ان لوگوں کی
 کا بیان ہے جو ان پہلی دعوت میں ایمان نہ لائے انکار کیا دشمنیاں دلون میں رکھیں لڑائیاں کھین
 مومنوں کو قتل کیا مارا پھر آخر کو ایسا سبب ہوا جو مسلمان کے دین کا سچ انکے اوپر معلوم ہوا یقین آگیا
 اپنے انکار سے مخالفت سے بیزار ہو گئے اپنی بے ادب و پزیر فوس کیا غم کھایا آخر کو سچے دل ایمان لاکچھے
 مسلمان ہو حکم کے تابع ہو خلاص سے اچھے عمل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے انکو اوپر فضل کیا انکا ایمان
 کو مسلمانوں کو قبول کیا انکے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا سچے مومنوں میں داخل کیا انکے
 اچھے عملوں کا بدلہ اچھی فردوسی مقرر کی ان کو ان لوگوں سے جو کافر رہے کافر رہے جدا
 کر لیا اس واسطے پہلی آیت کے پیچھے اس آیت کو بھیجا اول فرمایا لوگ جو کافر ہیں قرآن کو پیغمبر کو
 جھٹلاتے ہیں اللہ تعالیٰ جو جانتا ہی جو کچھ اپنے دلون میں دشمنیاں رکھتے ہیں ان کو دردناک
 عذاب کی خوشخبری دو کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے اس فرمانے نے نا امید کی کی خیر چھٹا نیا لون
 کو دشمنیاں رکھنے والوں کو انکار کر نیا لون کو بہت مومن مسلمان ایسے تھے جو اول قرآن کو جھٹلاتے تھے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہتے تھے دشمنیاں کینے دلون میں مسلمانوں سے کہتے تھے مٹتے تھے مسلمانوں
 پہلے بے ایمان کرتے تھے پھر ہدایت پا کر دل انکے ٹھکے دین کا سچ انکے اوپر ظاہر ہو گیا دل جان سے
 مسلمان ہو پھر ان آیت کے اثر سے اس آیت کے سننے سے اپنی حقیقت کے اوپر نظر کی دیکھا بھی
 اول ان باتوں میں بہرہ بخشی تھی ہوئی تھی ڈر سے نا امید ہوجا کا گمان کیا ہمیں ہم بھی ان کافروں
 میں نہ ہو وین ان بے ادبوں کے بدلہ میں ہمارے اوپر بھی بہرہ ہمیشہ کا عذاب نہ پڑے غم کھانے کا ٹھکانا

اور رسول کی خبروں کو پہنچ جاتا ہے یقین کرتا ہے حکم احکام کو قبول کرتا ہے دل اس کا اس نور
 سے روشن ہوتا ہے اول ایسا روشن ہوتا ہے جیسا پہلی رات کا چاند جیون جیون بن کا علم سیکھتا ہے
 یقین کا نور زیادہ ہوتا ہے مسلمان کے ظاہر باطن کا کام کرتا ہے دلی کشنی بڑھتی جاتی ہے
 جیسا ایمان اور مسلمانین پورا ہو جکتا ہے تمام دل روشن ہو جاتا ہے چودھویں رات کے چاند سا ہو جاتا ہے
 جو آدمی ایماندار ہے پورا مسلمان ہے دنیا میں روشن ہوا آخرت میں بھی روشن ہو جاتا ہے ایمان کی
 روشنی میں آسانی سے بہشت میں پہنچ جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال پر تین کھانے
 آدمی ہمیشہ ایک حال پر تین ہر کوئی ایک حال سے اور حال میں گردش کھاتا جاتا ہے کچھ سے کچھ ہوتا جاتا
 ہے اچھا حال ہو یا برا حال ہو وہ پاک پروردگار ہر حال آدمی کے خبردار ہے سب کا کو
 دیکھتا ہے کوئی حال کسی کا ہو گا اس خاوند سے چھپا نہیں اول آخر کا احوال فرہ ذرہ نکتہ نکتہ
 معلوم ہے ایک وقت نقطہ تھا پھر حلقہ ہوا ہونہا پھر مضغہ ہوا گوشت کا ٹکڑا بنا پھر ہاتھ پاؤں اٹھے
 کان پیدا ہوئے سارے بدن کی صورت تیار ہوئی پھر روح حکم سے تین پری بھر کے ہوا دنیا میں آیا دودھ پتیار ہوا
 اور پروردگار نے اس کے ہاتھ دائیں کے ہاتھ پرورش کروایا پالا پلایا پھر لڑکانے کے حاملین آیا
 کھلتا رہا کھاتا پیتا رہا پھر جوان ہوا ہر کام کے لائق ہوا قوت زیادہ ہوئی قوت کی روزی کے پیدا کرنے کی
 راہ سیکھی نوکری چاکری سوداگری چھیتی کام سب کرتا رہا پھر ادھیر ہوا آخر کو بوڑھا ہوا یہاں تک کہ بہت
 بوڑھا ہوا ضعف کی سستی کی حالت آئی مرنے کے حاملین پہنچا آخر کو مر گیا اس حال تک مومن کا برابر تین
 سب کی کے اوپر یہی حال گذرتے ہیں پھر گورین اور قیامت کے روز کا فر کے اوپر جد سے احوال آتے
 ہیں مومن کے اوپر جد احوال آتے ہیں سچے مومن کے اوپر قبر میں ایمان کی برکت سے اچھے عملوں کے
 سبب اچھے حال آتے ہیں خوشیاں آتی ہیں پھر قیامت میں اچھی صورت ہو کر اٹھیں حساب کی آستان
 ہو نیکی نامے علموں کے فہنے ہاتھ میں آویں گے نیکی کا پلاترازو کا بھاری ہو ویا بلطراط آسانی سے
 شتاب گذر جاوے گا دوزخ نظروں سے مومن کے چھپی رہیگی حوصلہ کو ترکا پانی پیوے گا اور سب
 طرح کی خوبیاں اور خوشیاں آرام دیکھتا ہوا بہشت میں داخل ہووے گا ہر ساعت ہر لمحہ

ایسی ہی طرح کی خوشیاں آرام لذتیں خوبیاں ہمیشہ پاتا رہیگا اور کافر مشرک نے ایمان قبر میں بے ایمانی کے سبب خرابیوں کے احوال برے احوال آتے رہینگے ایک حالکے دو سہ احوال زیادہ خواری کا عذاب کا ہونا قبر کی تنگی وحشت اندھیا رعباب گزرونگا لگنا سانسوں کا بچھوونکا کاٹنا آگ میں جلنا ہر طرح کی بلاؤں میں گزنا ہر ایک صورت میں جیسی جیسی بری خصلتیں دنیا میں تھیں انھیں خصلتوں کے موافق ہو جانا کتے کی بلی کی چوہے کی گدھے کی سورت کی صورت میں اور اور جو انون کی صورت میں ہونا حرص تکبر فساد احمقانہ شہوت کفر فریب غصہ حسد کینے کے سبب اور سوائے ان خصلتوں کے جیسی خصلت جس حیوان کی جس کسی میں غالب ہوو گی ویسی ہی صورت اسکی اسی حیوان کی جیسی ہو جاو گی اور ویسی ہی صورت میں عذاب پائے گی پھر قیامت کے دن بھی اسی حیوان کی صورت ہو کر اٹھے گا پھر قیامت کی ہولمیں سختیوں میں پڑے گا جیسا ہزار برس کے دن میں کھڑا رہنا بھوکھ پیاس ۲۰ گھنٹہ آفتاب کا نزدیک ہونا دھوپ میں اسکی جلنا اور نہاروں طرح کی سختیں سختیاں کھینچ کر دوزخ میں پڑنا پھر ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہنا اور دوزخ میں ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں زیادہ زیادہ عذاب میں چلے جانا کافروں مشرکوں کے اوپر پہلے احوال انیولے میں اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے ان سب کے حال سے نجات بخٹے جو آدمی سمجھے بوجھے ایمان اور مسلمانی میں کیا بڑی دولت ہے تو اب چاہئے کہ اپنے دل کو اور جان کو ایمان اور مسلمانی میں فدا کرے دل اور جان ایمان اور مسلمانی کو قبول کرے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَاَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ مِّنْ دُونِ الْيَوْمِئِذِ** ان کافروں کے تین جو ایمان نہیں لائے بلکہ سبھی کس بد بختی نے گھیر لیا ہے ان کافروں کو ایمان اور مسلمانی کی دولت سے نہ پرہیز نہیں اللہ و رسول کے حکم احکام قبول نہیں کرتے آخرت سے کچھ غرض نہیں رکھتے مرنے کے سمجھے جو کچھ حال گذرے ان احوالوں کی کچھ فکر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن سے نعمت کو اور محمد کی ہدایت کو نہیں مانتے نہیں لیتے بڑی سکرٹی کرتے ہیں **وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْمَعُونَ** اور جو وقت پڑھا جاتا ہے انکے اوپر قرآن سجدہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعظیم نہیں بجالاتے

پڑھتے والے ہیں ان کو ایسوں سے حاجی مصلیٰ نماز پڑھنے والے بہت میں داخل
 ہووینگے اور شاہد زمین ہیں مشہود عمل کرنیوالے ہیں جن کنھین نے جب کچھ کام
 زمین کے اوپر کیا ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین اس کی گواہی دیوے گی
 اور شاہد فرشتے گواہی دینگے کہ ان کا تبین ہیں مشہود سب بندہ ہیں ہر ایک بندے کے سب
 طرح کے عملوں کی گواہی دیوینگے اس شاہد مشہود کی قسم میں کئی قسمین ہوئیں
 قسم کی اللہ نے اس قصے کے اوپر جو آگے بیان فرمایا اس میں اشارت ہے جو
 کفر کا اور کافروں کا آخر کو براہی اور مومنوں مسلمانوں کا آخر کو طرح بھلا قصہ
 یہ ہے فَمَا يَقْتُلُ أَصْحَابُ الْأَخْذِ ذَاتِ الْوَقْدِ مارے گئے ہلاک کئے
 گئے اہل خندق کھائیاں کھودنے والے گڑھے کھودنے والے آگ بھری
 انیدھن سے لغت کئے گئے خدا کی رحمت سے ناامید ہوئے محروم ہوئے
 خندق کے گڑھوں کے پاؤ چھٹیوں کے لکڑیوں کی جلتی ہوئی آگ کے یار اللہ
 کی رحمت سے دور ہر ہلاک ہوئے عذاب میں پڑے وے لوگ جنہوں نے زمین
 میں کھود کر بڑی آگ جلائی تھی لکڑیاں آگ میں ڈال ڈال کر مومنوں کو اس
 آگ میں ڈالتے تھے جلاتے تھے إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ جب کافران گڑھوں کے کنارے
 کے پاس کناروں کے اوپر بیٹھے تھے بڑے بڑے سردار کافر تخت بچھا کر
 ان تختوں کے اوپر بیٹھے والے تھے وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ اور
 کافراں کام کے اوپر جو مومنوں کے ساتھ کرتے تھے حاضر تھے دیکھنے والے
 تھے مومنوں کو آگ میں جلاتے تھے عذاب کرتے تھے رحم نہ کرتے تھے
 ان کے جلنے میں خوش تھے مومنوں کے جلنے کا تماشا دیکھتے تھے
وَمَا نَقْمُوا لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اور عیب نہ پکڑا انکار نہ
 کیا ان کافروں نے مومنوں سے تو اس بات کے جو وے مومن ایمان لگے گا

رکھتے اللہ تعالیٰ کے اوپر وہ خاوند جو غالب ہے تعریف کے لائق ہی سو ہر حال
 اسی خاوند کو سراہنا صفت کرنی جو خوبیوں کے سزاوار ہے اور ان مومنوں میں
 اور کچھ عیب نہ تھا جن سے ایسے کا فسوس دشمنی رکھتے تھے اور کہتے ان سے نکال دیتے
 اور انکو جلا تے تھے سوائے اسکے جو اللہ تعالیٰ کے اور ایمان رکھتے تھے خدا کو ایک جانتے
 تھے اپنے دل سے جان انھوں نے خدا کا حکم قبول کیا تھا خدا کے حکم پر رضی تھے وہ خدا
 جو سب کے اوپر اسکا حکم غالب ہے جو کچھ چاہے سو کرے اسکے غضب سے خدا سے ڈرنا سب
 بند و مومنوں سے ہے اور کب طرح کی خوبیوں کی تعریف کرنی اسی خاوند کو لازم ہے اس
 خاوند کے فضل کی محنت کی مہربانی کی امید رکھا چاہئے الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وہ خاوند جو اسی کا ہی ملک آسمان و زمین کا بادشاہی آسمان زمین کی
 اور کسی کی نہیں اسی پروردگار کی ہے وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور اللہ تعالیٰ ہر
 چیز کے اوپر گواہ ہے شہید ہے ہر حقیقت کو جانتا ہے جو کوئی جو کام کرتا ہے ذرہ ذرہ خدا
 ہی واقف ہے جو کوئی جیسا کام کرے گا ویسا ہی بدلا یا دیکھا جائے گا ان کا فروغ مومنوں کو
 خدا کیا جلایا آگ میں وَاللَّهُ تَعَالَى اس حقیقت پر گواہ تھا دانا تھا مومنوں کا کچھ سرا
 نہوا آگ کی راہ سے بہشت میں پہنچے گا فردنیا میں بھی آگ میں جلے اور اسی آگ کی
 راہ سے دوزخ میں جلے گئے ہرے سخت خدا میں ہرے اصحاب الْأَخْذِ کا قصص
 تاریخ کی کتابوں میں تفسیرون میں اس طرح سے ہی ایک بادشاہ تھا یہودی قوم میں ذوالکرم
 اسکا نام تھا ظالم تھا بت پرست تھا جو وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے خلق
 کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا اسوقت یہود کا غلبہ تھا وہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کی امت میں تھے راہ و رسم یہودیوں کی تھی گئے تھے سحر جادو کی طرف لگے تھے بت پرستی
 کرتے تھے بدعتیں کرتے تھے دین کی راہ چھوڑ دی تھی جیسے اب اس زمانہ میں بہت
 لوگ مسلمان کہاتے ہیں اپنے نبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جانتے ہیں

لیکن دین کے کام انھوں نے چھوڑ دیے ہیں قبر و مکتبہ سے کرتے ہیں کافروں کی رسمیں
 بجالاتے ہیں ہولی دیوالی و سہرا کرتے ہیں سیتلا جتیمہ پنچانند کالی مہادیوی بی بی اولی
 بی بی لال پرسی شیخ سدوزین خان مانگ پرست پر وغیرہ کو پوجتے ہیں ان کی منیت خیرھا
 ہیں اور بہت باتیں ہیں جو مرد و عورت سب کرتے ہیں یہ نادانی کا سبب ہے دین کے علم
 سے جاہل ہیں ناواقف ہیں اسی طرح اسوقت کے لوگ یہود حضرت موسیٰ کی امت جاہل
 ہو گئے تھے پھر جب حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری دیکر بھیجا انھوں نے
 خلق کی دعوت کی ہدایت کی طرف بلایا مگر بے دکھائے بہت لوگ ایمان لائے ہدایت
 پائی بہت لوگ کافر رہے نمانا دشمنی کرتے تھے پھر بہت دن دنیا میں حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام رہے دین قائم ہوا جبکہ جگہ جگہ مشہور ہوا یہودوں نے دشمنی میں کرنا نہ کیا
 حضرت عیسیٰؑ کے مارنے کی فکر میں ہوئے ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکلیلا پہن
 جگہ میں بہت لوگوں نے پا کر تپ گھیر لیا قید کیا ایک آدمی کو اپنے سرداروں میں سے
 حضرت عیسیٰؑ کے کڑنیکے واسطے اندر بھیجا اسوقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو فرشتے
 بھیج کر آسمان میں بلا لیا دوسرے آسمان میں اُنکے رہنے کا مقام مقرر ہوا اور وہ آدمی
 جو حضرت عیسیٰؑ کے کڑنیکے واسطے اس گھر میں گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو حضرت عیسیٰ
 کی صورت کر دیا اپنے اندر ٹھیکر ڈھونڈھا کچھ نہ پایا کیونکہ کچھ باہر نکلا اور اپنے
 بارہوں سے کہنے لگا اندر میں نے بہت ڈھونڈھا عیسیٰؑ کو نہ پایا اندر کوئی نہیں سب
 لوگوں نے دیکھ کر کہا یہی آپ عیسیٰؑ ہی ہو کہو دھوکھا اور غادیتا ہے بھون نے اسی کو
 اکڑ کر سولی کے اوپر چڑھا دیا وہ بہت کہتا رہا میں تمہارا غلام ہوں ابھی عیسیٰؑ
 کے ڈھونڈھنے کے واسطے گیا کہ میں نہ پایا نہ مانا اسکو مار ڈالا آخر کو اس پر ایک
 بہت ڈھونڈھنا نہ پایا تب چائنا افسوس کیا پھر اس قصہ کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ کا
 یہی بہت دنیا میں پھیلا انکے خلیفے قائم مقام ہوئے خلق کو ہدایت کرنے کے

اور یہودی بھی بہت تھے اپنے اپنے ملکوں میں مگر کافر تھے حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگوں سے نصارا سے دشمنی کرتے رہے اس وقت میں میں کے ملک میں وہ بادشاہ جسکا ذونواس نام تھا بادشاہی کرتا تھا ظالم تھا اسکا ایک وزیر تھا کاهن تھا ساحر جادوگر تھا جادو کے بہت بہت طرح کے علم عمل جانتا تھا اس بادشاہ کے ملک کا کاربار اسکے ہاتھ میں تھا بادشاہ بغیر اسکے حکم کچھ نہ کر سکتا تھا سب لوگ اسکے تابع تھے اسکا حکم تمام ملک میں اسکے جاری تھا جب وہ بوڑھا ہوا ضعیف ہوا ایک دن بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہوا ہوں ضعیفی سستی میرے حواس میں تو تون میں بہت آئی ہے دیکھنے میں سننے میں تفاوت ہوا ہے اب صلاح مصلحت یہ ہے جو اپنے لوگوں میں سے کوئی ایک آدمی تجویز کر کر میرے حوالے کرو جو ان سے وہ اصل ہو عقل و فہم خوب رکھتا ہو میں اسکو تربیت کروں اپنا سب علم اسکو سکھاؤں اسکو سیکھے وہ میرا خلیفہ ہووے ملک کا کاربار وہ کرتا رہے سب کام اسکے ہاتھ میں بند ہوں یا وہ بادشاہ کو یہ بات اسکی پسند آئی جی طرح سے اسکا دل چاہتا تھا ایک لڑکا جو ان تلاش کر کر عقلمند تر فہم اسکے حوالے کیا وہ ساحر خوش ہوا اسکی تربیت میں مشغول ہوا اپنا علم اسکو سکھانے لگا وہ جو ان ہر دن سبق لینے کے واسطے سیکھنے کے واسطے اپنے گھر سے اسکے گھر جاتا اسکا علم سیکھتا ایک دن اسکے گھر کو جاتا تھا راہ میں ایک راہب کا گھر نظر آیا ایک فقیر بزرگ حضرت عیسیٰ کے دین کا عالم تھا سو میں تھا اے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول تھا اسکی جگہ دیکھی لوگوں سے اسکی حقیقت کو بھی معلوم کیا اسکے ملنے کو اس جو ان کا دل چاہا اس بزرگ کی خدمت میں گیا ملتا بائین گزین اسکی دین داری کی باتیں اسکو بہت خوش آئیں ہر روز چھپ کر اسکے گھر جانے لگا دین داری کا اعتقاد اسکے دل میں آ گیا ایمان لایا دین قبول کیا بندگی اللہ تعالیٰ کی پسند آئی اسی بزرگ کا طریق اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے لگا

ساحر کے گھر بھی جانا اس سے سحر کی بائین سن کر دل سے ڈال دینا برا جانتا
 اس بزرگ کے پاس چھپ کر ہمشہ جاتا سچی راہ دین کی سیکھتا رہتا دین کا کام
 کرتا رہتا کتنے دنوں میں اس بزرگ نے اُمّ اعظم اللہ تعالیٰ کا اسکو سکھایا اسنے محنت کی
 قبول ہوا کامل ہو گیا ایسا ہو گیا جو دعا کرے قبول ہو اور کربان سے بچو واللہ نے اپنے اسم
 اعظم کی برکت سے اور اس کے صدق اور اخلاص کی برکت سے یہ سہرا امت اسکو بخشی
 ایک دن بزرگ کے گھر سے اپنے گھر چلا جاتا تھا راہ میں دیکھا تو بہت لوگ اس میں
 جمع ہوئے ہیں آگے راہ میں کوئی قدم نہیں رکھ سکتا لوگوں سے پوچھا کیا سبب
 ہے جو تم کھڑے ہو رہے ہو راہ سے بند ہو رہے ہو لوگوں نے کہا ایک اژدہ راہ
 میں آیا ہے اسنے راہ کو گھیر رکھا ہے کسی کو قدرت نہیں جو آگے جا سکے سب حیران
 ہو رہے ہیں وہ جو ان اس حقیقت کو سن کر بے وسواس آگے گیا اسم اعظم پڑھ کر اسنے
 اسکی طرف دم کیا اسکی پیٹھ کے اوپر اتھ پھیرا اور اسلٹوڑے سے کہا راہ کو چھوڑو
 اپنی جاگہ کی طرف پھر جا اپنے گھر کو چلا جا وہ اژدہ اسر نیچے ڈال کر چلا گیا سب
 آدمیوں نے یہ حقیقت دیکھی تعجب کیا تمام شہر میں یہ خبر مشہور ہوئی ایسی طرح
 سے ایک بار ایک راہ میں شیر اگر اڑ رہا تھا راہ کو بند کیا تھا خلق اس راہ میں
 آنے سے جا پڑے سے بند ہو رہے تھے وہ جو ان جا کر شیر کے پاس کھڑا ہوا
 اور اس کے کان میں کچھ بات کہی شیر بھی اس راہ سے اٹھ گیا اس جو ان کی بزرگی
 کا بڑا شہر اسے اسکی طرف خلق کی بڑی رجوعا ت ہوئی حاجت مند غرض مند ہر طرف سے
 اس کے پاس آنے لگے اسکی دعا سے سب کی حاجتیں برآتی تھیں یہاں صحت پاتے تھے
 ایک روز بادشاہ کا ایک بڑا امیر جو کہ اندھا ہو گیا تھا آنکھیں اسکی جاتی رہی تھیں
 وہ اس جو ان کے پاس آیا اپنا حال کہا دعا کرو اپنے چاہا جو ان نے اس سے
 کہا اکیلے ہو کر جو تو میری بات سے میرا تابع ہوگا میں جو کچھ کہوں سو کرے اور

بھید کو چھپا دے کسی سے نہ کہے تو میں دعا کروں تیری آنکھیں جنگی ہو جاویں روشن
 ہو جاویں اس امیر نے سب باتیں جب قبول کیں جو ان نے ایمان لانے کو کہا کلمہ
 پڑھا یا دین کی راہ سکھائی پھر دعا کی اسکی آنکھیں جنگی ہو گئیں روشن ہو گئیں پھر وہ
 امیر خوش ہو کر جنگا ہو کر بادشاہ کے پاس گیا سلام کیا بادشاہ نے دیکھ کر تعجب
 کیا کہا تو اندھا ہو گیا تھا آنکھیں تیری کس طرح سے اچھی ہو گئیں کیا سبب ہوا اس
 امیر کے منہ سے بے اختیار نکلا خدا تعالیٰ نے مجھ کو صحت بخشی تیری آنکھیں جنگی کر دیں
 ذوق اس نے کہا تیرا خدا کون ہی امیر نے جواب میں کہا اللہ الذی لا الہ الاہو
 یعنی خدا وہ ہی جو نہیں کوئی معبود برحق سوائے اس کے بادشاہ نے ایک جیلے سے
 پوچھا یہ بات تو نے کس کے پاس سیکھی کس نے مجھ کو یہ راہ بتائی ہے مجھے کہہ میں
 بھی یہ بات اس سے سیکھوں اس کا تابع ہو جاؤں امیر بہت خوش ہوا حائما یہ
 سچ کہتا ہی بادشاہ بھی دین میں آو تو خوب ہو قصہ جو ان کا تمام بیان کیا
 سب حقیقت بادشاہ سے کہی بادشاہ شکر بہت ناخوش ہوا غصے میں آیا اس
 جو ان کو بلا بھیجا باتیں پوچھیں ان نے ہوسوس جو سچ بات تھی سو کہی میں نے اللہ
 تعالیٰ کو جانا اللہ تعالیٰ کے رسول کو پہچاننا یقین کیا ایمان لایا کافر میرے سچا خدا
 پیرا ہوا بہت پرستی سے اور سب کز کاموں سے توبہ کی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں بندگی
 میں حاضر ہوں اس کے فضل کا امیدوار ہوں یہی سچی راہ ہے تو بھی دین میں آ ایمان
 لا دو رخ سے چھو بیگا بہشت میں داخل ہو بیگا دین دنیا میں آبرو پاوے گا بادشاہ
 نے یہ باتیں شکر غصے ہو کر اس سے کہا تو اس آہ کو چھوڑ دینے بہت پرستی میں رہ
 جو ان سے کہا تو احمق ہوا یہاں میں سچی راہ چھوڑ کر جھوٹی راہ میں کیونکر کس طرح
 ہو جاؤں تو اپنے دین کو چھوٹی راہ کو چھوڑ دے پھر اس میں بہت رو رو کر
 جتنی بادشاہ نے بہت طرح چاہا لالچ دے کر غصہ کر کے مارنے کا ڈر دکھا کر

جو کسی طرح سے پھرے اسکا کہا قبول کرے وہ جو ان بڑا دین میں مضبوط تھا حکم تھا
 نہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہا ثابت رہا بادشاہ نے جب دیکھا کہ یہ کسی
 طرح پھرنے کا نہیں نا امید ہوا تب غصے سے اپنے چاکرون کو حکم کیا جو اسکے ہاتھ
 پانون باندھ کر یا مین لٹھا کر عرق کر دو ڈوبادو و پیادے اسکو باندھ کر دربار کے
 اوپر لٹکے جاتے تھے جو ڈوبادو یوں اسنے دعا کی ایک باد آئی ان سب ڈوبانیوں
 کو اسنے ڈبا دیا اسکے ہاتھ پانون نکل گئے سلامت پھرا یا بادشاہ کو خبر پہنچی پھر
 کچھ واسکا یا حکم کیا آگ جلا دین انہیں اسکو جلا دین چاہتے تھے جو آگ میں اسکو
 ڈال دین جلا دے والے اس آگ میں جل گئے اسکو کچھ ضرر نہ پہنچا پھر حکم کیا کچھ
 کر سولی کے اوپر چڑھا دو چڑھا دیا تیر بار ان کرنے لگے ایک تیر بھی کسی کا اسکو
 نہ لگا سلامت رہا سب کوئی شرمندے ہو کر جو ان نے بادشاہ سے کہا اسی ملان
 تو نے ایسی قدر تین اللہ تعالیٰ کی دیکھیں اب بھی ایمان نہیں لاتا کا فر رہتا ہے بادشاہ
 نے غصے سے کہا مجھ کو اور کچھ نہیں درکار ہے تیرا قتل کرنا درکار ہے کچھ کو ان
 تو خوش ہوؤں جو ان نے کہا جو کچھ کو یہی بات چاہئے میرا مارنا درکار ہے تو تیر
 کھان میں رکھ اور پھر خدا کا نام لے کر چھوڑ تو تیرا مقصد حاصل ہو و بگا بادشاہ نے
 اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر مارا اور کہا اس جو ان کے خدا کا نام لیکن
 تیر مارنا ہوں وہ تیر اسکو کاری لگا شہادت کا درجہ پایا شہید ہوا اسوقت جتنی خلعت
 پہن تھا شاد دیکھتی تھی سب لوگ یہ حال کچھ کر ایک بارگی بے اختیار کہنے لگے اقسا
 بربت ہلا اللہ اللہ یعنی ایمان لائے ہم اس جو ان کے پروردگار کے اوپر
 ایمان لائی کے اوپر یقین کیا ہم نے بندگی کرنی اسی پروردگار کو لاتی ہے تون کی
 شوکی اور سب چیزیں بندگی سوائے اللہ تعالیٰ کے جھوٹے ہیں اس بد بخت بادشاہ
 نے جو حقیقت دیکھ کر غصہ کر کر کہا اس زمین میں گڑھے کھودیں بہت گڑھے کھودیں

ان گڑھوں میں لکڑیاں ڈالیں آگ جلائی اور اپنے لوگوں کو بلا کر کہا جو کوئی اس
 خدا پر ایمان لایا ہی ایک ایک سے پوچھتے جاؤ کسی کو مت چھوڑو اور ایک بہت
 لا کر درمیان میں رکھا اور آپ تخت کے اوپر بیٹھا اور سب سردار اسکے کرسیوں
 کے اوپر بیٹھے کہا جو کوئی اس بت کو سجدہ کرے خدا کے ایمان سے پھر اسکو کھیت
 کہو چھوڑ دو اور جو کوئی بت کو سجدہ نہ کرے خدا پر ایمان رکھے اسکو آگ میں جلا دے گا
 جن لوگوں کو خدا یتعالیٰ نے ایمان نصیب کیا تھا اور انکے دل میں یقین پورا آ گیا تھا ان
 ایمان میں قایم آئیں جلنا قبول کیا نہ راون آدمی مومن آگ میں پڑتے تھے کافر مومن کو
 جلاتے تھے اور وہ بادشاہ اور سردار تخت پر کرسیوں پر بیٹھے تماشا دیکھتے تھے خوش
 ہوتے تھے مینے تھے مومن جلتے جاتے تھے پھر ایک بی بی تھی نیک بخت وہ بھی ایمان
 لائی تھی اسکو کپڑے لائے اسکی گود میں ایک بیٹا تھا اسکو کہا تو بت کو سجدہ کر خدا پر ایمان
 نہ رکھ اسنے کہا یہ بات مجھے ہرگز نہوسکیگی خدا کے غیر کو میں سجدہ نہیں کرنے کی
 ان بد بختوں نے اسکے بیٹے کو اسکی گود سے جدا کر کر آگ میں ڈال دیا اور کاحلے لگا
 اسوقت اسکی ماں ڈر گئی اور اسکے دل میں آیا جو کچھ کفر کی بات کرے وہ لڑکا آگ
 کے درمیان سے پکارا تھا اسی ماں خبردار کافر مت ہو جو یہ ایمان آگ نہیں تلہ بہشت ہی
 باغ ہی بہار ہی گلزار ہی نہرین جاری ہیں ایمان میں محکم رہ اس آگ میں جلیاؤ
 اس بی بی نے سنکر ایمان کو دل میں محکم کیا اس آگ میں جلی گئی پھر جو مومن تھا اسکا
 ایمان جھٹکالی کے حکم سے زیادہ ہو گیا کوئی اس کافر کے حکم میں نہ گیا اور وہ کافر
 اس تماشے سے اندھے تھے مومنوں کو آگ میں ڈالتے جاتے تھے ستر ہزار آدمی
 کو آگ میں جلا یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہشت میں پہنچے پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان
 کافروں کی طرف آیا آگ کو حکم ہوا ابھر کے سب گڑھوں کی آگ چالیس گز بلند
 ہو گئی پھر اس بادشاہ کو اور ان سب کافروں کو گھیر لیا اور جلا دیا گھروں کو جلیو نکو

مشہور کو آگ لگ گئی کوئی کافر نہ سچا سب کو جلا کر رکھ کر دیا اور مومن کا ہر طرح بھلا ہوا اول آخر کی دولت نعمت خوبی خوشی پائی اور کافروں کا ہر طرح بُرا ہوا اول بھی دنیا میں جلے گھر بار گئے عذاب پائے اور آخر کو بھی بڑے عذاب میں یرنگے آگ میں دوزخ کی جاؤ گئے ہمیشہ جلتے ہی رہیں گے یہ بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّ الدِّينَ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تحقیق دے لوگ جنہوں نے عذاب کیا آگ میں والامومن مردوں کو مومن بی بیوں کو ہم کم کہتے تو اچھلے بھون نے تو یہ نہ کی کفر سے گناہ سے نہ پھرے دین کو قبول نہ کیا ایمان نہ لائے **فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ** وہم عذاب التحرق پھر خاص انکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا اور خاص ان لوگوں کے واسطے ہی عذاب جلا نیوا لاجلتی آگ کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دنیا میں جیسے ان کافروں کو آگ نے جلا دیا گڑھوں سے ٹکڑے حکم سے خدا کے بلند ہوئی سب کو گھیر لیا جلا کر رکھ کر دیا یہ مومنوں کی صفات اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے اے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجَعَلُوا الصَّالٰحَاتِ تحقیق دے لوگ جو ایمان لائے اور اچھے لائق کام کئے ایمان میں حکم ہے کافروں کے عذاب سے آگ میں جلائے سے خوف نہ کیا دے نہیں اپنے تین بدن کو خدا کے واسطے فدا کیا آگ میں جلے ایمان بچوڑے و اللہ تعالیٰ کے فضل کے یہود اور کفار اور جو مومن اپنے ایمان کی قدر بوجھتے ہیں یا یہ حکم میں اللہ کے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجَعَلُوا الصَّالٰحَاتِ تحقیق دے لوگ جو ایمان لائے اور اچھے لائق کام کئے ایمان میں حکم ہے کافروں کے عذاب سے آگ میں جلائے سے خوف نہ کیا دے نہیں اپنے تین بدن کو خدا کے واسطے فدا کیا آگ میں جلے ایمان بچوڑے و اللہ تعالیٰ کے فضل کے یہود اور کفار اور جو مومن اپنے ایمان کی قدر بوجھتے ہیں یا یہ حکم میں اللہ کے

خبر دیتا ہے فرماتا ہے مومنوں کو ہمیشہ کے عذاب سے نجات ہے وہ ہمیشہ
 بہشت میں ہر طرح کی خوبیوں میں رہنے والے ہیں کسی بات میں بند نہیں ہوتے
 کے ہر طرح کی قید سے بہشت میں چھوٹ جاویں گے دنیا میں آدمی کسی ہی دولت
 میں بادشاہی نعمت میں ہو کہ ہزاروں قیدوں میں بند ہے بہت آرزو میں کرتا ہے
 نہیں حاصل ہوتا مومن بہشت میں جو کچھ آرزو کرے گا چاہیگا اسی وقت وہ
 کام حاصل ہو جائیگا اگر چاہیگا کہ موتیوں کے محل لعل یا قوت کی جو یلیان سبز
 زمر کے باغ جس طرح کے دل میں خاطر میں گذریں گے اور جو کچھ دل چاہیگا
 اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو ویگا کسی آرزو سے بند نہ رہے گئے ہر معنی
 میں فوز اکبر کے اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ نعمتیں بخشے نصیب کرے اپنے نبی کے
 طفیل سے آمین آمین اے ان بٹش سر تک کشد یدک تحقیق پکڑنا تیرے ہر
 اسی محمد سخت ہی جسکو کفر کے باعث عذاب میں پکڑتا ہے پھر اسکو ہرگز نجات
 نہیں کبھی عذاب سے چھوٹے گا نہیں اِنَّہ ہویبذلّٰی و لیعیل تحقیق وہ خدا پیدا
 کرتا ہے ظاہر کرتا ہے پھر آخر کو آخرت کے دن سب کو مرنے کے پیچھے زندہ
 کرتے گا جدا دے گا اول آخر کی خلق سب حکم سے جی اٹھیں گی اور وہی پروردگار
 عذاب کرتا ہے کافروں کو دنیا میں پھر عذاب کریگا ہمیشہ کا آخرت میں دوزخ میں
 وھو العفور اودود اور وہی پاک پروردگار مغفرت کرنے والا ہے بخشے والا
 ہے مومنوں کا ایمانداروں کا اور مہربان ہے اپنے دوستوں کے اور پروردگار گناہ
 بخشے والا ہے عاصیوں کو بہ کرنے والا دوست ہے مومنوں کا اپنے خاص
 بندوں کا یہ مہربانی ہے فضل ہے اور وہ عذاب کافروں کے اوپر عدل ہے
 ذوالکرت صاحب ہے عرش کا مالک ہے بادشاہ ہے ملک کا دنیا میں اس
 عالم میں عرش سے کوئی چیز بڑی نہیں ساتوں آسمان اور زمین اور دریا پہاڑ

اور کسی عرش کے بیچ میں ایسے ہیں جیسے ایک چمکا انگوٹھی کا بڑے بے نہایت
 جھلک سیدان میں پڑا ہووے الحید بزرگ ہی بزرگوار ہی اپنی ذات میں اپنی
 صفات میں نہ اس پاک پروردگار کی ذات سے کوئی ذات ہے نہ اسکی صفات کے
 برابر کسی کی صفات ہی سب عاجز ہیں بندے ہیں وہ قادر ہی خاوند ہی فعال
 الایوبید گریوا لا ہی ہر کام کا جو کچھ چاہے جس کسی کو جو کچھ چاہے سوخشے جو
 کچھ چاہے سو منع کرے کسی کو قدرت نہیں جو دم مار کے کہے کیا کیا نہ کیا خاوند
 ہی مختار ہی جو چاہے سو کرے چھوٹو نکو بڑا کر دیا بڑو نکو چھوٹا کر دیا عاجز و نکو
 غالب کر دیا بڑے بڑے بادشاہوں کو سرکشوں کو مغلوب و کھانا ملادیا ہلاک کر دیا
 اَمَّاكَ حَدِيثُ الْجَوْدِ فِرْعَوْنَ وَهَمُودَ حَقِيقَ آفِي تیرے اوپر یا محمد بات
 لشکر و مکی قصید فوج کے فرعون کا لشکر لاکھوں آدمی شہود کی قوم بڑی قوت والی
 جنہوں نے بیفرمانی کی انکے اوپر غضب آیا سب کو ہلاک کیا مار ڈالا کسی قوم کو پانی
 میں ذریا میں ڈبا دیا کسی قوم کے اوپر باؤ کو حکم ہوا آخر ان کو پہاڑوں سے پھرن
 سے ماوے دے دے مار ڈالا جو کوئی بیفرمانی میں ہی چائے اپنے دل میں سمجھے
 بوجھ تکبر سے بیفرمانی سے توبہ کرے بندگی کی راہ عاجز ہی کی راہ اختیار کرے
 بڑے کاموں سے باز آجلاوے کافر نے دین اس نصیحت کو سنتے نہیں سمجھتے نہیں
 بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْدِيبٍ بلکہ سے لوگ کافر جو کافر ہیں مغرور ہیں ان قصوں کے
 جہنم کے میں پڑے ہیں انکے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے جھوٹھ جانتے ہیں وَاللّٰهُ
 مِّنْ ذُرِّيَّتِهِم مَّحِيطٌ اور خدا تعالیٰ عالم ہی دانا ہی ان کافر کے احوال کا انکا
 ظاہر باطن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں خدا تعالیٰ کی قدرت ان کافروں کے گرد گرد
 گھیر رکھا ہی قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتے حیو قوت اللہ تعالیٰ چاہیگا کسی
 وقت انکے اوپر عذاب آجاو یگا ہلاک ہو جاوے گئے خدا کے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے

قرآن کے قصوں کو نہیں سنتے تو جیسے قرآن کو کہتے ہیں شعر ہی محمد کی بات ہی ہے
 کا فر جھوٹے ہیں بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ بلکہ یہ کتاب قرآن ہی
 بزرگ ہی بڑا ہی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس قرآن کی بزرگی اور بڑائی کی حد نہیں
 ہزاروں طرح کے ہبید حکمتیں فائدہ دین دنیا کی خوبی یا بُرائی کے اس کتاب میں ہیں تمام
 عالم کے آدمی جن پر بھی جمع ہو کر جو چاہیں قرآن کی ایک سورہ کے برابر کہیں ہرگز نہ کہہ
 سکیں اور اسپین کسی کو تغیر تبدیل کرنے کی قدرت نہیں کوئی چاہے ایک آیت ایک
 حرف ایک نقطے کا تفاوت اپنی طرف سے کرے کم کرے زیادہ کرے وہ تفاوت
 ہرگز نہ رہے جتنا کہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے حفظ حمایت میں نگہبانی
 میں ہی قرآن کی بزرگی بڑائی کے سبب شیطان اس سے اس کے پڑھنے والوں سے سیر
 عمل کرے نواہیوں سے دور بھاگتا رہتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ لوح محفوظ میں تمام قرآن لکھا ہوا ہے اور جو کچھ ہوا ہے اور ہو گیا
 عالم کے درمیان قیامت تک کچھ اسپین لکھا ہوا ہے ایک موتی کے دانے کا سفید
 تختہ ہی طول اسکا لبنا اسکا آسمان سے زمین تک کا ہے اور عرض اسکا چوڑاؤ
 اسکا مشرق سے مغرب تک کا ہے کنارے اس کے سرخے یا قوت کے ہیں گرد و پیش
 اسکا سب طرح کے خواہر سے جزاؤں ہیں وہ لوح ستائیس آسمان کے اوپر ہی اس لئے
 میں کچھ تفاوت نہیں ہوتا تغیر تبدیل نہیں جو کچھ روز ازل میں اس لوح میں لکھا ہے
 قدرت کا قلم اس کے اوپر جاری ہوا ہے قیامت تک اس طرح ہوتا چلا جاتا ہے ایک فرقہ
 تفاوت نہیں اسپین اور حضرت عبداللہ ابن عباس روایت ہے کہ لوح محفوظ کے سر
 پر یہ عبارت لکھی ہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له دینہ اسلام محمد عبدہ
 ورسولہ بن امن باللہ عز وجل وصدق بوعصی واتب رسلا ادخلہ الجنة
 یعنی تمہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالیٰ کے جو ایک ہی وہ پاک پروردگار ہے

خوبیان میں اس میں شریک اسکا کسی جز میں کوئی نہیں دین اسکا اسلام ہی مسلمانی ہے
اور محمدؐ بندہ ہے اسکا اور رسولؐ ہی اسکا پھر جو کوئی ایمان لایا اللہ تعالیٰ عزوجل کے
اوپر اور حکم اس کا قبول کیا اور اسکے وعدہ کو تصحیح جانا اور اسکے اس نمبر اور سب پیغمبروں
کی پیروی کی خدا تعالیٰ اس بند کو بہشت میں آرام کے گھر میں داخل کرے گا خدا تعالیٰ
اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اس دنیا سے ایمان
کے ساتھ لیجاوے آمین آمین آملیں سورہ طارق کی ہی اس میں آئیں

آیتیں اسٹھ کلمے دو سو اثنالیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ قَمِمْ هِیَ آسَمَانِ کی اور قسم ہے سب ستاروں کی جو رات کو
ظاہر ہوتے ہیں دنگو چھپ جاتے ہیں جز میں آیا ہے ایک رات حضرت نبی صاحب
اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے جو ایک ستارہ روشن ہوا اور اس کا
شعاع اور اس کی روشنی بہت ظاہر ہوئی ابوطالب نے ابوبکرؓ کو پکار کر فرمایا یہ ستارہ ہے اللہ کی
قدرت سے پیدا ہوا ہے اسی وقت جبریلؑ آئے اس سورت کو اللہ کی طرف سے لائے
طروق را نکو آئے کتب میں کہتے ہیں طارق رات کا آنے والا ستارہ دن کو اسی
واسطے طارق کہا عورات کو ظاہر ہوتے ہیں وَمَا آدُوكَ مَا الطَّارِقُ مگر جز میں
بتایا ہے مجھ کو یا محمدؐ کیا جانتا ہے تو کیا ہے طارق النجم الثاقب ستارے
میں روشن را نکو جگتے ہوئے اور ستارے ہیں روشن بعضوں نے لکھا ہے کہ
نجم الثاقب نے ستارے ہیں جو آسمان سے چھوٹتے ہیں ایک طرف سے اور طرف دوسرے
میں جز میں آیا ہے حضرت نبی صاحبؐ کے زمانے سے پہلے جن شیطان آسمانوں کے
اوپر جاتے تھے فرشتے لوح محفوظ کے پاس کے جو کچھ رات دن میں قہقہے قہقہے

بھلے بُرے دنیا میں ہوا چاہتے ہیں دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے اور
یہ جن شیطان اُن سے سنکرات کو چُرا لاتے کائنات سے کہتے اور بتوں میں بٹھکر
کہتے اور ایک سچی بات میں اور بہت باتیں جھوٹی اپنی طرف سے ملاتے لوگوں کو گمراہ کرتے
پھر جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے تب شیطان آسمان کے
اوپر جانے سے بند ہوئے اس وقت سے جو کوئی جن دیو اوپر کو جاتا ہے فرشتے اُگ
کے گرز اُنکے اوپر مارتے ہیں نہیں جانے دیتے جلا دیتے ہیں ان ستاروں کا نام
طارق ہے اِن کُل نفس لکھا حکم کا حفظ نہیں کوئی نفس کوئی تن مگر اُس تن کے
اوپر نگہبان ہے جو بندہ ہی اسکے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نگہبان ہیں
بعض ہر ایک بند کے عملوں کے نگہبان ہیں جو کچھ کام کرتا ہے بھلا بُرا لکھ لیتے ہیں
کچھ چھوڑتے نہیں قیامت میں سب کچھ کیا کیا آدمی کا اس آدمی کے آگے
لا دینگے دکھا دینگے ہر ایک بات کا کام کا جیسے کا تیا بدلا پاویگا جو مسلمان اس
حقیقت کو سنیں سمجھے چاہئے اپنے دل میں یقین کرے یہ مقرر بات ہے رات دن کے
عمل و مہم کے لکھے جاتے ہیں آخر کو ہر ایک کا بدلا پاویگا چاہئے سوائے اچھی
اچھی بات کے اور کوئی بات نہ کہے اور سوائے اچھے کام کے اور کام نہ کرے
اور بعض فرشتے ہیں جو ہر ایک بندے کی محافظت کرتے ہیں بیماریاں بلائیں اسکے
اوپر نہیں آنے دیتے ہیں بیماریاں بلائیں آدمی کے اوپر اس طرح دوڑتی ہیں ج طرح
کھینک شہد کے اوپر فرشتے ان کو آدمی سے دور کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی
شہید کھینکھٹاڑا تا ہے اور حدیث میں آیا ہے ہر ایک آدمی کے اوپر دو
فرشتے نگہبان ہیں محافظت کے واسطے اور بعض حدیثوں میں خبر ہے جو یا حج
فرشتے ہیں بعض حدیثوں میں خبر ہے جو سات فرشتے ہیں اور ایک حدیث میں
ہے جو ہر ایک مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ فرشتے نگہبانی کے واسطے مقرر ہیں

جن بھوت دیو پر سی بلائیں بیا دیان دور کرتے رہتے ہیں اور جس بیمار سی کو
 جس بلا کو جس کے اوپر جانے کا حکم ہوتا ہے منع نہیں کر سکتے نال نہیں سکتے یہ
 سب حدیثیں سب خبریں سچ ہیں کسی کے اوپر دوسرے کی گتہا کی گتہا ہوتی ہیں
 کسی کے اوپر سات ہیں مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ ہیں ہر طرح کی گتہا ہوتی ہیں
 ہیں ظاہر کی بھی محافظت کرتے ہیں باطن کی بھی محافظت کرتے ہیں چھال کے وہم کے
 عقل کے دل کے گتہا ہیں بری صورتیں برے خطرے بری سمجھ بری خواہشیں
 شیطان کے دوسو سے دلوں میں آنے نہیں دیتے بڑی راہ کی طرف نہیں جانے
 دیتے جو کوئی مومن مسلمان اس بات کو اپنے دلیں سمجھے یقین کرے جو خاوند اپنے
 بندہ کے اوپر اب مہربان ہے اس طرح سے محافظت کرتا ہے گتہا ہوتی ہیں کروا ہوتی
 اس کی بندگی کے سوائے اور کوئی کام اچھا نہیں دنیا میں وہ کام کرتا رہے
 جس میں اس خاوند کی رضا مندی حاصل ہووے اول بھی اسی پروردگار سے
 کام تھا آخر کو بھی اسی سے کام ہے آخرت کا آنا برحق ہے جو لوگ آخرت کا
 انگارہ رکھتے ہیں مرنے کے چھ پھر جنے کو مشکل جانتے ہیں ان کے بچانے کے
 واسطے فرماتا ہے پاک پروردگار فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پھر جانتے نظر
 کرے آدمی کس چیز سے پیدا ہونے میں وہ لوگ جو قیامت ہونے کے اوپر
 ہرزندہ ہونے کے اوپر سب کسی کے جمع ہونے کے اوپر تعجب رکھتے ہیں شک
 کرتے ہیں چاہے کہ اپنی اصل پیدایش کو دیکھیں اول دنیا میں کس چیز سے کا ہے
 سے پیدا ہوئے ہیں خَلَقَ مِنْ مَّاءٍ ذَرَّاقٍ پیدا کئے ہیں پانی سے جو جھلک
 کر نیا ہے رحم میں مجھ دان میں نچدج مِنْ بَيْنِ الصَّلْبِ وَالتَّرَائِبِ نکلتا ہے
 وہ پانی پیٹھ سے مرد کی اور سینے کے ہڈوں کے درمیان سے عورت کے
 جب حضرت حق سبحانہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ فرزند کسی بندے کا پیدا کرے بندہ پیدا

ہووے مرد اور جو رو کو خواہش ہوئی ہے ملنے کی شہوت پیدا ہوئی ہے اس
 میں جمع ہوتے ہیں پھر آخر کو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے پانی جدا
 ہوتا ہے دو نون پانی بچے دان میں جمع ہوتے ہیں ایک ہو کر چالیس دن تک
 لطفہ ہو کر ٹھہر رہتا ہے پھر چالیس دن تک بندھا ہوا تھوڑا بہت ہے پھر چالیس
 دن گوشت ہوتا ہے تمام لطفہ یا نون صورت تیار ہوتی ہے پھر حق تعالیٰ ایک
 فرشتے کو بھیجتا ہے پیٹ میں پیٹھ کر چار حکم اس بچے کی پیشانی کے اوپر حکم
 ہوا حق لکھتا ہے اول اس کا عمل لکھتا ہے کام لکھتا ہے دنیا میں نکل کر کس
 کام کرے گا اچھا یا برا دوسرا اس کی عمر لکھتا ہے کتنے دنوں تک جیگا تیسرا اس کی
 لبتیا لکھتا ہے لکھا گیا ہو گا کیا ہو گا کیا ہو گا جو تھا بخت لکھتا ہے نیک بخت ہو گا یا بد بخت
 اس کے پیچھے اس کے تین تین روح چھوٹے ہیں رہ رہ ہوتا ہے پیٹ میں پھر کتا ہے
 جب دن پورے ہوتے ہیں تو باہر دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکلتا ہے عقل مند
 کو چاہئے اپنے دل میں سمجھے اپنی پیدائش کو اول سے آخر تک دیکھے کہاں تھا کیا تھا
 کہاں گیا کہاں آئے کیا ہو گیا ہو گیا ہو گیا پانی تھا کہاں سے نکلا کس ٹھکانے میں
 پڑا نہ لکھ لکھی نہ کان تھے نہ سر تھا نہ پاؤں تھے نہ جان تھی جس خاوند کی ایسی
 قدرت ہے اس گندے پانی کو کس درجہ میں پہنچا یا کیا کیا چوبیان آکھنے کا ہنسنے
 پاؤں دل جان اور ہزاروں نعمتیں بخشیں اسی خاوند کو قدرت ہے جو سب کو مار
 مردہ کر کے پھر کر دوسری بار زندہ کرے جلاو سب کو قبروں سے اٹھاوے
 قہ علیٰ رجبہ لقادہ تحقیق وہ پاک پروردگار آدمی کے پھرانے کے پورے
 دوسری بار جلانے کے اوپر اللہ قادر ہی ایک حکم ہے سب کو نئی اولیٰ
 کے مردے جی اٹھانے چاہے تو ہر ایک آدمی کو بڑھاپے سے پھر جوان کرے
 جوانی سے لڑکا کر دے پھر گوشت کا ٹکڑا کر دے ہو کر دے لطفہ کر دے

پھر ہر ایک پانی کو جدا جدا کر کر ہر ایک ٹھکانے میں پہنچا دے جیسے نہ اس طرف سے اس طرف کو لانا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اوپر کچھ مشکل ہی ویسی ہی نہ اس طرف سے اس طرف کو پہنچانا کچھ مشکل ہی اسی طرح مردہ کو کچھ جلا نا بھی دوسری بار کچھ مشکل نہیں تو وہ نیکو اللہ تعالیٰ جس دن آزمائش کئے جاویں گے باطن آدمیوں کے اس دن میں سب کو زندہ کرے گا پروردگار جس دن میں چھپے بھید ظاہر ہو جاویں گے سب طرح کی حقیقت سب کسی کی ذرہ ذرہ کھپد کی جاوے گی ہر ایک کے پوشیدہ کام چھپی نیپٹیں کھل جاوے گی جو لوگ کہتے تھے کچھ اور کرتے تھے کچھ اور وضو نہ کرتے تھے جنابت کا غسل نہ کرتے تھے لوگوں کو دکھا کر بے وضو نماز پڑھتے تھے روزہ نہ رکھتے تھے اور لوگوں میں آپ روزہ دار کہلاتے تھے اور مکرو فریب جملہ دنیا بازیانہ لون میں چھپی تھیں آپ کو مسلمانوں میں گنتے تھے اس دن انکا پتہ کھل جاوے گا جھوٹے سچ نیکل آئیگا جھوٹے رسوا ہو جاویں گے سچے سرخرو ہو جائیں گے عزت آبرو بادیں گے جھوٹوں کا اس دن کچھ بس آئیگا نہیں جملہ حوالہ مکرو فریب کچھ جل سکتے گاہنیں فاما لہن قوۃ ولا نا حیر ہر نہیں سکو توت پھر نہ ہو گی اسکو طاقت اور نہ ہو دیکھا یا رہی دینے والا اور نہ مددگار قیامت کے دن سب سب کی حقیقت کھل جاوے گی نیک و بد بھلے برے جدا جدا ہو جاویں گے لوگ کافرو منافق جو دنیا میں مال کا جاہ کا ہر طرح کا زور رکھتے تھے حق تعالیٰ نے آزمائش کے واسطے انکو قدرت دی تھی لوگ جا کر یا مددگار دے تھے اس لئے زور میں قوت میں جو چاہتے تھے کوئی تکرار نہ تھی ہدایت کی بات نہ سنتے تھے ہدایت کو نہ سنا لوں کو پیغمبروں کو پیروں کو مرشدوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے اللہ تعالیٰ کی شہادت سے دور بھاگتے تھے حکم کا خلاف کرتے تھے اٹھا کرتے تھے اس دن ہر ایک کو اپنے جگہ قوت قدرت ان کافروں کی کچھ نہ رہی ووزخ کے عذاب سے

عذاب کے فرستونکے ہاتھ سے آپ کو چھوڑا نہ سکیں گے کوئی یار مددگار بھی انکو ملیگا جو اس
 بلا سے عذاب سے چھٹا دے کوئی ان کو بات نہ پوچھیگا خرابی میں عذاب میں ہمیشہ پڑے
 رہیں گے وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الرَّجْعِ سَوَّغَتْ ہر آسمان کی جو رجوع کرنے والا ہے پھر نیوالا ہے
 نہ فصل میں باران مینہ اس طرف سے پھر پھرتا ہے وَالْأَرْضُ ذَاتُ الصَّدْعِ اور
 سونگہی زمین کی جو شکاف ہو نیوالی ہے پھرتی ہے پھر آدمی اس میں مل جلاتے ہیں
 بھاڑتے ہیں دانے اس میں سے پیدا ہوتے ہیں ہر طرح کی فوٹ نکلتی ہے لکھا ہے چھڑی پھرتی
 اس نکلتی ہیں درخت پیدا ہوتے ہیں پانی کوٹے کے حیشے کے اس میں ظاہر ہو پھرتا
 ہر طرح کے فایدے پیدا ہوتے ہیں اور قائم ہے برقرار ہے سب دنیا کے لوگوں کا
 بوجھ اٹھاتی ہے درخت حویلیاں قلعے پہاڑ سب کچھ زمین کی پیٹھ کے اوپر ہیں یہ
 پروردگار کے حکم سے کھڑے ہیں آسمان کو حکم کیا ہے پاک پروردگار نے تو یہ
 پھر تارہ ہمیشہ پھرتا تھا ایک ساعت اس کو قرار نہیں اور زمین کو فرمایا ہے کھڑی
 رہ وہ ہمیشہ کھڑی ہے قائم ہے برقرار ہے اس میں اشارت ہے کہ جس خاوند کا اس حکم
 ہے وہ جو کچھ چاہے سو کرے جو جو وعدہ کئے ہیں قیامت کا آنا دنیا کے تمام مردوں کا
 جیسا حساب کتاب دوزخ بہشت سب وعدے کے سچ ہیں کچھ تفاوت نہیں وہ سب
 چیز برقرار رہی جو کچھ حکم کیا ہے ہر وقت میں اس طرح ہو جاوے گا اسی سب سے قسم
 کی آسمان کی زمین کی کہ یہ دونوں باتیں سب کے اوپر ظاہر ہیں و طرح کے حکم وہ
 میں جاری ہیں اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقِیْقٌ یہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے سچی بات
 ہے سچی اور باطل کو جدا کر نیوالا ہے چھوٹے لوگوں کا چھوٹے اور سچے لوگوں کا سچا
 قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہے کوئی آپ کو پڑا کہلاوے لوگ اس کو پڑا جائیں
 کامل جائیں وہ آپ کو صاحب کمال جانے جو قرآن کی ہدایتوں کے اثر اس میں
 نہیں ایمان کی سمجھ مسلمانوں کے عمل مسلمانوں کی خصلتیں شہر مہر موت کرم بخاؤ

افضل انصاف اس میں نہیں اچھی خولیں نہیں رکھنا صبر شکر خوف ورجا شوق و توق محبت
 ذکر فکر سمین معلوم نہیں ہوتا وہ جھوٹا ہی ناقص ہے آخرت سے محروم ہے اور حین
 کسی میں ایمان کی سمجھ سلمان کی کے کام ظاہر کی باطن کی اچھی خصلتیں اچھے حال قرار دیکے
 موافق ہیں وہی سچا ہی کامل ہے اس جہان میں بڑی دولتوں کو پہنچنے والا ہی اچھی
 بڑی راہ کے بھلے بڑے آدمی کے پہچاننے کی قرآن ہی کسوٹی ہے اس کلام سے سب
 حقیقتیں معلوم ہوتی ہیں جو کچھ فرمایا اللہ نے حکام کو فرمایا جو کچھ خبر دی ہے اولیٰ آخری دنیا کی آخر کی دنیا
 کا آنا سب کچھ کا زندہ ہونا حساب کتاب و زنج بہت بڑے کا بڑا بھلے کا بھلا
 جو کچھ وعدہ کیا ہے وہ سب کلام درست ہی لکھی ہوئی بات ہی یقین ہی کچھ شک
 شبہ کا لگاؤ نہیں جو کچھ فرمایا ہے وہ بات ویسی ہی ہے تفاوت نہیں جس کام کو
 اچھا کہا ہے وہی کام اچھا ہے اور جس کام کو بُرا کہا ہے وہی کام بُرا ہی نالائق ہے
 مومنوں کو سچے مسلمانوں کو بہت کا وعدہ کیا ہے سو مقرر اسی طرح ہی کافروں
 سیدنیوں کو دوزخ کا حکم کیا ہے سو اسی طرح ہی ایک بات میں دوسری بات کا لگاؤ
 نہیں دیکھا ہوا بالقرآن اور نہیں ہی یہ قرآن یہودی بات یہود آدمیوں کی
 سی بات جیسے کہتے ہیں کچھ کرتے ہیں کچھ وعدہ کرتے ہیں آپس میں پھر ان وعدہ کا
 خلاف کرتے ہیں بڑے بڑے کام کرنے کو کہتے ہیں ایسا کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں
 نہیں کر سکتے یہ سب یہودی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہرگز یہود نہیں اور یہاں
 بھی نہیں دنیا کے لوگ ہزاروں باتیں آپس میں بیٹھ کر گپ شپ کرتے ہیں ہزاروں
 بے فائدہ باتیں کہتا رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اول سے آخر تک فائدہ
 ہی ہر ہر بات میں ہر ہر بات میں بہت بہت طرح کی حکمتیں فائدہ بھرے ہوئے
 ہیں ایک بات بے فائدہ نہیں جس کو عقل ہی سمجھ ہی ہو جتنا ہی یقین کرتا ہے سچے
 دل سے قرآن پڑھتا ہے لائق ہے مقرر جانتا ہے جو یہ کلام آدمی کے نہیں ہو سکتا

لعالی ہی کا کلام ہی بند و نکو کیا قدرت کیا مجال ہی جو ایسا کلام کہہ سکیں جو حق کو
 ہیں بیوقوف ہیں نادان ہیں انھیں جہنم کو اس کلام میں شک ہے شبہ ہی
 انہیں بیکید و نکید اٹھتی ہے کافر ہے ایمان مشرک مکر کرتے ہیں مکر کرنا قرآن کو
 شعر کہتے ہیں سحر کہتے ہیں آدمی کا قول کہتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کہتے
 ہیں قرآن کے برابر اور کچھ کلام کہہ لاتے ہیں بہت سی تدبیریں کرتے ہیں اندیشے
 فکر کرتے ہیں مگر کچھ نہیں ہو سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کرنے میں ناخوش گزیر ہیں
 سچ پہنچا نہیں مکر کرتے ہیں مصلحتیں کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاكْبَدْ
 كَيْدًا اور مکر کرتا ہو نہیں مکر کرنا جیسے یہ کام نالایق کرتے ہیں میں بھی ان کو
 ویسی ہی جزا دیتا ہوں دنیا میں آخرت میں ہر جگہ جدی طرح کی جزا ہے دنیا میں
 کافر و نکو مشرک و نکو پروردگار مال دنیا ہی اور داد دنیا ہی جو کچھ چاہتے ہیں براویا
 ان کی برائی میں سود اگر یوں میں فائدے سے پاک ہیں و چاہتے ہیں بے فائدے نفع
 ہوتوں کو پوچھنے سے ملتے ہیں زیادہ زیادہ پوچھتے ہیں دنداری کی طرف سے انکے
 دلوں کے اوپر پردے پڑتے جاتے ہیں کفر میں شرک میں بدراہی میں ہر کاموں میں
 حلے جاتے ہیں گمراہیوں کے کوچوں میں بیٹھے جاتے ہیں اور ایمان کی طرف سے مسلمان کی
 راہ دور بھاگتے جاتے ہیں اور آخر کو مرنے کے وقت سے لیکر ہمیشہ ہمیشہ تک
 اپنے اختیار سے اپنے کو سخت عذاب میں ڈالتے جاتے ہیں ہزاروں طرح کی بلاؤں میں
 دوزخ کی آگ میں گرتے جاتے ہیں فِہْلَ الْكَافِرِینَ پھر مہلت دے ڈھیل دے یا محمد
 انکار و نیکے تین شتابی مت کر انکے ہلاک ہونے کی آمینا ہم سر وید اچھوڑ دے
 انکے تین مہلت دے انکو مہلت دینا دنیا میں تھوڑے دن جہاننگ جو کچھ کر سکیں سو
 اگر یوں اپنی خوششان حاصل کریں مکر و فریب کر رہیں آخر کو ان مکر و فریبوں
 کی حقیقت معلوم کریں گے دعا مت کرو ایسی یا محمد انکے مار جانے کی کئی دن میں انکا

مگر اٹھین کے اوپر پڑیگا مارے جاوے گئے خوار ہووے گئے عذاب میں پڑیں گے ابھی صبر کرو
یا محمدؐ ان کی بے ادبی کی برداشت کرو کوئی دن میں انکے مار نیکا حکم بھیجے گا آخر کو
غلبہ قیامت تک تمھارا ہی ہے تمھارا دین ہمیشہ ہمیشہ تک جاری رہیگا تمھارے تابع
تمھاری امت کے لوگ ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیں گے مومن کو چاہئے جو حضرت نبی
صاحبؐ کی متابعت میں جو کوئی دشمنی کرے مگر کرے ان کی دشمنی پر مگر پر صبر کرے کسی
کے اوپر بدعائد نہ کرے اور جو کسی کا فریب دین بے ایمان کو دنیا کی مال دولت اولاد
مردن زیادہ ملتا دیکھے اور آپؐ کو تنگی تصدیع میں دیکھے اس سب سے چاہئے کہ غمگین
نہو کہ ناخوشی نہوے دنیا کی دولت کا فرون بے دینوں کے واسطے استمداج ہے
اللہ تعالیٰ کا انکے ساتھ مکر یہی ہمیشہ کے عذاب میں ڈالتا ہے کئی دن دنیا میں خوشی
کر لیوں آخر کو کچھ نہیں اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں جس حال میں رکھے دن گذر
جاوے آخر کو ہمیشہ کی دولت خوشحالیان مل رہیگی اپنے ایمان سلمانی کی دولت
پرست کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہے اچھے کاموں کی توفیق مانگتا
رہے سورہ اعلیٰ ملی ہے اسمیں اس آیتیں بہتر کلمے اور دوسرا کتر حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اعلیٰ پاک میں یاد کر یا محمدؐ اپنے خدا کے میں پروردگار کو
جو برتر ہے پاک جان تو اپنے پیدا کر نیوالے کو عجب نقیبانوں سے عاجز ناتوان نہیں
وہ سب چیز پر قادر ہے کسی چیز پر کا محتاج نہیں غنی ہے بے نیاز ہے کوئی اس کا
سند ربک نہیں کوئی اسکا وزیر نہیں کوئی اس کا مانند نہیں اسکی ذات اور صفات
کو خدا اور نہایت نہیں اس کے پاک نام کی تسبیح کر سجان ہی الا علی کہہ وہ پاک و
سب بات میں اس کے بالا ہے حکم اسکا سب کے اوپر غالب ہے آگے ہی خلق فسد
وہ خدا ہے جسے پیدا کیا ہے سب خلق کو اٹھا رہا ہزار عالم کو پھر ہر چیز کو ہر طرح سے

جب چاند ویس بنایا سنوارا آسمان کو بنایا ایک صورت دہی زمین کو بنایا اور ہر طرح کی صورت دہی چاند سورج تارے دریا اور پہاڑ درخت حیوان آدمی ہر ایک کو جدی جدی طرح بنایا نئی صورت بخشی جس چیز کو جو کچھ درکار تھا اپنی حکمت سے قدرت سے اسکو عنایت کیا ہر چیز کو ہر ایک طرح میں درست کر دیا آدمی کو ہاتھ پاؤں دے آسمان کھنکھانے عقل شعور اور ہزاروں طرح کی نعمتیں جو شمار میں گنتی میں نہ آسکدیں ہر آدمی کو پہرے نعمتیں عام بخشیں اور اس پاک پُرورگار نے خاص نعمتیں بھی پانچ لاکھ لایا کیا جو کوئی طلب کرے ڈھونڈھے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پاؤں والہی قدرت پر قہر دے وہ خدا ہی جسے عواندازہ کیا ہی پھر راہ بتا یا وہ کریم رحیم پروردگار ہی جو اول اپنے علم میں تمام عالم کی پیدائش کا اندازہ کر کے پھر ہر چیز کو عدم سے وجود کی طرف پستی سے پستی کی طرف ناچیز سے چیز کی طرف لایا ہدایت کی راہ بتائی جو چیز ظاہر میں پیدا نہ تھی جو قوت حکمت اللہ تعالیٰ کی مقرر ہوئی اسوقت میں پیدا ہوئی اور ہر جانی ہر شے جس طرح ظاہر کرنے چاہا تھا اس طرح ظاہر ہو جاتی ہے ان سے ہر کوئی طرف ہر کوئی کام ہی جسے خلق کو پیدا کیا سب کی روزی کا قوت کا اندازہ کیا ہر ایک کی قوت مقرر پھر ہر ایک کو اپنے قوت کے طلب کرنے کی ہدایت کی راہ بتائی ہر کوئی اپنی قوت ڈھونڈنے میں طلب کرنے کی طرح ہر کسی کو سکھا دی ہر ایک بندہ کو قوت کے پیدا کرنے کے کسب و ہنر بتا دئے دلون میں الہام کر دیا ہزاروں طرح کی حکمتیں ظاہر کر دیں کھیتی کرنی زمین کو چھاننا اعلیٰ جو تہا وانا وانا کاٹنا چھکنا جھاننا پکانا کھانا ہر ایک کام کسب جو جو کچھ درکار تھے سب ہدایت کھول دئے پھر جیسے تن کی بدن کی راہ بتا دی اس طرح کی قوت دلی جان کی قوت جو اس جہان میں آتے قوت پاؤں ہمیشہ کی حیات ملے ہمہ یرون کے ہاتھ یرون مرشد و نیکے سب ہدایت کی اور دلون میں ان کے راہ و خواہش میں طلب میں رہدین ہر کوئی اپنی قوت کو ظاہر کی باطنی

طلب کرتا ہے وہ ہونڈ ہٹا ہے وَالَّذِينَ اخْرَجَ الْمَرْحَا وَهَ خَدَّائِهِ زَمِينَ سَمِ كَا
 کو باہر نکالا وہ ہے حمزین پیدائین جو حیوان کھاوین گائے بکری بھینس اونٹ گھوڑے
 باغی اور سب جانور جنکین جنین قوت پاوین ہر طرح کی سبزی گھاسین و دخت ہر
 تازے گل پھول بھانت بھانت کے جَعْلَهُ عَنَاءً لِّكُلِّ يَظْهَرُ كَرِ دِیَا اس سبزی گھاس
 کو خشک سیاہ جو ہر رسم مین جانور و کئی قوت تیار رہے سبز تازے سوکھے پیوس گھاس
 گرمی مین اور برسات مین ہر ہی گھاس کھاوین چارون مین ہر نکلے دنون مین سوکھا
 پیوس سوکھی گھاس کھاوین ہر وقت مین اپنی قوت پاوین اس حقیقت کے ظاہر کہ ہر
 جو ایک وقت سبز گھاس زمین سے نکلتی ہی کئی دن سبز رہ کر پھر سوکھ جاتی ہی خشک
 ہوتی ہی ریزہ ریزہ ہو کر میت نابود ہو جاتی ہی پھر حکم سے خدا تعالیٰ کے اپنے
 موسم مین سبز ہی نکلتی ہی تیار کرتی ہی اِسْمِیْن اِنْ عَقْلَهُ دُنْکے واسطے اشارت
 ہی بیان ہی بوجھتے مین جو خاندہ پروردگار ہر سال ہر فصل مین تمام عالم کی
 زمین پر سبز پیدا کرتا ہی بہار مین دکھلاتا ہی پھر اِنْ سبزیون کو خشک کر دیتا
 میت نابود کرتا ہی پھر اَوْ فصل مین نئے سرے تمام زمین مین سبز پیدا کر دیتا
 ہمیشہ ہی کارخانہ چلا جاتا ہی اسی طرح آدمیون مین ایک خلقت پیدا ہوتی جاتی
 ہی ایک خلقت لڑکین سے جوانی مین آتی ہی ایک خلقت جوانی سے بڑھاپے کی طرف
 چلی جاتی ہی ایک خلقت تمام ہو کر مر جاتی ہی اور ایک خلقت پیدا ہوتی ہی ہر ایک
 دن مین تمام عالم مین اسی طرح لاکھون کروڑون پھر بدلی ہوتے مین وہی خاندہ پروردگار
 ہر طرح پر بھی قادر ہی جو ایک دن ایک بار گھاس کی کو میت نابود کر دیوے گا پھر
 ایک دن نئی قدرت سے سب اول آخر کی خلقت کو پیدا کر کے پھر لڑکے گا اِسْ پاک
 پروردگار کے اوپر نہ وہ بات مشکل ہی نہ یہ بات مشکل ہی اور اِنْ ہر دن کے
 پھر اِسْ پھر جاتے ہی مین اشارت ہے جو چاہے کوئی عقلمند دنیا کی زندگی ہی

دنیا کی جو انی پر عیش پر خوبی پر بھروسہ کرے اعما دہ لاؤ کئی دن سزوں کی طرح
 نازی دکھائی ہی آخر کو سوکھی لکھاس کی طرح سب جو بیان دنیا کی مر جھا جاتی ہیں جاتی ہیں
 ہیں کچھ نہیں بٹنا ہی حسرت ہمارہ جاتی ہی اور بس آدمی نے آگے ہی اس دنیا کی سب بیوں سے
 دل اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگایا ہی ہمیشہ کی خوشحالی ویسے ہی بندوں کے نصیب ہوگی
 خبر میں آیا ہی جب حضرت جبریلؑ کو فی آیت سورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتے
 حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شباب شباب پڑھنے لگتے اور جبریلؑ تمام پڑھنے چکے
 تو حضرت بنی صاحب پڑھنے لگتے اس سے جو کوئی حرف کوئی کلمہ بھول نہا وین حتی
 نے اس آیت کو بھیجا خاطر جمع کر دی بھول جانے کا خطرہ دور کیا دل جمعی ہو گئی سُبْحَانَكَ
 فَلَا تُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اور یا محمدؐ قرآن کو پھرت بھول اس کو ایسی
 قوت یادداشت کی بخشے کہ تجھے کو یا محمدؐ پھر قرآن کو تجھی نہ بھولے گا قرآن کا حافظ
 کر دینے تمام قرآن تجھے کو یاد ہو جائے گا خبر میں آیا ہی جو حضرت جبریلؑ اللہ تعالیٰ
 کے حکم سے ہر برس رمضان میں اگر حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قرآن
 سناتے تھے آیت آیت سورت سورت اور جس برس میں حضرت بنی صاحب صلی
 ہوا اس برس کے رمضان میں دوبارہ قرآن سنایا حضرت کو تمام قرآن یاد تھا
 یہ بھی بڑا معجزہ ہی حضرت بنی صاحب کا حضرت کہی کسی سے کوئی کتاب کچھ کاغذ
 پڑھتے نہیں تھے اور قرآن تمام یاد تھا پڑھتے تھے اور کسی آدمی کو قدرت نہیں
 جو بغیر کتاب کے بغیر دیکھے کسی کے بتائے آپؐ آپؐ قرآن کو پڑھ کے ہر اطرطی
 باتیں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے سچ کی دلیلین گواہیاں نشان
 ایک یہ بات بھی پیغمبری کے سچ پر ثری دلیل ہی جو کوئی تامل کر دیکھے تو سمجھے یقین
 کرے ایمان لاؤ اور جو ایماندار ہیں انکا ہر ایک آیت میں قرآن کی ایمان اور یقین
 زیادہ ہی زیادہ ہو جاتا ہی الحمد للہ شکر ہی خدا تعالیٰ کے اس نعمت کے

[illegible]

کے اوپر بہشت کی نازہ آسان ہو جائیگی بہر بہشت بڑا فضل ہے جو مسلمان کا دین بہت آسان
ہے ہر گلے زمانوں میں ہر سی سختیاں تھیں مسلمان کی دین میں کچھ سختی نہیں آسانی ہے وضو
غسل کرنے کیواسطے جو پانی نہ ملے یا بیمار ہو وین تو حکم ہے تیمم کریں اور نماز میں کھڑے
ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر کریں لیٹ کر کریں اس طرح ہر حکم میں آسانی ہے جو
کوئی اس دین کے اوپر ہوا سیدہ چلا سیدھا آسانی سے بہشت میں پہنچ رہیگا فذکر
اِنَّ نَفْعَ الَّذِیْ کُوْنِیْ بِھِمْ نَصِیْحَۃً کَرِیْمَۃً وَعِظَ کَرِیْمَۃً اَنْ یَّکُوْنِ شَرِیْفَۃً کِیْ بَاتِنِ سَکْھَا
اگر نفع کرے فائدہ دیکو بہر نصیحت کرنا تیرا لوگوں کو اور اگر فائدہ نہ کرے سیکے تین
کوئی نفع لیوے یا نہ لیوے نصیحت کرنا مت چھوڑ ہدایت کرنے سے ہاتھ مت اٹھا
اور جو مومن ہیں ایمان دار ہیں ان کو بہر نصیحت خیر کی باتیں فائدہ دے کرتی ہیں مسلمان سچے
آدمی ان باتوں سے فائدہ لیتے ہیں ہدایت پاتے ہیں اور جو بے ایمان ہیں دشمن
ہیں مالا لاتی ہیں سے فائدہ نہ لیونگے انکے اوپر حجت قائم ہوتی ہے کل قیامت کے دن
نہ کہیں جو ہم کو کسی نے خبر نہ دی تھی یہ باتیں نہ سنی تھیں مومن جو عالم ہیں دینکے
علم سے خبر رکھتے ہیں انکو بھی اس آیت کے حکم سے لازم ہے ضروری ہے کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وی میں نصیحت سب سیکو کرتے رہیں دین کی راہ کی باتیں
سکھاتے رہیں سچے مسلمان فائدہ پالیونگے اور جھوٹے بے دین لوگ نہ سنیں تو
کیا ہوا اپنے کام کو کی طرح چاہئے چھوڑیں نہیں ہدایت کر لیا ثواب بہت بڑا ہے
اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مقرر یا رہینگے پھر اللہ تعالیٰ آپ بیان فرمائے گا نصیحت
کرنا کسی کو فائدہ کرتا ہے اور کیونکہ فائدہ نہیں کرتا ہے سیکر گنہگار بن جائیگا
جو نصیحت مان لیو لگا جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے چاہتا ہے جو قیامت برحق ہے حساب
کتاب سچ ہے بھلی بھری بات کا بھلے بڑے کام کا ذرہ ذرہ حساب ہو و لگا سوال جواب
ہو و لگا اچھے عمل قبول ہو و لگا اچھے کام کر ہوا بے بہشت میں آرام میں پہنچینگے بڑے

عمل رہو دیکھو نیکے قبولیت سے دور پڑینگے بُرے کام کرنا تو اے خوار ہو دینگے دوزخ
 میں عذاب میں پڑینگے اس بات کے اوپر شک کو یقین ہی اس سبب جو نصیحت
 وہ سنتا ہے دین کی اچھی بات پاتا ہے اچھی راہ دیکھتا ہے قبول کرتا ہے دنیوی
 راہ پر قائم ہو جاتا ہے بہشت میں اپنی جگہ کر جاتا ہے وَيَجْعَلُهَا لَكَ شِقَا الدِّينِ
يَصْلِي السَّاعِرَ الْكَثُورَ اور دور جاتا ہے پرہیز کرتا ہے بھاگتا ہے نصیحت
 سننے سے اچھی بات کے سمجھنے سے اچھی بات پر عمل کرنے سے کنارہ کرتا ہے
 جو بُرا بد بخت کا فرشتہ منافق فاسق بدکار ہے در آویگا داخل ہوگا جیسا کہ بہت
 بُری سخت آگ میں جو دوزخ ہی حدیث میں آیا ہے جو یہ آگ دنیا کی تیزی میں
 جلانے میں ایک حصہ ہی ستر حصوں کا دوزخ کی آگ سے وہ آگ دوزخ کی ستر حصے
 دنیا کی آگ سے گرمی میں تیزی میں زیادہ ہے اور خبر میں آیا ہے نار کبریٰ بُری سخت
 آگ نیچے کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقوں سے وہ جگہ فرعون کی منافقوں
 کی ہے اور ان لوگوں کی جگہ ہے جو حضرت عیسیٰ کے مایہ کے منکر تھے اور نابھ غری
 بھوئی آگ اوپر کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقے سے وہ جگہ گنہگاروں کی حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں کے واسطے جو بے ہدایت رہتے تھے بدراسی میں
 چلے جاتے تھے بری صحبت میں بیٹھتے تھے بُرے کام کرتے تھے تم لا موت
 قیامت لا پہنچے پھر نہ مرے گا دوزخ میں اور نہ جئے گا اور بُرا بد بخت جب دوزخ میں
 پڑے گا عذاب کی سختی سے ایسے بُرے حال میں ہووے گا جیسے کسی پر جانکندنی کا حال
 سخت گذرتا ہے نہ مرنے کا جو عذاب سچھوٹ جاوے نہ جینا ہی اچھی طرح ہے
 جو آرام پاوے اس جان کندنی کے حال سے ہزاروں درجے اس بد بخت کا حال دوزخ
 میں زیادہ بدتر ہووے گا نہ کبھی مرے گا جو عذاب سے خلاص ہو جاوے نہ کبھی اچھی طرح
 ہے جو آرام پاوے اس حال میں ہمیشہ تر ہوگا یہ حقیقت ہے اس بد بخت کی جو

بدراہ جلا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث گمانی
 نصیحت نہ سنی مرشد و نکلہ ارشاد کی بات سچی بات قبول کی سچا مومن مسلمان
 وہی ہے جو اچھی صحبت میں بیٹھے اچھی نصیحت سے سمجھے قبول کرے دین کی بات دین کا
 کام دین کے لوگوں سے سنتا ہے کرتا ہے اپنے دین کو پاک کرتا رہے قد افلح
 من اتبعہ کیا تحقیق نیک بخت ہوا خدا سے چھوٹا وہ مومن مسلمان جسے نصیحت سنی
 اچھی بات قبول کی اچھا کام کیا کفر سے شرک سے نفاق سے گناہوں سے رزالتوں سے
 بد خوئیوں سے پاک ہوا وضو کیا غسل کیا ظاہر باطن کی پاکی حاصل کی و ذکر اسم
 سر پہ فصلیٰ اور خدا تعالیٰ کو یاد کیا اللہ تعالیٰ کا نام لیا زبان سے دل سے بکیر
 کہی اللہ اکبر کہا پھر نماز پڑھی بندگی بجالایا تحقیق مقرر اس سے مومن مسلمان نے فلاح
 پائی دنیا کے فتنوں سے شیطان کے مکر و ن سے نفس کی بدیوں سے چھوٹا اور آخرت
 کی سختیوں سے دوزخ کے عذاب سے قیامت کے ہولوں سے نجات پائی جن مومن نے ظاہر
 باطن کی پاکی حاصل کی تن کو بدن کو جگہ کو پاک صاف کیا نجاست دور کی اپنے
 نفس کو گناہوں سے بد خصلتوں سے پاک کیا و نکو غفلت سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کے
 ذکر اور کار زبان سے دل سے روح سے کرنے لگا ذکر کی ہمیشہ عادت کی پھر پاک
 ہو کر نماز پڑھی حضور کے مقام میں پہنچا قرب کا درجہ حاصل کیا حضرت نبی صاحب
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں معراج یا یا بہشت میں پہنچنے کے لائق ہوا ہمہ دولت
 مومنوں کے نصیب ہے سچے مسلمانوں کو ملتی ہے کہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ
 کی نصیحت سنتے ہیں مانتے ہیں اور دین کے علم کی بات دین کے عاملوں سے لیتے
 رہتے ہیں اچھے عمل کرتے رہتے ہیں اور وہ بد بخت جو قرآن حکم نہیں بجالاتے رسول
 کی حدیث نہیں سنتے و غلط نصیحت نہیں قبول کرتے اپنی بد راہی میں چلے جاتے ہیں انکو
 آخرت سے کچھ کام نہیں ہے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ تَوَثُّوْا نَحْيُوْا

الدُّنْيَا تَمُوتُ ۖ وَآخِرَتُهَا خَيْرٌ وَأَلَا خَيْرٌ لَّكُمْ فِي دُونِهَا ۚ وَآخِرَتُهَا خَيْرٌ وَأَلَا خَيْرٌ لَّكُمْ فِي دُونِهَا ۚ

جینے کو آخرت کے جینے کی قدر نہیں تو جھٹے و الا خیر لکم فی دینہا اور حال یہ ہے جو آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے آخرت کی زندگی آخرت کا جینا دنیا کی زندگی سے دنیا کے جینے سے بہت بہتر ہے دنیا جاتی رہے گی آخرت ہمیشہ باقی رہے گی بہشت کی دولت کبھی تمام ہونے کی نہیں وہ ان کی جو ان کی کو کبھی بڑھا یا کمزور وہ ان کی قوت کمزور کر کو کبھی ضعیفی نہیں گھٹا وہ ان کے حسن و جمال کو کبھی تفاوت نہیں اس طرح ہر چیز کو وہ ان کی بڑھا وہی گھٹا وہیں اسی دولت کو جوئی کو دنیا کی دولت فانی سے کیا نسبت ہے جو کوئی دنیا کی دولت پر مغرور ہو دنیا کی زندگی کو اچھا جانا دنیا کی مال کی دوستی میں محبت میں آخرت کو بھولا رہا وہ بڑا بد بخت ہے موتی نعل یا قوت کے خزانے چھوڑ کر گنتی ٹھکر یا ن لیتا ہے اور ان ٹھکر کو پیر خوش ہوتا ہے کیا چیز لیتا ہے کیا چیز چھوڑتا ہے اسی سبب اللہ تعالیٰ نے اشارت فرمائی جو دنیا کو اختیار کرنا آخرت کو چھوڑنا بہت بُرا ہے اور بیان فرمایا جو کفر کا سبب اور حق بات قبول نہ کرنے کا سبب دنیا کی دوستی دنیا کے مال جاہ کی محبت ہے اسی واسطے ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حب الدنیا مرا س کل خطیئہ یعنی دنیا کی دوستی سب گناہوں کا سبب بدیوں کا سر ہے اسکی دوستی سے سب بلائیں سب خرابیاں دنیا کی آخرت کی اس دنیا کے دوست کے اور پرانی میں دنیا کی دوستی میں اپنے آخر کی آخرت کی بھلی بات خوش نہیں آتی لفظ کا نون میں نہیں پڑ سکتی دل میں کچھ بات اثر نہیں کرتی اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی محبت میں اپنے رسول کی دوستی میں بیرونی میں خوش رکھے آمین آمین آمین

إِنَّ هَذَا أَكْفَى الصَّحْفِ الْأَوَّلِ صَحْفِ الْاٰهَمِ وَمَوْسَىٰ تَحْقِيقِ يٰ بَاتِنِ يٰ

تَحْقِيقِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ يٰ بَاتِنِ

ادیمون کی حقیقت بہت دوزخ کا احوال ہدایت کی راہ کا بیان اور اور ہمد
جو اس سورت میں مذکور ہوئے پہلی کتابوں میں مذکور ہیں و کتابین جو ابراہیم
پیغمبر کے اوپر اتریں ہیں ہیں صحیفے تھے اور صحیفے جو موسیٰ پیغمبر کے اوپر اترے
تھے نو لو حنین کو مرد کی اللہ تعالیٰ نے آپ ان لوگوں کے اوپر انہماک ہدایت کی بائیں
لکھ کر بھیجی تھیں کہ بات کے فرمانین اشارت ہی جو ہے بائیں یہ نصیحتیں یہ
خبریں دنیا کی کسی بائیں نہیں اور کوئی اپنے دل میں نہ بوجھے جو ایسی بائیں پہلے
کسی پیغمبر پر نہ اتریں تھیں ان باتوں کی کسی کو آگے خبر نہ پہنچتی پہلے بھی اس طرح کی
نصیحتیں نازل ہوئیں ہیں یہ بائیں اتریں ہیں ان حقیقتوں میں کچھ تفاوت
نہیں یہ بائیں مقرر ہیں شک شبہ کسی طرح کا ان باتوں میں نہیں جس طرح اس
سورت میں اور تمام قرآن میں فرمایا ہے اس طرح ہو دیکھا تفاوت کی بات
نہیں سچی راہ تمام قرآن میں ہے ہر سورت ہر آیت میں سچی بات ہے سچی
راہ کی بات ہے جس نے پالیا اور سمجھا اور اس طرح عمل کیا کام کیا وہ ہمیشہ سچے
کی دولت کو مقرر مقرر یا دیکھا ہمیشہ کا دو تہمند ہو جاوے گا سورہ غاشیہ

کی ہے اس میں چھپیں آئین بہتر کلمے میں سوا کا نوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہل اناک حدیث الغاشیہ کیا آئی تیرے اوپر خبر قیامت کی تحقیق آئی
تیرے اوپر اسی محمد بات قیامت کی جو ڈھانپنے والی ہے قیامت کا ایک نام
غاشیہ ہے غاشیہ جس چیز کو عربی میں کہتے ہیں جو چیز ڈھانپنے والی ہے کسی چیز کی
قیامت کا دن بھی اپنے ہول میں سب کسی کو اول آخر کے لوگوں کو ڈھانپ
لیوے گا اسکی ہیبت سب خلق کے اوپر پڑے گی چھوٹا بڑا اسکی ہیبت سے چھوٹنے لگا
نہیں سب کیکو بیہوش کر دیوے گا اپنے ہول میں ہیبت میں سب کے ہوش جو اس

کو چھپا لیو گا اس سبب قیامت کا نام غاشیہ کھا ہے اور قرآن میں ہر ایک سے یہ مین جگہ ہے
 جگہ قیامت کا مذکور ہے خوب طرح کھول کھول کر فرمایا ہے جو سب کو ہی اس دن کی بات
 معلوم کریں جانیں وہ کام کریں جو اس دن کام آوے وہ کام کریں جو خوارسی میں ٹہریں
 وجوہ ^{مردہ کو} یومئذ ^{میں} خاشعۃ بہت منہ ہو دینگے اس دن خوار بعضے آدمیوں کا حال اس دن
 ایسا ہو گا جو ان کے منہ کے اوپر خوارسی کی نشانی ظاہر ہو گی وے آب خوارسی
 ہو دینگے ذلیل ہو دینگے ڈرتے کانپتے شرمندے بر حال میں پڑینگے عاملۃ ماصیۃ
 کام کرنے والے رچ کھینچنے والے محنت کرنے والے ہو دینگے دنیا میں کچھ اچھا کام اس دن رسول
 کے حکم پر نہ کیا تھا بندگی کرنے سے بھاگتے تھے نماز کرنی روزہ رکھنا بہت
 بھاری جانتے تھے نہ کرنے کو آرام سمجھتے تھے اور لوگ جو دنیا میں بہت محنت
 کرتے تھے عمل کرتے تھے پر خدا تعالیٰ کی رضا مندی ان کو مقصود نہ تھی دنیا کی اپنی
 بڑائی چاہتے تھے اس دن دوزخ میں عذاب کے فرشتے مار مار کر اسے کام کروا دینگے
 بھاری بھاری طوق لوہے کے جلتی ہوئی آگ کے گلے میں اور بھاری بھاری ربچین
 بانوں میں ڈال کر دوڑا دینگے صعود کے اوپر چڑھا دینگے صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ
 کی آگ کا بنا ہوا کئی ہزار برس کی راہ کی چڑھا ئی ہے اس پہاڑ کے اوپر دوزخ کو
 فرشتے مار مار کر ربچرونگے ساتھ چڑھا دینگے جب کئی ہزار برس بڑی محنت کر کر اوپر
 چڑھیں گے وہاں سے انکو پہاڑ کے اوپر سے ڈھکیل دیوینگے اوپر سے جو میں کھا
 ہوئے پیچے کرینگے پھر گرتے ہی وے اسکو اس کے اوپر چڑھا دینگے اسی طرح سے
 چڑھا دینگے اور گراوینگے ہمیشہ اسی حال میں رکھینگے ایک دم آرام نہ کرنے دیوینگے
 نصلیٰ ناسر کا مینہ داخل ہو دینگے وے لوگ آگ میں دوزخ کی بہت سخت
 جلتی ہوئی گرمی میں نہایت کو پہنچی ہوئی حدیث میں آیا ہے دوزخ کو ہزار برس
 عذاب کے فرشتوں نے دھونکا تمام سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھکا یا جلا یا

رد ہو گئی پھر ہزار برس تک دھونکا دھکا یا تو سیاہ کالی ہو گئی پھر سب سے سہلے
 ہیں راہن کالی ہوئی آتی ہے ایسی ملا کی آگ میں پڑینگے جلینگے تپتے مین
 جانے ایسے پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی گرم ندیوں کے دوزخ میں پانی
 کی ندیاں ہیں جہنم کے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے اسی دن سے وندیاں دوزخ
 کی آگ میں آتی ہیں جلتی ہیں قیامت میں وہی گرم پانی دوزخ کو مِلے گا وہی گرم پانی
 برسوں تک رووینگے پینگے پانی پانی پکارینگے عاجزیاں مستہیں کرینگے تب مالک
 دوزخ کے داروغہ کا حکم ہووے گا اس پانی کے پلانے کا جب وہ پانی انکے منہ
 کے پاس لیجاوینگے گرمی کے سبب انکے منہ کا گوشت پوست گل کرے گا پھر جب
 انکے گلے میں وہ پانی ڈالینگے مٹ کی آفتابیں دل کا کلیجہ سب کچھ گل کرینگے کی راہ
 سے نکل پڑینگے اس عواری سے وہ گرم پانی ان کو دیا جاوے گا لیکن اَلْهَمَّ لَہُمْ طَعَامِ الْا
 مِنْ خِیْرٍ تَہْنِ مِلْکَا اَنْ دوزخیوں کے تین طعام کھانا مگر نفع سوائے اس گھاس کے
 جو تمام کائے ہیں اس میں جب وہ گھاس سبز ہوتی ہے تازہ ہوتی ہے اس کا نام
 شبنم ہے اور اونٹ اور جانور اس کو کھاتے ہیں اور جب سوکھ جاتی ہے اس کو خیر
 کہتے ہیں تب کوئی جانور بھی اس کو نہیں کھا سکتا دوزخ میں وہ گھاس کانٹوں کے ساتھ
 آگ کے بجائے کھانیکے ہووے گی کڑوی زہر دار جب یہ دوزخی بھوکے ہووے
 اور بھوکہ کی آگ لگے گی مٹ میں اور یہ بھی ایک طرح کا دوزخیوں کے اوپر عذاب ہے
 پھر برسوں تک بھوکے ہوئے کچھ کچھ کھاتے رہینگے کتے رہینگے ہم بھوکے ہیں ہم کچھ کھائیں
 دوزخ میں برسوں تک کچھ کچھ کھاتے رہینگے مالک فرشتوں سے کہیں ان کو ضرر
 کھائیں گے وہ جب اسی کانٹوں کے گھاس کے نوالے انکے حلقوں میں ڈالینگے وہ گھاس
 جا کر گلوں میں چسبکی حلق بند کر دیوے گی یہ بھی ایک سخت عذاب ہے پھر وہ گرم پانی
 اوپر سے پلاوینگے ہر طرح کا عذاب چکھاوینگے اور دوزخ کی گھاس ایسی زہر دار

ہے کہ نام زہر چڑھ جاوے گا اور وہ ایک اور طرح کی بلا اور عذاب ہو جاوے گا جب
 یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو سنائی مومنوں نے سنکر
 خوف کھا یا اور پناہ مانگی اور ابو جہل کا فر نے سنکر کہا کیا سووے گا جیسے ہمارا اونٹ
 اس گھاس کو دنیا میں کھا کر موتے ہوتے ہیں ہم بھی اسکو کھا کر موتے ہووینگے
 پیٹ بھرینگے اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں یہ آیت بھیجی لَا یَسْمِنُ وَلَا یَغْنَى
 مِنْ جَفْوَةٍ نہ مونا کرے گا کسی دوزخی کو وہ دوزخ کا ضریع اور نہ بھوک سے بے پروا
 کرے گا کس طرح اس گھاس میں کچھ فائدہ نہیں کھانا کھانے سے دو فائدے ہیں
 بھوکھ جاوے پیٹ بھرے بدن فر ہووے تازہ ہووے اس دوزخی گھاس میں کوئی فائدہ
 نفع نہیں اللہ تعالیٰ مومن کا مانوں کو اپنی پناہ میں رکھے سب طرح کے عذاب سے
 دنیا میں آخرت میں پھر حقیقت دوزخوں کی بیان فرما کر ہشتیوں کی حقیقت اللہ
 تعالیٰ بیان فرماتا ہے وَجَّهَ یَوْمَئِذٍ نَّاهِیَةً مِنْہُمْ اِسْدُنَ قِیَامَتِ کے دن میں
 تازہ ہووینگے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اثر خوشوقیان اسکے چہروں سے ظاہر ہووینگے
 منہ انکے روشن اجالے ہووینگے چودھویں رات کے سے چمکیے روشن ستاروں کی
 طرح دیکھنے لے سکیں اَصْنِیَّةً اپنی سعی کے واسطے راضی ہووینگے وہی عمل کام
 آوینگے جو دنیا میں اچھے کئے تھے جب ان عملوں کی خوبیاں ان کاموں کا ثواب
 دیکھینگے یا وینگے خوش ہووینگے خوشوقتی کریں گے فِی جَنَّةٍ عَالِیَةٍ بِرُتْرَعَالِی ہستون
 میں دیکھنے سے باغ جو جو ہوئے بھرے ہو ہیں قدران باغوں کی بڑی ہی مرتبہ
 بلند ہے ایسے باغوں میں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے لَا تَسْمَعُ فِہَا لَاحِظَةً
 نہ سنے گا تو اس عالی ہشت میں بے معنی بات ہشت کے رہنے والے آپس میں پہچانی
 بات بھونچنے سے فائدہ بائیں نہ کہیں گے نہ کہیں گے جو بات ہووے گی سو اچھی بات
 کہیں گے فائدہ ان کی باتیں کہیں گے سچ باتیں خوشوقتی کی باتیں اللہ تعالیٰ کی تعریف

حمد شکر کی اور جو بات زبان سے نکالینگے سو اس طرح سچ ہو جاوے گی جو کچھ کہینگے وہ سچ ہی
 ہو جاوے گا بات جھوٹھ نہ ہوے گی یہاں عین حاسرہ کہ اس بہشت میں جتنے ہیں وہ ان
 ندیاں ہیں جاری ہر قسم کی دود کی ندیاں پانی کی شراب کی شہد کی قہنا
 سرسبز قلعہ اس بہشت میں تخت ہوینگے بیٹھنے کے واسطے بلند سونے کے
 تخت میں جڑاؤ موتی زمرہ یا قوت ان تختوں میں جڑے ہیں بلند ی میں ایسے ہیں
 جو اوپر سے ان تختوں کے بیٹھ کر نیچے کو کچھ چیز ڈالیں تو سو برس میں بہشت کی
 زمین پر وہ چیز پہنچے جب شہتی اس تخت کے اوپر بیٹھا چائینگے وہ تخت آپ سے
 آپ زمین کے برابر ہو جاوے گا جب بیٹھ چکینگے اس وقت بلند ہو جاوے گا ان تختوں
 کے اوپر بیٹھ کر اپنے تمام ملک کے تماشے ہمارے جو بیان دیکھینگے ہزار برس ہزار
 برس کی راہ تک نظر جاوے گی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ان تختوں کے اوپر بیٹھ کر
 تماشے دیکھینگے خوشیاں کریں گے حدیث میں آیا ہے کہ مومن مسلمان جو آپس میں
 خدا تعالیٰ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں آشنائیاں ملاپ کرتے ہیں اور دنیا کی کچھ
 غرض نہیں رکھتے ایسے لوگ عالی بہشت میں بلند مکانوں میں رہینگے ایسے ان کے
 مکان ہووینگے جو اور بہشتی ان کو اپنے گھروں سے اس طرح سے دیکھینگے کہ طرح دنیا
 کے لوگ زمین سے آسمان کے تاروں کو ستاروں کو دیکھتے ہیں واکو آب موضوعہ
 اور کوزے ہیں رکھے ہوئے بہشت کی نہروں کے کناروں کے اوپر حوضوں کے گرد اگر د کوزے
 آجورے طرح طرح کے رویے ہوینگے موتیوں کے لعل کے یا قوت کے طرح طرح کی
 شربتوں سے شربتوں سے بھرے ہوئے ہیں بہتات سے اتنے بیشمار ہیں جتنے آسمان
 میں تارکے بیشمار ہیں اور شربت و شربتوں میں جو ان میں بھری ہوئی ہیں بے نہایت خوش
 فرے ہیں خوش ہو ہیں وہ نعمتیں ان میں بھری ہیں جو ایک قطرہ ان شربتوں کا
 دنیا میں گرے تو خوشی اور خوشحالی سے تمام مرد کچھ اٹھیں زندگانی پھر آوے

جہات یا وہی اسی خوبون کے شربت شہرا میں بہتی جہد چائیکے یونیکے خوشی
 پر خوشی بڑھتی رہی خوشی زیادہ ہوتی رہی و تھارے مصروفہ اور بالمش
 ہووینگے تیکے ہووینگے نیچے اوپر ہر مکان میں ہر جگہ رکھے ہوئے و ذرا
 کہتے اور فرش ہووینگے کچھے ہوئے بھانت بھانت کے فرش پردے فالتین
 بچھونے سائبان طرح طرح کی سنین تکے نرم نازک رنگ برنگ لال سبز زری زری
 بادے کے موتیوں کے سلسلے لگے ہوئے لعل یا قوت جو اہر لگے ہوئے ہر ایک گھر میں
 ہر جگہ بہت میں نہ طرح کی تیاریاں زیب یلین ہر ایک محل کا بناؤ سنوار موجود
 ہے جس جس طرح سے بہت سی خوش ہووین انجادل چاہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کے
 حکم سے بہت کو تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی برکت سے اس بند گنگار کو اور اسکے دوستوں کو اور سب مومنوں کو مسلمانوں کو یہ
 کرے آمین آمین خبر میں آیا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی صاحب صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ان تختوں کی سررہ فرغ کی بڑائیوں کا بیان فرمایا تب کا فراموش
 کہنے لگے ایسے تخت کیونکر ہو سکیں گے اور جو ہووینگے تو بھی مثال کو صہیب کو اور اوصاف
 کا نام لیا ان تختوں کو اوپر چڑھنے میں بڑی مشکل پڑے گی اتنی دور کیونکر چڑھ سکیں گے
 حق تعالیٰ نے یہ آیت بھی افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت کیوں نہیں دیکھتے
 یہ کافر منکر اونٹ کی طرف ہمارے قدرت سے پیدا ہوا ہے کیا کیا حکمتیں فائدے
 اس میں رکھے ہیں اونٹ اپنے قد میں آدمیوں کے قد سے اونچا ہے بڑا ہے جو چاہے
 بغیر سگے بیٹھے ہوئے چڑھ سکے نہیں چڑھ سکتا ہے ایسا اسکو فرمانبردار کرو یا ہے جو یک
 لڑکا چاہتا ہے تو اسکی دور کی نکیل پکڑ کر بٹھا لیتا ہے چڑھ جاتا ہے پھر اونٹ کھڑا ہوتا
 ہے بلند ہو جاتا ہے رات دن دیکھتے ہو اس پر تمکو کچھ تعجب نہیں آتا بہت کے بلند تختوں
 کے اوپر تعجب کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو اور جانور و نگو تھارے حکم میں کر دیا

اسی پاک پروردگار کو قدرت ہے جو بہشت کے بلند تختوں کو بھی بہشتیوں کے
 حکم میں کر دیوے جب اسکے اوپر بیٹھا جائے زمین سے لگ جائیں جب بیٹھ جائیں تب
 بلند ہو جائے اس میں کیا تعجب ہے اور کئی فائدے اونٹ میں ہیں بہت بوجھ
 اٹھاتا ہے سب کسی کا فرمان بردار ہے ایک لڑکا جیسے تو اس کی رسی پکڑ کر لگاؤ
 تو چلا جاؤ ایک آدمی ایک لڑکا سودو سو اونٹ کو کھینچ لیجاوے اور وہ ہر ایک
 گھاس کھاتا ہے جو گھاس ملے اسکو کھالیتا ہے پیاس میں صبر کرتا ہے دو دو روز
 تین تین روز راہ چلنے میں پانی نہ ملے تو کچھ بے صبری نہیں کرتا چلا جاتا ہے یہ سب
 باتیں اس پاک خاوند کی قدرت کی دلیل ہیں وَالِی السَّمٰوٰتِ کَیْفَ رُفِعَتْ اور آسمان
 کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ کس طرح ہماری قدرت سے بلند کیا گیا ہے حکمتیں فائدے
 اس میں رکھے ہیں آسمان اپنی بلندی میں اونچائی میں دنیا کی سب چیزوں سے بڑا ہے دنیا
 کی سب مخلوقات کے اوپر ہے اس بڑائی کے ساتھ پروردگار تعالیٰ کے حکم سے گھومتے
 گھومتے کبھی نیچے آتا ہے آدمیوں کے پاؤں کے تلے آجاتا ہے اور اس آسمان کے تار
 ستارے رنگ برنگ کے بہشت کے رنگ برنگ کے گوزوں کی طرح لگتے ہیں پھر آسمان کے
 اس گھومنے تلے اوپر ہونے سے آدمی کبھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ہے الٹ
 نہیں جاتا ہے اگر نہیں پڑتا ہے رات دن دیکھتے جاتے ہولس پر تو کچھ تعجب نہیں
 کرتے ہو پر بہشت کے تختوں پر تعجب کرتے جاتے ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کس
 حکمت سے تمھارے فائدے تمھارے نفع کی واسطے بنا دیا ہے حکم سے گھومتا جاتا ہے تلے
 اوپر ہوتا جاتا ہے رات دن اس گھومنے میں موجود ہوتے جاتے ہیں دن کو محبت و شفقت
 کرتے ہو اپنی قوت پیدا کر لیتے ہو رات کو آسائش کرتے ہو آرام پاتے ہو سورتا
 ہو نہیں جاتے ہو اپنے دلمین ذرہ سوچ سمجھو جس خاوند نے اس طرح سے ایسی چیز بنائی
 ہے جو تم سب ہمیشہ رات دن دیکھتے جاتے ہو پھر جو بہشت کے تختوں کو اونچا

کرے اور اس کو پھر بچا کرے پست کرے اور اس کی ٹہریوں کو ٹہریوں کے کوزے جیسے
 کے تیسے رہیں اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں الٹ نہ جاویں گرنہ پڑیں تو اس کی قدرت
 کے نزدیک کیا مشکل ہی کیا تعجب کی بات ہی بڑی بات نہیں بہت آسان بات ہی
 والی انجبال کیف نصبت اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کیونکر ہماری حکمت سے
 قدرت سے گاڑے گئے ہیں زمین پر قائم کئے گئے ہیں پہاڑوں کو بہت کے تختوں کے
 رنگ ہر رنگ تکیوں بالٹوں کی طرح زمین پر جگہ جگہ آدمیوں کے فائدے کے واسطے
 رکھے ہیں اور لوگ اُس میں سے کیا کیا فائدے اٹھاتے ہیں نفع لیتے ہیں اور کبھی چھری
 اندھی میں بھونچال میں اس میں نقصان نہیں آتا ہی ٹوٹ نہیں جاتا گرنہ پڑتا ہی
 تم ہمیشہ سب بات کو دیکھتے جاتے ہو اس میں تو کچھ تعجب نہیں کرتے ہو اور بہت کے
 طلب تختوں پر اور اس کے تکیوں پر تعجب کرتے ہو خوب سوچو دیکھو جس خداوند قادر نے
 ایسی چیز اپنی حکمت سے قدرت سے بنائی اس کی حکمت قدرت کے پاس کیا ہماری بات
 ہی جو بہت کے تختوں کو اپنا کرے پھر بچا کرے اور اس کے تکیوں میں نقصان
 نہ آوے گرنہ پڑے یہ کچھ ایسی بات نہیں تھوڑی بات ہی والی اکثر کیف
 سطح اور نہیں دیکھتے زمین کی طرف کیونکر بچائی گئی ہی پانی کے اوپر زمین
 سی بھاری چیز کو جو گول جو گانی صورت گو لکی طرح ہی کس طرح اللہ تعالیٰ نے
 پانی کے اوپر اپنی کیسی قدرت سے کیسی حکمت سے بچا دیا ہی پھر وہ ویسی ہی اندھی
 طرح بھنس رہی ہی اور حال یہ ہی جو اندھے کی طرح سبک نہیں سبک جز پہاڑ
 پھری ہوئی نہیں ہی بڑی وزنی ہی اس میں کو جو قدر حکم ہو ہی اسی قدر ڈوب
 رہی ہی اور باقی بھنس رہی ہی پھر کبھی بغیر حکم کے ہلے نہیں لرزتی نہیں پھر جب
 حکم ہوتا ہی زمین کو لرزہ ہو جاوے بھونچال آجاوے تب ہی ہلے ہی لرزتی ہی
 اس میں تو تم کو تعجب نہیں آتا ہی پر بہت کے تختوں پر اور اس کے فرشوں پر کھونچا

تعجب کرتے ہو خوب تامل کر کے دیکھو کہ اس خداوند نے ان چار چیزوں کو کس کس حکمت سے
 بنایا ہے رکھا ہے یہ سب تعجب کرنے کا محل ہے پر اللہ تعالیٰ قادر جل شانہ کی حکمت قدرت
 کے پاس کچھ تعجب کا محل نہیں جیسی ہی بہشت اور بہشت کے تختوں کا بلند ہونا اور اسکا
 بہشت ہونا بھی کچھ تعجب کی جگہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی خاطر مبارک کی تسلی دینے کے واسطے فرمایا ہے **فَذَكِّرْ لَمَّْا آتَتْ مَدَنِي**
 پھر نصیحت کرتا رہ اسی محمد سوائے اسکے نہیں کہ تو نصیحت کر نیا لا ہے نصیحت کرنا
 ہی تیرا کام ہے اسکو چھوڑ مت جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام اترا ہے حکم حکام
 آتا ہے آخرت کی خبر و زخ بہشت کی حقیقت لوگوں کو سننا و خیر کی بات ہر ایک سے
 کہو ہدایت کرو خلق کے بھلے کی راہ تباہ و تھار یا ہے کام ہی اس واسطے تمکو بھیجا ہے کہ
 ماننے ماننے کی طرف نظر نہ کرو کوئی مانے یا نہ مانے ایمان لاو یا نہ لاو تم کے جاؤ اچھے
 بہتے ہو کہنے سے بڑا اور جو کوئی ایمان لا لگا قبول کر لگا چھوڑ دینا بھلا کر لگا اور کوئی ملایا قبول کر لگا چھوڑ دینا
لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ نہیں ہے تو اسی محمد ان کافر و کفر دار و غمہ موکل (تالیق جو
 خواہ مخواہ ان کو ایمان میں مسلمان یا مین لانا ہے چاہے کسی کو دین مسلمان یا مین لانا
 اللہ ہی کا کام ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا کام نہیں کہ بشر کی طاقت سے ہر
 ہی یہہ آیت قضا کی آیت سے جہاد کی آیت سے منوع ہو نہی ہے پہلے ہی حکم تھا جو کوئی
 ایمان لاوے مسلمان ہووے اس پر زبردستی نہ کیا چاہے اسکو قتل نہ کیا چاہے
 ہر طرح نصیحت کرنا چاہے جبکہ نصیب میں ایمان ہے مسلمان ہے اسے ایسی دولت
 ملتی ہے وہ آپ قبول کر لگا چھوڑ دینا اللہ کی طرف سے جہاد کا لڑائی کا لینے جو کوئی
 ایمان لاوے کلمہ پڑھے مسلمان ہووے حق بات کو مان لیا اسکو چھوڑ دو اور جو کوئی
 سمجھائے پر بھی نہ سمجھے اور سرکشی کرے اور گمراہی میں پڑے اور لوگوں کو گمراہ کرے
 جہاد میں دے شرارت پیر گمراہانہ ہے حق کو جاری ہونے دے تو اسکو مار و قتل کرو

جس میں لاکھوں کا بھلا ہوا اور یوں بھی معنی اس آیت کے کہتے ہیں اسی محمدؐ تو ان کے لئے اور
 نگہبان نہیں کچھ کو یہ حکم نہیں ہوا اور پہلے اختیار نہیں دیا گیا کہ خواہ مخواہ تو ان کے دلوں
 میں ایمان ڈال دے یا ان کے دلوں پر تصرف کرے مسلمان کی طرف کھینچ لیوے یا ان
 کے زور سے دل کی توجہ سے ان کو مسلمان بنا دے کچھ کو یہی حکم ہی جو راہ کی بات ان سے
 کہے ہر طرح سے نصیحت کرتا رہا جو کوئی سعادتمند ہی اور اس کے نصیب میں مسلمان کی دولت
 پس حق کو قبول کر لیو گیا اور جو بے نصیب ہے بد بخت ہی وہ قبول نہ کر گیا الا کہ تو نے
 و کفر مگر جسے منہ پھیرا اور کافر بار بار نصیحت کرنے سے بھی جو کفر کی گڑھی کے کوٹھن
 پھنس رہا اور تیری پیغمبری کا انکار کیا پھر کبھی بار بار نصیحت کرنے پرے اوپر فرض نہیں جتنا
 ضرور تھا حکم احکام اللہ تعالیٰ کا پہچانا ہمیشہ کے عذاب سے ڈرنا سو کر چکا اب اللہ تعالیٰ
 سے اس کا سروکار ہی اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لیگا فَيَعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَلَمَّ پھر عذاب
 کر گیا اللہ تعالیٰ بڑا عذاب ایسا مسلمان کو کیا ہی نہ کرے کہ بڑا گناہ کریں اور بغیر توبہ کے مر جاؤ
 ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑا عذاب نہیں ہونے کا محظ اور وہاں اور بیمار کی
 کی صعوبت کھینچی رنج اٹھانا عذاب موت عذاب قبر بعض کو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی
 سب چھوٹے چھوٹے عذاب اللہ تعالیٰ نے گنہگار مسلمانوں کے جو بغیر توبہ کے مر جاویں
 گناہوں کے کفار یکے واسطے مقرر کر دیا ہے اور سیدین کافر منکر بھی شریک ہیں اور
 عذاب جو بڑا عذاب ہے دوزخ کا سخت عذاب ہے کافروں بے دینوں منکروں کے واسطے
 مقرر ہوا ہے اس سے کافروں بے دینوں کو کبھی چھٹی نہیں خلاصی نہیں ہونے کی ہر
 ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے عذاب جلتے رہیں گے اِنَّ الْيَسَّٰرَ الْاَيَّاهُمْ ہمیشہ
 ہی طرف پھرتا رہا ہے ان کافروں کا مرنے کے پیچھے سب کی روح اس جہان میں
 حب میں پھنسی ہے اور آسمان اشارہ برزخ کے احوال کا ہے تم ان علیینا جہان
 تحقیق پھر چھپ چھپ چھپ ہر ایک کا ذرہ ذرہ حساب ہمارا وہ ہر ایک سے

سمجھ لینگے دنیا میں جو کوئی جو چاہے سو کر لیوے چاہے ایمان لاوے چاہے کافر رہے
جو کوئی ایمان لاوے گا مسلمان ہووے گا اچھا کام کر لیوے گا بہشت میں پہنچے گا ہمیشہ
آرام کے گھر میں رہے گا اور جو کوئی نصیحت نہ مانے گا ایمان نہ لاوے گا مسلمان نہ ہووے گا
اچھا کام نہ کرے گا آخرت کو دوزخ کے عذاب میں پڑے گا خوار و ذلیل ہووے گا ہر ایک کی
جزا ہر ایک کے کام کا بدلہ لاسا کے پاس موجود ہے اور اس آیت میں اشارہ قیامت کے
احوال کا ہے جو آخر چلنے کے قیامت ہوئی ہو گی اور اُس کے پہلے تم لانے کا سبب ہے

سورہ فجر اسمین تیس آیتیں ایک سو بیس کلمہ یا سو ستانوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْفَجْرِ سونگڑ ہی صبح کے وقت کی اللہ تعالیٰ نے فجر کی وقت کی قسم کھائی صحابوں
نے حضرت نبی صاحب کے اور بڑے بزرگ آدمی جو امام تھے قرآن کی تفسیر کر لیوے ہر ایک
نے ہر ایک طرح کی بات کہی ہے بعضوں نے کہا صبح کے وقت کی قسم کھائی وہ بُری
برکت کا وقت ہے دوستوں کی مناجات کا مشغولی کا وقت ہے دن کی روشنی صبح
سے پیدا ہوتی ہے اندھیا رہی اُزات کی دور ہوئی ہے جیسے کسی کے دل سے کفر و شرک کا
اندھیا را دور ہووے ایمان کا نور روشن ہووے بعضوں نے کہا یہ فجر کی نماز کی قسم
کھائی ہے وہ بہت بُری قبولیت کی نماز ہے بعضوں نے کہا محرم کے مہینے کی پہلی تاریخ
کی صبح کی قسم ہے کہ برس کی ابتدا اُس تاریخ سے اس وقت سے شروع ہوتی ہے
بعضوں نے کہا پہلی تاریخ ذی الحج کی قسم ہے بعضوں نے کہا ہر ایک جمعہ کی فجر کی
سونگڑ ہے کہ وہ مومنوں کے جمعے ہونیکا دن ہے ہر جمعے کو حج کا ثواب پاتے ہیں
بعضوں نے کہا عرفے کی فجر کی قسم ہے کہ وہ حاجیوں کے حج کا دن ہے اُس دن
وہاں قبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر حج کر لیوالوں کے اوپر
رہتی ہے بعضوں نے کہا عید کے دن کی فجر کی قسم ہے وہ بُری خوشی کا دن ہے

مومنوں کا بعضوں نے کہا قیامت کے دن کی صبح کی قسم ہے قیامت کے دن کی بہت بڑی صبح ہے اس دن سب امیدوار اپنی امید کو پہنچانگے مومنوں کو ہمیشہ کی بادشاہی ملیگی کا فوٹو ہمیشہ کی ہلاکی خوار کی ملیگی دو ستون کا مقصود حاصل ہو گا دشمن نا امید ہو جاوے گا بلکہ ہر ایک صبح دنیا کی بوجھنے والو کو قیامت کی صبح کو یاد دلاتی ہے دنیا رات کی مثال ہے سو ناموت کی مثال ہے جس طرح صبح کو سب جاگ اٹھتے ہیں اسی طرح قیامت کی فجر کو ہر کوئی اول آخر کی خلق جی اٹھے گی فجر کی نماز حضور میں پہنچنے کی مثال ہے جو اس دن مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار پاوے گی اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایک ایک بات میں سب طرح کی باتیں ہیں ایک لمحہ کے لفظ میں سب برکت کی فجر میں داخل ہوئی ہیں و کیا کمال جتنی اور قسم ہے ان راتوں کی جو دسی الحج کے مہینے کے بقرعہ کے دن ہیں جن دنوں میں عرفہ داخل ہے ان دس راتوں کی بہت بڑی ہے ان دس راتوں میں اللہ کی عبادت کا بہت بڑا ثواب ہے یا دس راتیں پہلی تاریخ سے محرم کی کے کر عاشورہ کی رات تک ہر رات میں بھی بہت بڑی بزرگی کی راتیں ہیں یا دس راتیں رمضان کی آخر مہینے کی ہیں شب قدر انھیں راتوں میں ہوتی ہے یا دس راتیں شعبان مہینے کے درمیان کی ہیں شب ہرات جن میں داخل ہے یہ سب بزرگ راتیں ہیں ثواب کی راتیں ہیں قسم ہے ان راتوں کے بزرگی کی و الشفع والوتر اور سو گندہ جنت کی اور طاق کی جوڑے جوڑ کی اور اکیلے کی جنت چار نمازیں ہیں فرض و گمانی چار گمانی اور طاق تین راتیں پیغمبر اور وتر کے نماز کی یا جنت چار راتیں ہیں خاک پانی باؤ آگ سب سیکوان چار و فی حیرون سے بنایا ہے اور طاق سات آسمان ہیں یا جنت بارہ برج ہیں اور طاق آسمان کے سات ستارے ہیں یا جنت آٹھ ہشتین ہیں اور طاق سات دوزخیں یا جنت سب بندوں کی صفین ہیں خدا کے ساتھ عزت ساتھ خوار کی کے قدرت ساتھ عاجزی کے علم ساتھ چل کے قوت

ضعیف کے حیات ساتھ موت کے کسی بند کی صفت ایسی نہیں جو اسکے ساتھ ضد ہو
 ہر ایک کمال کے ساتھ ایک نقصان بھی ہے جو کوئی کچھ بھی جانتا ہی سمجھ جاتا ہے کہ
 بہت بات کی اسے قدرت ہے بہت بات کی نہیں اور طاق سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں
 اللہ تعالیٰ کی حیات ایسی ہے جو اسکے ساتھ موت نہیں علم ہے جہل نہیں قوت ہے ضعیفی
 نہیں قدرت ہے عاجزی نہیں عزت ہے ذلت نہیں جو صفت ہے اس میں کمال ہے
 نقصان کا نام نشان نہیں اور حجت تمام خلق ہے جو چیز ہے عالم میں اللہ تعالیٰ کے
 جو احوال پیدا کیا ہے جو چیز اسکے ساتھ دوسری چیز کا لگاؤ ہے مرد جو روہ پروری
 آسمان زمین مشرق مغرب روم شام مومن کافر جلا برادیا آخرت بہشت
 دوزخ خوشی ناخوشی اور اس طرح ہزاروں باتیں ہیں اللہ تعالیٰ افراتا ہے من کل
 شئی خلقنا ز وجہین میں نے تمامی کو پیدا کیا ہر نے جو چیز اور وہ طاق ایک ہے ایسا
 ایک ہے جو کوئی دوسرا نہیں اس کا وہ پاک پروردگار ہے تمام عالم کا پیدا
 کر نیوالا ہے والیکل اذ آئیں اور تم ہی رات کی جوقت سیر کرتی ہی روان ہوتی
 ہے گذر جاو شب قدر ہو جاو پانیوالے پانیوں میں رات کے چلنے والے رات کو اپنے کام
 میں چلے جاو میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں شوق میں رات کو جا گئے والے جا گئے رہیں
 اس شوق میں آنکھ اوپر رات گذر جاو سو گندہ اس رات کی جس رات میں گندہ
 عرفات سے نذر لغو کو جاتے ہیں اور وہ رات جس رات میں علم کے طلب کر نیوالے علم دین
 کو حاصل کرتے ہیں اور عمل کر نیوالے نماز پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں هل فی ذلک
 قسم لئن نہ عجیب آیا اس مقدمہ میں سو گندہ معتبر ہے عقلمند کو جو خدا تعالیٰ چیز دینوالا
 ہے نہ وہ نکات کے عملوں کے اور تحقیق ان چیزوں میں جو کہنے میں آئیں بہت بڑی
 سو گندہ ہے بھاری قسم ہے ان لوگوں کے واسطے جو عقلمند ہیں دانا لوگ جانتے ہیں
 قسم پروردگار نے جن چیزوں کی کھانچا بڑی قسم ہے پیغمبر کے بڑے بڑے

کے عالم کو معلوم ہی سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی سوگندیں ہیں یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی قسم
 کی پہچان کی دلیل ہیں قدرت کی نشانیان ہیں قسم ہے اُس بات کے اوپر جو مقرر
 مقرر البتہ البتہ کا فوجوں کو منکون کو جو سچی بات کو جھٹلاتے ہیں عذاب کریں گے
 ہم دنیا میں اور آخرت میں آخر کو وے دور میں پڑینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
 بِعَادِ اِمْرَءٍ كَانَتْ دِيْكُهُ تَنْبِئُ عَنْ مِيقَاتِهِمْ وَرِجَالُهُمْ لَهُمْ خُزَانٌ
 جَانَا تُوْنِي يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 ان کو ہلاک کیا مار ڈالا ذَاتِ الْاَلَمَادِ سِتُوْنِ كے خاوند تھے ایسے بڑے بڑے قدرتی و
 قوتیں تھے اُنکے جانے لگے تھے یا نوں بڑے بڑے ستون کے مانند تھے بنے بنے قدر تھے
 اَلَّذِي لَا يَخْلُقُ مِثْلًا فِي الْاَلَمَادِ اِیسی قوم تھی وہ عاد کی قوم جو ان کی مثال اُن لوگوں
 کے مانند اور شہر و زمین پیدا نہیں کئے گئے ویسے آدمیوں کو کسی شہر میں پھر پیدا
 نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے خبر میں آیا ہی عاد دو تھے ایک عاد اولی تھا ایک عاد آخری
 تھا عاد اولی پہلا عاد تھا اسکو عاد ارم کہتے تھے ایک شخص تھا اسکا نام عاد تھا ارم
 عوص کا بیٹا عوص سام کا بیٹا سام حضرت نوح پیغمبر کا بیٹا بعضوں نے کہا ہی عاد
 عوص کا بیٹا عوص ارم کا بیٹا ارم سام کا بیٹا سام حضرت نوح کا بیٹا پھر عاد کی
 بہت اولاد پیدا ہوئی بہت بڑی قوم ہوئی بڑے زبردست زور آور لوگ تھے
 ہر ایک کا قد بدن سود و سونے چار سو گز کا تھا جو کوئی ان لوگوں میں بہت چھوٹا تھا
 اسکا ساٹھ گز کا قد تھا اور جو کوئی ان لوگوں میں بہت بڑا تھا اسکا سات سو گز
 کا قد تھا اور زور انکا ایسا تھا جو پہاڑوں سے ایک آدمی ایک پتھر کو اب اٹھا
 لیتا تھا جو اسکے نیچے پہاڑوں آدمی دب جاوین اپنے زور میں کسی کو ماتے تھے
 ایک ماں نوں زمین میں مارتے تھے تو پانی نخل آتا تھا بہت سرشار کرتے تھے
 بہت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہدایت کے واسطے حضرت ہود پیغمبر کو بھیجا

انھوں نے بہت نصیحتیں کیں مگر ایمان نہ آیا آخرت کی خبر دی اور رخِ بہشت کا احوال کہا اپنے غم و
 سے منانا غم بھی ان لوگوں کی بہت تھی ہزار ہزار برس کی عمر کم و زیادہ ہوئی تھی مگر وہ راز
 ان میں سے تھوڑے لوگ ایمان لائے چار ہزار آدمی کم و زیادہ حضرت باؤڈ کے تابع ہوئے یا تو
 ہزاروں آدمی گمراہ رہے کافر رہے بہت شرارتیں شوخیان فساد کرتے تھے حضرت ہو
 نے کہا تم پر عذاب آویگا ایمان لاؤ تو بچو گے ان لوگوں نے جھوٹا جانا حضرت ہوئے
 کہا تمھارے اوپر باؤ کا طوفان آویگا تم کو ہلاک کرے گا انھوں نے کہا باؤ ہم ڈر گئے نہیں باؤ
 ہمارا کیا کر سکتی ہے حضرت ہوئے کہا غضب کی باؤ آوے گی تم کو آڑا آڑا کر تھپھرنے
 پہاڑوں سے دے مارے گی انھوں نے کہا ہم آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ جوڑ لیں
 کریں گے پاتوں اپنے زمین میں گاڑ دیں گے باؤ ہمارا کچھ نہ کر سکے گی حضرت ہوئے بہت
 سمجھا یا نہ سمجھے آخر کو جب وعدہ اُنکے عذاب کا پورا ہوا حضرت ہوئے سب مومنوں کو
 جمع کر کے کہا فلاں دن غضب کی باؤ آوے گی تم سب جدا ہو کر میرے پاس آؤ اللہ تم
 کو بچا لے گا اور سب کافر مارے جاویں گے سب مومن وقت کے اوپر حضرت ہوئے کے پاس
 آئے حضرت ہوئے مومنوں کو لے کر ایک طرف جدی جگہ میں گئے اور سب کو ایک جگہ
 بیٹھا کر تمام کے گرد آسپاس خط کر دیا گھیر دیا پھر وہ باؤ آئی پہلے آہستے آہستے
 چلنے لگی تو وہ کافر نے لگے لگے اسی باؤ سے ہم کو ہوڈ ڈراتا ہے پھر وہ باؤ
 بڑھنے لگی انکی چیزیں کھانسی لگی پھر اُنکے اوپر زور کی باؤ چلنے لگی باؤ کا زور انھوں
 نے معلوم کیا پھر آپس میں ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے باؤ نے بھی خدا تعالیٰ کے حکم
 سے ایسا زور جو ان کو اکٹھا ہی اکٹھا پچاس تیس سو سو آدمی کو اکٹھا کر زمین سے اوپر
 لیجاتی تھی اور دسے تھکی تھی مگر جتنے اُنکے پانچ سو تھکے اور اکٹھا کر تھکے پھر ان سے پہاڑوں
 سے دے مارتی تھی سرانکے پھوٹ پھوٹ جاتے تھے ٹوٹ ٹوٹ جاتے تھے اس طرح
 سے وہ باؤ سات دن اور آٹھ رات رہی سب کو مار ڈالا ایک کافر نے بچا رہا ک

ملک اوتو بادشاہی جو اللہ نے مجھ کو بخشی ہے اس پر سے اور پروردگار سے اور اس کے لئے بہشت میں
 بہشت میں اخل کرے شہزاد نے پیغمبروں سے پوچھا بہشت کیا چیز ہے پیغمبروں نے
 بہشت کی تعریف کی اور بہشت میں سونے کے روپے کے محل ہیں باغ ہیں حورین غلمان اور
 بہت باتین بہشت کی کہیں شہزاد نے کہا ہے ملک اور بادشاہی جو کچھ میرے پاس
 ہیں سو تو میرے ہیں اور ویسی بہشت میں بھی بنا سکتا ہوں دو سو ساٹھ بادشاہ اس کے
 حکم میں تھے سب بادشاہوں کو نامے فرمان بھیجے کہ جب کے پاس جو کچھ سونا رو پا جو اہل لعل
 یا قوت مشک عنبر زعفران اور جو کچھ مصالح ہووے سو ہمارے پاس بھیج دو گے اور
 سب ملکوں میں لوگ محصل بھیجے جہاں جہاں سونا رو پا موتی لعل یا قوت زمر دالماں سنگا
 لیشم یا دین جمع کریں بہت برسوں تک سب طرح کے خزانے جمع کئے پھر مین کے ملک میں
 عدن کے شہر کے پاس ایک بڑا میدان تھا اس زمین کی ہوا بہت خوب تھی وہاں یہہ
 سب اسباب جمع کئے سو داروغے مقرر کئے اس شہر کے بنائیکے واسطے ہر ایک
 داروغے کے ساتھ ہزار آدمی تابع کر دئے لاکھ از مردور کام کر نیوالے تھے سو
 روپے کی اینٹیں بنائیں عقیق مینی کی اینٹیں بنائیں مشک عنبر کا گارا بنایا اسی طرح
 تمام شہر کی دیوار میں تیار کیں اندر اسکے ہزاروں محل بنائے سوئے روپے کی دیوار
 ستون یا قوت زمر دے جڑاؤ کئے ہر طرح کے بالا خانے باغ تلاء شے بنائے
 نہرین حوض فوارے سونے روپے کے جڑاؤ تیار کئے باغون کے درخت بھی
 جڑاؤ کئے زمین اس شہر کی تمام دیوے کی بنائی کیا ریاں چمنیں سب جڑاؤ تیار
 کیں پھول لکڑی زمین میں کنکر تھیر کی جگہ لعل یا قوت موتی بھجھڑے تین سو ہزار
 ہزار دو شہر بنائے حورین غلمان کی جگہ صورت لڑکیاں لڑکے ہزاروں
 سنگا کروان محلوں میں بسے تمام شہر کو آباد کیا وہاں کے رہنے والوں کو
 بھی خوب طرح کے لباس پوشاک مقرر کئے بہشت کا نمونہ بنایا ایسا بنایا جو

اسد تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ یَخْلُقْ مِثْلَهَا فِی الْبَلَادِ یعنی ایسا شہر بنایا گیا تھا وہ ارم
جو دنیا میں ایسا اور شہر نہیں کسی نے بنایا جب اس خوبی کے ساتھ تین سو برس میں
تیار ہو چکا تب شداد نے آپ اسکے دیکھنے کا اشتیاق کیا سب بادشاہوں کو بلایا
دعوت کی سب جمع ہو بڑی خوشی سے بڑی دھوم سے بڑی شان سے بڑے محل سے
بڑی تیاری سے سب بادشاہوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے ملک سے اس شہر کو
چلا لاکھوں آدمی اسکے ساتھ تھے خوشیاں کرتے ہوئے گاتے بجاتے چلے جاتے
تھے کوچ کوچ منزل بمنزل جب اس شہر کے پاس پہنچے ایک دن کی راہ رہتے شداد ہی
بہشت پر فخر کرتا تھا غور کرتا تھا اور سب لوگ اسکی تعریف کرتے تھے سب کوئی خوش
تھے کہ کل جا کر اس بہشت کو آرام کی جگہ کو دیکھینگے ایک منزل کا تفاوت رہا جو اسد
کا حکم ہوا ایک فرشتے کے تین اُن سب کافروں کے اوپر ایک ٹانگہ فرشتے نے
آسمان ایسی ایک سخت زور کی آواز کی جو اُن سب کافروں کے شکلیں پھٹ گئے سب مر گئے
اُن ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ایک بھی نہ بچا اور اس شہر کو آدمیوں کی نظروں سے
پھچا دالا دنیا ہی میں اسی جگہ موجود ہے کسی کو نظر نہیں آتا مردود کیا نا قبول کر دیا
بعضے احمق بے خبر حامل کہتے ہیں کہ اس شہر کو اللہ نے پسند کیا آسمان کے اوپر اٹھا لیا
آٹھویں بہشت وہی ہے یہ بات بڑی جھوٹی بات ہے ایسی بات بغیر حامل کے
جو بہشت کی خوبی کی خبر نہیں رکھتا ہے کوئی نہیں کہتا اور وہ ارم کتنا مکان تھا کتنا
تھا کتنی جگہ تھی جو بہشت میں جاضرور ہوتا تو کسی ایک مومن کے گھر میں جاضرور کے
پہنچا لائق نہوتا وہ ارم عا شداد کا سو کوس کی زمین تھی تمام دنیا ہزاروں لاکھوں
کوسوں کی راہ میں ہی پھر بہشت میں لاکھوں کروڑوں آدمی پیغمبر اصحاب سروری
مومن مسلمان آخرت میں داخل ہونگے پیغمبروں کی دولت ملک اور سب لوگوں کے
ملک دولت باغ عوالمیان محل خوبیان نعمتیں ایسی ہیں اتنی ہیں جو بیان میں اور شمار میں

بہین اسکین ادنی سے ادنی کم سے کم چھوٹوں سے چھوٹے مسلمان جو سب مسلمانوں سے
 نیچے بہشت میں داخل ہو دیگا اس بندہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسا ملک دیوگا
 جو ساری دنیا سے سو حصہ زیادہ ہو دیگا تمام دنیا اس برابر ہوگی جس میں ہزاروں
 محل باغ نہریں حوض بہاریں تاشے موجود ہیں زمین دیواریں تمام سونے روپے
 کی جڑاؤ موتیوں کی لعل یا قوت کی مہین بہشت کے ادنی مکان کی بہرہ جہتت ہی
 شد آدمی کی بہشت کیا بادشاہی ہی جو ادنی بہشتی کے کسی چھوٹے گھر کی برابری
 کر کے عاجز بندوں کے کام کو قادر پروردگار کے کام سے حکمت سے کیا نسبت تھا
 کیا برابری ہے وہ شد آدمی وہ باغ دنیا ہی میں ہی خبر میں آیا ہے تفسیر کی کتابوں میں
 لکھا ہے کہ حضرت معاویہ کے وقت میں ملک میں ایک شخص تھا اسکا نام عبد اللہ
 بن قلابہ تھا ایک بار اسکا اونٹ کھو گیا تھا وہ اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کے واسطے
 حدن کے شہر کے جنگل میں پھرتا تھا ایک میدان میں چلا جاتا تھا آگے سے اسکو ایک شہر
 نظر آیا بڑی بڑی محکم دیواریں سونے روپے کی اینٹیں لگی ہوئیں اچھے اچھے محل ہر طرف
 بنے ہوئے آگے چلا گیا ایک بڑا دروازہ نظر آیا سونے کا جڑاؤ اچھی قیمتی جواہر
 اسی میں جڑے ہیں دیکھ کر حیران ہوا اور آدمی کوئی ہمین نظر نہیں آیا دروازے کے اندر بیٹھا
 شہر میں داخل ہوا ہر طرف طرح طرح کے محل نظر آئے سونے روپے کے جڑاؤ بنے ہوئے
 ستون جڑاؤ یا قوت زمرہ کے لگے ہیں بادلوں کے فرش نیچے ہیں زردوزی ساٹبان
 پر کے لگے ہیں زمین روپے کی نئی ہی کنکر تھیر کی جگہ یا قوت زمرہ موتی بکھرے ہیں
 نہریں سونے کی جڑاؤ ہر ایک محل میں بنی ہیں اس میں پانی جاری ہے باغ تیار ہیں موتیوں
 پھول گل سے ہیں ہار ہو رہی ہے اور جگہ جگہ سونے کے درخت بنے ہیں زمرہ کے سبز
 پات ہمار کر رہے ہیں روپے سفید پھول لگے ہیں لعل کے یا قوت کے میوے بنائے ہوئے
 درختوں میں لگے ہیں ہزاروں تاشے ہوئے ہیں عبد اللہ نے ہر طرف سیر کی ہر

طرح کے تہا تے دیکھے بڑا تعجب کیا اپنے دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو بہشت کا وعدہ کیا ہے یہ وہی بہشت نہوے پھر اس جگہ سے جتنے جو اہر مونی اٹھا سکا بائذہکر وہاں سے باہر نکلا پھر وہ شہر کی نظر سے چھپ گیا مین میں آیا شہر کے لوگوں نے جو اہر اسکے پاس نہ گئے کہہ کے حقیقت پوچھی اسنے جو کچھ دیکھا تھا سو کہا لوگوں نے بہت تعجب کیا ہر ایک جگہ سب بات کا مذکور ہونے لگا چرچا ہوا مشہور ہوتے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو شام کے ملک میں پہنچی حضرت معاویہ نے اسکو مین سے بلا بھیجا اپنے کانوں نے تمام قصہ اسکی زبان سے سنا بہت تعجب کیا اپنی مجلس میں ایک جگہ بیٹھا لاکعب اجبار کو بلا یا کعب اجبار ایک بڑے بزرگ تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھے نصارا تھے بڑے دانائے سب کتاب توریت انجیل زبور پڑھے تھے بہت خبریں جانتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں مسلمان ہوئے تھے سب اصحاب ان سے ملے تھے قرآن حدیث کے عالم تھے سب اصحاب ان سے ہر طرح کی بات پوچھتے تھے حضرت معاویہ نے انکو اپنے پاس رکھا تھا جب کہ حضرت معاویہ کے پاس آئے اسنے پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر بھی ہے جس میں ایسے تہا تے ایسے خوبیاں ہیں سو نے روپیکا بنا ہوا مونی جو اہر اس میں لگے ہوئے ہیں کعب اجبار نے کہا یہ وہی شہر ہے جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے اہر ذات العباد اللہ لو خلق مثلہا فی البلاد یعنی ایسا شہر عہد کے بیٹے شہاد نے بنایا ہے تمام عالم کا سونا روپا مونی لعل جو اہر مشک عنبر جمع کر کر وہ شہر بہشت کا نمونہ بنا ہے یقین سو برس میں بیکرتیار ہوا شہاد کو اس کا دیکھنا نصیب نہوا پھر تمام قصہ انھوں نے کہا بیان کیا اور کہا اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے خلق کی نظروں سے چھپا دیا ہے پھر یہ قصہ کہہ کر کہا میں نے کتابوں میں پڑھا ہے جو تیری خلافت میں تیری حکومت کے دنوں میں ایک مرد مسلمان اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کیلئے

اس میدان میں جاویگا وہ شہر اسے نظر آویگا وہ اس میں داخل ہوویگا اس جگہ کی خوبیاں
 اور تماشے دیکھیگا تعجب کریگا اور اس شہر سے جو اہر ہوتی کچھ اٹھالاویگا اور اس میں
 کا قد چھوٹا ہوویگا رنگ اس کا سرخ ہوویگا اور آنکھوں میں سبزی ہوگی اور منہ کے اوپر
 اور گردن کے اوپر اس کے خال ہوونگے یہ علامت اس کی ایسا شخص اس شہر میں پہنچےگا اسکو
 دیکھیگا حضرت معاویہ نے یہ بات کعب اجار سے سُنی کہ ابن قلابی طرف نظر کی دیکھا تو سب
 علامتیں اس میں معاویہ نے کہا واللہ قسم ہی خدا کی یہ ہے آدمی ہے کعب اجار کو
 دکھایا اس کا قصہ جانیکا اور شہر کے دیکھنے کا بیان کیا کعب اجار نے بھی ابن قلابے کو
 دیکھ کر کہا مقرر وہ یہی آدمی ہے سبھون نے یہ حقیقت سنکر دیکھ کر کعب اجار کے علم پر
 تعجب کیا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے قرآن کے سچ ہونے کی شاہدی معلوم کی سننے والوں کا
 دیکھنے والوں کا ایمان یقین زیادہ ہوا جانا کہ خدا تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ اوعاد
 شراؤ کے ساتھ جسے ارم بنایا تھا کیسا معاملہ کیا کس کس طرح سے اسکو ہلاک کیا
 اور اس کے شہر کو چھپا ڈالا یہ عبرت کی بات تھی خداوندی کی صاحبی کی جو اسکا فر
 مغرور نے اپنی بنائی چیز کو دیکھنے نہ پایا اب غضب اس کے اوپر پڑا جو اسکا اور اس کے
 گھر کا نام نشان نہ رہا وَيَذَرُ الَّذِينَ جَاءُوا الصَّخْرَةَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے خدا نے چھڑ
 ٹھوڈی قوم سے جو صالح پیغمبر کی قوم تھی کس طرح ان کو مارا ہلاک کیا دے لوگ تھے
 جو وادی قراین پتھر و ٹوکاٹ کر اپنے رہنے کے واسطے گھر بنائے تھے اول جن لوگوں
 نے بڑے بڑے سخت پتھر کاٹ کر گھر بنائے ٹھوڈی قوم تھی عاد کے بھائی کی اولاد تھی
 بڑے زور آور ایک ہزار سات سو شہر بنائے تھے ہر ایک شہر میں ہزاروں گھر تھے
 سب پتھر و ٹوکے سنگین محکم طرح طرح کے محل دالان بالا خانے ایک بڑے میدان میں
 جکا نام وادی قرا تھا ہزاروں کوس کا میدان تھا مال ملک گھر بار میں محفوظ تھے
 جب انھوں نے حضرت صالح پیغمبر کی بے فرمانی کی اور ان کی اونٹنی کو جو پتھر سے حضرت

صالح پیغمبر کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تھی مارا اور اونٹنی کے پانوں کا قتل
 اللہ تعالیٰ کا غضب اُنکے اوپر آیا سب مر گئے حضرت صالحؑ اور جو مومن تھے وہی بچے
 وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور نہ دیکھا نہ جانا کیا کیا کیت کیا پروردگار نے تیرے
 فرعون کے ساتھ جو اوتاد کا خاوند تھا جس کا بڑا ملک تھا بڑا لشکر تھا محکم سپاہ تھی
 جب باہر نکلتا تھا اسکے اور اسکے لشکر کے لئے چھپے کھڑے ہوتے تھے بے شمار ستون
 خیموں میں گتے تھے اپنی اس دنیا کی دولت میں منحور تھا آدمیوں کو چومینا کر کر مارتا تھا
 خرمین آیا بنی فرعون کا ایک خزانچی تھا اسکا نام جبریل تھا فرعون سمجھ کر حضرت موسیٰؑ
 کے اوپر ایمان لایا تھا کسی کو معلوم نہ تھا اور جو رو اسکی فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی کنگھی
 چوٹی کرتی تھی وہ بھی ایمان لائی تھی کس طرح اس سخت لڑکی نے خبر پا کر اپنے باب
 فرعون کو جا کر کہہ دیا فرعون غصہ ہوا اور اسکو بلایا ایمان کی بات پوچھی معلوم کیا اس نے
 کہا اپنے ایمان کو چھوڑ دے کا فر ہو جا موسیٰؑ کو مت مان بہت کہا مارنے سے ڈرایا
 وہ نبی بی اپنے ایمان کے اوپر محکم رہی نہ پھری فرعون سے کہا تو مار ڈال خواہ کچھ کر
 میں اپنے ایمان سے پھرنیکی نہیں تیرا حکم دنیا میں چلتا ہی کئی دن کی حکومت چلا لے
 آخرت میں تیرا حکم کچھ چل نہ سکیگا فرعون نے کہا اسکے چاروں ہاتھ پانوں کو لو ہے کی
 چارینچوں سے زمین میں ٹھونکے یوں چومینا کر دیوین اس ظلم سے اس نبی کو مارا
 اللہ تعالیٰ نے اسکو بہشت میں داخل کیا اور فرعون کی جو رو بی بی اسشہ اسماعیل نام تھا
 وہ بھی چھپکے حضرت موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی تھی اس نبی کو جو مشاطہ تھی مارنے
 ہوئے نبی بی بی اسشہ کو ترس آیا فرعون سے کہا کیوں اس طرح مارتا ہے ظلم کرتا ہے
 فرعون نے غصے ہو کر کہا کیا تو بھی موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی ہے نبی بی بی اسشہ نے کہا ہاں
 میں بھی ایمان لائی ہوں فرعون نے غصہ ہو کر کہا جو تو ایمان سے پھرتی ہے تو پھر نہیں
 تو تیرا بھی ایسا ہی حال کہ دیکھا اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی ایسی قوت بخشی جو وہ اپنے ایمان پر

محکم رہی خاوند کی بات نہ مانی بلکہ اسے اسکو بہت نصیحت کی کہا کیوں خوار ہوئے ہو
 عاجز بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تو خدا کے غضب و نہی ڈرنا اور ایسی ہی
 باتیں کہیں جو فرعون بہت غصے ہو کر اپنی شرم جھانگ ناموس کو دیکھ کر کر لوگوں سے
 کہا جو اس بی بی پاکدامن کو بھی زمین میں جت لٹا کر اسی طرح چومینا کرنا تھہ پالون
 میں مینچن ٹھونک کر مار دے کسی چھاتی کے اوپر چکی رکھو بھاری پتھر دھرو اور بہت سخت
 عذاب کیا تو بھی بی بی آسیہ نے اپنے ایمان کو نہ چھوڑا مرنے وقت اللہ تعالیٰ کی رگ
 میں دعا کی اہی میرے واسطے بہشت میں گھر بنا اپنے پاس پہنچا اللہ تعالیٰ نے اسکی
 دعا قبول کی اسی وقت ابجد حضرت موسیٰ حاضر ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے کہا حاضر
 جمع رکھہ نظر اٹھا کر اوپر دیکھ بی بی آسیہ نے اوپر دیکھا درمیان سے پردہ اٹھ گیا
 بہشت میں اپنی جگہ اپنا گھر دیکھا بہشت کی خوبیاں سب نظر میں شکر کیا اسی خوشی
 میں اسکی پاک روح بدن سے نکل گئی بہشت میں پہنچی اسطرح سے جو لوگوں کو فرعون چومینا کر
 مارتا تھا اسی واسطے اسکو ذی الاوتاد فرمایا الَّذِينَ طَعَوْا فِي الْبَلَادِ وہ
 لوگ جو بیفرمانی کی انھوں نے شہر نہیں بے تینوں گروہ عادی اور فرعون اور مودو
 لوگ تھے جو اپنی نادانی اور گمراہی کے سبب بندگی کی حد سے گزر گئے تھے شہر نہیں
 بے فرمانی کے کام کرتے تھے فَاكثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پھر بہت کیا ان تینوں گروہ نے
 ان شہر میں فساد خرابیاں ظلم لوٹ مار زبردستی ان خواریان اللہ تعالیٰ کا حکم مانا
 پیغمبروں کے اوپر ایمان نہ لائے ہدایت کی باتوں کو جھوٹھ جانا بھلے کام بھلی راہ
 کو برا جانا بریکاموں کو اچھا جانا خلق کے اوپر ظلم کیا تم کیا حصہ علیکم منہ بک سوط
 حد اب پھر ڈالا ان کافروں ظالموں کے اوپر تیرے پروردگار نے ایک دفع
 کوڑا غضب کا کوڑا عذاب کا ہر ایک کو ایک طرح کا عذاب کیا پہلے عادی کی قوم
 کو باؤ میں اڑا دیا دوسرے عادی کی قوم کو لاکھوں آدمیوں کو شہداد کے ساتھ ایک غضب

کی آواز سے مار ڈالا ہلاک کیا اور نمود کی قوم کو بھی ایک سخت عذاب کی آواز سے ایک
 آگ کے شعلے کے ساتھ نجات دلائی۔ آسمان سے نیست نابود کر دیا اور فرعون کو اور فرعون کے
 ساتھ کے لوگوں کو چھینٹیں لکھ آدمی کو دریا میں غرق کر دیا سب پانی میں ڈوب مرے ایک
 آدمی نہ بچا چلیاں گھر بار محل خزانے باغ تماشے ان لوگوں کے سب کچھ ایک ہی دن
 میں چھٹ گئے رہ گئے یہ کچھ انکافروں کو دنیا میں عذاب کیا اُس عذاب کے آگے
 جو سحر میں ہو چکا ایسا ہی جیسے کوڑے کی مار اور آگ میں جلنا اور ہمیشہ کے
 عذاب میں رہنا ابھی باقی ہے ان آیتوں میں نصیحت ہے ارشاد ہے تمام آدمیوں کو
 چاہیے کہ ہمیشہ ڈرتے رہیں مومن مسلمان بندگی کرنے میں حکم بجا لائیں حجت و
 چالاک رہیں اور کافر مشرک بدین انکار کرنے والے بے فرمان حکم ماننے والے
 اپنے دلوں میں سمجھیں بوجھیں جو پروردگار نے اگلے زمانے میں جن لوگوں نے حکم
 نہ مانے تھے اور کیسے کیسے بُرے زور آور قوت والے تھے بڑی دولت دنیا مال خزانے
 لوگ لشکر رکھتے تھے انکوان کی بے ایمانی کے سبب کس کس طرح سے خراب رسوا کر
 مارا یے کس بھروسے کے اور ایمان نہیں لاتے اپنے پیدا کر نیوالے کا حکم نہیں مانتے
 نبی نہیں کہتے اسد و رسول کے حکم کو قبول نہیں کرتے اسد تعالیٰ کے عذاب کو اور
 اسد کو کیا دور بوجھا اِن ہر ایک کے لیے صادق تحقیق پروردگار تیرا یا محمد مرصاد پر ہے
 مرصاد گذر گاہ کو کہتے ہیں جہاں اور راہ ہو و بے ایک ہی راہ ہو وے تنگ اور ج
 کوئی جانیو لا ہو و مسافر راہ کا چلنے والا اسی راہ میں ہو کر نکلے اور اُس گذر گاہ
 سے یکجا ہو پر جو گذر بان مٹھتا ہے سب راہ چلنے والے اسکے آگے ہو کر نکلتے ہیں
 اس گھاٹو الکو سب مسافروں کی جبر رہتی ہے ہر ایک کو پوچھتا ہے ٹھک جو رہا
 اُس سے چھپا نہیں رہتا ہر ایک سے اسکے موافق سلوک کرتا ہے چور ٹھک پکڑا
 جاتا ہے سچا صاف شاہ آدمی خاطر جمع سے چلا جاتا ہے اسی مثال پر اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے خبر دنیا ہے جو پروردگار اس پر جسے ہی سب خلق کے اوپر سب کسی کے ساتھ سب کی نسبت مرصاد ہے کوئی بندہ اس کے آگے سے کہیں جا نہیں سکتا ایک راہ کے سوا اور راہ نہیں دنیا سے آخرت کو سب کوئی چلا جاتا ہے آگے یا پیچھے اور دنیا میں جو کوئی جو کچھ کام کرتا ہے بھلا بُرا اور جیسی نیت بھلی بُری دل میں رکھتا ہے پروردگار دیکھتا ہے جانتا ہے اور جیسی کوئی بات کہتا ہے بھلا بُرا سنتا ہے وہ بات لکھی جاتی ہے کوئی کام کوئی نیت کوئی بات اس پروردگار سے چھپی نہیں دنیا میں جسکو چاہتا ہے برے کام بری بات بری نیت کے بدلے میں عذاب کرتا ہے خواہ کرتا ہے ذلیل کرتا ہے اور آخرت میں کافروں مشرکوں بدیہیوں کو مقرر عذاب کرتا ہے اور کرے گیگا کافر ہمیشہ کے عذاب میں پڑے گا اور مسلمان گنہگاروں میں جسکو چاہے گا عذاب کرے گیگا جسکو چاہے گیگا اور دنیا میں جسکو چاہتا ہے اچھی بات اچھے کام اچھی نیت کے بدلے میں ثواب دیتا ہے صحت عافیت خیر برکت خیر کی توفیق دین و ایمان کی رغبت بخشتا ہے اور ہزاروں خوبیاں دیتا ہے عزت حرمت بخشتا ہے اور آخرت میں آخر کو مومنوں مسلمانوں کو بہت میں داخل کرے گیگا سب کسی کو مومن کافر سے چھوٹے کو دنیا سے آخرت کی راہ میں چل کر قیامت میں پروردگار کے حضور میں پہنچا ہے جزا سزا ہر ایک کو ملیگی اور قیامت کے دن دوزخ کے اوپر پل صراط کھڑا ہووے گیگا ہر ایک کو اسی راہ پر گزرنا ضرور ہووے گیگا پل صراط بال سے باریک تر ہے تلوار سے تیز تر ہے میٹھ ہزار برس کی اسمین راہ ہے سب کوئی اسی راہ پر ہو کر چلیگا سچے مومن مسلمان آرام سے خوشی سے شتابی سے چلے جاؤ گے بارہو جائیگے اور چھوٹے لوگ منافق مشرک کافر چل نہ سکیں گے یا ان ہاتھ کٹ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور فرشتے آگ کے گرز ہاتھ نہیں لئے ہوئے دونوں طرف سے تلکے کھڑے ہووے گے ہر کسی سے ایک طرح کی بات کا سوال کریں گے پوچھیں گے اُسے لے

کے اوپر سات مقام میں جدا جدا سوال ہو گا جو کوئی ٹھیک جواب دیو گا اچھی طرح
چلا جاوے گا اور جو کوئی جس مقام میں جواب نہ دے سکیگا وہ میں کٹ کر دوزخ میں گر
جاوے گا اول مقام میں ایمان کا سوال کرینگے پوچھینگے دنیا میں تو اللہ و رسول کے اوپر
ایمان لایا تھا خدا تعالیٰ کو ایک جانتا تھا اسکی بندگی میں اور کبیکو شریک کرتا تھا
یا نہ کرتا تھا پھر جو کوئی دنیا میں بے ایمان تھا کافر شرک منافق تھا اسجگہ سوال میں
اکٹ جاوے گا کلمہ نہ پڑھ سکیگا پانچ سات تباوے گا فرشتے گزر مار کر دوزخ میں ال
دیوینگے اور مومن مسلمان اپنے ایمان کی خبر دے کر کلمہ پڑھ کر آگے چلا جاوے گا
پھر دوسرے مقام میں نماز کا سوال ہووے گا پوچھینگے تو مسلمان تھا نماز پڑھتا تھا یا نہ پڑھتا
تھا اور جو پڑھتا تھا تو کس طرح پڑھتا تھا فرض واجب سنت مستحب فاسد مکروہ نماز
کے ارکان احکام کیا ہیں جو اچھی طرح جواب دے سکیگا اچھی طرح سے آگے چلا جاوے گا
اور جو جواب میں اکٹ جاوے گا اور دنیا میں نماز نہ پڑھتی کچھ نہ کہہ سکیگا وہ بندہ ناس
میں پڑے گا بات بہت مشکل ہو پڑے گی ایک ایک بات کے تفاوت میں ہزار ہزار برس
قید پڑے گا پھر تیسرے مقام میں زکوٰۃ کا سوال ہووے گا چوتھے مقام میں روز و نما
سوال ہووے گا پانچویں جگہ میں صلہ رحمی کی بات پوچھینگے بہن بھائی کا حق بجالایا تھا
ان کا حق تلف کیا تھا چھٹے مقام طہارت کا یعنی وضو غسل پاکی ناپاکی کا سوال
کرینگے ساتویں مقام ما باپ کا حق پویش اقر با بھائی بندہ بار آشتادوست ہمسائے
اکٹ کا حق ادا کیا تھا یا نہ کیا تھا یہ سوال ہووے گا جو کوئی اس سوال کا جواب اچھا دے
وے گا سب گرفتار یونسے فراغت کرکے چکا مارے ہووے گا چھٹی پاویں گات بہشت میں جاوے گا
داخل ہووے گا اور جو کوئی اچھا جواب نہ دیوے گا دوزخ میں گرے گا عذاب میں پڑے گا
یہ حقیقت اس گدڑ گاہ کی ہے سب کسی کو اس راہ پر جانا ہووے گا خواہ خواہ اللہ
گدڑ نہ ہووے گا یہ سب معاملتیں اسجگہ ہر اک کے اوپر گزریں گی جیسا جیسا دنیا میں جس

کسی نے کام کیا ہو گا ویسا ہی ویسا پاو چکا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس گزر
 میں منتظر ہیں موجود ہیں ہر ایک کے حال کے موافق ہر ایک سے سلوک کرینگے کوئی
 اچھی طرح سے چلا جاوے گا یا راتر جاوے گا کوئی بندہ میں پڑ جاوے گا مار کھاوے گا خدا
 میں پڑے گا یہ حقیقت ہے اس راہ کی تسلا کو چاہئے جو دنیا میں اس حقیقت کو سنکر
 سمجھ بوجھ کر اچھی راہ میں قدم رکھے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں
 محکم ہووے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے جو دین کی راہ میں اسکا قدم ثابت کر دیوے
 اور کسی راہ میں نہ جا پڑے مگر راہ ہووے جو صاحب علم ہووے آپ کتاب کا پڑھنے والا
 ہووے تو دین کی کتابوں سے قرآن مجید سے تفسیر سے حدیث سے دین کی راہ کو معلوم
 کر لیوے اسکے موافق کام کرے اور جو ان پڑھا ہووے تو طاقت کے موافق علم حاصل
 کرے پڑھے اور جو آپ پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہووے تو پڑھوں سے پوچھتا
 رہے ایمان کیا چیز ہے اسلامی کیا چیز ہے ایمان کے اعتقاد کی اصل کتنی ہیں اللہ
 تعالیٰ کی کیسی صفاتیں قرآن مجید میں کیا کیا کچھ فرمان ہیں کیا نصیحتیں ہیں حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے آخرت کی کیسی حقیقت ہے سب خلق آخر
 کو جو بیٹے اٹھیں گے کیسی معاملتیں انکے آگے آئیں گے روزخ کیسی ہے اور کیا ہیں
 بہشت کیسی ہے اور کیسی کیسی نعمتیں ہیں اس میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دنیا میں کیا کیا کام کئے کیسے کیسے کام امت کو فرمائے کس طرح خدا تعالیٰ کی بندگی
 کی کس طرح نماز پڑھی روزہ رکھا خلق سے کیا معاملتیں کیں کس طرح اٹھے کس طرح بیٹھے
 کس طرح کھائے کس طرح پیا کیا عبادت تھی کیا عادت تھی یہ سب علم اور جو دین
 کے علم ہیں سب ضرور ہیں لازم ہیں جس کسی نے نیک بندے نے یہ راہ پائی اور اس
 راہ کے اوپر قائم ہوا اسی راہ سے دور ہوا دنیا میں بھی خوش رہا مرنے کے کچھ
 بھی خوش ہوا اور آخرت میں بھی خوشی سے اس گزرگاہ سے چلا جاوے گا بشتابی

سے پہلے صراط کے اوپر سے گزر جاوے گا بہشت میں پہنچ جاوے گا اور جس نے اس راہ کو
 نہ بوجھانہ سمجھا نہ پایا دین کی راہ میں نہ چلا دنیا میں آخرت میں دونوں جہان میں
 خوار ہووے گا کہیں اس کا ٹھکانا نہیں اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو چاہے اسے نادانی
 سے گمراہی سے بھرنے سے اپنی پناہ میں رکھے یہ حقیقت ہے اچھی راہ کی بہت بات
 ہے عزت کی بہتری کی جو کوئی اس اچھی راہ میں دین کی راہ میں چلا طے ہر باطن
 کے کام دین کی بہتری بزرگی کو پہنچا دنیا میں آخرت میں عزت آبرو پائی اور جن نے
 دین ایمان کی مسلمان کی راہ چھوڑ دی دونوں جہان میں خوار ہوا وہ دین کی راہ
 اور یہ ہے ایمانی کی راہ خوار کی راہ ہے آدمی کو چاہئے کہ اس میں فرق کرے
 سوچ کر اچھی راہ اختیار کرے و لوگ بے آدمی جن کو ایمان نہیں اللہ و رسول کو آخر کو
 نہیں پہچانتے نہیں جانتے و عزت اور خوار کی اور نیک سختی اور بد بختی دنیا ہی
 میں بوجھتے ہیں و بے نادان میں یہ حقیقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا
الْاِنْسَانُ اِذَا مَآ اَبْتَلَا مَرَبًا فَاَكُوْمَةٌ وَّلَعَلَّہٗ فَيَقُوْلُ مَرَبًا اَلْکُوْنُ پھر آدمی
 جس وقت آزمایا اس کو پروردگار نے اس کے پھر بزرگی دی اس کو اور نعمت دی
 اس کو پھر کہتا ہے پروردگار نے میرے بزرگ کیا مجھے بڑا کیا مجھے فَاَمَّا اِذَا
مَآ اَبْتَلَاہٗ فَقَدَّرَ عَلَیْہٖ سِرْقًا فَيَقُوْلُ رَبِّیْ اِهَآئِنِ اور جب آزمایا آدمی کو
 پروردگار نے پھر تنگ کیا اس کے اوپر رزق کو وہ کہتا ہے پروردگار نے میرے
 حقارت کی میری امانت کی میری خوار کیا مجھ کو وہ آدمی جو کافر میں منافق
 میں بیدین میں ہے ایمان میں اور جو ہے ایمان میں دین میں سست میں آخرت کے
 اوپر یقین نہیں رکھتے رات دن دنیا کے کام دنیا کی دوستی میں ڈوبے رہتے ہیں
 آخرت کے اوپر کچھ ایمان نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے پاس بزرگی بڑائی عزت
 آبرو جو کچھ ہے سو دنیا کے مال میں اسباب میں روئے شرف میں ہیں ان لوگوں کو

اسی بڑائی کی فکر ہے اسی بڑائی کو ڈھونڈتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بندوں کو ہر طرح سے آزماتا ہے بہت لوگوں کو دنیا کی فراغت جمعیت مال دولت میں آزمائش کرتا ہے جو کونسا بندہ یہہ دولت نعمت پاکر شکر بجالاویگا مال کو خدا تعالیٰ کے حکم میں خرچ کرے گا اچھے کام میں دین کے کام میں لگاوے گا غریبوں کی خبر لیوے گا بھوکھوں کو کھلاویگا تنگوں کو پہناویگا حق میں لیوگا حق میں دیوگا جو کوئی ایسا کرے گا آخرت کو ثواب پاویگا اور کونسا بندہ اس دنیا کی نعمت دولت پاکر ناشکری کرے گا مال کو حرام میں کھویگا تکبر و ور کرے گا گناہوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کو الٹا کرے گا اس سبب دوزخ کے عذاب کے لائق ہو جاوے گا یہہ ایک طرح کی آزمائش ہے اور بہت لوگوں کو فقیر سی نادار سی تنگی نصیب ہے میں آزماتا ہے جو کونسا بندہ اپنے ایمان میں رہ کر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اوپر راضی رہے گا بہت کے ثواب کے لائق ہو جاوے گا اور کونسا بندہ بیصبری کرے گا اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا رہے گا تقدیر سے ناخوش ہو جائے گا بدراہی میں جاویگا دوزخ میں گرنے کا سزاوار ہو کر آخر کو دوزخ میں جہنم بدست ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا سے اپنی نپاہ میں رکھے ہی طرح کی یہ آزمائش دنیا میں اللہ تعالیٰ سب بندوں کے ساتھ کرتا ہے جب ان آدمیوں کو جو کافر مشرک منافق بدین ہیں اور لوگ جو دین میں سست ہیں دنیا ہی کے طلب کرنے والے ہیں وہ پاک پروردگار آزماتا ہے تو ان کو مال دنیا دولت اولاد مرد و خوبیاں نعمتیں دیتا ہے وے ایسے دنیا میں دنیا کے کار بار میں مشغول ہوتے ہیں جو کوئی ان کو ہدایت کرے آخرت کی راہ بتاوے آخرت کے بھلے کی باتیں ستاوے تو اسے اس ہدایت کو کچھ نہیں سمجھتے خیر خوبی کی باتیں کچھ نہیں مانتے جو کوئی ان لوگوں سے کہتا ہے تم دنیا میں اتنے مشغول ہو جاؤ دنیا کے مال کے اوپر مغرور مت رہو غافل مت ہو ظلم زیادتی گناہ مت کرو آخرت میں تمکو عذاب ہووے گا دوزخ

میں پڑو گے آگ میں جلو گے سچو بندگی کرو اپنے کفر شرک نفاق کو چھوڑو ایمان کے
 مسلمان کے کام میں سستی مت کرو تو دے لوگ اسکے جواب میں کہتے ہیں ہم کو خدا
 بزرگی دی ہے مال دولت میں بڑا کر دیا ہے ہیکو کیا پرداہ ہے کچھ بنو و یگا دنیا میں
 ہم بڑے ہیں اور بڑے باب کے بیٹے ہیں آخرت میں بھی ہیکو بڑائی ہے یلگی پھرا تھی
 محنت کرنے سے ہیکو کیا کام ہے اور جب ایسے لوگو کو کو وہ خداوند پاک آزمائش
 کرتا ہی روزی رزق کو تنگ کرتا ہی فقیری ناداری میں آزماتا ہی بدیا بیٹا ان کے
 مار ڈالتا ہی یہ آدمی بے یقین اللہ تعالیٰ کی قصا سے سخت ناخوش ہوتے ہیں
 ناراض ہوتے ہیں گلہ کرتے ہیں ہر وقت شکوہ کرتے ہیں کہتے ہیں ہیکو خدا نے خوار
 کیا ہمارے امانت کی ہیکو رسوا کیا ہمارا برا کیا ایسے آدمی یہ لوگ جن کو آخرت پر
 ایمان نہیں آخرت کی خوبی کے اوپر یقین نہیں رکھتے و سے دنیا ہی کی دولت کو مال کو
 دنیا ہی کی جمعیت کو فراغت کو دنیا ہی کے اسباب کو اولاد مراد کو بہت بڑی بات
 بوجھتے ہیں عزت آبرو اپنی سب طرح کی اسی میں سمجھتے ہیں اسی کی زیادتی میں خوش
 ہوتے ہیں اور روزی کے کم ہونیکو فقر فاقہ کو بہت برا جانتے ہیں دنیا کے مال دولت
 اولاد نہ ہونیکو اپنی رسوائی اپنی امانت اپنی خوار خیالی سمجھتے ہیں اس سبب بہت
 ناخوش رہتے ہیں ناخوشی ظاہر کرتے ہیں گلہ شکوہ کرتے رہتے ہیں بہت آدمی ایسے
 ہیں جو کافر ہیں مشرک ہیں اور دنیا کے دولتمند ہیں اور انکو کوئی ہدایت کی بات کہے
 اچھے کاموں کی طرف بلانے پرے کاموں سے منع کرے تو ہرگز نہیں مانتے اور یہی
 بات کہتے ہیں ہم اچھے ہیں ہمارا دنیا میں بڑا مرتبہ ہے اور آخرت بھی ہودگی تو ہمارا
 بھلا ہی ہو و یگا اور اگر فقیری میں ہو وین تو بھی ایمان نہ لا وین اور کہیں خدا نے
 ہم سے دنیا میں کیا بھلا کیا جو آخر کو آخرت میں بھلا کر یگا خوار خیالی میں پڑو ہیں
 اور لوگ جو منافق ہیں اور انکو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال دولت دیا ہے اپنے نفاق ہی کو زیادہ کرتے ہیں یہی بات

یہی بات

دین

دل میں یہی کہتے ہیں خدا نے ہمیں اس طرح بے ایمانی میں دولت دی ہے تو یہی بات
 ہمارے بھلی ہے اور جو ان کو فقیر کرے نادار کرے تو بھی نفاق زیادہ کرتے رہتے
 ہیں کہتے ہیں مسلمانوں سے ہم کو کیا فائدہ ہوا؟ کلمہ پڑھنے سے ہم کو کیا نفع ہوا؟
 جو کچھ مسلمانوں کے کام کریں اس طرح وہ مسلمان بھی جو اپنے ایمان میں سست
 ہیں آخرت کی حقیقت خوبی ان کو کچھ معلوم نہیں زیب زینت خوبی دنیا ہی کی دیکھتے ہیں
 اس کو بہت بڑی چیز جانتے ہیں جب خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا کا مال دولت دیتا ہے
 آزمائش فرماتا ہے تو یہ لوگ اپنی اس دولت میں مغرور ہو جاتے ہیں دین کے حکم سے
 دین کے کاموں سے دین اسی سے دین کے عاملوں فاضلوں سے ہزار رہتے ہیں
 کرتے ہیں تحارت کی نظروں سے دیکھ لے لوگوں کو دیکھتے ہیں آپ کو بہت بڑا جانتے ہیں
 اپنے دلیلیں بوجھتے ہیں جو اسی طرح ہمیشہ خوش رہینگے یہ دلیلیں سمجھ کر اپنی دنیا کے حبش
 میں خوشی میں سب دنیاداری کے کاموں کو بھولے رہتے ہیں آخرت کی اپنے بھلے کی فکر
 نہیں کرتے اور جو تنگی نقدیہ میں پڑیں فقر فاقہ میں پروردگار ان کو آزمائش
 کرے تو اپنے دلیلیں بوجھتے ہیں زبان سے کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے خوار میں
 خرابی میں ڈالا ہے کیا ہمارا بھلا کیا ناز و روز سے کیا ہمارا فائدہ ہوا مسلمانوں کے
 کاموں کا کیا اچھا بد لا دیا اس طرح گلہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نیکوئی سے روزے
 نماز سے دلیلیں اعتقاد کو سست کرتے ہیں ایمان اور مسلمانوں کے کاموں کی جزا اچھے
 عملوں کا بدلہ دینا ہے مال دولت کو سمجھتے ہیں یہ بات ایسا اعتقاد بہت بڑی
 جہالت ہے نادانی ہے آخرت کی حقیقت سے بخیر ہی ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مومنوں
 مسلمانوں کے واسطے اچھے کاموں کا بدلہ آخرت میں مقرر کیا ہے اس سے ان کو
 بے خبری ہے بیہوشی ہے اور بے آدمی جو سچے مومن مسلمان ہیں یقیناً ان کا مال ہے
 ان کے پاس دنیا کے مال دولت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے مال دولت کے ہونے سے

کچھ اپنی عزت حرمت نہیں بوجھتے اور اسکے ہوتے سے اپنی بے حرمتی نہیں سمجھتے عزت
 حرمت آبرو کرامت اپنی اسی میں بوجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو جہل کی بلا سے
 نادانی کے گمراہی کے کوٹے سے نکال کر فہم کے ایمان کے درجے میں پہنچا یا مسلمان کیا
 مسلمان کی دولت بخشی اپنی بندگی کی توفیق عنایت کی زیادتی بڑائی بزرگی اسی میں بوجھتے
 جو ایمان میں مسلمانی میں رہیں تقویٰ میں زہد میں زیادہ زیادہ توفیق پاتے جاوین خلافت
 اچھے ہوتے جاوین بد خصلتین چھوٹی جاوین نیک خصلتین آتی جاوین اللہ و رسول
 کی محبت زیادہ ہووے اللہ تعالیٰ کی یاد سے شوق سے دل معمور ہو جاوے رسول اللہ
 کی پیروی میں قائم ہو جاوین اللہ تعالیٰ کی بندگی میں محکم ہووین خلق کے اوپر شفقت
 کرتے رہیں تمیموں کے اوپر مہربانی کرتے رہیں اپنے مقدر سے بھوکھو نکال دیتے رہیں
 مشکون کو کپڑے پہناوین ہر ایک پر احسان کرتے رہیں سب کا بھلا چاہتے رہیں
 یہ باتیں اور اس طرح کی بہت باتیں ہیں جو مومن اپنی بڑائی اس میں بوجھتے ہیں
 اور خوار می خرابی ذلت حقارت کفر میں شرک میں نفاق میں بے ایمانی میں سمجھتے ہیں
 جس طرح وہ شخص اُن بلاؤں میں پھنسا ہی جہالت سے کفر سے شرک سے نفاق سے
 نخل نہیں کتا ویا ہی بے ایمانی کی باتوں کو بھلا جانتا ہی اور ایمان اور مسلمانی
 کے کاموں کو بُرا جانتا ہی اس سبب سے جو سچے مسلمان میں بوجھتے ہیں کہ یہ سب بہت
 بڑی خرابی اور امانت ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنکے اوپر ڈالی ہے خدا تعالیٰ سے
 پناہ مانگتے ہیں اور جب آپ میں دیکھتے ہیں کچھ غفلت آگئی بندگی کی توفیق کم ہوگئی
 کوئی گناہ ہو گیا کسی فرض میں واجب میں خلل آگیا کوئی سنت ترک ہوگئی کسی حرام کی
 خواہش نفس میں پیدا ہوئی دنیا کے مال کی دوستی و ملین آگئی امر نہی کے ادا کرنے میں کچھ
 خلل آگیا تو ان باتوں میں اپنی حقارت ذلت دیکھتے ہیں نہ امت کرتے ہیں شرمندہ
 ہوتے ہیں تو بہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُنکو عزت کے درجوں میں پہنچاتا ہے

دین کے کاموں میں محکم کر دیا ہے اور جس کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کا مال
 دیا ہے دو لہجہ کیا ہے اور توفیق نہیں دی جو اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرے
 بخوبی کرتا ہے دین کی جگہ میں نہیں دیتا مال لائق کاموں میں حرام باتوں میں اٹھاتا ہے
 یتیموں کی خبر نہیں لیتا غریب فقیروں کی کمینوں کو کھانے پینے میں یاد نہیں کرتا اور صلہ
 رحم حق ہمسایوں کا مسافروں کا اور جو حق اس کی گردن کے اوپر ہیں نہیں بجاتا تو ان
 باتوں کو ایسے کاموں میں امانت مختار بوجھتے ہیں دنیا کے ہونے ہونے میں
 بڑائی چھوٹائی نہیں بوجھتے اسی بات پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَلَّا یہ بات نہیں
 جو تم گمان کرتے ہو اسی کا فرشتہ کو بے ایمانوں دنیا آزمائش کا عمل کا گھر ہے جزا
 کی جگہ نہیں اکرام اور امانت کی جگہ عزت اور خوار سی کا ٹھکانا جو علون کے بدلے
 میں مقرر ہوا ہے آخرت ہی دنیا نہیں دنیا میں عزت اس بات میں ہے جو خیر کے کام
 کرو دنیا کے مال دولت میں نہیں ہے دنیا کی خوار سی خرابی اس بات میں ہے جو برے
 کام کرو بری خصلتیں تم میں ہو جو دین ناداری فقیروں میں نہیں بل لَا تَكْرِهُونَ إِلَيْهِمْ
 بلکہ امانت خوار سی تمھاری ہے جو یتیموں کے حال پر نیکی نہیں کرتے یہ بہت بری
 بات ہے بوجھ بدینتی ہے مسلمانوں کو لازم ہے جس بچے کا باپ مر جاو اسکے اوپر چاہے
 شفقت کریں پیار کریں اسکے کھانے پینے کی خبر لیوین اسکے تربیت کریں اللہ تعالیٰ
 کے پاس قبولیت کا درجہ پاوین اور اس بات کا انکار نہ کرنا کافروں بے ایمانوں کا کام
 ہے وَلَا تَحْضُونَهُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ اور یہ امانت بات ہے جو آپس میں ایک دوسرے
 کو فقیروں مسکین کے کھانا دینے کے واسطے نہیں کہتے آپ بھی کسی جھوٹے کھانا نہیں
 کھلاتے اور جو لوگ طاقت کھلانے پلانے کی رکھتے ہیں ان کو غریبوں کی کمینوں کے
 کھانا دینے میں رغبت نہیں دلاتے نصیحت بھی نہیں کرتے وَنَاكِلُونَ الثَّرَاتِ
اَكَلًا اور یہ بات ہے امانت کی تمھاری جو کھاتے ہو تم میراث کے مال کو بہت

سخت کھانا حرام حلال میں کچھ تفاوت نہیں کرتے اور میراث والوں کا حصہ دبا رکھتے ہیں
 بہت بہت طرح کی لذتیں لینے میں مشغول ہوتے سو بھانت بھانت کے کھانے پیکار
 رات دن کھاتے رہتے سو پیٹ بھرتے رہتے ہوا اور کچھ اپنی آخرت کے بھلے کا غم نہیں
 کھاتے و نہات کھانے ہی کی فکر میں کھانے ہی کے کام میں رہنا حیوانوں کا کام ہے
 یہ بھی بہت بری بات ہے وَتَجِبُونَ لِمَالِ حَبَا جَمًا اور یہ بات ہے امانت کی
 تمہارے جو دوست رکھتے ہو مال کو بہت دوست رکھنا مال کا خواہ حلال ہو و خواہ حرام
 ہو بڑی محبت اسکی رکھتے ہو مال جمع کرنا بڑی حرص ہے تم کو کس طرح حلال مال ہو و
 لے لیتے ہو یہ سب باتیں بد بختی کی دلیل ہیں خواری کی نشانیان ہیں پھر انھیں باتوں
 میں امانت ہے تمہاری اور ناداری فقیری میں امانت نہیں اور جو سچے مومن مسلمان
 ہیں انکو دنیا کی اور دنیا کے مال کی محبت نہیں و سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کی متابعت پیروی کی دین کے حکم کی محبت دوستی رکھتے ہیں حلال کھاتے ہیں
 عبادت بندگی کرنے کی قوت کی نیت سے کھاتے ہیں اپنے مقدر کے موافق ہر ایک
 کا حق پہچانتے ہیں جو کھو مکھانا کھلاتے ہیں مسکین فقیروں کی حاجت ہر لائے باز
 یتیموں کے حال پر شفقت کرتے ہیں یہ باتیں ہیں بڑی عزت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 دنیا کے مال و دولت میں کچھ بڑی نہیں گلا لایق نہیں بنائے کسی کے تئیں جو اس طرح کا
 اعتقاد رکھے دنیا کے مال و دولت میں اپنی بڑائی بوجھے فقری کو خواری جانے فقر و کمزوری
 خوار سمجھے اور بے ایمانی بے دینی کے کام کرتا رہے لَٰذَا ذُکِّرْتُ لَا مَرْضَ دَکَا دَکَا
 جو قوت کوٹی جائیگی زمین ہلائی جائیگی ٹوٹ جائیگی کوٹنے پر کوٹنا ٹوٹنے پر ٹوٹنا ریزہ
 ریزہ ہو کر سوار برابر ہو جائے گی بلند ہی پستی اونچا نیچا اسپن نہ رہیگا و جَاءَ دَکَا
 وَ الْمَلِکُ صَقَا صَقَا اور آدھکا حکم پروردگار کا تیرے خلق کی جزا دینے کے واسطے
 اول آخر کی خلعت زندہ ہو گئی سب جی اٹھینگے ہر ایک اپنے عمل کا جزا بدلا پاوے گا

پروردگار کی قدرت کے اکثر تماشے ظاہر ہووینگے نظر آوینگے ہر آسمان کے فرشتے
 حشر کے میدان میں صف باندھ باندھ کر کھڑے ہووینگے اول تمام خلق کو اول آخر
 کے آدمیوں کے پہلے آسمان کے فرشتے گھیر کر کھڑے ہووینگے پھر دوسرے آسمان کے
 فرشتے صف باندھ کر پہلے آسمان کے فرشتوں کو گھیر کر کھڑے ہووینگے اس طرح
 سب آسمان کے فرشتے صف باندھ کر ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہووینگے حکم کی انتظاری
 میں — ہووینگے جب حکم ہو گا دیا ہی کر گا و جاکو مٹائیں جچھکے اور
 لائی جاوے گی اُسدن دوزخ ذلت اس کو حکم سے پروردگار کے کھینچ لاوینگے عرصات
 میں حشر کے میدان میں حاضر ہونگے خبر میں آیا ہی جب حکم ہو گا دوزخ کو حاضر کرو
 ستر ہزار ہزار زنجیریں لگاؤ ونگی ہر ایک زنجیر سے ستر ستر ہزار فرشتے لگ کر دوزخ کو
 کھینچ کر لاوینگے اور اسوقت دوزخ غصے سے جوش مارے گی پہاڑ پہاڑ برابر شعلے دوزخ سے
 نکلنے لگیں اسی ہیبت کی آواز سے دوزخ سے نکلنے لگیں جو حشر کے میدان میں کوئی نہ رہے گا
 خوف سے ڈر سے ہیبت سے ڈرے زانو کے اوپر گر پڑے گا ہوش جو اس سب کسی کے
 جاتے رہینگے یہ پیغمبرؐ کے ولی مومن مسلمان بھی اس ہیبت میں پڑ جاوینگے گرجاؤ
 کافرون منافقون کی آواز ہوگی ہر کوئی اسوقت یا نفسی یا نفسی کہیں کوئی کسی کو یاد
 نہ کرے گا سب کسی کو ہیبت سے مارے اپنی بنی فکر پڑ جاوے گی سوائے حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ دے اپنی فکر اسوقت کچھ نہ کرینگے اپنی امت ہی
 کے واسطے دعا کرے کہ کہیں گے یا رب امتی امتی الہی میری امت کو اس ہیبت سے
 غضب سے نجات بخش دے دوزخ اسوقت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں
 کہیں گے یا محمد صبح بخیر امت سے جو سچے مومن مسلمان ہیں کیا کام ہی اللہ تعالیٰ
 اسوقت سب فرشتے اس سے فرماوے گا دیکھو میرے دست کی طرف میرے جیب کی طرف
 سب کوئی نفسی نہیں کہتا ہے اسوقت بھی حضرت محمد رسول اللہ ص

کا درجہ مرتبہ سب خلق کے اوپر ظاہر ہووے گا سب کوئی جا ہیگا جو ایسا بندہ پیارا مقبول
 خدا ہے تعالیٰ کو کسی نہیں جب ہول ہیبت حشر کے میدان میں پڑ جاوے گی اسوقت ہر
 کسی کو اپنی حقیقت سوجھ پڑے گی دنیا کی زندگی کی عمرت کھاویگا دنیا مفت ہاتھ سے
 جاتے رہنے کا غم اٹھاویگا یومئذ یبذلک لکم انسا وانی لکم الذکر عی اسدن نصیحت
 لیو یگا اپنے گناہوں کو یاد کریگا آدمی اور کہاں ہے اسکو فائدہ نصیحت کا وے لوگ
 جو دنیا میں کافر ہے مشرک منافق بے دین آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے قیامت
 کے دن کی حقیقت کچھ نہ جانی معلوم نہ کی دنیا کی فکر میں ہمیشہ سے آخر کی کچھ فکر نہ کی خوب
 خیال سا جانا برسی باتیں برے کام کرتے رہے اپنے اپن اور سامانی کو ٹھیک نہ کیا
 اسی غفلت میں دنیا سے چلے گئے جبے ہول پیشین آن پڑیگی تب ہزاروں طرح کی
 حشر میں اپنے دہلین کریگی افسوس کریگی کہیں گے ہم کیا کیا کیا کیا پیغمبروں کی
 بدایتوں کو نما نا خاطر میں نہ لائے مرشدوں کی بات نہ سنی کچھ اچھا کام نہ کیا بہت
 پیچھا دینگے اسدن سب جبر و کوہج جائینگے سب نصیحتوں کو اپنے دہلین مانینگے کہیں گے پیغمبر
 سچ کہتے تھے ہکویعین نہ ہوا اسد تعالیٰ فرماتا ہے اسدن ان کی نصیحت کرنا کچھ
 فائدہ نہ کریگا افسوس کرنا کچھ کام نہ آئے گا کام کات گذر گیا عمل کا ٹھکانا
 دنیا میں تھا وہ بے فائدہ جاتا رہا آخرت بدلے کی جگہ عمل کی جگہ نہیں ہے
 جسنے دنیا میں اسد تعالیٰ کا حکم بجالا کر مرضی کے رضامند چلے کام کئے اچھا بد لایا
 اور جسے حکم نما یا مرضی کے کام کئے خوار ہوویگا برا بد لایا اور جو بوقت کا فربہ اپنے کو
 برسی صورتیں عذاب کی صورتیں نظر آویگی ہیبت پڑے گی اہل برا دیکھیگا یقوی
 یا کہیں قدامت لکھی جاتی کیسکا کاشن میں آگے بھیجا اس جینے کے واسطے
 بے دین بے ایمان آدمی اسوقت عم کھاویگا حشر کریگا کہیں میں نے کیا برا کام
 کیا خوب ہوتا جو دنیا میں ایمان لاتا بندگی کرتا دنیا کی تھوڑی سی کامیابی

اس دن کیواسطے اس جہان کے ہمیشہ کے چھینے کے واسطے خوبان نعمتین دو کتبیں بھیجتا اس حسرت
 میں ایسا نہ تھا تا رہیگا کچھ فائدہ نہ کرے گا فَيَوْمَئِذٍ لَا يَعْدِبُ عَبْدًا ابَدًا وَلَا يُوقِفُ
وَتَأْقَهُ أَحَدٌ بَعْضُ سَائِرِ الْمَنَاقِبِ کے روز عذاب نہ کرے گا خدا کا سا عذاب کرنا کوئی اور
 بند نہ کرے گا خدا تعالیٰ کا سائیدہ کرنا کوئی اسد تعالیٰ کا فرون منافقون کو ایسی ہی طرح
 سے عذاب کرے گا جو ایسا نہ کرے گا عذاب کرنا کسی کے اوپر کسی بند کو قدرت نہیں
 اور ایسے حکم بندوں میں دو ہیں دوزخ کی ان کو بند کرے گا جو کوئی کسی کو اسطر
 بند نہ کرے گیگا کا فر مشرک سنا ہے ایسے سخت بندوں میں طوق زنجیروں میں پڑینگے
 جو تمام آسمان زمین کی خلق جسمہو میں اور چاہیں کہ کسی ایک دوزخی کا فر مشرک کو چھڑا
 لیوں نہ چھڑا سکیں گے سب کو پھانسی قید و نکلے توڑنے میں عاجز ہو جاوے گیگے پھر اللہ تعالیٰ
 نے دوزخیوں کی حقیقت کو ان فرما کر کچھ سچے مومنوں مسلمانوں کی حقیقت کو بیان فرمایا
 جو حق مومن مسلمان ہیں ان پاک اعتقاد دنیا سے اٹھا چاہتا ہے دنیا کو چھوڑتا ہے
 آخرت کی طرف کوچ کرے گا اچان بدن سے جدا ہوتی ہے اسوقت خدا تعالیٰ کی طرف
 سے فرشتے اگر اسکو غور سے دیکھیں گے کہ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اسْجُدِي
لِرَبِّكِ وَارْكَعِي وَاسْجُدِي وَارْكَعِي اے جان پاک آرام پائی ہو تو سجدے کر
 سے اپنے پروردگار کو اس حال میں جو تو خدا تعالیٰ سے راضی ہے اور خدا تعالیٰ
 تجھے راضی ہے یہ چون اس بند کو آوے گی جس بند نے ایمان میں آرام پایا ہے
 خدا کی بندگی عبادت میں رہ کر اس کے دل نے اسد تعالیٰ کی یاد میں اخلاص میں
 محبت میں آرام پایا ہے اسد تعالیٰ کے حکم میں راضی ہو اسد تعالیٰ کو آپ سے راضی
 ہے فرشتے اس پر یہ خطاب کریں گے جو خوش ہو کر آسانی سے اس دنیا
 چھوڑ دے گا اس میں چاہیگا پروردگار کی رحمت میں داخل ہو جاوے گی اور بعض
 خاص بندوں کو تو فرشتے کے اسد تعالیٰ آپ خطاب کرتا ہے فرماتا ہے فَاذْكُرْ

ہی عبادتی وادخل جنتی پھر داخل ہو اور اسی جان پاک میرے خاص
 بندوں کے درمیان اور میری بہشت میں میری خاص رحمت میں داخل ہو آرام کر خوش
 رہ یہہر جنت کا خطاب مومنوں کے حق میں مرنے کے وقت بھی ہوتا ہے اور جو وقت قیامت
 ہووے گی قبروں سے اپنی ہر کوئی اٹھیکا اسوقت بھی ہووے گا اور جو وقت مومن بہشت
 میں داخل ہووے گی اسوقت بھی یہہر خطاب ہووے گا کیونکہ رحمت کے فرشتے یہہر خوشخبری
 سناتے ہیں اور کسی کو پیواسطہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ یہہر خوش و وقتی
 سناوے گا اور خطاب کی سب طرح کی لذتیں اور فرسہ و خوشحالیان مومن کو ہو جائیگی
 اور جن بندوں کی روحیں پاک ہیں ان روحوں کے اوپر یہ خطاب ہووے گی اللہ تعالیٰ
 یہہر خطاب آخر وقت اس بندے گنہگار کو بھی اپنے کی بندوں کے صدقے سے نصیب کرے گا
سورہ بلد کی ہے اسمین بائیں آیتیں تراسی کلمہ زمین سو اکتیس حروف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لا اَقِمْ هَذَا الْبَلَدَ فَمَر کرنا ہوں میں اس شہر کی بندہ کی مکہ کے شہر کی وہ
 بڑا مبارک شہر ہے وَاَنْتَ حِلُّ هَذَا الْبَلَدِ اور تو حل ہووے گا اس شہر میں
 یعنی مجھ کو قتل کرنا کہ میں حلال ہووے گا اور حلال یہہر جو داخل ہے یا محمد اس شہر
 میں تو رہنے والا ہے تیرے پیدا ہونے کی رہنے کی جگہ یہہر کے شہر کو اللہ تعالیٰ نے
 تیری بڑائی بخشی ہے مکہ کے درمیان میں اپنے نام کا بندہ کی بندگی کرنے کو واسطے
 ایک گھر مقرر کیا بیت الاس گھر کا نام رکھا جی کی جگہ امان کا ٹھکانہ کیا جگہ کوئی
 اس گھر میں سچی نیت سے جاوے داخل ہووے دوزخ کے عذاب سے امن ہووے اور ظاہر کے
 قتل سے ماریے امان میں ہے اس شہر کے ساتھ اپنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے رہنے کا شرف زیادہ کیا اور فرمایا تو اس شہر سے والا ہے اس سبب
 اس شہر کی بڑائی ہے وَاللّٰہِ دَمًا وَاَلَدًا اور سو گند کر میں جسے واسے کی

اور اسکی جو جہاں پہنچا وہی ہے حضرت آدمؑ کی جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور تمام آدمیوں کی جو
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پیدا ہوتی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ماں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو انھوں نے کعبہ بنایا مکہ
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے
 قسم کا جواب یہ ہے **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْدِيرٍ** مقرر پیدا کیا ہے ہم نے
 آدمی کے تین سختی کے واسطے **مَتَّعْنَاهُ مِثْقَالَ رَجَمٍ** یعنی کے واسطے دنیا میں آخرت میں
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی بنی گئی گرمی سردی تری خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار
 طبیعت میں جو ایک غالب آئے زیادہ ہو کر پنج آزار تصدیع پاکو نو چھینے اپنی مان
 کے بیٹ میں گرم میں بے دان میں رہتا ہے پھر سختی سے باہر نکلتا ہے پھر کئی برس عاجز
 رہتا ہے چل نہیں سکتا کچھ کام کہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہے محتاج ہے پھر اتوں
 کے نکلنے کا بڑا رنج کھینچتا ہے پھر بہت بیمار یوں مریضوں میں گرفتار ہوتا ہے پھر دو وہ
 چھوڑنے کی تصدیع پاتا ہے پھر کون بیفائدہ کھیل کر کتب میں قید پڑتا ہے پڑھنے لکھنے
 میں استاد کی مار و ہار اٹھاتا پھر کئی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی
 آتی ہے پھر جب بالغ ہوتا ہے حاجت بیاہ کی فکر پڑتی ہے جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش
 کی فکر و تدبیر و تدبیر میں بڑا جھگڑنے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں
 غرض کہ کھینچتا ہے مصروفیت پیدا کرنے کی ہر ایک کو جدی جدی طرح آگے آتی ہے
 بغیر محبت کے حاصل نہیں کی تو گرمی چاکری میں پڑتا ہے حکم میں چلنے کی خواہش
 کھینچتا ہے تجارت سود اگر بن دیا جھگڑا کل شہر میں ادھر سے ادھر دھرتے
 ادھر مار مارا دھرتے کہیں کہیں تمام دن دھوپ میں جا رہے ہیں گرمی میں
 برسات میں سون کے ساتھ کہیں کہیں ہوا میں کو پھاڑتا ہے بج بوتا ہے

اور اسکی جو جناب ہمہ قسم ہی حضرت آدمؑ کی جو لب آدمیون کے باپ ہیں اور تمام آدمیون کی جو
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پہنچا ہونی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ماوراء سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو انھوں نے کعبہ بنایا مکہ
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے
 قسم کا جواب یہ ہے اَلْقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ تَحْقِیْقٍ مَّقرر پیدا کیا ہی ہم نے
 آدمی کے تین سختی کے واسطے محنت مشقت رنج ٹھنسنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی بنا اگرمی سردی ترمی خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار
 طبیعت میں جو ایک غالب آوے زیادہ ہو کر رنج آزار تصدیع پاکو نو پہینے اپنی مان
 کے پیٹ میں رحم میں کچھ دان میں نہ ہوتا ہی پھر سختی سے باہر نکلتا ہی پھر کئی برس عاجز
 رہتا ہی چل نہیں سکتا کچھ کام کر نہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہی محتاج ہی پھر انہوں
 کے نکلنے کا اثر رنج کھینچتا ہی پھر اوجہ بہار لون مہنوں میں گرفتار ہوتا ہی پھر وہ
 چھوڑ نیکی تصدیع پاتا ہی پھر کسی نہ بیفائدہ کھیل کر کتب میں قید پڑتا ہی پڑھنے لکھنے
 میں استاد کی ماردھاڑ اٹھاتا ہی پھر کئی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی
 آتی ہی پھر جب بالغ ہوتا ہی رنج بیاہ کی فکر پڑتی ہی جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش
 کی فکروں تدبیروں میں پڑتا ہی جھگڑے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں
 غم غصہ کھینچتا ہی پھر موت کے پار کرنے کی ہر ایک کو جدیدی جدیدی طرح آگے آتی ہی
 بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوتا نوکری چاکری میں پڑتا ہی حکم میں جلنے کی حواری
 کھینچتا ہی تجارت سوداگری کا ذریعہ جھگڑا جھگڑا شہر شہر میں ادھر سے ادھر ادھر سے
 ادھر مارا مارا حواری پڑتا ہی جیتی کریمین تمام دن دھوپ میں جا کر زمین گرمی میں
 برسات میں بلوں کے لپٹے کے لپٹے کرناز ہوتا ہی زمین کو پھاڑتا ہی بیج بوتا ہی

چو کیدار سی کرتا ہے کتنی کتنی محنت کے پیچھے لوالا منہ میں پڑتا ہے دو کا مدار سی میں
 کئی ٹکون کی لالچ میں سکاروں اپنی دو کا نہیں قید ہو پھار ہتا ہے مزدوری کر کے کئی
 پیسوں کے واسطے سر کے اوپر بھاری بوجھ اٹھا کر سختی کا چٹا ہوا کوسون دوڑا چلا جاتا ہے
 لوہا رہیں تھوڑی مزدوری کی خاطر سکاروں آپ ایک میں جلاتا ہے دھوئیں میں تن
 بدن کو کالا کرتا ہے اس طرح ہر ایک کسب جو قوت لاکر نے کے واسطے ہی بغیر محنت
 بغیر سختی حاصل نہیں ہوتا ہے غرض ہر ایک آدمی باوجود اسے لیکر غریب فقیر تک سختی
 میں رہتے ہیں بادشاہ نے یہ مال پایا ہے دولت پالوں طبیعت اسکی کہتی ہے سب طرح کی
 لذتیں لینا رہ فرمے اڑاتا رہ آرام کرتا رہ سہا لوگ باجھا کر پھیر لیتے ہیں غرضین جانتیں
 غرض کرتے ہیں ہزاروں طرح کے مقصد کہتے ہیں اندر رہیں چھٹی نہیں ملتی ایک دم بھی
 خاطر جمع کے نہ تھا آرام نہیں کر سکتا پھر دشمن مدعی ٹپ لگے ہی رہتے ہیں دیکھتے ہیں
 جو ہمیش میں پرکھ خاقل ہو جاوے تو اسکا ملک چھین لیا تاکہ میں برج مرج ڈالیں پھر
 لشکر کشی کی لڑائی کی سختی اٹھاوین پھر اسد و رسول کا پورا جو خلق کی نگہبانی کرتا رہ
 آپ کو آرام میں مت ڈال حدل کر احسان کر ظلمت کرتا رہی کی نیکی بدی کی زور زیادتی
 کی پیش تھے ہو سے گی بادشاہ ان قیدوں میں رہتے ہیں اور رعیت ہمیشہ
 بادشاہوں کے حکم میں ہیں خوف میں ڈر میں ہیں حاکموں کے ہوش مار ڈانڈ کی سختی کھینچتے ہیں
 اولاد باپ کے استاد کے حکم میں چلنے کا خدمت کا ہر تے ہیں ما باپ اولاد کی پالنیکی
 اور اسکی تربیت کی سختی میں ہیں جو روخاوند کے ہاتھ سے رہی ہے خاوند جو رو کے
 ہاتھ میں انگ رہا ہے لونڈی غلام میان بی بی کے حکم میں دن کام کا ج مار دھاڑ
 نین نیند میں بی بی میان ان کی شرارت میں کام کے میں جانچ پڑھ رہے ہیں تنگ
 ہیں گالی مار کرتے کرتے تھک گئے ہیں غرض سب آج کل وقتوں کے ساتھ ہیں ہر کوئی
 جب سے بالغ ہوا ہے تب ہی سے شریعت کا حکم آیا ہے رسول کا فرمان اس سے پہ

پہنچا ہے دین کا حکم علم سے لے کر تاہم اور پر فرض ہے مسلمان کے کام کرنا اور کام
 سوائے مسلمان کے مت کرنا کو پاک رکھ غسل کرو صو کرنا پڑھ روزہ رکھ زکوٰۃ
 دے حج کرا یا ایسا کر اچھا کام دین کا کام کرنا ہر اکام چھوڑے حق پہچان حق
 میں سے حق میں دے حلال کھا حرام مت کھا ناحق کی طرف مت جا اچھا کام کرے گا
 تو آخر کو اچھا بدلہ اچھی جزا دیگا ہر اکام کرے گا تو آخر کو بڑی خرابی میں پڑے گا پھر آدمی
 کی طبیعت میں ہزاروں طرح کی بری باتیں چھپی ہوئی ہیں شہوت غصہ حرص ہوا گناہ غرور
 تکبر اور بہت ایسی چیزیں ہیں اس کی طبیعت میں موجود ہیں کبھی شہوت حرص لالچ غالب
 آتی ہے حلال حرام کے اوپر نظر نہیں کرتا گائے بیل کی طرح حلال آگے آوے یا حرام اندھا ہو کر
 اس میں پڑتا ہے پیچھے کیا بھاگے مارا کھا دیا گیا مارا جاوے گا کچھ نہیں دیکھتا کبھی غصہ کی آگ
 اٹھی ہے تو لڑتا ہے جھگڑتا ہے مار کھاتی کرتا ہے پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے کتا بھیڑ یا
 باگھ ہو جاتا ہے ان فصلوں میں مغلوب ہو جاتا ہے خدا اور رسول کے حکم پر نظر نہیں
 رہتی آدمی جو اپنی اس حال کی طرف نظر کرے غور کر دیکھے تو جانے کس طرح کی سخت
 سختی میں آئے کچھ نہیں دیکھتا ہے ہر ایک کی شریعت کا خدا حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 حکم ہے یہ کہ یہ نہ کر اس کا نفس جو دنیا کی زیب زینت مانگتا ہے دنیا کی لذتیں مزے چاہتا ہے
 خدا حکم ہے طبیعت کو کھانا پینا مانگتی ہے خدا حکم ہے شیطان خدا حکم ہے خدا اور رسول
 کی سیف مانی کی طرف بلا ہے خلق یار دوست جد سے حکم ہیں اپنی اپنی طرف کھینچے ہیں
 جو رو بیتا بیٹی اپنی خست میں بلاتے ہیں کہتے ہیں تو بہشت میں جا خواہ دوزخ میں گر
 ہمارا کام کر دے ہمارے کھانے پینے کے واسطے پیدا کر دے لاد حلال ہو یا حرام
 مان غلو سے ہو گا کام ہے آدمی بیمار غریب عاجز اس سختی میں پڑا ہے کہ ہر کدھر
 جاوے اللہ تعالیٰ سے کھل کی طرف جایا جائے اللہ رسول کو اختیار کرے تو بغیر بہت
 بڑی سختی اٹھائے ہیں جا سکتا اور جو یہ نہ اٹھاوے تو بھی اور کے غیروں کے

حکم میں مارا مارا پھر مارے ہزاروں خوار یوں میں پڑا رہے ہر طرح کی مشکل ہی مشکل
 آگے آتے رہتی تھی پھر اور طرح کی سختیاں لگی رہتی ہیں آزار بیماریاں تپ جارا اور کھ
 گھیرے رہتے ہیں اور سانپ بچھو باگھ بھیر یا جن بھوت ہفت بلا مجھ کھی کھیڑ اکوڑا
 اور بہت طرح کی بلائیں جدی دشمن ہیں پھر بڑھا ہے کما فیضی کے رنج میں پڑتا رہی
 ہر طرح کی قوت کم ہوتی تھی کوئی آدمی اس طرح کی محنتوں سے خالی نہیں دنیا میں ان
 سختیوں سے فراغت کر کے بٹھیہ نہیں سکتا پھر ان سب سختیوں کے ساتھ آخر کو موت
 کی سختی جا کندنی کی سختی گھر بار جو روٹیا بیٹی یا دوست کی کسی کی سختی پھر حکو اللہ
 نے اپنے فضل و کرم سے جب دنیا میں اچھے علموں کی توفیق بخانی طرف انکا شوق دیا
 اپنی راہ میں چلا یا تب اسنے حق کی راہ میں سچے دین کے لیے میں محنت کی دنیا میں اللہ
 تعالیٰ کے حکم میں چلا اور سیکھا حکم اپنے اوپر نہ چلایا نہ شوق کا نہ طبیعت کا اور جو کوئی
 خدا کی راہ سے پھر نیوالا تھا ان سب کے اوپر وہ غالب آتا ہے ہاتھ سے اپنا دامن
 جھڑ لیا سب ناپاکیوں سے پاک ہو کے اپنے ایمان اور مسلمان سچا ہوا اس خاص
 بندے کو مرنے کے پیچھے سے آخر تک ہمیشہ پیشہ آسان پہچان ہی آرام ہی آرام
 ہے اسکو سختیاں سب دنیا میں ہو چکیں سب محنتوں سے چھٹا اور سوائے ایسے
 خاص بندوں کے ہر ایک آدمی کو اپنے گناہوں کے تقصیر و عفو موافق مومن ہونے
 یا کافر ہونے سے تھوڑی یا بہت سختی آتی ہے ہول ہولیت فانی اور دلوگ جو ایمان
 مسلمان کی کچھ بھی سلامت لیکن ہیں آخر کو جب اللہ تعالیٰ چاہے چھوٹے بڑے تھوڑے
 سختی کھینچیں یا بہت اور جن لوگوں نے دنیا میں دنیا ہی کے رہا ہیں سختیاں کھینچیں
 محنتیں کی ہیں اللہ تعالیٰ کے راہ میں سچے دین میں کچھ سختی بھی ہے کام بھی ہوتا ہے
 کو بڑھا جانا اور دنیا کے سب کاموں کو بھلا جانا ساری عمر دے حکم ہزاروں طرح کی
 سختی کھینچتے رہے مرنیکے پیچھے دے ایسی بلا اور سختیوں کو بڑھا جانا ساری عمر دے

بدل

اور مرتے وقت کی سختی کا کچھ حساب یہی مرنے کے چھپے قبر کی تنگی تاریکی تنہائی کی سختی منکر
 نکیر کا جواب سوال قبر کا عذاب چھ قیامت کے ہول علون کی پرسش ترازو کا کھڑا ہونا بھلے
 برے کا مونکا ملنا سورج کا تر ایک آنا بڑی سخت دھوپ میں ہزاروں برس کھڑا رہنا
 بھوکھ پیاس کا لگنا کھانے پینے کو نہ پانا کسی کو اپنا مہربان نہ دیکھنا سب یاروں دوستوں کا
 دشمن ہو جانا ہمیشہ کی دولت کا اتھ سے جانا رہنا اس دولت کے پانچا وقت دنیا
 میں گزر جانا آپ کو خیر خوبی نہ عملوں سے خالی اتھ مفلس دیکھنا آپ کو خوار ذلیل پانا نا
 امید حسرت گناہوں کی شند گیان غفلتوں کی حیا تقصیر کی خجالت دوزخ کی آگ اور
 عذابوں کا نظر آنا بہشت کی خوردن کا معلوم ہونا اور اس نعمت سے اپنے تئیں محروم کرنا پھر
 پھر اٹھ کے اوپر چلنے کا خون کھانا اس راہ میں چل نہ سکا بے ایمانی کی نفرت شرک نفاق
 کے سبب دوزخ میں گر کر یہی عذاب کی سختی کھینچے رہنا تمام آدمیوں کو دنیا میں اور
 سختیاں ہیں اور بد بختوں کی حشرت میں یہ سختیاں ہیں آدمی کا وجود تمام رنج محنتوں
 میں خمیر ہوا ہے یہ بیان تھوڑا سا بساں کا جو آدمی رنج محنت سختی کے واسطے پیدا ہوا
 اور اس آیت کے یہ معنی اسد تعالیٰ فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی کبد یحییٰ
 آدمی کو پیدا کیا ہے ہم سختی میں قوت میں قدرت میں توانائی میں زور میں تن بدن اگرچہ
 ضعیف ہے مانتوان ہے مان کا دل کا بڑا سخت ہے کیسی کیسی سختیاں اسکے اوپر آتی ہیں
 سب سختیوں کو اپنے اوٹھالیتا ہے اور جان کی قوت سے آدمی کے بدن میں بھی
 قوت پیدا ہوتی ہے جس طرح کے کام کرتا ہے تدبیر میں کرتا ہے مرغ کو اڑنے جانور
 کو سواتے ہے آثار لیل جال میں پھانس لیتا ہے مچھلی کو پانی سے کھینچ لیتا ہے
 امانت کس پر ہے اسے اپنے جانور کو گڑا کر اسکی ناک میں میل ڈال کر کھینچے
 سراسر کھانے کی بھیجی گئی ہے کہ وہ سوار ہو کر جہان چاہتا ہے لئے لئے چھڑتا ہے
 اسے لے کر لے کر اسے بہت سے کام کرتا ہے یہہ افنی دلیل ہے اللہ

تعالیٰ کی قدرت کی عقل مند معلوم کرتا ہے کہ جس خداوند ایسا عجوبہ بناو پیدا کیا ہے وہ
 بڑا نادار خداوند ہے اسکی بہت بڑی قدرت ہے اور اس آیت کے بہت معنی ہیں جو
 آدمی کو دنیا میں سختی کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے چنانچہ کہ یہ آدمی سمجھ کر اچھے
 کام کی سختی اپنے اوپر اٹھا لیوے نفس کا طبیعت کا شکنجہ کا حکم نہانے اللہ و رسول کا
 حکم دل سے قبول کر کر دین کی راہ میں اچھے کاموں کی ٹاپی کھینچے میں کہ حکم باندھ لیوے
 آخر عمر تک دین کی راہ میں دین کے کاموں میں سختیاں بٹھاتا رہے تو آخر کو سب طرح
 کی آسانیوں کے دروازے ابھر کھل جاویں آسانی ہے آرام میں گھر میں پہنچ جاوے ایسا
 دنیا میں دے سختیاں کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے یہ نہیں تو دونوں جہان میں
 بڑی سختیاں کھینچتا رہے گا اور اس آیت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ ایک کافر کی حقیقت
 کو بیان فرماتا ہے کہ جس شہر میں ایک مشرک تھا اپنا نام تھا کلدہ اس کا بیٹا اسکو
 کلدہ بن اسید کہتے تھے بڑا زور آور پہلوان تھا ایسا زور تھا اسکو جو بیل گائے کے
 چمڑے کے اوپر کھڑا ہو کر کہتا جو کوئی اس چمڑے کو ہلکا پازن کے نیچے سے نکال
 لیوے تو اسکو اتنا اتنا کچھ دے گا کہ بہت سے لوگ ملکر نہ پھرتے پکڑتے پھینچتے وہ چمڑا
 ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اسکے پازن کے نیچے سے بے اسکتے اس زور کے واسطے
 اسکو ابوالاسدین بھی کہتے تھے جب حضرت پیغمبرؐ کو مسلمان ہونے کو فرمایا
 وہ کافر اپنے غرور سے ایمان نہ لایا بکثرت کی باتیں کرتا تھا اور اپنے ماروں سے
 کہنے لگا کہ محمدؐ کو ایسے بند بچانے سے دوزخ میں دکھاتا ہے اور اتنا ہی
 جس کے انیس رکھوالی موکل ہیں ان سب انیسوں کو ایک نام ہے جس میں تمام رکھوں کا
 تمام عرب کے آدمیوں کو چھڑاؤ لگا اس کافر کے جواب میں ایت نازل ہوئی اے محمدؐ
 اَنْ لَنْ يَّقِلَّ رَعْلُكَ اَحَدًا لِّمَا جَانَتْكَ اَنْ تَكُنْ كَرْتَاہِیْ لِمَا جَانَتْكَ اَنْ تَكُنْ كَرْتَاہِیْ
 نہو سیکھا اسپر کوئی اور اپنے زور کی مغروری میں بوجھتا ہے اسکو زیر نہ کر سکے گا

دنیا میں بھی اپنے زور کے آگے کسی کو خاطر میں نہیں لانے کے پیچھے بھی بوجھتا ہے جو
فرشتوں کے ہاتھوں سے عذاب سے بچ رہیگا نہیں جانتا کہ جس خاوند نے آدمی کو ایسا
ناور عجب پیدا کیا ہے بڑا سخت جان پیدا کیا ہے کہ سب سختیاں اٹھاتا ہے سختیاں
کھینچتا ہے اسی نے اس کا فر کو ایسا زور پیدا کیا ہے وہی پاک خاوند اس کے اوپر اور
خلق کے اوپر قادر اور زور آگاہ ہر بات کے اوپر قادر ہے کہ جب کو کچھ چاہے
سو ایک دم میں کر ڈالے وہ کتنی چیزیں تمام عالم کو آسمان زمین کو جسوقت چاہیگا
ہلاک کر دیو یگانہ نالہ بود کہ پھر اس کو پیدا کر کہ جسکو جیٹھ حکم دلا دینے چاہیگا دیو یگانہ
خبر میں آیا ہے جب پاک پرور نے چاہا اسکا فر کو ہلاک کر لے گا اسی تکبر میں غرور
میں تھا جو حکم ہوا اسکے پیٹ پر خبر ہی سختی سے ایک دروید ہوا کہ اچھے بھول گیا زمین
پر پڑا ہوا تو نہ تھا فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا محمد کے خدا نے مجھے تو مارا ہی طرح
فریاد کرتا ہمارا کیا یقول اھلک مالا لکدا کہتا ہے ہلاک کیا کھویا میں نے مال ہمت
و شمنی میں عداوت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگوں کو وہ کافر رشوت دینا پیسے
دینا جو کسی طرح کوئی آدمی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو آزار پہنچاؤ تصدیق دیوے
چھ چھکرو شمنی میں مال اپنا خرچ کرتا اور اپنے دلیں بوجھتا جو کسی کو خبر نہیں اسو
فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ انکسب ان لم یلا اھلک کیا گمان کرتا ہے وہ کافر ہر بات
جو نہیں دیکھتا اسکو کوئی اور اس مال کے خرچ کر نہیں ایسے ہر کام میں اسکو اور اس کے ان
غفلوں کو کوئی نہیں جانتا کیا نہیں سمجھتا جو اللہ تعالیٰ سب کے کاموں کے اچھے برے دل کے
خطر و نگو سب بیوقوف کو اچھی طرح جانتا ہے دیکھتا ہے ہر طرح کے بد لا دینے کے اوپر
قادر ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں کیا نہیں دیا ہم نے آدمی کو کیا نہیں پیدا کیا ہم نے
آدمی کے دل میں دیکھنے والے جو ان آنکھوں سے آسمان زمین سب
کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے اور زبان کو باتیں کر نیوالی اور دو ہونٹ جھکے سب

منہ کی زیب و زینت ہی بہت باتیں ہوتی ہیں کہ سب منہ سے نکلتی ہیں اور دونوں
 کے اوپر پروے ہیں منہ کے کیوار ہیں جب دانت تھے تب ہونٹوں سے ماکا دو دھم
 کھینچتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا اور دم کرنا پھونکنا ہونٹوں ہی کا کام ہے وہ دینا
 التجذ بن اور ہدایت کی راہ بتائی ہیں وہ پہلی پیہ بھی ایک بہت بڑا احسان
 ہے پروردگار کا اس آدمی کے اوپر جو اپنے زمین سمجھ کر دیکھے معلوم کرے جب ماکے
 پیٹ سے نکلتا ہے کچھ بوجھ سمجھ نہیں رکھتا کسی بار کو نہیں بوجھتا بغیر کسی اور کے
 بتائے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پستان کی طرف قصد کیا ہے دو وہ ہونٹوں سے بکری کر
 پینے لگتا ہے پرورش پاتا ہے اور جب آدمی کو اللہ تعالیٰ عقل بخشا ہے بالغ ہوتا ہے
 اسکے واسطے دو جمیع کی راہ بیان کر دی ہے ایک بدی کو راہ کی باتیں اپنے کلام بھیج کر
 اپنے پیغمبروں کی زبان سے دینی عالموں کی زبان سے سب کسی کو سنا دیتا ہے عقل میں
 آدمی کی نیک بدی کے پہچاننے کی سمجھ رکھتی ہے جو بچا کر نیک راہ میں چلے بری راہ
 میں نجاوے اپنی نعمتیں کے بھٹ بھٹی ہیں ان نعمتوں کا شکریہ نہ کر کر کا فر ہوتا ہے نیک
 راہ نیک کام آدمی کے اوپر بہت بھاری پڑتا ہے اچھے کاموں کو بہت سخت جانتا ہے
 اور برے کاموں کو بہت آسان بوجھتا ہے بری باتوں پر بہت خوشی سے دل لگاتا ہے اچھی
 باتوں سے دور بھاگتا ہے نہیں سنتا آسانی ہی کی بات دھڑھکا پھرتا ہے یہ نہیں
 بوجھتا ہے جو آدمی کو سختی کے واسطے پیدا کیا ہے جسے دنیا میں اچھی راہ چلنے کی سختی
 اٹھانی اچھے کام میں سختی کی آخر کو آسانی کی راہ میں آرام سے چلا جاوے گا اور جسے
 دنیا میں آسانی اختیار کی تن کے آرام میں طبیعت کی خوشی میں آخر کو سختی پڑتی سختی
 میں چھپے گا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَلَا أَفْجَاءَ لَعْنَةٍ** جو دنیا میں آسانی
 نہ ہو آدمی سخت راہ میں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو نہ بوجھا سکے نہ
 کیا اپنی طبیعت کی خواہش میں چلا گیا وہ کام نہ کرے جس کا اللہ تعالیٰ کی خواہش

ہر رضا مند ہی ہے ایسے کاموں کو سخت جانا نفس کی ہوا کی طبیعت کی شیطان کی مخالفت
 نہ کی اس سے مجاہدہ نہ کیا دین کے دشمنوں کے ساتھ نفس سے شیطان سے لڑائی
 نہ کی خدا کی راہ میں چلنے کے رنج نہ اٹھائے قیامت میں دوزخ کی سخت راہ سے گزر لیگا
 پھر اس سے آتر نہ سکیگا وَمَا آذَنَّاكَ مَا الْعُقَبَةُ اور کیا جانتا ہے تو اسی جانے والا
 کیا چیزیں عقبہ سخت راہ سخت کام دنیا میں جسکے کئے سے آخرت کی راہ آسان ہو جاتی
 ہے وہ کام یہ ہے فَلَکَ سِرٌّ چھپانا کھولنا گردن کا ہے غلام کی قید سے غلام کا
 آزاد کرنا ہے خدا کے واسطے اَطْعَامُ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَعْنٰی یا کھانا کھلانا ہی کھانا
 دینا ہے بھوکھ کے دنوں میں کھانا دانا مقرب کیا کسی شیم کو جو قربانی ہے کھانا
 بعد عیش اقربا سے ہو کر اَوْقَرِیْنَا ذَا مَعْنٰی یا کسی کین کو جو کین ہے کھانا
 فرشتہ کھانا نہیں پاتا خاک میں گر رہتا ہے زمین میں گر رہتا ہے بہت محتاج ہے مسکین
 وہ فقیر وہ جو عیال دار ہے اور دنیا بیٹری رکھتا ہے اور کہیں کی شکو آمدنی نہیں خرچ
 بہت چاہئے اس سبب خراب ہوا ہے اور جو فقیر قرضدار تھا اٹھ جاتی ہے اور جو بیمار ہے
 کوئی اسکا خبر گیر نہیں زمین الٹی گر رہتا ہے اور جو کوئی غریب قربانی اپنے شہر سے
 دور پڑا ہے کوئی اسکو پوچھتا نہیں ایسے لوگوں کی خبر لینا حاجت بر لانی خدا تعالیٰ
 کی رضا مند ہی ہے بڑا کام ہے تم سب کا کام اپنے غلام کو آزاد کرنا مسکین کی مدد کرنی
 جو کسی گروہ کے اور جو کسی گروہ کو کھانا کھانا نہ ہر حال میں ۵ ۵ ۵ خاص کر یہ
 وقت میں جو کسی گروہ کے اور جو کسی گروہ کو کھانا کھانا نہ ہر حال میں ۵ ۵ ۵
 بھوکھے رہے ہوں اور ہر گروہ کے لوگوں کی حاجت کرنی حاجت بر لانی پیہمی کی
 پروا نہ کرنی ہر گروہ کی ہر طرح سے خبر لینا ان کا کام کر دینا یہ سب کام
 دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ کی حکمت آسان ہوتی ہیں سخت راہ
 دوزخ کی سخت راہ اور ایمانوں کا کر تولا پھر اس نے شتاب باز

ہو جاتا ہے یہ بہت بڑے کام ہیں ان کاموں کی جو بیان ہر ایمان مندین میں بہت
 آئی ہیں حضرت نبی صاحبؐ فرمایا ہے جو کوئی غلام لہا نہی آیا ذکر تا ہے حق تعالیٰ غلام
 نوڈھی کے ہر ایک عضو ہاتھ پاؤں سار بدن کے بدلے میں آزاد کر نیوالے کے ہر ایک
 عضو ہاتھ پاؤں تمام بدن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے دوزخ سے خلاص
 کر دیتا ہے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا بَعْدَ بَعْضِهِمْ سب کام کر نیوالے ان لوگوں سے
 جو ایمان لائے ہیں سچے مومن یہ سب کام ایمان کی راہ سے کرتے ہیں خدا تعالیٰ
 کے حکم سے اسکی رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے نام کیواسطے
 کچھ طبعی نیکیاں نہیں کرتے وَلَوْ أَصَابَ الْقَصِيرَ اور کسی میں نصیحت کرتے ہیں دنیا
 کے رنج و غم سے تین بلا میں تنگی میں تصدیق میں یہ مومن مسلمان اور مومنوں
 مسلمانوں کی بات لاتے ہیں اور گناہوں سے دور رہنا سختی نہیں صبر کرنا بتاتے ہیں
 اور خدا کی بندگی میں بھی صبر کرنا قیام رہنا فرماتے ہیں وَلَوْ أَصَابَ الْقَصِيرَ اور
 وصیت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کرنے کے لئے خلیفہ کے اوپر اور شفقت کرنی لوگوں
 کے حال پر بتاتے ہیں أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتٌ یہ لوگ ہیں میں کے برکت کے صاحب
 و نیدار ایمان کی قوت رکھنے والے قیامت میں دہنی طریقی عرش کے کھڑے ہو نیوالے
 نامے اعمال کے لئے دہنے ہاتھ میں دیوینے شاق کے دہانے حضرت آدمؑ کے دہنے
 ہاتھ کی طرف تھے دہنے طرف بہشت میں جاوینگے یہ ان مومنوں کا حال ہے جو اپنے
 ایمان میں مسلمان میں پورے ہیں کامل ہیں اور ان کو ایمان میں مسلمان میں
 کامل کرتے ہیں ہدایت کرتے ہیں آپ خیر کے کام کرتے ہیں اور ان کو خیر کے کاموں کی
 دلالت کرتے ہیں اپنے خیر کے کام کا ثواب پاتے ہیں اور ان کی ہدایت کر نیکیاں
 ثواب بھی پاتے ہیں ہر ایک طرح کی آدمی کو اسکے حال کے موافق خیر کے کام سکھاتے
 ہیں جو لوگ فقیر ہیں محتاج ہیں ان کو صبر سکونت کی نصیحت کرتے ہیں تاکہ فقیر ہی

محتاجی کا ثواب بے صبری سے جاتا ہے اور ہر طرح صبر کا بے حساب صواب ہے۔
 اور جو لوگ دولت مند ہیں ان کو خیر کے کام سکھاتے ہیں تو غلاموں کو آزاد کرنے کا
 ثواب بھوکو نکو کھلانے کا ثواب یتیموں کے اور شفقت مہربانی کا پرورش کا ثواب
 فقیر مسکین محتاج کی حاجت بر لائے کا ثواب یتیم یمن جیسے دنیا میں دولت مند ہیں
 آخرت میں بھی بہشت کی دولت پائیں یہ لوگ ہیں پیر مرشد نہایت خوب دینی طرف
 ہدایت کرنیوالے ایسے اچھے نیک عمل سکھائیوالے اور یہ لوگ سچے مومن مسلمان
 جو ایسے لوگوں میں داخل ہوسکتے ہیں ایسے کام کرتے ہیں جو فقیر میں غریب ہیں تو اسپسین
 فقیر و نکو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور جو دولت مند ہیں تو خیر خوبی شفقت مہربانی غلٹی
 کے اور پر کرتے رہیں اور اور دولت مند کو رحم کر م فقیر مسکینوں کے جو ہاں اس سکھان
 رہیں دین کی دنیا کی دولت نہ لہی پاتے رہیں یہ کام نیک بخشی کی سبھو سے اور دنیا
 ہیں اول ایمان دوسری نصیحت کرنی صبر کرنے کے اور تیسری نصیحت کرنی حق کے اور پیر
 مہربانی کرنے کی چوتھا بندہ کو چھوڑ کر ناپا نیچان کھانا کھانا قوت کی خبر لینی مستحق کی خدمت
 کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے والذین کفروا یا یا تنہا ہم أصحاب المشیئة
 اور وہ لوگ جو کافر ہیں ایمان لے لے آیتوں کو نہ مانی نہ شانیاں جو ہماری وحدانیت
 کی ظاہر ہیں قرآن کتابان پر یقین نہ کیا اچھے خیر کے کام
 کچھ نہ کئے ہی لوگ ہیں زینت کے بد بخشی کے یار شوم بخش نامبارک یثاق کے دن
 یہ لوگ حضرت آدم کے باطن ہاتھ کی طرف تھے دنیا میں اچھی راہ میں نہ چلے اچھے کام
 میں سست سے قیامت کے دن انکے عملوں کے نامے بائیں ہاتھ میں دیو نیگے عرش کے بائیں
 طرف سے دوزخ میں داخل ہوں گے انکے ہونے کے واسطے انکے ہونے کی ایک سخت
 آگ بے سلمان گنہگار ہوں گے دوزخ سے نکلنے کا درجہ بدرجہ نکلنے کے جب سب
 نکل چکینگے تب حکم ہو دوزخ کے دروازہ بند کر دیں و بند کر دیو نیگے اس طرح سے محکم

دین کیا کی جلدیں معاش کیواسطے ہی اور رات آرام کیواسطے راحت کے واسطے والستاء
 وما بَدَلُہَا اور سو گند ہی آسمان کی اور اس کی جس نے بنایا آسمان کو وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَہَا
 اور قسم ہی زمین کی اور اس کی جس نے اسکو بچھا یا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّیَہَا اور قسم ہی ہر ایک نفس
 کی ہر تن کی ہر جان کی اور اس کی جس نے ہر ایک تن کو جان کو راست کیا سنوارا تمام کب
 پورا کر دیا ناکھ دے یا نون دے آنکھ کان اور جو کچھ چاہتا تھا درکار تھا ہر ایک
 کو دیا آنکھ مین دیکھنا رکھا کان مین سنا رکھا دلمین بوجھنا رکھا ہر چیز مین آدمی کی
 ایک طرح کا فائدہ رکھا ان آیتوں مین اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین جان تن کی قسم
 کھائی اور اپنی بھی آپ قسم کھائی آسمان کا بنایا الارض کا بچھا نیوالا تن کا راست
 کر نیوالا سب آپ ہی ہی اور اسکو قدرت ہی جو بنا سکے اور فرمایا وَمَا تَوَّہَا اس مین
 اشارت ہی کہ جو کوئی کچھ چیز باتا ہی کچھ کام کرتا ہی جو اسکو نیم کلا چھوڑے ادھم
 کچھ انا تمام رکھے پورا کر نہ سکے تو جانین کہ یہ قدرت نہیں رکھتا ہی عاجز ہی اور جو
 کوئی سب کچھ جانتا ہی سب کچھ سکتا ہی کیونکہ تمام نہ کرے پورا نہ بنا دے پروردگار
 کو ہر طرح کا علم ہی سب پر قدرت ہی ہر ایک آدمی کی سیدائش کو تمام کیا پورا
 بنا دیا فَالْہٰکُمَا جُجِیۡرَہَا وَالْقَوَّیۡمَا پھر الہام کیا خبر دی دل مین ڈالہا نفس کو اسکے
 باطن سے ظاہر کر دیا اسکو ایفرمانی کو اور پرہیزگاری کو اور ہر ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ
 نے آپ بنایا سنوارا تمام کیا جو کچھ آدمی سے نہو سکتا تھا آپ اپنی قدرت سے اسکو بخشا
 پورا کر دیا سب کچھ دیا ایک سے بڑی نعمت تھی اختیار کی تو کتنی پھر وہ خاوند جانتا تھا جو
 سہ آدمی اس اختیار بخشے کہ کب اپنے اختیار سے ہر ابھی کام کر لگا بھلا بھی کرے گا
 سب عقل بخشی بھلا کرے کام بھی بری بات کی اسین سوچہ کتنی تو سمجھ بوجھ کر بھی
 جلیل کرے ہر ایک کو دین نہ چلے پھر پیغمبر بھی اپنی طرف سے اُن کو علم بخشا پھر اپنا
 ہر بات کا اسکے اولیٰ پہنچا یا سب طرح کی بات بے فرمانی کی فرمان داری کی بات

جھوٹے بیچ ناپاک پاک بدکاری نیک کاری کفر ایمان شرک توحید تقویٰ اخلاص بدعتی خوش خونی گناہ گاری بندگی پرستیزگاری ناپرستیزگاری یہ سب باتیں اور ان کی حقیقت اول سے آخر تک کی تمام کھوکھڑی ذرہ بیان کر دی بیان کروادی تو ہر کوئی سمجھ کر کام کرے اپنی خیر خوبی کی بھلائی کی راہ لیوے بدراہ میں خرابی میں بنجاوے خوار ہووے یہ سب احسانوں سے خاص احسان ہی اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اوپر اور خاص نعمت ہے جو کوئی اس نعمت کی اس احسان کی قدر نہ جھے جائے شکر گزار کی کہ بے پھر اوپر اس سورت میں جو متین کھائیں اللہ تعالیٰ نے جواب ان مستونکا یہ ہے اِسْتِ بِرُؤْكَو كَمَا كُنْهِنَّ فَرَمَا يَاقَدْ أَفْلَحَ مَنْ وَكَلَهَا تَحْقِيقٌ رَسْمًا عَذَابٍ مِّمَّنْ جَهَنَّمَ مَا خَاتَ يَأْتِي سَبْكُ بَخْتِ هُوَادَّهْ شَخْصٌ وَهُوَ آدَمْ حَيْسَةَ يَكُ كَيَا اِنْفُسُ كُو كَفْرُ كَشْرِكُ كَغْنَاهُ كِي بدخونیوں کی ناپاکیوں سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَشِبَهُ اَوْ حَقِيقٌ زِيَانًا رُحُوَامَا اُمِيدُ هَوَا هَلَكَ هُوَا خَوَارُ هُوَا جِسْمُهُ لَمْ كَيَا اِنْفُسُ كُو اِنْفُسُ جَانُ كُو كَهْرِ مَيْنِ شَرْكِ مَيْنِ فَتَنِ مَيْنِ بَدْعَا كِي مَيْنِ بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی راہ لی ایمان لایا یہ بلانی کے کام کئے اچھی چلا صلاح تقوی اختیار کیا آپ کو برے کاموں سے برائی مصلحتوں سے پاک صاف کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی قدر بڑھا کر اپنا مرتبہ زیادہ کیا اور جو کوئی بری راہ چلا بدل برے کام کرنے لگا آپ کو ناپاک رکھا اپنے نفس کو گندگی پہنچی ناپاکیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ کی قبولیت سے دور پڑا خلق کی نظر و بین خوار ہوا آخر کو عذاب کی بلا میں پڑا بعضے ان لوگوں کی نصرت کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جنہوں نے پیغمبر مافی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے اوپر ڈھلی آخر کو آپ خراب ہوئے كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهُمْ إِذْ يَقُولُ أَإِذَا دُرِيَغٌ كُفِّرُوا كَثُورًا أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ سُلَيْمَانَ إِنْهُمْ لَجَائِلُونَ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِرُسُلِهِمْ وَإِذْ يَأْتِيهِمْ مِنَ الشَّمْسِ عَلَى غَضَبٍ مُّضِيٍّ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ الْيَوْمَ بُعْدًا عَنْ رَبِّكُمْ وَأَنَّ إِلَى رَبِّكُمْ الْمَتَارُفُ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ رسول کو حضرت صالحؑ کو اپنے کفر کے پیغمبر مافی کے سبب بدرگاہ سے بدعتی سے اِذْ أَنْشَأَ اللَّهُ جَوْثًا أَثَمًا اور کھڑا ہوا بدعتی کے کام میں پیغمبر مافی میں وہ بڑا سخت جو

اسکے قیدی میں قدر سالف کے بیٹے نے اور کتنے بد بختوں کے ساتھ ملکر اس اونٹنی کے
 مار نیکا قصد کیا جو حضرت صالح کا معجزہ تھا ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے
 بڑے پتھر میں سے پیدا کی تھی اسکے سب سے تمام اس قوم میں برکت تھی سب کیواں سکا
 دودھ پہنچتا تھا فقال ھو رسول اللہ ناقة اللہ وسقیاکھا پھر کہا ان لوگوں کے کہ
 اللہ تعالیٰ کے رسول نے صالح پر پیغمبر نے خبردار دور ہو اس خدا کے نافرمانی سے پرہیز
 کرو ورنہ رہو مارنے کا خیال مت کرو اس اونٹنی کا اور دور رہو پرہیز کرو اسکے
 پانی کے حصے میں خلل مت کرو پینے سے پانی کے بند مت کرو اسکا پانی کا حصہ تمام دلو
 کم مت کرو جب تک یہ اونٹنی تمھارے درمیان رہے گی خیر برکت رہے گی عذاب تمھارے
 اوپر نہ آوے گا یہ نصیحت کی انکے بھلے کے واسطے مگر انھوں نے مانا اور انہیں کھڑا
 پھر جھٹلایا صالح کو ان کی قوم نے اس بات میں اور اونٹنی کے سب میں پھینکا جھڑ
 و روغ گو کہا پھر یہ کہا کہ اسکے کو حسین ماریں اس اونٹنی کو مارنے فرمائی کی بد انجائی
 میں بانٹ لیا اس قوم اس مارنے کی مشورت سے اس کو مارا خدا تعالیٰ نے بھی
 ٹھوڑا سا بیان اس قصے کا یہ ہے کہ شود ایک قوم کا نام تھا اور نوح سے قصبہ ہو
 پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح پر پیغمبر کو اس کے ہدایت کرنے کو بھی دیا
 انھوں نے قوم سے جو کہنا تھا سو کہا جھٹلایا ان کو لایا اور بہت آدھے میں
 کا فر رہے پھر اس قوم نے کہا ایک اونٹنی گاہن جو دونوں کی فلاح کے لئے ہے
 سے ہمارے روبرو رکھو ہم اپنی آنکھوں سے پھر ٹھکرایا وقت ایک ناچھ جئے
 تب ہم ایمان لاوین اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت صالح کو خاطر جمع سے دعا کر
 نا لگ میں نے چار ہزار برس کے لئے اس کو ایک اونٹنی اس پتھر میں پیدا
 کر رکھی ہے حضرت صالح نے اس کے حصے کو عاک پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی اور
 اس وقت بچہ جنمی جو کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا تھا کہ سولایا اور کتنے لوگ بد بخت

کا فر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جھگڑون میں باغون میں پانی کے کنارے پھر لی چھوٹی ہوئی
 گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دو دھبہ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت
 تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پائے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس کھوڑی ہوئی پھر گھاس
 پانی کا منت کیا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جہن مویشی کا ہوتا تھا
 اونٹنی نہ آتی اور جہن مویشی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آتی اسی
 سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آتی کہنے لگی یہاں اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا
 ہوئی ہی یا صلح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اکٹھے ہو کر رات کو حضرت
 صلح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی کول دے کر اندر بیٹھے مارنے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ
 بدخونیوں کی ناپائیدار پناہ سے ان کو بچھڑون سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت
 ہلاک ہوا خواہ ہو جسے یا یا پھر کسی زیادہ کرنے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں
 میں بے فرمانی میں جس کو کھا کر پانی مانگا اس عورت نے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے
 چلا صلح تقویٰ اختیار کرنے سے لڑو لڑو تو ہم کو اس بلا سے چھڑاؤ اس اونٹنی کو مار ڈالو
 اللہ تعالیٰ کے دئیوں نے اس بات پر تہمتیں کھائیں مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر
 سے لے کر ایک ایک کو اس مشن شریک کیا قوم سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت
 نہ کی کیونکہ یہ کی پھر دو آدمی جا کر کسی رچھپے سے جب وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی
 نے اس کو تیر مارا اور دوسرے نے دین پاؤں کاٹ ڈالے اونٹنی گر پڑی بچہ بہاڑ
 کے اوپر بھاگ کر چڑھ گیا تین بار بولا اماہ اماہ پھر غایب ہو گیا جب یہ خبر
 حضرت صلح کو پہنچی حضرت نے بہٹوس کیا اور کہا تم تھاری سمجھتی آئی اب عذاب
 کے منظر ہو تین دن کے بعد تمہارا عذاب آویگا پہلے دن تمہارے سب کے
 منہ زرد ہو جائیں گے دوسرے دن سرخ ہو جائیں گے تیسرے دن کالے ہو جائیں گے چوتھے دن

کافر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جھلون میں باغون میں پانی کے کنارے پھر لی چھوٹی ہوئی
 گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دودھ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت
 تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پائے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس خھوڑی ہوئی پھر گھاس
 پانی کا منت کیسا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جسن مویشی کا ہوتا اس دن
 اونٹنی نہ آئی اور جسن اونٹنی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آئی اسی
 سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آئی کہنے لگی یہ اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا
 ہوئی ہی یا صالح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اٹھے ہو کر رات کو حضرت
 صالح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی کول سے کر اندر بیٹھے مارنے کا قصد کیا اس دن
 پہلے بھٹکا پھر بیچ حضرت صالح کے گھر کے کوشے کے اوپر اور فرشتوں کے ساتھ
 بدخونیوں کی ناپائاں کافروں کو پھروں سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت
 ہلاک ہوا خواہ ہوا چاہے یا پام چاہے گھر نے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں
 میں بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی راس عورت سے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے
 چلا صالح تقویٰ اختیار کیا آپ کو برے کس بلا سے چھڑا اس اونٹنی کو مار ڈالا
 اسد تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی زمین مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر
 بری راہ چلا بد عمل برے کام کرنے لگا آپ کو قوم سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت
 نہ کیا کیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ کو وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی
 خوار ہوا آخر کو عذاب کی بلا میں پڑا بعض ان لوگوں کا ڈالے اونٹنی گر پڑی پھر بہاڑ
 جنہوں نے پیغمبر مانی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے امہ امہ پھر غایب ہو گیا جب یہ خبر
 گذشتہ قوم کو پہنچا جھلایا دروغ کو کہا تمہو کی کہا تمہاری سمجھتی آئی اب عذاب
 رسول کو حضرت صالح کو اپنے کفر کے پیغمبر مانی کے سبب بلا پہلے دن تمہارے سب کے
 اشد جہنم جہنم اٹھا اور کھڑا ہوا بد بختی کے کام میں پیغمبر ان کا بے ہوجائیکے چوتھے دن

عذاب آویگا پھر اگلے دن کی صبح کو جو سو کر اٹھے سب کیسے منہ زرد ہو گئے پھر سرخ
 پھر سیاہ ہو گئے تب سب کو یقین ہوا جواب ہم مرتبے پہنچے نہیں بہت آہ نالے فرما دینے
 لگے کچھ فائدہ نہ کیا فلک مدمر علیکم سر جھکوا بید نہم صوبہ پھر بیچ دی ہلاکی اُنکے
 اوپر اُنکے پروردگار نے اُنکے گناہ کے بے فرمانی کے سبب پھر اس ہلاکی کو برابر
 کر دیا اس قوم کے اوپر چھوٹا بڑا عورت مرد کے اوپر وہ عذاب یکساں ہو گیا سب
 کو سب اس عذاب میں آ گئے کوئی نہ بچا سب خاک کے برابر ہو گئے حضرت جبریل کو حکم
 ہوا اٹھو ان کے اپنے غصے کی آواز کی جو سب کے ایک بارگی کلیجے پھٹ گئے دل طرے گئے
 سوائے حضرت صالح ؑ اور مومنوں کے کوئی نہ بچا سب لکے گئے ولا یحییٰ عقیقہا
 اور نہیں ڈرنا خدا تعالیٰ آخر کام سے اس ہلاکی کے خدا مگر کچھ پرواہ نہیں کرتا
 بے فرمانوں کے مار جانے سے کہ وہ آخر کو کس بلا میں پڑے گا عذاب میں پھینکا جس طرح
 اس قوم کا بڑا بد بخت اونٹنی کا مارنا والا حکم کے خلاف براہ چلا بے فرمانی کی بد انجامی
 میں دوڑا حکم نمائے میں گیا آخر کا اسکے کچھ سو پہاڑ میں نہ لایا خدا تعالیٰ نے کچھ
 کچھ پرواہ نہ کی کیا برا حال ہو گیا بے فرمانوں کا کہتے ہیں چلے گئے اس قصہ ہو
 اشارت ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کا فرمانا اسے کیسے نہ لے گا حکم نہایگا اسکا یہاں بھی دیتا
 حال ہو و یگا جیسا تھو کی قوم کا حال ہوا بد علی جمیع چیز خوبی اللہ تعالیٰ اوتے ہیں
 رسول کے حکم ماننے میں ہی اور سب طرح پر تباہ برائی عذاب خوار می ان کی پھر
 میں ہی مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین ایمان میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین

سورۃ لیل کی ہے امین اکیس آیتیں کہتے ہیں اور میں سو دس حرف میں یہ سورہ
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا اسکے
 احوال میں اتنی مازل ہوئی اور سب کی کو نصیحت ہے

واللیل اذ یغشی سوگند ہے رات کی جب ڈھانپ لیتی ہے عالم کو اپنی اندھیری میں
 میں والکنسیر اذ انجلی اور سوگند ہے دن کی جب ظاہر ہوتا ہے رات کی اندھیری
 کو دور کرتا ہے یہ رات اور دن دو آئین ہیں دونوں شانیں ہیں دو دلیلیں ہیں
 قدرت کی خلق کے بوجھنے کے واسطے کبھی ن زیادہ ہوتا ہے رات کھٹی کبھی رات
 زیادہ ہوتی ہے دن گھٹتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہے تفاوت نہیں ایک
 فائدہ بندھا ہوا ہے پھر اس فائدہ میں تفاوت نہیں جاننے والے جانتے ہیں جو
 ایک خداوند ہے پیدا کر نیوالا قادر حکیم کریم اپنے بندوں کے فائدوں کے واسطے
 بہت تدبیر کرتا جو ہم سے زیادہ حکمت سے قدرت سے حکمت سے رحم سے کرم سے دن پیدا
 کرتا ہے جو ہم سے زیادہ حکمت سے قدرت سے حکمت سے رحم سے کرم سے دن پیدا
 میں ایک دوسرے کو نہ بڑھائیں پھر رات کو پیدا کرتا ہے اندھیری آتی ہے جو یہ
 آدمی کام کاج کی حرکت سے چھوٹ کر سووین آرام پاوین پھر تازگی قوت آوے پھر
 صبح دن ہووے وہی کام کاج کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اس دن میں
 چلا کر سنے میں ہیں خدا خلق کر کے والا نشا اور سوگند ہے پیدا کرنے کی نراور
 اسد تعالیٰ ۱۔ عورت کا پیدا کرنا بڑی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی
 بڑی راہ کے درمیان اپنی حکمت سے۔ پھر پیدا کرتا ہے کسی کو مادہ پیدا کرتا ہے
 ما پاکس حکمت سے سب خلق کی نسل پانچ ہے آس میں ملین جلین فائدے ایک دوسرے
 خواہے لیٹے رہیں اور تہارون طرح کی کشتی میں چھپی ہیں اپنے وقت میں پیدا
 ہوتی ہیں جو اب ہم کا یہ ہے ان سے کشتی تحقیق سے کوشش کام کاج تمہارے
 پر گندے ہیں طرح طرح سے ہیں کوئی دہاڑھ نہ ہتا ہے کوئی آخرت ڈھونڈھتا ہے
 بہت لوگ ایمان سمائی کے کام کرتے ہیں خیر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کھڑے
 فسق کے بے فرمانی کے کام کرتے ہیں بدی کی راہ میں چلتے جاتے ہیں بہت لوگ

دنیا بھی چاہتے ہیں آخرت بھی ڈھونڈتے ہیں بعض ہر صورت میں خدا تعالیٰ کی
 رضا مندی ڈھونڈتے ہیں دیدار چاہتے ہیں ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے ہر ایک
 کام کا بدلہ بھی آخرت میں جدا جدا ہے جیسا کام کر گیا جیسی نیت رکھی ہوگی ویسی
 ہی جزا یا ویسا سبب کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اَلْفٰی
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پھر جس نے خدا کے واسطے دیا اور بہترین گاری کی اور سچا جانا
 اللہ تعالیٰ کے رسول کو بہشت کے وعدوں میں دنیا آخرت کے ثواب میں جس آدمی
 نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنی اپنا دل دیا اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالیٰ کی
 رضا مندی حاصل کر نیکی کے واسطے اور تقویٰ کیا کفر سے شرک سے نفاق سے بیفرمانی
 سے اور مال کے دینے لینے میں بہترین کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں لینے سے حرام
 کام میں دینے سے اور کسی سختی کے دینے میں بہترین کیا منت رکھنے سے اس پر اپنے
 احسان تھوڑا جانے سے اور سائل کو مانگنے والے کو بھڑکنے سے ماموش ہونے سے
 اور راست گوجانا سچا جانا اللہ تعالیٰ کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے چنانچہ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَلَوْ یُخْلَفْہٗ یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہو
 خدا کی رضا مندی میں چیز کے کام میں خدا تعالیٰ اسکا بدلہ برکت دنیا میں بھی دیتا
 ہے حدیث میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں
اَللّٰہُمَّ اِنِّتَ مُنْفِقٌ خَلْفًا یٰلَہٗ اَیُّہَا پَاکِ پروردگار خرچ کر نیوالوں کو تیری ا
 میں دینے والوں کو خلیفہ انکے مال کا اور نیک بدلانا دنیا میں بھی بخش اور اس طرح
 بہت آیتیں حدیثیں ہیں وعدوں کی جو کوئی چیز کرنا چاہے دنیا میں بھی اسکو خیر خوبی
 برکت دولت نیک نامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی بہشت کا بڑا اور جہلتا ہے اور
 نعمت ملتی ہے جو سب دنیا آخرت کی خیر خوبی کی اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فَسَبِّحْہٗ بِحَمْدِہٖ پھر تحقیر آسان کر نیکی ہم اسکو میری کے واسطے بہشت کی راہ

اسکے اوپر آسان کر دینگے جو کوئی ایسا ہو چکا ایسا مقبول کام کر چکا اسکو ہم تو فقیق و دیونگے
 سب طرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی اپنی راہ پر اسکو قائم کر دیونگے
 اکیدم ایک قدم وہ ہماری رضا مندی کی راہ کے سوائے اور راہ میں نجا و چکا آسانی سے
 بہشت میں داخل ہو دیونگے لایق ہم اسکو کر دیونگے اور دنیا آخرت کی اسکی مشکلین آسان
 کر دیونگے یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اتر ہی قصہ یہ ہے ایک
 کافر مشرک تھا اسکا امیہ نام تھا خلف کا بیٹا اسکو امیہ بن خلف کہتے ہیں حضرت بلال
 رضی اللہ عنہ جو بڑے اصحابوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر ایمان
 اول لائے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا درجہ ہے اُن کا پہلے
 وے اس مشرک کے غلام تھے اُسکے بت خانے کے داروغہ تھے جب اللہ تعالیٰ کا فضل
 و کرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی
 میں عبادت میں جب احکم تھا قائم ہوئے ایک ذرہ تفاوت نہ کرتے تھے اُن کے انہی
 مسلمان کی خبر امیہ کو معلوم ہوئی اکیدم اسنے حضرت بلال سے پوچھا تھیں کس کی بندگی
 کرتا ہے تیونکو پوچھا ہے یا محمد کے خدا کو پوچھا ہے حضرت بلال نے کہا میں اُس
 معبود ہر حق کی بندگی کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں آسمان زمین کا اور
 خلق کا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالیٰ
 سچا خداوند ہے اور ان بتوں کو پوجنے سے میں نزار ہوا ناخوش ہوا اُن کی بندگی
 بے فائدہ ہے امیہ یہ باتیں سنکر ناخوش ہو کر کہا تو اس دین سے پھر نزار ہو
 نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا عذاب کر دیونگا حضرت بلال نے کچھ بندہ نہ کی
 ایسی باتیں کیں جو اسنے مقرر جانا کر دین سے پھرنے والے نہیں پھرا اُس کا فرض نے مارا خدا
 کرنا مقرر کیا طرح طرح کے عذاب کرتا کی طرح مسلمان سے ناخوش ہو دین بت پرستی
 میں پھر کر دین مکران باتوں سے اُسکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت

مسلمان کی دوستی بہت ہوتی جاتی تھی کبھی انکو تنگ کر کے کانشون کی چھڑیوں سے مارتا
 کانٹے انکے بدن میں گوشت میں تمام چسپہم چسپہم جلتے اور جب دھوپ گرم ہوتی تنگے بدن میں
 انکے زہ پہن کر دھوپ میں بیٹھا لٹا اور کبھی ان کو تنگ کر کے دھوپ میں گرم رہتی میں لٹا
 اور انکے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھتا اسی طرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد کے دین
 سے پھر وے اسد و رسول کو یاد کرتے اور کہتے امداحد رسول محمد ایک دن
 حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیام کو اس طرف چلے جاتے تھے
 امیہ کے گھر سے ایک آواز رونے کی انکے کان میں پڑی گو گو لے پوچھا کیا ہے کہا امیہ
 اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد کے خدا پر ایمان لایا ہے وہ اسٹین سے اب اسے
 پھرایا جا رہا ہے وہ نہیں پھرتا یہ بات سن کر ابو بکر صدیق اسکے دروازے میں
 گئے اسکو بلایا احوال پوچھا اسنے یہ سب حقیقت کہی حضرت ابو بکر نے اس سے کہا
 ویلک لم تعذب ولی اللہ یعنی خوار ہو تو ہلاکی آوے تیرا پر خدا کے دوست کو
 کیون ایسا عذاب کرتا ہے امیہ نے کہا جو تیرا دل اسکے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اس کا
 مہربان ہے تو اسکو میری قید سے چھڑالے اسکو مجھ سے مول لے انھوں نے کہا تو
 بیچتا ہے کہا میں بیچتا ہوں کہا کتنے کو بیچتا ہے کہا وہ تیرے اس رومی غلام کے بدلے
 میں بیچتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق نے اس کے پاس ایک غلام تھا گورا چہار رومی لٹاس
 اسکا نام تھا دس ہزار دینار اسکے پاس حضرت ابو بکر نے سوداگری کا ماہ تھا
 پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید فروخت جواب سوال
 خوب جانتا تھا امیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اسکی قدر تھی حضرت ابو بکر نے اسکو
 مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اسے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہووے
 تو یہ مال سب میرا ہے تو بخش دوں وہ ہرگز مسلمان نہ ہوتا تھا کفر میں خوش تھا
 اسنے حضرت ابو بکر اس سے ہزار تھے امیہ نے یہ بات بہت برسی بانجائے

کہا تھا اور حضرت بلالؓ اس کے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابو بکرؓ ایسے ناکار کا
غلام کو ایسے کام کے غلام سے کس طرح بدل کرے گا جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
یہ بات اس سے سنی اسی وقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہو کر غلام کو بلالؓ کو
ہزار دینار کے ساتھ اسکے حوالے کیا اور حضرت بلالؓ کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے امیہ ہنسا
حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے اس مشرک نے کہا تم نے اپنا بڑا نقصان
کیا کچھ سمجھ نہ آئی تم کو یہ غلام میرے پاس ایسا بے قدر تھا جو کوئی ایک فٹری کو مول
لیتا تو میں دس ڈالیاں تم نے ایسے کام کے غلام کے بدلے اور دس ہزار دینار کے
بدلے میں بلالؓ کو لے لیا بڑا نقصان کیا حضرت ابو بکرؓ بھی بہت ہنسے اور اس سے
کہا نقصان زیان تو کچھ کو ہوا بلالؓ کی قدر میرے پاس ایسی ہے جو تو اس کو میرے
سارے مال متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت جانتا پھر حضرت ابو بکرؓ بلالؓ کو لے کر
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صلی
بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابو بکرؓ تم نے بہت بڑا کام کیا بلالؓ کے مول لینے میں
خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے بلالؓ کو خدا کے
واسطے خرید کیا جو خدا تعالیٰ لا شریک ہے اس کا شریک کوئی نہیں اب میں نے بلالؓ کو
اسی خدا کی رضا کی واسطے آزاد کیا حضرت نبی صاحبؐ ابھی خوش ہوئے اور سب اصحابؓ
خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ بہت
بھیجی اور روایت ہے جو حضرت ابو بکرؓ کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا
کے واسطے آزاد کر دیتے اسی طرح غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان
کے سبب کافروں کی قید میں تھے عذاب میں تھے حضرت ابو بکرؓ نے خبر پائے ان کو خرید
کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں آزاد کیا ایسے لیے بڑے کام تھے حضرت ابو بکرؓ کے
جس نے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت اور بڑائی بخشی اور ان کے اوپر جو خوبی

راہ دین دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قریبی راہ آسان کر دی اسانی
 سے سب دولت کو پہنچنے ساری امت کے پیشوا ہو گئے جو کوئی ایسا کام کرے گا انکے
 طفیل سے اس پر بھی آسانی کی راہ کھل جاوے گی دین و دنیا کی سعادت کو آسانی
 سے پہنچ جاوے گا پھر اس بات کو فرما کر اللہ تعالیٰ امیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی
 ایسے کام کرے ایسے کاموں میں اسکا تابع ہو کر ہو اسکی بات فرمانا ہی
 وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ اور اس پر جس نے بخیلی کی اور بے نیازی کی
 اور جھٹلایا اور جھوٹا جانا اللہ و رسول کے وعدوں کو فسادیسے لے کر پھر تحقیق میں
 کر دیوینگے ہم اسکو عسری کے واسطے بڑی سختی میں گرنے کی راہ اسکے اوپر آسان ہو جائے گی
 جس نے بخیلی کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی راہ میں اپنا مال نہ دیا اور
 جان دینے میں بخیلی کی جہاں کہیں سر دینے کا حکم تھا جہاں دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد
 کا حکم فرض ہوا تھا مال کی جان کی لالچ کی دل دینے میں بخیلی کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد کیا
 دلیمن خدا و رسول کی محبت نہ رکھی ہمیشہ اور وں کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا زمان
 میں تن میں بخیلی کی خیر کا کلمہ نہ کہا نہ بندگی طاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اسکو بھائی
 جانا نفس کی شیطان کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پروائی کی خدا تعالیٰ
 کی رضامندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا اس
 سبب خدا کے حکم نامے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمان کے کرنے کے فائدے
 نہ جانے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کو اور خبر وں کو جو دنیا آخرت کی فرمائی ہیں اور اچھے
 نیک کاموں کو تو انکو بہشت کی نعمتوں کو خوبوں کو جھوٹھ جانا اس جھوٹھ جانے کے سبب
 اور بے پروائی اور بخیلی کی شامت کے باعث بڑی سخت بلا میں پڑے گا دوزخ میں گرنے کی
 راہ اس پر آسان کر دیوینگے اور جس سبب شباب دوزخ میں پڑے جلے عذاب
 کھینچے ویسے ہی کام اسکے اوپر آسان کرینگے اور اسکو ویسی ہی سوجھ بڑتی رہے گی

وہی کام آسان نظر آدیکے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب و توجہ میں چلا جاوے کچھ کچھ
 نہ ہووے وہی ہی باتیں سننے ویسے ہی اسباب جمع ہو جاوین یہ اثر ہی ایمان ملانے کا
 اور اللہ و رسولؐ کے وعدوں کو سچ بخانسنے کا بخیلی کرنے کا کافر شرک منافق انھیں ہلاک
 میں پڑے ہوئے ہیں وہاں **يَعْلَمُ مَا لَدَاكَ** اُن کوئی اور فائدہ نہ کر گیا اسکا مال اسکو جہت
 کر گیا اور کچھ کام نہ آوے گا وہ مال جس مال میں اُس نے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا
 جیسے اوکا فرامیہ ایمان ملا یا حضرت ہلال کو جو اسکے مال تھے خدا کے واسطے آزا دیکھا
 ہر طرح بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہشت کو جھوٹھ جانا حضرت ہلال کے بدلے میں بہت
 مال لیا کیا نفع کر گیا اسکو جہت وہ موت کی بیماری میں مگر پھر گور میں گر گیا پھر آخرت
 میں زندہ ہو کر دوزخ میں پڑے گا آگ کے کوئے میں گرے گا ہزاروں ہلاؤں
 میں جا پڑے گا یہی حال سب کافروں شرکوں منافقوں بے دینوں کا ہے ابو جہلؓ
 یا ولیدؓ ہووے یا امیہؓ ہووے یا اور کوئی ہووے پھر فرماتا ہے پاک پروردگار! **رَأَيْتَ**
عَلَيْكَ مَا لَدُنَّا حقیقت ہمارے اوپر کیا بیان کرنا حق کا اور باطل کا وحدہ وعید کا اس بات
 کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی باتیں بہت بہت طرح سے
 فرمائیں اب کسی کی خاطر میں نہ آوے جو نادانی سے کہے کہ اتنا بیان کسواسطے
 کیا اسکی حقیقت یہ ہے حق تعالیٰ نے آخرت کے کارخانے کی بہت بڑی تفصیل
 مقرر کی ہے میزان حساب کتاب موافق پل صراط دوزخ بہشت اور ہر طرح کے عمل کی جزا
 مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور سبکی بھری اور جو بات اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے
 اس میں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے لکھا گیا ہے پھر بندوں کو
 ایک طرح کے اختیار کے اسباب سے میں عقل شعور سوچ بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت
 اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے
 مزے پائے ویسے ہی مژدہ کی طرف دل دوڑنے لگا اسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے

کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا جو آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں
 بوجھ سکیگا اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں جاری رکھیگا دنیا ہی کے کام کر سکیگا آخرت کی باتیں
 اور اس جہان کے کام نہ بوجھ سکیگا اور جو یہ آدمی اس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت
 نہ سنیگا بچانیکا حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام
 کر یگا ایسی باتیں کہیگا ایسی خصلتیں پکڑ یگا ایسی راہ چلیگا جس کے سبب ہلاک ہو جاوے گی اسید
 دوزخ میں چلا جاوے گی ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہیگا اس سبب اللہ تعالیٰ نے
 اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا انھیں ان میں
 میں سے بعضے بندوں کو بڑا مقبول کر دیا ان کو پاک کر دیا فرستے حضرت جبرئیل کو ان کے
 اوپر بھیجا اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہئے تھا وہ سکھا دیا ان کو پیغمبر کیا خلق
 کی طرف بھیجا فرمایا ان لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دے سکھا دو اور دوزخ بہشت کی
 حقیقت بتا دو اور وہ کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب میں
 رہتا ہے ان سے کہہ دو اور وہ کاموں سے دوزخ سے نجات پاؤں گی شکل میں نہ نصیحت
 راہ آسان ہو جاوے شتاب بہشت میں پہنچیں ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی دولت کے ساتھ
 رہیں بیان کر دو ہمارا کلام ان کے اوپر پڑے ہلکے سنا دے سکھا دو پھر آخر زمانے میں سب
 پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا سب طرح کی
 ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمان کی راہ میں جمع کر دی قرآن اپنا کلام بھیجا اول
 آخرت کی باتیں علم احکام خیر کے طور طریق سب کچھ فرما دے یہ سب خبریں اور بیان
 آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کے اوپر لازم کر کے کہا لی
 احسان کیا ان بندوں کے اوپر جو اس بات کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ و رسول
 کے اختیار میں دیوین ان کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی
 طاقت کے موافق سنتے زمین حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی کام نیکی کے کرتے رہیں

جس سے ہدایت پاوین تو فیق پاوین مقصود کو پہنچ جاوین ایک فائدہ یہہ ہی اس
 بیان کا اور دوسرا فائدہ یہہ ہی جو کافرون مشرکون منافقون بے دینونکے
 اوپر حجت ہووے قیامت کے روز جب وزخ کے عذاب میں گرفتار ہووین نہ کہیں جو کھو
 اسدن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی راہ جانتے نہ تھے اچھے کامون کی خبر نہ رکھتے
 تھے ہمارے کیا تقصیر ہی اور جو اللہ تعالیٰ بے حقیقتین آخرت کی بیان نہ کرتا بے خبرین
 نہ دیتا اپنے رسول سے دوزخ بہشت کی حقیقت نہ بیان کروانا تو ہرگز کوئی سچا
 سکتا نہ بوجہ سکتا سب اندھے رہتے دنیا ہی کے کار بار میں پکڑ رہتے بہشت
 سے محروم رہتے دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس حکمت کی واسطے فرمایا اِنَّا
 عَلِمْنَا لَمَّا هَدٰیۤیْنِکَ یَعْنٰی تحقیق ہمارے اوپر لازم ہی ہم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے
 اوپر واجب کیا ہی اچھی راہ کو دکھانا ایمان کے بھید مسلمان کی کا تقویٰ پاکی ناپاکی
 کی حقیقت کرنی ایمان اور کفر توحید اور شرک طاعت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا
 سکھا دینا سمجھا دینا تو یہ آدمی سنکر سمجھ کر اپنے اختیار سے ہدایت پاوین ایمان
 لاوین مسلمان ہووین تو فیق پاتے جاوین صلاح منفی ہووین کمال کو پہنچن نقصان
 سے بچوین تو سب درجے پاوین اور جو اس بیان کو سنکر نہ سمجھن اپنے اختیار سے حکم
 نہ مانیں تو ان پر توفیق کی راہیں بند ہو جاوین خوار ہو جاوین اور اس بات سے یہہ ہا
 جانا چاہئے کہ ہدایت دو قسم ہی ایک ہدایت یہہ ہی راہ کا دکھانا راہ کی بھلی
 بری حقیقت بیان کر دینی اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہی اور اپنی مہربانی
 سے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہہ
 ہے راہ دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہنچا دینا یہہ ہدایت
 خاصہ ہی یہہ بھی دو قسم ہی ایک ہدایت یہہ ہی جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان
 لاوے اچھے عملون کی توفیق پاوے پھر جیون جیون اچھا کام کرتا جاوے زیادہ

زیادہ تو فقیق پاتا جاوے اور اچھے کام اس سے ہوتے جاوین مقصودون کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہ ہدایت کی طرح خاص ہی جیسے اس سورت میں فرمایا فاما من اعطی والتقی للعصریٰ تک لینے پھر جسے دیا خدا کے واسطے اور یہ پیکاری کی برسی باتون سے اپنے اختیار سے بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدہ کو اور رسول کو رسول کے کلام کو رسول کے وعدہ کو بہت کو آخرت کی نعمتون کو اسکے اوپر آسانی کی راہ کھول دی بہت کی راہ آسان کر دی اور جس نے اپنے اختیار سے یہ کام اور جن کاموں کے کر نیکا اسکو حکم تھا نہ کئے اللہ تعالیٰ اسکو اسکے اختیار میں چھوڑ دیتا ہے اور اسکو تو فقیق نہیں ملتی کچھ بوجہ نہیں سکتا اپنے اختیار میں پڑتا رہتا ہے برے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار سے آپ گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں کچھ گمراہی اپنے طرف سے نہیں کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے سب خیر ہی کا کام ہے بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے یہی معنی ہیں جو کوئی بخلی کرتا ہے بے پروائی کرتا ہے سب باتون کو اللہ و رسول کی جھوٹ جانتا ہے آپ سے آپ اسکے اوپر سختی میں پہنچنے کی راہ کھل رہی ہے عسریٰ میں پہنچتا ہے یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جس نے حکم کو نانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور تو فقیق نہ ملی اسی حکمت میں فرمایا جو کوئی بخلی کرتا ہے اور برے کام کرتا ہے اسکو ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور دوسری خاص ہدایت یہ ہے جو وہ پروردگار بدو ن کسی عمل کے کسب کے کسی اپنے بند کیو آپ ہی راہ مجھا دیوے آپ ہی مقصودون کی منزل میں پہنچا دیوے جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کے ایسے درجے میں پہنچا دیا جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اس درجے کو نہ پہنچے پھر ایسے برے درجے میں پہنچا کر عمل کیونکی راہ بھی آسان کر دی سب طرح کی دوالتین بخشن اور جنت عیسیٰ کو ماکے پیٹ سے نکلتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑھا دیا جو دینے چاہا سو دیا

اور اس طرح حضرت محمد رسول اللہ کی امت میں بہنوں کو بغیر پڑھے پڑھائے
 بغیر محنت کئے ولی کر دیا یہہ ایک خاص الخاص بات ہے پر یہہ اپنے اوپر لازم نہیں
 کیا جب کو خاوند چاہتا ہے اسی کو دیتا ہے بندوں کو بھی اس راہ میں خواہ نہ خواہ
 دخل نہ کیا جائے جو کچھ ان کو حکم ہوا ہے اسی کے اوپر چلے جاوین شاید قبولیت کے
 درجے کو پہنچ جاوین یہہ ایک تھوڑا بیان یہہ ہے اِن عَلَيْنَا لِلْهَدَىٰ کا پھر اس بات
 کے پیچھے فرماتا ہے پاک پروردگار جو آدمی کو چاہے ہمارے حکم کے تابع رہے ہم نے جو
 کچھ اسکو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اسکو یقین سے سنے سمجھے اخلاص
 سے اس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نہ کرے
 اس میں کچھ پارہیگا **وَإِنَّ لَنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ** اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی ملک
 ہے دنیا اور آخرت اور کسی کا ملک نہیں ہم جس کو کچھ دیوین وہ وہی پاکو جس کو چاہیں آخرت
 دیوین جس کو چاہیں دنیا آخرت دونوں دیوین ہمیں اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی
 محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت میں پھولا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب
 کرتا ہے پٹا بہشت کی دولت ڈھونڈھتا ہے بے اخلاصی کی راہ میں وہ بڑا احمق ہے
 آخرت بے اخلاصی کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخرت کو وہ فانی نہیں کرتی
 جان کی بھلا ہو پڑتی ہے بلا میں لے ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ
 کا بند رہے اسکے حکم کو سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سوا اخلاص محبت سے کرے مفروضہ
 نہ ہووے مفروضہ کے اوپر نظر نہ کرے اس بند کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے
 متن سے کرتا رہے جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے
 کام سے واقف ہے کسی کو کیا دیجئے کون کس لایق کا ہے بہتر جانتا ہے اسکا کام
 اسی کے حوالے رکھے اور جو کچھ مانگے اسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ
 مانگتا رہے و عاکرتا رہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے

اور جو کچھ مانگے اسی طرح مانگے جس طرح حکم ہی زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم جلاو
اسکو کیا خبر ہے جو اسکے واسطے کو نہ چھلی ہے اس پاک پروردگار کے حوالے کر دے جیسا
بہتر جائیگا و یا کر یگا سب کچھ اسکے ہاتھ میں ہے اور جس نے اس پاک پروردگار سے کچھ کام
نہ رکھا حکم نہ دیا آخر — ہاتھ سے جاتی رہیگی اور آخرت ہاتھ نہ آوے گی بڑی بلا میں رہ
جا پڑے گا فَاَنْذَرْتَهُمْ نَارًا تُقَاتِلُ پھر خبر دی میں نے تمکو ایک بڑی آگ کی شعلہ
کہ نیوالے کی یعنی دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تھا رسے ڈرنیکے واسطے جو ڈرو
بے فرمانی نہ کرو جو بیفرمانی کرو گے تو ایک ایسی آگ میں پڑو گے جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہے
اس آگ کا خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آوے گی ایسا شعلہ کرے گی
جو دوسو برس کی راہ تفاوت میں کافرون کو گرا دیوے گی اور فرشتے عذاب کے کافرون کو
زنجیر و نہیں باندھ باندھ کر پھینکے اور لوہے کے گرزوں سے مار مار جلاتے جاویں گے
اور اس حال پر دوزخ کے شعلوں کی سبب سے گر گزین گے اس طرح دوزخ میں پھینکے لا
يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقٰى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلٰى نہ درو پیگا نہ داخل ہو پیگا اس آگ
میں ویسی سخت شعلہ مار نیوالی آگ میں ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی مگر وہ بڑا بد بخت
جس نے جھٹلایا دوزخ کو کہا رسول کو اور جھوٹے جانا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور منہ پھیر
لیا ایمان لانے سے مسلمان ہو نیسے اللہ تعالیٰ کی بندگی نہ کی رسول کی متابعت نہ
مازرا جیسے امیہ بن خلف ابو جہل ابولہب اور اور لوگ جن کی یہم بد بختی ہے و سبب
الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلٰى اور شتاب ہے جو در کیا جاویگا اس آگ سے
وہ بڑا امتعتی پر ہیر گاروہ جو دنیا خرچ کرتا ہے اپنا مال حیر کے کام میں اور خدا کے
واسطے پاک ڈھونڈتا ہے اس مال میں اپنے مال کو پاک کرتا ہے آپ پاک
ہوتا ہے یہم آیت بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی
ہے اور یہی آیت دلیل ہے اس بات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر کے

موتوں کے پیچھے بیویوں کے درجن کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں
 بہتر ہیں اس واسطے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی فرمایا بہت بڑا متقی
 کہا اور اور جگہ قرآن میں فرمایا ہے ان کو مکہ عند اللہ اتقا کہیں تحقیق بہت بڑا
 متھا را خدا کے پاس وہ آدمی ہے جو اتنی ہی بڑا متقی ہے پر سہیزگار ہے کفر شرک
 نفاق بے فیروانی سے بہت پر سہیز رکھتا ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ شہید کھے طعنہ کرے اُسے گویا سب اصحابوں کے
 اوپر مہاجرہ انصار کے اور پر طعنہ کیا کیونکہ سب اصحابوں نے جمع ہو کر اُن کو خلیفہ کیا اور
 اُن کو آپ سے بہتر جانا اور جسے پیغمبر کے اصحابوں کو بُرا کہا طعنہ مارا اُن کو جھوٹا جانا
 نا لائق جانا بے عقل بے فہم بے دین جانا اور جس نے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا جانا اُسے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا کچھ
 نہ جانا وہ بڑا بد بخت ہے اُسے اپنے ایمان میں خلل ڈالا دوزخ میں جانے کے لائق ہوا اُن
 کی تینوں سے معلوم ہوا جو دوزخ میں نجا ویگا سوائے اُس بد بخت کے جسے اللہ رسول کو
 جھٹلایا اور سچی راہ سے منہ پھیرا دوزخ میں جائیگی یہی علت ہے جسے سب طرح سے دیکھو
 جھوٹا جانا سب خیر کے کاموں سے سب طرح سے منہ پھیرا وہ دوزخ میں جا ویگا اور کبھی
 باہر نہیں نکلے گا اور مسلمانوں گنہگاروں میں وہ آدمی دوزخ میں جا ویگا جن نے کسی خیر کے
 کام سے کسی وقت منہ پھیرا کچھ سستی کی اللہ رسول کے حکم سے نکلمہ نفس کے شیطان کے
 حکم میں گیا ہے عمل کے قتل سے اُسے امید بھٹکنے کی ہے مگر ایمان کے قتل سے خدا پناہ
 میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان کی تہمت دینے سے ایمان کا قتل ہے سب صحابہ
 رسول کے رسول کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں پیارے ہیں وہ اللہ
 تعالیٰ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہم لے کے حتیٰ
 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہو ویگا جو کوئی اُن گمراہ

جہاں وہی آپ بُرا ہی اور جسے بُرے کام کئے یہ آیت منہ پر ایمان میں ناقص
 رہا سچی باتوں کو چھٹلایا وہ بھی بُرے لوگوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو چکا اور جو
 کوئی دوزخ سے کبھی نکلیگا سو ایمان اور مسلمان کی برکت سے نکلے گا اور جس کسی نے وہ
 کام کئے جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کئے اور بُرے اصحابوں نے چاروں
 خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمان
 کے ظاہر باطن کے کام تمام کئے جو کچھ کیا سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے حاصل کر سکے
 واسطے کیا وہ آدمی ان کے ساتھ نجات پاویگا دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام
 نہ ہو چکا ایمان اور دوزخ میں پردہ پڑ جاوے گا بہشت میں حیرت خیزی سے داخل ہو
 جاویگا یہ پورے ایمان کی برکت ہے پورے مسلمان کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ سب مسلمان
 مسلمانوں کو ایمان اور مسلمان میں محکم رکھے کامل کر دے آمین آمین آمین پھر جب
 حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو
 بہت بُرا ٹھہرا ہوا کہنے لگے ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال بلال
 کے واسطے خرچ کیا اس حق کا بدلہ لایا حق تعالیٰ ان کی بات کے رد میں فرماتا ہے
 وَمَا لَاحِدٍ عِنْدَ مَن نَّفَعَتْهُ شَيْءًا مِّنْهُ لَمْ يَلْبِسْهُ يُسْرًا وَنِجْمًا وَنُورًا
 کسی طرح کی نعمت سے جو جزا دی جاوے اور بعضوں نے کہا ہے حضرت بلالؓ احد
 اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سنے والوں نے اُن کا نام احد رکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ کا احد نام
 ہی اسے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے سبب ان کا یہ نام ہو گیا تھا اس آیت یعنی وہا
 لاحد سے بلال کے اوپر اشارت ہے اور معنی اس طرح ہیں اور نہ تھی بلال کی ابوبکر
 کے پاس کوئی نعمت دوستی منت جو عوض کیا جاوے اِلَّا اَبْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی مطلب
 کرتا تھا رضا مندی کا اپنے پروردگار کی جو برتر ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم
 ہے ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق ثابت نہیں تھا جو اس حق کا بدلہ لاکر ضرور ہووے

یہ جو کچھ عمل کیا ابو بکر نے اس واسطے جو ابو بکر خدا کی رضا مندی کا طالب تھا اور بس و کسوف یوضی اور ہر طرح سے شتاب راضی ہو دیکھا ابو بکر وہ ہماری رضا مندی چاہتا تھا ہم اس کو شتاب بہت میں داخل کرینگے اور وہ نعمتیں اس کو دیونگے جیسا کہ ان کے ساتھ کرینگے جو ابو بکر ہم سے راضی ہو دیکھا جو کچھ اس کی رضا مندی ہووے گی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہے نہایت عالی مقام ہے کامل بندہ دن کے لئے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں سو یہ دولت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملی اور جو کوئی ان کے طریق پر چلیگا اس کو بھی ان کے طفیل سے ملیگی اور یہ ہم عاصی گنہگار بھی امیدوارہ اللہ تعالیٰ کے رحم کرم کا جو اس کو بھی اپنے سب مقبول بندوں کے طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشنے آمین آمین سورۃ المائد

ہی اس میں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو بانوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضَّحٰی وَالْاِیْلٰ ذَاتِجَبِّی مَتم ہے ضحیٰ یعنی چاشت کے وقت کی اور تمہیں رات کی جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیا رسی میں چھپا لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے ضحیٰ کی اور ریل کی تم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت باتیں کہیں ہیں ضحیٰ چاشت کا وقت ہے جو وقت آفتاب بلند ہوتا ہے وھو پ سا کہ عالم میں پھیل جاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کسب میں کار بار میں مشغول ہونے کا کسی فرض نماز کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں کا وقت ہے ایسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہو دو رکعت چار رکعت بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشرق کی ضحیٰ کی نیت میں پڑھے تو بہت ثواب پاوے یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول ہونیکا وقت تھا اس وقت میں ہر خلاص سے پاک پروردگار کی بندگی میں حاضر ہوا حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جو کوئی فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے اسوقت
 کی نماز پڑھے جتنی رکعتیں پڑھے سکے پوری حج کا ثواب پاوے اسی واسطے بعضوں نے
 کہا ہے جو صبح کی قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز
 پڑھ کر مشغول ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے
 دلیمن کہے نیت کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہووے گی اس قوت کو خدا کی بندگی میں
 خرچ کر دنگا اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت
 وہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور اس وقت میں حضرت موسیٰ اور فرعون
 کے جادو گروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدہ
 کیا بعضوں نے کہا ہے صبحی سے تمام دن مراد ہے یہ دن ایک بڑی نشانی ہے قدرت
 کی یقین نمازین فرض تمام دن میں اور روز فرض دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں
 ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر
 معلوم نہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز
 عشا کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی نماز رات
 ہی کو ہے تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑی اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالیٰ سے
 جو کوئی آخر شب کو اٹھے بندگی میں حاضر ہووے اسکے واسطے ایسی نعمتیں جو بیان چھپا
 رکھی ہیں جکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہووین روشن ہو جاوین ان نعمتوں کی کسی
 کو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے والوں کو ملیگی
 خبر میں آیا ہے جو کوئی فقر سے نادار سی سے ڈرتا ہے چاہے کہ چاشت کی چار رکعت
 نماز پڑھے اور جو کوئی گور کی اندھیا رسی سے تنگی سے دہشت رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہے
 کہ آخری رات کی نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے صبحی سے مراد وہ دن ہے جس دن
 میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ما کے شکم

سے باہر گئے وہ دن بڑی برکت کا دن تھا اس دن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہے اس رات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا یا عرض کے اوپر پہنچا یا سب طرح کی نعمتیں بخشیں اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنی قسم ہے دن کی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کی ہدایت کرتے ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکال کر ایمان کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور وایل یعنی قسم ہے رات کی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی میں اور بعضوں نے کہا ہے الضحیٰ یعنی قسم ہے پہلے رات کے چہرے کی چہرہ مبارک محمد کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دونوں جہان میں اس روشن نورانی چہرے کا نور پہنچ گیا ہے دو جہان کو روشن اجالا کر دیا وایل یعنی قسم ہے زلفوں کے بالوں کی موسیٰ مبارک کی چوکی پر اگلی طرح سیاہ ہیں حقیقت یہ ہے جو الضحیٰ وایل میں یہ سب قسمیں داخل ہیں جواب قسم کا یہ ہے مَا وَدَّكَكَ رَبُّكَ وَمَا قَالِیٰ نہیں چھوڑ دیا کچھ کو یا محمد تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہہ آیت کا فزون کی ایک بات کے جواب میں آئی تعجب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کی طرف بلا یا شرک بت پرستی کو چھوڑ دینے فرمایا تب مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر دینے میں یہود و نصاریٰ کے پاس اپنے آدمی بھیجے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے دین میں تھے تو یہ انجیل جو حضرت موسیٰ کے اوپر اور حضرت عیسیٰ کے اوپر اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتری تھی ان کتابوں میں حضرت محمد مصطفیٰ کی سب خبریں ہیں یہود و نصاریٰ واقف تھے ان سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہوا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے تو محمد ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبر ہی کا دعویٰ کرتا ہے

کہتا ہے کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھ کر معلوم کرو ہم کو
 خبر دو یہ بات سچ ہے یا کیسی ہی مدینے کے لوگوں نے یہود نصارا نے سب کتابیں
 دیکھیں اور کہا آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہہ جو تم میں پیدا
 ہوئے ہیں ان سے تین باتوں کا سوال کرو پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا
 اسکندر ذوالقرنین کا قصہ تیسری روح کی بات کیا چیز ہے روح جو بے پہلی دوتا ہے
 جواب دین اور روح کا جواب نہ دین تو ہم سے کہنا بھیجو تب ہم سچ جھوٹ معلوم کرینگے
 وے آدمی مکے کے مدینے سے یہہ بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایک دن حضرت
 نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال کئے حضرت نے فرمایا کل کو جواب
 دو نکھا مگر انشا اللہ تعالیٰ نہ کہا وحی کی اللہ کے کلام کی انتظار ہی کی کتنے دنوں وحی
 نہ آئی حضرت جبریل نہ اترے بعضے کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا
 انیس دن یا پچیس دن یا چالیس دن تک جبریل نہ آئے حضرت پیغمبر اور اصحاب
 حضرت کے بہت عکلیں ہوئے جو ابدینے میں جو اتنے دن ڈھیل ہوئی کا فرط غم مانا
 لگے اور کہنے لگے ودعہ اللہ وقلاہ یعنی ترک کیا چھوڑ دیا محمد کے خدا نے محمد کو
 اور دشمن نہ رکھا اسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبریل وحی لائے یہہ سورۃ
 نازل ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اچھا ہو کر خوشی ہوئی حضرت جبریل سے نہ آنے کا دیر
 ہونیکا سبب پوچھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا جو پھر ہر کام میں انشا اللہ تعالیٰ کہنا
 منت چھوڑو انشا اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور دو سوالوں کا جواب
 آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا ان پوچھنے والوں سے بیان کیا انھوں
 نے یہود کو کہنا بھیجا یہود نے جانا جو سچے پیغمبر میں کتاب میں لکھا تھا جو رسول کا جواب
 دیوے اور ایک کا نہ دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہود نے جان بوجھ کر حبس کیا
 مکے کے لوگوں سے کچھ نہ کہا مال بتایا پھر اس صورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے

کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو چھوڑ دیا اس بات کو روکیا قسم کھائی صبحی کی اور ریل کی جو محمدؐ کو اللہ
 تعالیٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں پکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں حضرت عبد اللہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے
 بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی جو تیرا دین یا محمدؐ سب جہان میں پھیل گیا روم شام میں
 مصر ایران توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آدینگے تیرا خطبہ پڑھا
 جاوے گا حضرت اس خوشخبری کو سنکر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 بھیجی **وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ** اور مقرر آخرت دوسرا جہان بہتر ہے تیرے
 واسطے یا محمدؐ دنیا سے پہلی جہان سے دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا
 سب مال ملک آخر کو جاتا رہے گا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا
 دنیا میں کیسا ہی مال ملک فتح ہووے ہاتھ لگے رنج محنت اسکے ساتھ لگی ہوئی
 ہے آخرت میں بہت میں ہزار محل موتیوں کے تیرے واسطے تیار ہیں اور وہاں ہی
 اسباب لوازم باغ بہار حورین غلمان فروش فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک
 محل میں ہزاروں دنیا کے ملک سما جاوے گا اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ
 کی حکمت میں بہتر قاعدہ مقرر ہوا ہے جو ہر چیز میں پہلے کی ہے پیچھے زیادتی ہے آدمی
 پہلے نطفہ تھا پھر علقہ مضغہ ہو کر جنین ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان
 ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہنچا پھر کسی طرح جانا چاہئے جو دنیا میں کیسا ہی مال ملک
 کمال درجہ ہووے آخرت کے آگے تھوڑا ہی ہے دنیا سب گھٹتے ہی کی جگہ ہے بڑی
 دولت حضرت محمدؐ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے طفیل سے ان کی امت کی مومنوں
 مسلمانوں کی آخرت میں ہووے گی حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کا فرمایا
 ہاتھ سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیان دیکھیں طعنے سنئے آخر کو سب ریز ہوئے مار
 گئے مسلمان ہوئے تابع ہوئے غلبہ فتح حضرت کو نصیب ہوا پھر آخر کو بڑے بڑے

ملک اصحابوں کے اٹھ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دو ٹنڈ ہو گئے دین کا چھنڈ اسب دنیا میں
کھڑا ہو گیا پھر سی بات سے معلوم کیا چاہئے جو آخرت میں کب کچھ بڑھاؤ ہو وے گا
تفاوت دنیا میں اور آخرت میں یہی جو دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا
کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور پیچھے آنکے سب مومنوں مسلمانوں کے ہمیشہ بڑھاؤ ہی رہے گا گھٹاؤ کا نام و نشان
نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہی نقصان ہرگز کبھی نہیں
ہو نیکا و کسوف یطیك ربك فرضے اور مقرر کتاب عطا کرے گا دیوے گا
بخشے گا تجھ کو یا محمد پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہو و گیا تو دے و نعمتیں خوبیاں بخشے
تجھ کو یا محمد پیدا کر نیوالا تیرا آخرت میں جو تو خوش ہو جا و گیا سب طرح کی فکرین
جاتی رہیں گی تمام عالم کی شفاعت کا درجہ مقام محمود تمام امت کی شفاعت کا حکم بہت
کی بڑی بڑی نعمتیں بے حد بے نہایت ہمیشہ کا دیدار ایسی بڑی خوبیاں تیرے واسطے
رکھیں ہیں خاطر کو خوش رکھ ان کا فردن مشرکوں کے طعنے مار نہیں ممکن نا خوش
امت ہو کوئی دن میں یہ سب باتیں جاتی رہیں گی تم کو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی روایت ہے
جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک آدمی کے
بھی میری امت کے درخ میں رہنے کا راضی نہیں ہوں گا یہ بات امت کے واسطے
بہت بڑی خوشخبری ہے پھر سب بات کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے جو کمی سے زیادتی
ہی تھوڑی سی بہتایت ہی پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہی دنیا سے آخرت بہتر
ہی آل یحیٰ لک یدیا فادحا کیا پنا یا تجھ کو یا محمد پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ
پھر جگہ دی اس درجہ میں پہنچا یا حضرت رسول اللہ اول اپنی ما کے پیٹ میں تھے جو
حضرت کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے تھے
بی بی آمنہ حضرت کی والدہ نے بی بی حلیمہ کے جو دائی تھیں حضرت کی حضرت کو حوالے کیا

چار برس اٹھون نے اپنے گھر لے جا کر پالا پھر جب چھ برس کی عمر حضرت کی ہوئی بی بی آمنہ کا بھی واقعہ ہوا یتیم رہ گئے پھر عبدالمطلب حضرت کے ادا نے بھی پرورش کی دو برس کے چھ عبدالمطلب بھی مر گئے اس وقت حضرت کی آٹھ برس کی عمر مبارک تھی تب دادا نے ان کے مرنے وقت حضرت کو ابو طالب کے چچا حضرت کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت کی پرورش کرتے اور بہار شفقت دوستی ان کے ساتھ رکھتے پھر چھ برس کی عمر میں حضرت نے بی بی خدیجہ کو نکاح کیا پھر حضرت جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ نے پیغمبری کی خلعت انکو پہنائی وحی نازل ہوئی حکم کیا جو ان شرکوں کو ہدایت کرو کہ فرستے شرک سے خلق کو ایمان کی طرف خدا کی توحید کی طرف بلاؤ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم خدا تعالیٰ کا بجالائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش اقربا کو ایمان کی راہ دکھائی جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا دین دنیا کی سعادت اسکے نصیب تھی ایمان لایا اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھر نہایت مشکل جانا پھر حضرت کی دشمنی میں کمر باندھی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابو طالب حضرت کے چچا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت کی یاری مددگاری حمایت حطرح چاہتے رہے پھر کئی برس کے بچے اٹکنا بھی واقعہ ہوا پھر شرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا جو مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ساتھ لیکر مدینہ کو تشریف لے گئے مدینے میں انصار رہتے حضرت کے داخل ہونے سے انصار رونے لگے بڑی خوشی تھی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت مددگاری میں کمر باندھی جان و دل خدا ہونکو حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے مدینے کو حضرت کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین و انصار جو قریش تھے مکہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھون نے ہجرت کی اللہ و رسول کی رضا مندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا

جو روٹر کے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے
 سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھ ہی پھر
 لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول
 کو بہت بڑی جگہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول آخر کی خلق کے اوپر ان کو فضیلت بخشی آخر
 زمانہ کا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب
 کر دیا اس تہی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر انکو
 بہت بڑی جگہ میں پہنچایا ان کی حدیث کو کلام کو ان کی دوستی محبت کو سب مومنوں
 مسلمانوں کے دلیں جگہ بخش ایسی جگہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ
 بڑھتی دولت رہیگی اور اس آیت میں یہ اشارت ہے کہ یتیم اُس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی
 میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی ہووے پھر ویسا موتی سوائے
 بادشاہوں کے اور کسی کے جگہ کے لائق نہیں ہوتا محمد علیہ السلام یتیم تھے ایسی خوبیوں
 میں تھے جو دوسرا انسان کوئی نہ تھا پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہ لائق نہ تھی اللہ تعالیٰ
 نے ان کو اپنے خاص خاص خاص رحمت میں اپنے نہایت قرب میں جگہ بخشی اور فرمایا اے
 وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَأَوْفَا بِرَبِّكَ وَأَخْلَصَ بِكَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُ خَبِيرٌ
 پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو لڑکپن حضرت کی چار برس کی عمر تھی نبی
 علیہم حضرت کی دانی اپنے گھر سے حضرت کو مکہ میں لانی تھیں اس واسطے جو حضرت کو ان کی
 والدہ کے اور داد کے حوالے کر دیوین مکہ میں پہنچ کر ایک جگہ میں حضرت کو بیٹھال کر آپ
 کسی کام کے واسطے گئیں پھر اگر جو لکھا تو حضرت کو نہ پایا بہت پریشان ہوئیں روتی تھیں
 ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت مکہ کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے راہ سے
 تفاوت ہو گئے تھے پھر عبدالمطلب نے حضرت کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے
 حضرت کے پیغمبر ہونے سے پہلے نبی خدیجہ کے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت

سودا گری کے واسطے شام کے ملک میں گئے تھے خرید و فروخت کر کر کے کو پھرے
تھے مکے سے تین دن کی راہ درمیان رہی تھی اور وہ قافلہ سودا گروں کا بی بی خدیجہ
کا تھا لوگوں نے قافلے کے کہا کوئی جاوے بی بی خدیجہ کو خوشخبری قافلے کی سلامتی
کی پہنچاوے اور ضابطہ تعارب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی کی خوشخبری
دیتا تو وہ اونٹ جسے اوپر سودا ہو کر آتا تھا اسکو بخندیتے سب لوگوں نے حضرت
کا بھیجا مقرر کیا جو آگے جا کر جز دیوین ابو جہل بھی اس قافلے میں تھا آگے سے بھی
کچھ دشمنی رکھتا تھا اس نے کہا ان کو مت بھیجو آخر کو سبھوں نے حضرت ہی کو بھیجا جب
اکیلے راہ میں آئے شیطان نے الاونٹ کی نکیل پکڑ کر ان کو اور راہ کی طرف پھیر دیا
راہ سے دور پڑ گئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت جبریل علیہ السلام کو انھوں نے اگر ایک پشیمان
کو ایسا مارا جو جس کے ملک میں پھینک دیا اور مہار پکڑ کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا
اور زمین کی رنگین ایسی کھینچ لیں جو ایک ساعت میں حضرت مکے میں جا پہنچے بی بی خدیجہ
کو قافلے کے آنے کی خوشخبری دے دی بہت خوش ہو گئیں اور وہ اونٹ حضرت کی نیاز کیا
پھر حضرت مکے سے پھر کر قافلہ کی طرف چلے ایک ساعت میں قافلے کے درمیان جا پہنچے
اور کہنا مکے میں پہنچ کر خدیجہ کو میں نے خوشخبری دے دی وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اس نے
میرے سینے دیا کسی نے یہ بات نہانی ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ ان کو مت بھیجو
پھر وہ اونٹ حضرت سے اور لوگوں نے پھر لیا جب تین دن کے پیچھے مکے میں پہنچے سب
کی خبر بی بی خدیجہ کو دینی دے غصے ہوئیں اور کہتا تین دن ہوئے جو محمد نے آکر مجھ کو
خوشخبری سنائی میں نے اونٹ ان کو دے دیا ہے تم نے کیوں پھر لیا اور یہ بات
تم نے جھوٹے جانی لوگوں نے کہا تین دن کی راہ دو تین ساعت میں کس طرح آئے
اور پھر گئے اس واسطے ہم نے بہت خبر نہانی بی بی خدیجہ نے کہا یہ بات سچ ہے تفاوت
نہیں اونٹ پھر پھر وادیا اور حضرت کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمد

آخر زمانے کے پیغمبر ہو سیکے یہ حال آگے اپنے بھائی۔ ورتقہ نفل چچا کے بیٹے سے سننا تھا
 وہ اگلی کتاب میں پڑھے تھے علامتیں معلوم کی تھیں اور اس کتاب کے وجود کا ضالافہدی
 کے مرنے پہ پہن اور پابا تجھ کو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے
 پڑھے لکھے نہیں تھے سب خبر کی باتوں سے خبر تھے ایسے لوگوں میں پابا تجھ کو یا محمد پھر
 پیغمبر کی بخشی ہوایت کی تجھ کو سب طرح کا علم خفا سب خبر کی بہتری کے کام سکھائے اور
 یہ بات معلوم کیا چاہتے کہ ضلال گمراہ کے تئیں کہتے ہیں ضلالت گمراہی ہی گمراہی کفر
 ہی ورسب پیغمبر خدا نے تعالیٰ کے کفر سے ہر حال میں پاک ہیں پیغمبر ہی سے پہلے بھی
 کفر سے پاک ہیں اور پیغمبر ہی سے پیچھے بھی سو پیغمبروں کو ضلالت اور گمراہی کی نسبت
 کرنی بھی درست نہیں ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالیٰ کا پناہ میں ہیں اول سے آخر تک ایمان
 اور سلامتی کے گھر میں رہنے والے ہیں مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان
 رہتے مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے روایت ہے ایک دن ابوطالب نے ایک بہت
 مول لیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکا پن کے وقت دیا جو گھر پہنچا دیوین
 حضرت نے لیا جب آگے چلے اسکو زمین میں ڈال دیا ایک رسی اس کے گلے میں باندھ کر
 کتے مردار کی طرح گھسیٹتے ہوئے پہنچا دیا ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالیٰ سے خبردار
 تھے لیکن پیغمبر ہی سے پہلے بہت باتوں کا علم نہ تھا پڑھے نہیں تھے لکھنے نہیں
 جانتے تھے شریعت کے حکم احکام روزہ نماز سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں
 تھے اس سبب سے بعضوں نے یہہ معنے کہے ہیں ووجدک ضالافہدی کہ لینے اور
 پابا تجھ کو یا محمد تیرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے
 پیغمبر کی کا منصب نہ ملا تھا قرآن نازل نہ ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنے فضل و
 کرم سے پیغمبر کی خلعت بخشی قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہی بہتر ہی تھا کہ
 اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جانا چاہئے بوجھا چاہئے کیا چاہئے سب کچھ سکھا دیا

اسد تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ما کنت تدعی ما الکتاب ولا الایمان لیسے ایک وقت ایسا تھا یا محمدؐ جو اس حال میں تھا چھوڑنا چاہتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کے کئے ہیں ایمان تھا اور علم ایمان کا نہ تھا اور کسی کو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے یہ اسد تعالیٰ کا فضل ہوا جو سب کچھ معلوم کیا بڑے عالم ہو گئے عارف ہو گئے بہرہ اہل احسان ہو رہا تھا اور پورا احسان پروردگار کا تھا اور پورا احسان پروردگار کا تھا اور یہ ہے وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ اور پاپا بھوکا پھر پیڑوں کا پتہ فقیر محتاج عیال اور پھر تو نگر کر دیا دولت مند کر دیا ہر طرح غنی کر دیا بی بی خدیجہ کو اللہ تعالیٰ نے تو فیق بخشی انھوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا پھر تجارت سودا گری کرنے لگے بہن برکت بخشی پھر بہت یار مددگار اصحاب جمیع کر دے کافروں سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا فتحیں بخشیں بہت مال دولت غنیمت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھا سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اس بات کی جو غنا دولت مندی مال کا ہونا کسی کا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے برسی چیز نہیں جو برسی بات ہوتی تو اسد تعالیٰ اپنے محبوب کے اوپر اس بات کا غنی ہونے کا احسان نہ رکھتا مفت نہ جتنا اور اپنے حبیب کو ہر طرح غنی کر دیا دنیا آخرت کا بہت بڑا دولت مند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہی کافروں کے قول کا جو کہتے تھے محمدؐ کے خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا دشمن رکھا اور حضرت کی مبارک خاطر کی تسلی ہے جو وحی کے بند ہونے سے ان کے دلین غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا محمدؐ تیرے پروردگار نے مجھ کو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے آخر تک تیرے اوپر خدا کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر بہتر ہی بہتر ہوتا جاوے گا تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا اس بات کا اول سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان علم کا درجہ مرتبہ معلوم کیا ایسی نعمت انتظار کے پیچھے پائی جس بند کو ایسی ایسی بڑی نعمتیں بخشیں ہیں اس سے بڑا بند کو کس طرح چھوڑا کیونکہ دشمن رکھا یہ کافر مشرک احمق ہیں جھوٹے

اور مجھ کو یا محمدؐ علمین نہ ہو یا چاہئے خوش ہو نیکی بات ہے ان نعمتوں کے اوپر شک نہ کیا چاہئے ایک وقت تو یتیم تھا یا محمدؐ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس درجے میں پہنچایا اس نعمت کی شکر گزاری یہی جو یتیموں کی خبر لیو جو کچھ بس آوے سوان کو دو ان کو پیار کرو **فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ** پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھ کر بوجھ کر یتیم کے اوپر قہر مت کرو غصے مت ہو اس کو مت جھڑکوا اس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ایک دن یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر لینی اس کو گھانا کھانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثواب ہے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا وكافل الیتیم کھانین فی الجنة و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما شیئاً یعنی میں اور جو کوئی یتیم کی اپنے بیگانے میں تفاوت جان کر پرویش کرتا ہے خبر لیتا ہے اس کو پیار کرتا ہے بہشت میں ہم ایک جگہ ہو وینگے آپس میں ہم سایہ ہو وینگے اس طرح سے نزدیک رہینگے جیسی یہ دونوں انگلیاں یہ بات فرما کر دونوں انگلیوں کو تھوڑا سا مین کشادہ کر کر اوصحابون کو دکھلایا اور فرمایا اس طرح ایک جگہ ہو وینگے اور خبر میں آیا ہے من مسح علی اس الیتیم لہ لكل شعر حسنة یعنی جو کوئی مومن مسلمان خدا کی رضا مند دی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرے جتنے اسکے سر کے اوپر بال ہو وین ان سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق نیکیاں جو بیان اسکے علمنا میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں آیا ہے یتیم جب کسی غم سے پروتا ہے تو عرض عظیم اللہ تعالیٰ کا کاٹتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے چھین لیتا ہے اس کو کھاتا ہے وہ مال اسکے پیٹ میں آگ ہو جاوے گا ہمیشہ جلتا رہے گا ووزخی ہو وگا **وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ** اور سائل کو مانگنے والے کو محروم مت کرو جھجھکھجھک آواز نہ کہو جو کچھ پتھری طاقت ہو اسکا کام کرو اور جو نہ ہو کے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری

نادار می جتنا جی کو یاد کرو اسکی قدر بوجھو مگر خدا تعالیٰ نے غنی کر دیا شکر گزار رہیں
اس بات کی سائل کے حال پہچانو اور اس میں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو
جو کسی مومن مسلمان کے پاس جو کوئی جسطرح کا سوال کرے علم کا سوال کرے کسی مسئلہ
کی بات پوچھے جو آتا ہو دے تو اچھی طرح سے خوشی سے جواب دے جو بھڑکی شور مچاتی
نہ کرے اور جو نہ آتا ہو دے تو خوشی سے شیریں زبانی سے کہے مجھ کو نہیں آتا اور
حدیث میں آیا ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرتا ہے اسکی حاجت برآ
میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ اسکی خیر کے کام میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے
وَمَا بِعَمَلِهِ رَبِّكَ كَفَّ لَكَ وَلَدًا اَوْ رَاٰكَ اَوْ رَدَّكَ اَوْ رَدَّكَ اَوْ رَدَّكَ اَوْ رَدَّكَ
خوبیان جو تیرے پروردگار نے تجھے جو بخشن ہیں لوگوں سے بیان کر دے خبر کر دے
نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری مقام محمود کی آخرت میں
اور خلق کی شفاعت کا درجہ اور اہمیت بڑی نعمتیں جو تمہیں جو بخشنی ہیں اور کہیں
نہیں بخشن سب بیان کرو نعمت کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہے نعمت دینے لیکر
اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہے نعمت دینے والے کا حدیث میں
آیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کچھ نعمت بخشا ہے اور وہ نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے جنہیں آیا ہے حضرت عبداللہ حضرت عمر کے بیٹے رضی
اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی
رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں کسی نے ان سے کہا یا عبداللہ یہ بات کہنی کیا رہا نہیں ہے
جو تم کہتے ہو انھوں نے کہا کیا خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
توفیق طاعت کی نبدگی کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے بندے کے اوپر کیونکی
شکر گزار می اس نعمت کی کس طرح نہ کروں ہر مومن مسلمان کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں
جو کچھ ہر ایک کو ملتی ہیں جب وہ اپنے اوپر دیکھے شکر کرے اپنے ولی میں اور اپنے

دوستوں سے کہے ہیں فقیر تھا محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو غنی کیا جاہل تھا عالم کیا اہل
 مسلمانوں کو کچھ نہ جانتا تھا مومن مسلمان کیا نادان تھا عارف کیا خبر دار کرو یا یتیم تھا کوئی
 ایسا نہ کہتا تھا جو تربیت کرے دین کا علم سکھلا دیا استاد پر میرے واسطے مقرر کر دیا
 مین نے تربیت پائی مجھے توفیق بخشی جو استاد کا حکم بجا نہ لاتا جو یہ توفیق نہ پاتا تو
 محروم رہتا پروردگار کے شکر کہاں تک بیان کر سکتا ہوں اس خاوند کی نعمتیں
 بہت ہیں میرا شکر تھوڑا ہی تقصیر بہت ہے اور یہ بات ہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دے و
 جو مجھ کو بخش ہیں اور نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک عام نعمتیں اور خاص نعمتیں
 ہیں انھیں بانوں آنکھوں کان عقل شعور علم ہنر ایمان سلامتی تقویٰ ایک ایک ایسی نعمت ہے
 نہ ہووے تو اسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے بہتایت کے سبب غافل ہو رہے ہیں اسکا
 شکر نہیں کرتے اور وہ نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان
 کرو خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہے نعمت کے سبب نعمت دینے
 والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفیوں کو جیسے کرم فضل احسان ہر بانی پیدا کرنا
 رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفیوں کو ہماری بیان کرو اسطرح سے خلق
 کو ہمارا دوست کرو ہماری طرف ان کو بلاؤ یہ سب محتاج ہیں جو محتاج نعمت کی بات
 سننے اور نعمت دینے والے کو پہچاننے اسکی طرف ہلکے اختیار جانا ہے اسکو دوست
 رکھنا ہے جو کوئی ہم کو دوست رکھے گا ہم اسکو دوست رکھینگے تم درمیان میں اس
 دوستی کے وسیلے ہو گے محبت کے واسطے سب ہو گے یہ کام ہی تمھارا اس سبب ہمارے
 نزدیک تمھارا اور بھی بہت بڑا مرتبہ ہو چکا اور یہ بات ہی واما نعمت ربک فحدث
 یعنی اپنے پروردگار کے نعمتوں کی خلق سے حدیث کر بات کہوے نعمتیں علم کی معرفت
 کی ہدایت کی جو ہم نے تیرے اوپر تمام کائناتیں سب کسی کو جو کچھ لینے چاہے پسندو

ہووے بیان کر کہدے جان کر چھپا مت یہہ اسبات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہم نے تجھے کو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنے معرفت
کی راہ بتا دی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی نا واقف ہے بے خبر ہے انکو ہدایت کر راہ
بتا ان سے تو حدیث کہندہ باتیں نا تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے
نعمتوں کا بیان ہے ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے
نجات ہے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
دو دریا نعمتوں کے ہیں تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی ان میں ہیں سعادتیں ان میں
ہیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام محالوں کو پہنچنا ہیئت کی نواحت آرام ان میں ہے
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے تین ہر طرح کے احسان جتنے ہیں دینی کے حال سے بہت سے
بہت بڑے درجن میں پہنچا یا فقیر سی محتاجی کے حال کا لکڑی کر دیا بے نیاز کر دیا ناواقف
بے خبری کے حال سے سب طرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان میں نعمتوں کی تین طرح کی
شکر گزاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا سائل کو رد نہ کرنا سخت نہ کہنا
اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بے خبروں کو خبر دی ہدایت
کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور تھوڑا سا بیان ہے اس سورت کا اور اللہ
تعالیٰ کے کلام کے اور رسول اللہ کی حدیث کے بہت سی بھید ہیں کوئی کہا تک بیان
کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دین میں قائم دایم رہنے کے امین امین امین

سورۃ الم نشرح مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں اور شائیس کلمہ ہیں
ایک سو تیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الم کشج لک صد رک کیا نہیں کھو لدا یا ہم نے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد

اس سورت میں اللہ تعالیٰ اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بخشی ہوئیں اور اپنے احسان جتا رہا ہے اور بتی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاؤ بن اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیون غم کھاتے ہو تم یا محمد کیون فکر مند ہوئے ہو تم ہماری مہربانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر ہے کیا نہیں کھولا ہم نے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کر دیا سینے کو تمہارے جو سینے سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا اچھی خصلتیں بہتر خوبیوں آئیں مسلمان کی باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہو گیا ستم کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دلمین راہ پائی جگہ پائی سب طرح کے بھید جو لایت تھے تمہارے دلمین آگئے ان نعمتوں کی طرف نظر کرو قدر بوجہ شکر کرو کیا ہم نے کیا ہم نے نہیں دین تم کو یہ نعمتیں جو بیان جن لوگوں کو دل کو نہیں کھولا ہم نے ان کے دل تنگ ہیں ان دلوں میں ایمان نہیں آسکتا مسلمان کی جگہ نہیں پاسکتی اچھی خصلتیں ان دلوں میں نہیں بٹھہر سکتے ہدایت کے علم جس حکم دنیا کا دین کا نفع ہو دے سکتے نہیں پاسکتے خدا کی یاد سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت ان دلوں میں نہیں آسکتی کچھ نہیں پاسکتے ایسے دل ہمیشہ کفر میں شرک میں نفاق میں ڈوبے رہتے ہیں تنگی میں اندھ بھاری میں غوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں دوزخ میں جانے کے لائق ہو جاتے ہیں اور جبکا دل جتنا جس قدر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھلتا ہے اتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص محبت اس میں جگہ پائی ہے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھوا اللہ تعالیٰ نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی چیزیں آخر کی تمام ان کے دل میں آگئی رحمت خدا تعالیٰ کی اور سلام اسکا ان کے اوپر اول سے آخر تک اور تفسیرون میں لکھا ہے شرح صدر سینے کا کھلنا بولم شرح میں فرمایا

اشارت ہی بیان ہی اس بات کا جو کئی مرتبہ حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایک بار رکین کے وقت جب بی بی حلیمہ اپنی دانی کے کھربین تھے چار برس کی عمر تھی ایک دن ہم عمر لڑکوں کے ساتھ سستی سے باہر گئے تھے یکایک حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام اگر حضرت کو لڑکوں کے ۵۵ ۵۵ درمیان سے ایک لیکر بہاڑ کے اوپر لے جا کر سیدھا لٹا کر مبارک سینے کو چاک کیا دیکو بانہ نکال کر پہاڑا ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا دل میں سے نکال کر دوڑ ڈال دیا اور کیا شیطان کے وسوسے کا حصہ تھا دور کیا پھر ذلکو ایک سو نیکے طشت میں زعفران کے پانی سے دھو کر اسی جگہ رکھا سینے پر ہاتھ پھیرا جیسا تھا وہاں ہی ہو گیا کچھ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگ دوڑے ہوئے گھر آئے بی بی حلیمہ کو خبر دی جو دو آدمیوں نے اگر محمد کو پکڑ کر مار ڈالا یہ حقیقت ہم نے دیکھی بی بی حلیمہ روتی ہوئی دوڑیں جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت صحیح سلامت بیٹھے ہیں مگر چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا اثر بی بی حلیمہ نے دیکھا ڈر گئیں اور اپنے دل میں کہنے لگیں جو عبدالمطلب حضرت کا دادا یہ بات سن کر کچھ کر کچھ کو کیا کہے گا اور آگے نہ جانوں اور کیسی بات ہووے بہتر ہے جو محمد کو عبدالمطلب کے حوالے کر دوں اس واسطے کہ میں لے آؤں خیریت ہے حضرت کے دادا کے حوالے کر دیا اسی بار حضرت کو بی بی حلیمہ نے مکے کے پہاڑ و غنیمت گم کیا تھا جو اوپر الوضیٰ میں بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار چھ برس یا گیارہ برس پر تھا پھر چھ برس سے یہ بات ہوئی اور تیسرے بار شب معراج میں حدیث میں آیا ہے کہ معراج کی رات جبریل نے میرے تین عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کے اوپر سے ناف تک شگاف کر دیا چیرا اور میکائیل ایک سو نیکے طشت میں زعفران کے پانی سے میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رنگین دھوئیں اور جبریل

نے میرے دل کو باہر نکال کر چیرا اور دھوپا پھردھو کر اٹھٹ سو نکالائے ایمان کے نور سے
 حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور مہمور کیا پھر ایک نور کی انگوٹھی سے
 نو کے نیلے سے مہر کر کر اسکی جگہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا دیا جو سوئے ایک خط کے
 زخم اسکا نہ رہا اور مجھ پر معلوم نہ ہوا اور اس نور کے بھرنے کی سینے میں اور مہر نیکی
 لذت خوشی میں نے ایسی پائی جو اب تک میرے بند بندہ گدگد میں ہر طرح سے ظاہر
 میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالیٰ بیان کر کر اور نعمت کا
 بیان فرماتا ہی وَصَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور دیکھ کر ادیا ہم نے تجھے یا محمدؐ بھاری
 بوجھ تیرا الَّذِي أَفْقَضَ ظَهْرَكَ وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اس بوجھ سے
 تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیٹھ سے پہلے ہوا ہو دیکھا غم تھا اس غم کا
 بوجھ تھا مگر ہتی کیا ہو دیکھا کس طرح سے بخشے گا وینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے اول
 آخر کے گناہ بخش دے مگرین دور کن اور ان کی امت کے گناہوں کا ان کو غم تھا اس
 غم کا بڑا بوجھ تھا اس بوجھ کو بھی دور کیا حضرت کی شفاعت امت کے حق میں قبول
 کی خوش خبری دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت کے بخشانے کے سبب اور وعدہ کیا جو
 کوئی تیرے حکم پر چلیگا تیری متابعت کرے گا تیری بات سننے کا تیری راہ اختیار کرے گا
 تیرے واسطے اسکو بھی ہم پیار کریں گے دوست رکھیں گے اور جو گناہ اس نے کچھ ہو جائینگے
 غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخش دیں گے ہم تیری خاطر دنیا میں
 ان کو دین کی توفیق دیں گے عملوں کی سختیاں ان کے اوپر آسان کر دیں گے اور جو
 کوئی ایک راہ ایمان بھی دنیا سے اپنے ساتھ لے جاوے گا آخر کو تیری شفاعت کے سبب اسکو
 دوزخ سے نکالیں گے بہشت میں پہنچا دیں گے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت کے ولین
 پیرا تھا پہلے دنوں میں جب پیغمبرؐ ہوئے خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ
 مشرق مغرب میں اپنی رسم میں عادت میں بندہ میں کس طرح ایمان لاویں گے کیونکر تابع

ہووینگے ہات سینکے یا نینگے کس طرح انکو ہدایت کرینگے کیا راہ بناوینگے کیونکر لوگ جھکو
 اس بات میں سچا جانینگے ہر کام کے اوایل میں ہر کسی کو یہ فکر ہوتی ہے یہ بہت بڑا کام
 تھا بھاری کام تھا اس بات کی بہت بڑی فکر ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہہ بوجھ بھی دور
 کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت — سورت
 سورت اُترتی گئی ہر طرح کی سوچھ سمجھ پڑتی گئی پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت کی
 راہ بتا دیا قرآن کو معجزہ کر دیا پیغمبر ہی کے سچا کرنے کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات
 ہوئی گوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ لاؤ نہیں تو یقین جانو یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے
 کسی آدمی کو جن کو یہی کہہ قدرت نہیں جہاں کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا
 جہاں کلام کہلا دین کوئی نہ کہہ سکا سب عاجز ہو گئے پھر اور اور بہت بہت بڑے
 بڑے معجزے حضرت کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے خلق کو دکھائے چودھویں رات کے
 چاند کو دو ٹکڑے کئے پھر وہ نے حضرت کی پیغمبری کی سچائی پر گواہی دی ایک
 وقت شکر میں پانی تمام ہوا اٹھا آدمی گھوڑے اونٹ پیاسے ہوئے حضرت نے
 خیر پانی فرمایا کہین سے تصور اپانی پیدا کر کر لاؤ ایک شجرے کا پانی لائے حضرت نے
 انہیں مبارک ہاتھ اس میں رکھا پانی کی ندیاں نہرین انگلیوں سے جاری ہوئیں
 تمام شکر اور جانور دن نے پانی پیاشکن پھر لین ذخیرہ کر لیا اور بہت بہت
 طرح کی باتیں ایسی بخشین جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت کے اوپر ایمان لائے پناہ دی
 لوگ سے جان دوست ہو گئے حضرت کو اور حضرت کے پیاروں کو دشمنوں پر
 غالب کر دیا دشمنوں کو زیر کر دیا اپنی طرف سے حضرت کے دوستوں کو حضرت کی قوت
 قوت بخشی بد کی غالب کر دیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا حضرت کے دین کو ہر
 مسلمان کو تمام عالم میں رواج دیا قیامت تک جاری رکھا اور وہ بھاری عظیم

دور کیا حضرت کو اپنی امت کے واسطے مبارک لیل میں تھا بھاری حکم احکام فرما
واجب انکے اور جسے پہلے امتوں کے اوپر آئے تھے اور ان سے ہو سکتے تھے اور ان
اور ان سے ہو سکے تو کیسی بات ہو گی ان پر سخت عملوں کی تکلیف ہو سکے بلکہ جو کچھ
کم ہوا ہی اس میں بھی تخفیف ہووے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب
کام آسان کر دئے سب حکم احکام شریعت کے آسان ہو گئے سب طرح کے کاموں میں
آسانیاں بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا بھی عمل روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ
بجائائے گا ہم قبول فرمائیں گے تم کو اور تمھاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر
ستابی سے سب سے پہلے پھر اظہار انار دیونگے بہت میں پہنچا دیونگے ان تباہیوں
کے اور نظر کیا چاہئے شکر کیا چاہئے کیسے کیسے غموں کے فکروں کے بوجھ بھاری
دور کئے گروا نئی سبکدوش کر دیا حضرت کے طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت تک
ہمیشہ ہمیشہ تک اسی طرح رکھا اب اس بات پر نگاہ کیا چاہئے وَمَرْفَعًا لَّكَ ذِكْرًا
اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا بڑھایا اور بڑھایا زمین میں آسمان میں تیری
بڑائی دینے کے واسطے تیری عظمت شان بڑھانے کے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر
تیرا اند کو تیرا یا محمد پھر کوئی کہتا ہے محمدؐ بڑے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں پیغمبر ہی انکے
اور پھر ختم ہو چکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا محمدؐ سادوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں
سب امتوں کے اور پیغمبروں کے اوپر ساری خلق عالم کے اور محمدؐ مصطفیٰؐ اصلی اللہ صلیہ وسلم
کو فضیلت ہی ہے اثر ہی بخشتی ہے سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں
ایک کہیں ان کا دین قیامت تک قائم رہے گا پہلی کتابوں میں توریت انجیل زبور میں تیرا
نام ہے ذکر قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اسی طرح محمدؐ کا نام بلند کیا جو اس پاک نام
کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کل طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں
اور میں انبیاء کے درمیان خطبے میں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے محمدؐ کو یاد کرے

جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے پیغمبر کے نام لے
قبول نہ ہو کہ مسلمان کی دولت نہ پاسکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تین نہ دے سکتی تھی جو اپنے
نام کے ساتھ اسکا نام ملا دین جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور
واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور
ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنتاں بختیاری میں تھکھا الا تمنا سے یعنی جو کوئی اطاعت
کرسکے اللہ کی اور اللہ کے رسول کی داخل کریگا اللہ تعالیٰ باغوں میں بہشت کے جن باغوں
کے نیچے سے نہرین پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا میں یعص
اللہ ورسولہ فان لہ ناجر جہنم یعنی اور جو کوئی پیغمبر مانی کریگا اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی
تحقیق اسکے واسطے ہی آگ ووزخ کی اسی آگ میں جلتا رہیگا اپنی بے فرمانی اور رسول کی
بے فرمانی کو ایک درجے میں رکھ کر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول کی
اطاعت کو ایک جگہ برابر کر دیا کہ وہ ثواب مقرر کیا اور کسیکا ایسا بڑا مرتبہ نہیں ہوا ہے
کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہوگی اور فرمایا مومنوں سے خطاب کیا جو اللہ تعالیٰ
اور فرشتے اللہ کے درود بھیجتے ہیں نبی کے اوپر ای گروہ مومنوں کی تم بھی درود بھیجو
نبی کے اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب و تعظیم کرنا اور فرمایا رسول اللہ کو جو تم مومنوں
سے کہو ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنی جو تم خدا تعالیٰ سے دوستی کیا چاہتے ہو
دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تم کو اپنا دوست کرے گا
خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے یہ بڑا بیان کشین اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور انکے پیغمبر سے انکے چاکروں کو متابعت کی برکت سے محبوب کی ایسے درجہ کا وعدہ فرمایا
ہی تو اس مرتبہ سے کو سارے مرتبہ بڑا ہو جائیگا عنایت مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت کے اوپر
بے نہایت ہے اور اس میں اشارت ہے جو اس فضل کرم احسان کی طرف ہمارے نظر کرو اور
کسی بات کا غم مت کھاؤ جو کچھ ہماری حکمت کے موافق کچھ نیکی آوے تو صبر کرو کشادگی

کھلاؤ کی انتظامی کرکٹ جو کچھ مشکل آپ نے آسانی کے منظر پر ہوا مسدود رہو قاتل مسیح
 الْعَصْرِ كَيْسًا اِنَّ مَعَ الْعَصْرِ كَيْسًا پھر تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہی تنگی کے ساتھ کٹنا بیش
 ہی اول تم کو کس طرح کی فکر میں تھیں سب دور کین کیا کیا غم کھائے تھے سب غم اٹھاؤ
 اس طرح جانا چاہئے جو مشکل آپ پر لگی وہ آسان ہو جاوے گی دشمن سب زیر ہو جائیں گے
 تم سب پر غالب ہو جاؤ گے فتح تمہاری سووے گی غنیمتیں ہر طرف سے آنے لگیں دنیا میں بچ
 بچ ملا ہوا ہی جہاں بچ ہی پھر وہاں بچ ہوتا ہی دشواری کے ساتھ آسانی ہی
 محنت میں راحت ہی اور اس آیت میں اشارت ہے اس بات کی طرف جو کوئی دنیا میں
 اپنے اختیار سے اچھے کام میں محنت کرے گا راحت کو پہنچا دینا آخرت کی دولت پاویگا
 بغیر محنت کے راحت نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کر نہیں رہے نہ اٹھاویگا محنت نہ کرے گا
 اپنی جان کو تن کو بغیر محنت کے آرام دینے کی فکر و غم نہ رہیگا اور ہر دم ایسے کاموں میں
 اپنی خوشی چاہیگا دنیا آخرت کی خوبیوں کو کس طرح پہنچاگا راحت آرام کیوں کر پاویگا
 جو کوئی دنیا میں دنیا کے کاموں میں دنیا کے واسطے محنت کرے گا دنیا میں راحت
 پاویگا اور جو کوئی دنیا کے کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کے واسطے خدا سے
 کی رضا مندی کے واسطے رنج کھینچے گا محنت اٹھاویگا عجاہ ہو کرے گا دنیا و آخرت کے
 آرام اور راحت کو پہنچا دینا دو لہجوں پاویگا جن نے غنیمتیں کیں کام کئے عجاہ ہو
 اٹھا میں آراموں کو راحتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں کے
 درمیان ایک اس طرح کی بات کے اوپر اپنے حبیب کو اشارت کی ہی یا محمد اب یہ بات
 مقرر ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہی دستور ہی جو محنت کے پیچھے راحت ہی
 تم کسی محنت مشکل کے اوپر جو دنیا میں کچھ آن پرے غم نہ کھاؤ اور پریشان مت ہو
 اور تم کو ضرور ہی لازم ہی جو ٹھائے مت رہو ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو
 خاطر جمع ہو کر مت بیٹھو خلق کو ہدایت کرو راہ تبا و تربیت کر دین کا علم کھاؤ قرآن

پڑھاؤ ہمارے حکم احکام لوگوں کو پہنچاؤ ہمارے امر نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمان
 کے احکام ارکان عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاملت کی طرح حین جہاد و ظلم سے بری
 حصلتوں سے چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج زکوٰۃ میں تیج میں ذکر میں عا
 میں اچھی نیتوں کو سکھاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ مومنوں مسلمانوں کو خوشخبری
 دو بہشت کا وعدہ کرو جیسا جیسا عملی اخلاص اور ہے جو کوئی کرے گا دیا ہی وہاں
 درجہ بہشت میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کے مومنوں کو خبر دو اور کافروں
 مشرکوں منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دو کافروں سے لڑو جہاد کرو ان کو
 دین میں لاؤ محنت کرو سفر کا رنج سختی اپنے اوپر جاری راہ میں اٹھاؤ اور بیارمکیں
 غریبوں کی خبر لو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت بر لاؤ حق ہمسایہ صلہ رحم
 بجا لاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیوں کا عیال کا جو حق ہے ادا کرو آل اولاد
 کا اور ان کی تربیت اور دینے لینے کا خدمت گزار بنو کما حق جیسا جسکو چاہئے بجا لاؤ
 یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جو وقت فارغ ہو تم ان سب طرح کے کاموں
 سے جو جو کچھ جس طرح کا حکم ہوا ہے اور اسے کر چکو پھر بھی خاطر جمع کر ٹھالے ہو کہ
 امت بیٹھو فانصب پھر رنج کھینچو محنت کرو طاعت بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ
 رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو تیج تحمید تحمیل ثناء صفت تعریف پاک
 پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اسکو یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو
 اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش بخشائش مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت
 کے واسطے شفاعت کرو ہم سب دعا میں تمہاری قبول کرینگے اور قبر کے عذاب سے ڈو گے
 عذاب سے اپنی امت کی نجات مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت کی واسطے بہشت کی ضمانت
 نعمتیں سبے مانگو ہم سب تمہاری حاجتیں بر لاؤ گے تمہاری امت میں سے جو کچھ
 اپنے ایمان پر ثابت رہیگا شرک کفر گناہ نفاق بڑھکیگا اخلاص بندہ آویگا اسکو ہم

ہدایت کرینگے راہ بتاویں گے اس کو نفع کا علم سکھاویں گے اچھے کاموں کی توفیق بخشیں گے
تو بہ کی توفیق دیویں گے بد راہی سے بچاویں گے ان سب سے بچا کر سی شفاعت کرینگے لائق
کردیویں گے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کرینگے تم ان سب کاموں کی فراغت کے
وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا آخرت کی حاجتیں مرادین مقصد تھمارے
حاصل ہو دیں گے تمھاری دعا میں مقبول ہو دیں گی والی دُعا کا مُرغَب اور اپنے پیدا
کرنا والے پروردگار کی طرف پھر و رغبت کرو جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا کے
خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رجوع ہو محنت
کرو حاجت مانگو بخشاؤں چاہو اور جب ان سب آداب اور ارکان سے فراغت کر چکے تب
سب طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں
مشغول ہو سب کاموں بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا کام یہی ہے راحت اسی میں ہے
اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمان کے عملوں پر قائم ہونا محکم ہونا اور
انھیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملیگی اللہ تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے اپنے حبیب کی حرمت سے اپنے محبوب کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو
اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبیؐ کی دوست کی پیروی میں رکھ کر اپنی
رضامندی بخش کر اس بڑی دولت کو پہنچا دے آمین آمین آمین

سودہ والتین کی ہے اس آٹھ آیتیں چونتیس کلمہ ایک سو پچاس حرف ہیں

اٰیٰتِ التَّوْحِيْدِ

وَالَّذِيْنَ وَالَّذِيْنَ وَطُوْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ
تین انجیر کا نام ہے انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا مریض بیٹھا ہے خوش مزہ ہے کھٹا
نہیں اس میں چھلکا باریک ہے کھانے میں لطافت رکھتا ہے اس میں فضلہ نہیں اور شتاب
بہضم ہوتا ہے نفع اس میں بہت ہے بوا سیر کو دفع کرتا ہے بند بند کا درد و نفرت مٹا دیتا ہے

درد اور کئی بیماریاں اسکے کھانے سے دور ہوتی ہیں بدن ہوتا ہوتا ہی منہ کی بو اچھی ہوتی ہی سر کے بال بڑھتے ہیں اور انجیر کے درخت میں یہ خوبی ہی جوشت میں حضرت آدمؑ نے جب گیسوں کھا کیا سب کپڑے بدن سے بہشت کے گرگئے تھے ننگے ہو گئے تھے درختوں سے پات چاہتے تھے ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات ندائے اٹھ کے داؤ سے دور ہو گئے پھر انجیر نے اپنے پات دئے جو حضرت آدمؑ نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہی سالن بھی ہی دو ابھی ہی روغن اسمین بہت پیدا ہوتا ہی بہت کام آتا ہی مبارک درخت ہی حق تعالیٰ نے اس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہی اول درخت جو دنیا میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہی حضرت ابراہیمؑ نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت برکت کے ہیں اس واسطے ان درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت ہنتر نوحؑ کی مسجد کا نام ہی اس مسجد کے گرد پیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہی بہت سی ہیں نے اسی طرف نماز پڑھی ہی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنا ہی ہی اسکے گرد پیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدیں ہیں ان دونوں مسجدوں کا نام ہی اور بعضوں نے کہا ہی تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہی جس کا بیت المقدس نام ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی تین اور زیتون وہ پہاڑوں کا نام ہی شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتون کے درخت بہت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی ایک پہاڑ کا نام ہی جس کا ایک جوہی بھی نام ہی حضرت نوحؑ کی کشتی اسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہی زیتون اسی کا نام ہی اور

ایک اور پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے اوپر حضرت موسیٰ مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام ہوتا تھا بائین ہوتی تھیں یہ سب جہین اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبر کے عبادت خانے ہیں وَ هَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ اور سو گند ہے اس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ ایمان دینے والا ہے جو کوئی اس میں داخل ہوے حرم میں آکر قتل سے مارنے سے امن پاوے کہ جسے کا خدا کے گھر کا طواف کر کے دوزخ میں پاپا چھوڑا اور اس شہر کی برکت یہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ کے تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اَلَا نَسْأَلُ فِي الْحَمْدِ مَقْرَر تَحْقِيقِ پیدا کیا ہم نے آدمی کے تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بندوں میں حق تعالیٰ نے آدمی کو جو ان کی جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے اتنی قدرت کی کار گیران اور حکمتیں آدمی میں ظاہر باطن میں اس کے خراج ہوئی ہیں جو کوئی بیان کیا چاہے نہ کر سکے لکھے تو دفتر جہان کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا بحال نہیں دیا جو آدمی کو دیا ہے اس طرح جسم بنایا اسکا کہ ہر طرح سے بندگی کر سکتا ہے ایسے کھڑے ہو کر قیام کرنا ہے ہو کر رکوع کرنا ہے زمین میں سر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے دوزانوں چاروں طرف ہو کر ہر طرح سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کر سکتا ہے اور عقل شعور تدبیر آدمی کو بخشی ہے ہر طرح کی خصلتیں اس میں رکھی ہیں آسمان زمین دریا پہاڑ آگ پانی باد خاک پتھر درخت چرند پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دین ہیں ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اس میں بخشی ہے ہر طرح کا رسی گریہ آدمی کرنا ہے خدا تعالیٰ کی صفات کے اثر آدمی میں بہت بہت طرح سے ظاہر ہونے میں حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرم غضب قہر عدل بخشش حکم کرنا دنیا نہ دنیا حاجت کو بروا کرنا اسکے سوا اور بہت صفاتیں آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اٹھانیکا اسکو قابل کیا ہے وہ امانت جو آسمان زمین پہاڑ اس امانت کو خداتھا اسکا عشق کی صفت بھی آدمی کو دی ہے جو دنیا

میں عاشقوں کا شور ہوتا ہے اور معشوق کی بھی آدمی کو ایسی خوشی جو اسکے حسن و جمال کی
دھوم ہر جگہ مچ رہی ہے پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا ہے اپنی معرفت اور قرب
کا سراوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ سکتا ہے پروردگار نے
وے مسمن کھا کر فرمایا ہے جو آدمی کو اب کچھ پیدا کیا ایسا خوب بنایا پھر فرمایا
جو اب بنا کر تم مرد ذناہ اسفل سافلین پھر پھر دیا ہم نے آدمی کو گردیا ہنہ اسکو
اسفل سافلین میں ایسی نیچی جگہ میں ڈال دیا جو اس سے نیچی جگہ اور کوئی جگہ نہیں ہے
بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمی کو بہت — بڑے بڑے درجوں میں پہنچنے
کے لائق کیا ہے عقل و شعور انائی اسکو بخشنی عقل کے سبب سے حیوان کی جنس سے اسکا
رتبہ بڑا کر دیا پھر طبیعت کے تنگ بندی خانی میں اسکو ڈال دیا ایسے گڑھے میں پھنسا
اور نرمادہ مرد و دروین جماع کا جفتی کر دے کاشوق رکھ دیا اس کی طلب میں بے اختیار
کر دیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے
نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہہ جو وہ دونوں حیوان کی خاصیتیں ہیں آدمی ان کو عمل میں
لا کر ان کے سبب اس پچان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے
زمین سے اگنے والی چیزیں جس میں جس حرکت نہیں دیکھنا بھانا سنا سونگھنا چلنا پھرنا
نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں بہین درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں
صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی خاصیت ہے درختوں کی کھیتی کی گھاس کی قوت
خاک اور پانی ہی پانی نہ پاؤ تو خشک ہو جاوے اس کھانے پینے کی خاصیت کے
سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گر گیا پھر اس سے نیچا درجہ پتھر کا ہے اسکا
کام یہی ہے جو ایک جگہ گر پڑا رہے آپ سے حرکت نہ کرے آدمی میں یہ سب باتیں
یہہ سب خاصیتیں پتھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئی ہیں ان سب خاصیتوں کا نام
طبیعت ہی یہہ سب درجے آدمی کے واسطے پچان کے درجے ہیں آدمی کے واسطے

ہونے کے منکر میں عذابِ ثواب کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو چھوڑ دیتے
 جانتے ہیں اپنی طبیعت کی عادت کی قیدوں میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے بُرا
 جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ انکھن شرکاء ہے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب
 مٹ چھٹاتا ہے ایسے ہدایت کے بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالیٰ نے نازل
 کیا بھیجا قسم کر فرمادیا جو آدمی کو بہت اچھے بند و بست میں اچھی صورت میں پیدا کیا
 پھر اسکو اسفل السافلین میں ڈالا اس میں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بچان سے نکلنے کی
 اور کوئی نہیں سوا ایمان کے اور اچھے کام کرنے کے مسلمان کے کام کے جو کوئی اس سے
 اپنے اختیار سے نکلا بڑی دولت کو پہنچا ہمیشہ کی دولت پاویگا اور جو کوئی اسی گڑھے
 میں اسی کوئے میں اپنے اختیار سے پڑا رہیگا ہمیشہ ہمیشہ خوار رہیگا دوزخ کے گڑھے
 میں گرا ہوا رہیگا ایسے بیان کے پیچھے بھی کچھ کو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا
 بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی
 راہ چھٹکا رہے کی راہ نہ لی اَلَيْسَ لِلّٰہِ بِالْحَکْمِ الْاَمَّا کَیْنِ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بہت
 اچھا حکم کرنا والا سب حکم کرنا والا میں زمین میں آسمان میں کسی کا حکم ایسا عدل کا
 انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم
 احکام و وقسم تیسری قسم نہیں دو ہی قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں
 فضل کرم کا حکم کرتا ہے یا عدل انصاف کا حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم قسم پاک پروردگار
 کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر
 عقل ہی شعور یا اختیار کی نعمت دی سب اسباب پیدا کر دے اس بچان سے نکلنے
 کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیہر بھیجے جو کوئی سمجھ کر اختیار سے اس ہدایت کو پاویگا
 ایمان لاویگا اچھی راہ چلے گا بہت بڑی دولت کو پہنچا ایسے لوگوں کی واسطے
 یہی حکم لایا ہے اور جو کوئی عقل و شعور کو اس بات کے سمجھنے میں نہ دوڑا ویگا اختیار کی

قد جو بھکر ہدایت کی راہ نہ چلیگا اپنی طبیعت کی خوشی میں برسی عادت میں اپنے احتیاج سے چلا جاوے گا اسکے واسطے وہی حکم لائق ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے طاعت کرنے والوں کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نمانے والوں کو عذاب میں کھنا عدل کا حکم ہے

سود علق کی ہی کلمی میں نازل ہوئی ہے اس میں انیس آیتیں ہیں بہتر کلمے ایک ہی آیت میں

ابن عباس اور بی بی عائشہ اور مجاہد اور عطاء رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلے سورہ قرآن کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبریل کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقرأ ہے اور بہت تفسیر لے کہتے ہیں اول سورت جو نازل ہوئی ہے اس سورہ فاتحہ ہے پھر الحمد کے نیچے سورہ نون والقم ہے پھر اسکے نیچے سورہ مدثر نازل ہوئی پھر سورہ مزمل پھر یانچون سورت والضحیٰ ہے اور اقرأ تمام سورتوں کے پہلے نہیں اترتی پھر نہ بات سب کے پاس ثابت ہے جو پہلے سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اتر آئی اول میں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر سے چھ مہینے پہلے سچی سچی خواب میں ظاہر ہونے لگیں جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی روینکا آواز ظاہر ہوتا جس طرح سے دیکھتے تھے اسی طرح ہوتا پھر جب مبعوث ہونیکا زمانہ وحی کے اترنیکا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت کو تنہائی خلوت پیاری ہو گئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اس میں ایک غار ہے اس غار میں اکیسے ہو کر جانیٹھے اللہ تعالیٰ کی یاد میں بیچ اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے دو دو رات میں رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایک دن حضرت نے آواز سنی کوئی روکھتا ہے یا محمد اور کسی کو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنایا محمد پھر کسی کو نہ دیکھا پھر تیسری

بار آواز سنی یا محمد اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایک بارگی آسمان وزمین کے درمیان
 میں نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑا تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت
 خوب صورت بیٹھا ہی سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھر حضرت کھجور
 اسکو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کہ شام کو وہ تخت ۵۵
 ۵۵ اور وہ بیٹھنے والا غائب ہو گیا حضرت نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسی طرح
 وہی صورت ظاہر ہوئی کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسی طرح ظاہر ہو کر وہ تخت
 کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا جو آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دین
 انھوں نے کہا یا محمد ڈر مت جبریل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا ہے
 تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو ہدایت کرنے کیواسطے
 مقرر کیا ہے یہ بات سن کر حضرت کی بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبریل نے اپنے پروں
 کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہت کا حریری کپڑے کا یا قوت اور موتوں کا گو تھا ہوا
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت نے فرمایا میں کچھ
 پڑھانہیں اور اس نامہ میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں حضرت جبریل نے حضرت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نون ہاتھوں سے پکڑ کر بغل میں دابا دابا جو عرق آگیا
 نزدیک تھا جو حضرت بیہوش ہو جاوین پھر چھوڑ دیا جب حضرت بجاں ہوئے تب حضرت
 جبریل نے کہا اقرا یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری میں کچھ پڑھانہیں پھر
 حضرت جبریل نے اسی طرحے گودی میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین
 طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرا یا محمد یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری
 میں کچھ پڑھانہیں تین مرتبے اسی طرحے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبریل نے کہا اقرا
 باسم ربك الذی خلقنا یحییٰ امواتنا یتوب علیٰ ذنوبنا یتوب علیٰ ذنوبنا یتوب علیٰ ذنوبنا
 سے یہ آیتیں یاد کیں حضرت بھی پانچ آیتیں پڑھیں پھر حضرت کی زبان کھل گئی خدا کے حکم

اور زمین میں ایک پائون مارا جو ایک پانی کا چشمہ نکل آیا حضرت نے اس پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت نماز کی پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت کو بھی سکھائیں اور کہا یہ طرح ہی خدا تعالیٰ کے بندگی کرنے کی پھر اس وقت سے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہوا پانچ نمازین فرض ہوئیں پھر اول اللہ کی طرف سے پڑھنے کا حکم ہوا فرمایا اقر اس ایک فرمانے میں سب طرح کے علم قدرت سے پڑھاؤ سب علموں کی قوت پڑھنے کی ہو گئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھو یا محمدؐ اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے وہ پاک پروردگار جس نے سب خلق کو پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیوں کو بندہ ہوئے ہوئے اِقْرَادُ رَبِّكَ اَلَا كُفْرًا الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑھو یا محمدؐ حال یہ ہے جو پروردگار تر کریم ہی اس کے کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کسی کی بڑائی بزرگی اس پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتے وہ بزرگ خاوند ہی مہربان ہی کریم ہی جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی — اور کرم سے آدمی کو خط کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھ کر دیکھے تو جانے کیسی بڑی نعمت ہی یہ لکھنا پڑھنا تمام دین دنیا کا کارخانہ قلم میں بندھا ہوا ہے قلم کے نیچے ہی امام قتاوہ کہتے ہیں لَوْلَا الْقَلَمُ لَمْ يَأْتِ الْاَقْلَامُ وَلَا اَصْلَحَ الْعِشْرَ لَئِنْ اَدْرَكَ الْقَلَمُ لَمْ يَهْوَا تُوَدِّعَ دِينَ قَايِمٍ نَهْوَتَا اور دنیا کی زندگی اقل کا قلم کے سبب اقرآن جو کلام ہی خدا تعالیٰ کا حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر حضرت جبریلؑ کی زبانی بھیجا تھا دل میں حضرت کے یاد ہوتا تھا پھر حضرت کی مبارک زبان سے نکل کر اصحابوں کے کانوں میں پڑ کر ان کے دلوں میں آتا تھا یاد رہتا تھا جو اس طرح سے یہ بات

یا نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہنچتی قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہا یا
 لاکھون کڑوڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اس طرح سے قیامت تک دنیا میں رہے گا
 یہ فیض جاری رہے گا پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں
 پھر ان کتابوں سے لاکھون کڑوڑوں کتابیں لکھنے میں آئیں تمام دنیا میں پھیل گئیں جن دنوں
 میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جس جس کو حدیثیں پہنچیں تھیں یا دھین نہ
 کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت
 پیغمبر صاحب کلام نہ سنا تھا حدیث ان کو نہ پہنچی تھی بہت شتاق تھے لیکن کہیں جان نہیں
 اور بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اٹھا کر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے
 کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چل کر گئے دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں کے ملک سے
 جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کے اوپر ان کا احسان ہوا
 اب اس زمانہ میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی شتاق ہو دے دین دنیا
 کی سعادت چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑھ لیوے ہزاروں
 نعمتیں دین دنیا کی پاوے پھر اسی طرح کتابت کی راہ لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے
 طرح کے علم دین دنیا کے قید میں آئے پڑھنے والوں کو ہزاروں طرح کے فائدے نفع حاصل
 ہوئے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے ہمد کتابوں
 سے معلوم کیے جاتے ہیں پھر نامے خط کتابت فرمان نشان حساب کتاب دفتر و لکے اور تصدی
 منشی کے اور ہزاروں کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قائم ہیں جو قلم نہ ہوتا تو کچھ نہ دست
 نہ ہوتا آدمیوں کے سب کام مگر بڑے سب کارخانے ابتر رہتے خراب رہتے بے نہایت فائدے
 اللہ تعالیٰ نے قلم میں رکھ کر آدمیوں کو یہ راہ سمجھائی بہت بڑی یہ راہ احسان فرمایا
 خبر میں آیا ہے جو اول حقیقتی نے لکھا حضرت آدم کو سکھایا اور شہور پہ پہ جو اول حضرت
 اور پیغمبر کو خط کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے پہلے انھوں نے خط لکھا اللہ تعالیٰ

کے حکم سے یہ راہ نکالی تمام عالم کو فائدے پہنچے عِلْمُ الْاِنْسَانِ مَا لَمْ يَعْلَمْ سیکھا یا آدمی کو
کچھ نہ جانتا تھا سیکھا یا خدا تعالیٰ نے آدمیوں کے تئیں اور وہ کچھ سیکھا یا جو جانتے تھے
اور پیغمبرؐ کی خاص کیا اپنی طرف سے اُن کو علم بختِ بغیرِ علم کے بغیر کتاب کے سب لوگوں کے تئیں
کتاب کا قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اس طرح سے جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا سچا
نصیب میں تھی اسکو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سے جو کچھ نہ جانتا تھا اسنے معلوم کیا ہزاروں
فائدے حاصل کئے علم بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا آدمیوں
اور جو علم نہ ہوتا تو سب کو فی جاہل رہتے اچھا بڑا کام نیک بد کی راہ نفع ضرر کی بات کچھ نہ جانتے حلال
حرام نہ پہنچاتے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیدا کر نیوالے کو پیغمبروں کو دین آئین کو آخرت کے بھلے بُرے
کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح دین کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدے کام بلے
تدبیر بے سمجھ کرتے رہتے — ظلم زیادتی بیجا بی بے شرعی ہزاروں طرح کی خرابیوں کے دریا
ہوتے دنیا آخرت کی خوار خرابی اتری ہلاکی کے سوائے اور کچھ کیسے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت
قلم کے وسیلے کتاب کی راہ سے بڑی آسانی سے ہاتھ آتی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے
اس بڑے احسان کو جہاں آدمیوں کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر بوجھیں جس طرح سے
یہ علم کی نعمت کو بے اسکین حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کریں جاہل بے خبر بیہوش
نہ ہوں پھر اُن نہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کے اول آخر کی بات کہہ کر
اپنا احسان جہاں فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے ایک یہہ حال تھا جو اپنی ما کے پیٹ میں ایک
لہو کا ٹکڑا تھا جہاں ہوا مند ہوا جو اس حال کو کوئی بوجھ سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس
لائق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکال کر کس کن جان لیویں
پہنچا کر آدمی کی صورت میں لا کر پرویش کر کر پال کر چھوٹے سے بڑا کیا اڑکے سے جو ان کیا
عقل شعور کا درجہ بختِ علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا جس خراب حال سے نکال کر کس بڑے
عالی درجے میں پہنچا یا ایسی بڑی قدرت کی ہے ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی

راہ کھول دی لکھنے پڑھنے کی راہ علم و ساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر احسان کیا جو کوئی اس
 قدرت اور اس احسان کو بوجھے تو اپنے پیداکرنیوالے خداوند کا اقرار کرے و ملین پاک
 پروردگار کی محبت رکھے ایمان لاو تن بدن جان مال کو اس کے حکم میں بندگی میں خضوع کرے
 سچا بندہ ہو رہے دنیا کی چیز خوبی یا کو اور یہ ہر اشارت ہے جو اپنے خاص بندہ کو محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا
 اور وہ کو اس حکم کے درجہ میں پہنچنے کے واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ ڈالا اور اشارت ہی اس میں
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ جو کچھ تھا رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم
 جو ہے قرآن کی آیتیں سورتیں نازل ہوئیں اپنے اصحابوں کے کہو کہتے جاوین اس طرح
 قرآن جمع ہو کر سب خلق کو پہنچا یہ نعمت قیامت تک قائم رہے گی تمام عالم کو فائدہ پہنچا
 اسی واسطے حضرت نے حکم کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے کہتے جاو پھر
 حسب طرح جو آیت جو سورت آتی جاتی تھی اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے
 سب بندہ کو جو سعادت مند تھے اس نعمت سے اس دولت سے ذخیرہ پہنچاویں جس میں دین
 دنیا کے فائدے ملین ان نعمتوں کا پاک پروردگار کی کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک
 بال زبان ہو جاوے اور ہر زبان سے لاکھوں کڑوڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی ان
 نعمتوں کا حق ادا نہ ہو سکے پھر یہ مہربانیاں فضل کرم عام ہیں کوئی آدمی اس بات سے
 ان مہربانیوں سے خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہے وہ آدمی بڑا بے نصیب ہے
 جو اس پاک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنے اوپر نہ بوجھے کافر ہے ان نعمتوں کا کفران
 کرے یہاں یہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کے واسطے کھلا ہے رحمت کا دروازہ اس رحمت
 کے دروازے میں جو نہ بیٹھے نہ اچال احمدی اندھا رہے اور اس نادانی سے خوش ہو رہے تو یہ
 بہت بُری بات ہے علم کی نعمت سب کو درکار ہے کوئی اس دولت سے بے پروا غنی نہیں ہو سکتا
 پھر یہ بات فرماتا ہے کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا غَفِيٌّ فَہے سزاوار نہیں کسی کو جو نعمت کی

قدر نہ بوجھے کفر ان نعمت کا کرے نابشکر ہو کہ تحقیق آدمی بے فرمانی سرکشی کرتا ہے
 اَنْ دَاۤءَ اسْتَغْنٰی یہ جو دیکھتا ہے آپ کو ہدایت کی راہ سے استغنیٰ بے نیاز بے پروا تھوڑا
 سا دنیا کا مال لے کر مال پر مغرور ہوتا ہے ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہے علم کی راہ میں جانے
 سے آپ کو بے نیاز ہو جھٹتا ہے کہتا ہے پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہے مجھ کو علم کے حاصل
 کرنے سے کیا بھلا ہوگا میرا دنیا میں مال دولت کھانا پینا جو چاہئے سو میرے پاس ہے
 علم کو لے کر کیا کرونگا جیسے ابو جہل اور اور کا فر مشرک اپنے مال دولت میں مغرور
 رہے اللہ و رسول کے کلام کو خاطر میں نہ لائے قرآن حدیث نہ سنی اس دین کی قدر نہ بھی
 کا فر ہے مشرک ہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے کئی دن جئے کھائے پئے آخر کو
 مر گئے سیدہ دوزخ میں چلے گئے اور اس آیت میں یہ ہدایت ہے آدمی کو چاہئے جانے
 دنیا آخرت کی خبر جو بی علم کی راہ میں ہے مال ہو یا نہ ہو وانا عالم فاضل ہر حال میں اچھا ہے
 اور جو نرا مال ہو اور علم نہ ہو تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہو کہ خوار ہو وے
 یہ بات بھی اس کی تیسے نکلتی ہے کلا ان الانسان لیطغی ان دَاۤءَ اسْتَغْنٰی یعنی تحقیق
 مقرر آدمی بے فرمانی میں جاتا ہے مغرور ہوتا ہے گمراہ ہوتا ہے بد راہی میں پڑتا ہے
 جب آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے مال کے ہونے سے آپ کو غنی پاتا ہے یہ عادت ہے خلعت
 ہے آدمی کی جو علم نہ ہو وے اور مال ہو وے تو خواہ نہ خواہ گمراہی بکری کی بد راہ میں پڑتا ہے
 اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خوار ہی میں پیدا جاتا ہے عقلمندوں کو چاہئے جو اس بات کو
 سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں کہ لین تمنا فل نہ کریں مال کے حاصل کر کے
 جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہو کہ اور مال
 بھی ہو کہ تو علم کی برکت سے مال بھی بہت فائدہ دے دنیا آخرت کے فائدہ دین اور جو مال
 ہو کہ اور علم نہ ہو وے تو اس مال میں کچھ خیر برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد برے کام
 اس سے پیدا ہو سینگے نادانی جہالت کی راہ سے دین ایمان کی کچھ خبر نہ رکھ کر پرو دگا

کی بندگی کر سکیگا سو اے پیغمبر مانی کی راہ کے اور راہ میں نکل سکیگا پھر دنیا میں بدنام رہ کر آخرت
میں عذاب میں دو رخ کی آگ میں جا رہیگا اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرَّجْعِیُّ تحقیق پاک پروردگار کی
طرف تیرے یا محمدؐ باز گشت ہے آخر کو سب کوئی ہلا ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور میں جا پہنچے گا اپنے
کئے کی ہر کوئی جزا سزا پاوے گا اس وقت معلوم ہووے گا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کے
عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر کر
مال کسی کے پاس ہو تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارے ہی تک جاتا ہے
جا نیو لی چیز نہیں اتھہ لیو لی چیز سو اے علم دین کے اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں دنیا میں
جن کھین نے دین کے علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا اور رسول کے
فرمان کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ ہمیشہ فایده نفع خوشحالیاں آرام پاتا رہیگا
بہم جزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جن کھین نے بے فائدہ علم سیکھے سحر جادو نجوم طلسمات
اور برے کام بے فرمانی کے عمل کئے تالاف کام کئے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا تو
کا پو خا قبر کو سجدہ کرنا شراب پینا جو کھینا حرام کھانا اور بد عمل کئے اور نبوہ و نبوہ خدا کی بندگی
سے منع کیا ہمیشہ بدینہ غم میں بد حالی میں ناخوشی درد و کھ عذاب میں پھنسا رہے گا وہی
برے کام اسکے آگے آتے رہینگے بہرہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سب کوئی اس ٹھکانہ میں
جز ہر اپانیکی جگہ میں خدا تعالیٰ کے حکم سے جا پہنچے گا سب کا حساب ہو رہیگا اَوٰیۃُ الدِّیۡنِ
یٰۤاَیُّہَا عٰبِدُ الْاِیۡمٰنِ کَیۡدُکُمۡ اَیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ اِیۡمٰنِکُمۡ
نہ ہو جو بوقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے خبر میں آیا ہے ابو جہل کا فرے حضرت رسول اللہ کو
منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم میں کعبے کے گرد پیش اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو حضرت
اسکی بات کچھ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر ایدین ابو جہل
نے اور کافروں سے کہا جو میں محمدؐ کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤنگا دیکھو گے گا
تو اپنے ناپاک قدموں اس پاک گردن کو توڑ ڈالوں گا گردن پر پاؤں رکھ کر مار ڈالوں گا

یہم خبر مشہور ہوئی سب اصحاب حضرت کے یہ بات سن کر ناخوش ہوئے و لکیر ہوئے حضرت کی جناب میں عرض کی اور کہا یا حضرت اس مسجد میں تشریف نہ فرماؤں نہ جاؤں تو بہتر ہے وہ کافر نے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالیٰ میرا حافظ ہے وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر جمع سے تشریف لے گئے نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے سجدہ کیا سجدہ میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھ کر ابو جہل کو خبر دی وہ سن کر بڑے غصے سے آیا حضرت کی طرف بے ادبی کی نیت سے چلا آیا حضرت کے نزدیک پہنچا اسی وقت پھیلے پانوں سے بھاگا منہ زرد ہو گیا بدن کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا تیرا اسنے کہا میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اس میں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اثر ڈاگ سے سر نکال کر منہ پھینکا کر میری طرف دوڑا اور اسنے کہا جو تونے ایک قدم آگے رکھا تو تجھے کو جگھا جائیگا کھا جائیگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر کے اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے اس نے میں اپنی جان بچا کر بھاگا پھر بہر خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا جدا کر دیتے پھر بہر معجزہ پھیکر بھی وہ بد بخت ان نہ لایا بے ایمان رہا یہ معزوری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی نادانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالیٰ نے کہ آدمی جب آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اس میں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے فرمائی کرتا ہے اس مرتبے میں بے فرمانی کے طغیانی کے پہنچتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی سب کی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو بھی بندگی سے منع کرتا ہے خدا کے بندوں سے دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بد بخت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بند کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا ایک کی بندگی کرنے سے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بد بخت ہے کیسے خدا کے لائق ہوا ہے کیسی اپنی سزا کو پہنچا ادایت ان کا ان علی اللہ ہی کیا دیکھتا ہے تو یہ

دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو اسی جاننے والے کیا خوب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنا
 ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاو کہ پروردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوے اور اگر بالحق
 یا حکم کرے اور وکونقوسی کا پرہیز گاری کا اب آپ وہ بے ہدایت ہے اور اورون کو
 ہدایت کی راہ سے منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاو ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوے
 اور اس درجے میں پہنچے جو اورون کو ہدایت کی راہ بتاوے محمد کی پیروی کرے پورا
 تابع دار ہووے تو کیا بڑا ثواب پاوے کیا بڑی دولت کو پہنچے آمریت از لک ب
و قوئی کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے تو جھٹلاوے جھوٹھا کہے سچ کہنے والوں کو اور
 جھوٹھ جانے ایمان کو مسلمانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کے قبول کرنے
 ہدایت کی راہ سے تو ایسا آدمی ابو جہل کا پورا تابعدار ہووے تو کس بڑے سخت خدا
 میں بڑے کس طرح کی خوارمی اسکے اوپر آوے آخر کو رجوع بازگشت سب کسی کی پروردگار
 کے حضور میں ہوتی ہے جو کونسی ہدایت کی راہ پر قائم ہے اور اورون کو ہدایت کرتا ہے
 جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اسکے پورے تابع ہیں ایسے بڑے درجہ کو پہنچینگے اور جو کونسی
 آپ بھی گمراہ ہے اور اورون کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابو جہل اور جو اس
 تابع ہیں کیسے خدا میں جا بڑھینگے کیا حال ہووے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا
 کیا نہیں جانتا ہے ابو جہل جو کونسی بدعت ہے کہو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے
 ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حال و کونیک نیتوں کو بھی دیکھتا ہے بڑے کاموں کو
 ہر حال کو ہر کسی نیتوں کو بھی دیکھتا ہے ہر طرح کی جزائز تیار ہے جیسے کو تیسرا
 بدلاؤ پہنچ رہا گذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے جو ایک دن
 حضرت رسول محرم میں نماز پڑھتے تھے ابو جہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں
 نماز پڑھتے ہو میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے

ایسی باتیں کرتا ہے اس ملعون نے کہا تو مجھ کو اپنے خدا سے ڈراتا ہے میں انسان کے مخرج
جمع کر سکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر جاؤ کسی کی مجلس میری مجلس کے
برابر نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس طرح کی جنت بن کی باتیں کہیں اللہ تعالیٰ
آیتیں بھیجیں کَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ حق ہی تحقیق ہے جو باز نہ آوے گا
ابو جہل ان شوحی کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبوں سے تو متفرق
پکڑینگے ہم اسکے بال پیشانی کے خوار کر دیونگے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کر دیونگے
قیامت میں فرشتوں سے فرماونگے اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں
وَالَّذِينَ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطَبُوا پیشانی جھوٹی خطا کا فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ پھر
کہو بلاؤ اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پساؤ پیش قراستی مدد کریو
كُوَسَدَّخِ الْوَبَاءُ شتاب سے تھوڑی مدت ہے جو بلاونگے ہم زبانوں کو دوزخ کے
دار و خون کو دربانوں کو عذاب کے فرشتوں کو جو اسکو اور اور ایسے کافروں کو
گھسیٹ کر خورای سے کھینچ کر دوزخ میں عذاب میں وَالَّذِينَ كَلَّا نہ لائق ہیں ایسی یہم
باتیں کسی کو سناؤ اور نہ ہیں یہ گستاخان نمازمین ایسی بیجا نیان تَطْعَمُهُمْ اطاعت
کرو اسکی یا محمدؐ اس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہے نماز سے بندگی کرنے سے نماز اسکو
کہنے کا خلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو وَآتِجِدْ
وَأَقْرِبْ اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں
سر رکھو عاجزی کرو اس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی
ڈھونڈو اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا درجہ نزدیک ہونیکا
مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہی سجدہ کرنا زمین میں سر رکھنا اپنے پیدا کرنے والے
پاک پروردگار کے حضور میں نہایت رعب ہے بندگی کا اس سبب سجدہ میں نہایت قرب
حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرب ما یكون العبد من ربه وهو ساجد

فاکتر و ایفہا من الدعا یعنی بڑے قرب کا بہت نزدیک ہو چکا وقت بند کیا اپنے پروردگار
 سے وہ وقت ہی جو وقت سجدہ کرتا ہے اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہے
 سجدے کے واسطے پھر جا ہے جو وقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے
 اسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاوین یہ بہت بھی سجدے کی ہے
 چودھواں سجدہ قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہئے سجدہ کرے یہ سجدہ
 سنت ہے اور ان آیتوں میں یہ سجدہ ایت ہے جو ہر مسلمان کو چاہئے خدا تعالیٰ کی بندگی
 سے پاک خدمت سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے غیر کی راہ سے کسی طرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کر
 اس سے پیٹھ نہ پھیرے کسی کے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے بشنونی
 بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہو رہے خدا تعالیٰ کے حکم کا فرمان کا تابع
 فرمانبردار ہو رہا اپنا بدکار حافظ نگہبان یا رہی نہ والا ہر حال میں پاک پروردگار
 کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں ہر وہو سے
 اسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقصود کے
 منزل میں پہنچ رہیگا ہمیشہ کی دولت اسکو مل رہیگی وہ پاک پروردگار اس حاصی گنہگار کو
 اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں
 ثابت رکھے قائم رکھے آمین آمین آمین — سورۃ قدر رکئی ہے اس میں پانچ سورتیں
 تیس کلمہ ایک سو بارہ حرف ہیں تفسیر و ن میں لکھا ہے کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت
 کے یہ ہے جو نبی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون ان کا نام تھا بعض کہتے ہیں
 میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو ناز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا
 اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑتا کافروں کے اٹھتے سے تنگ آئے تھے ایک بار ان
 کافروں نے مصلحت کر کے شمعون کی بی بی کو بلایا اور اسکی کہاتیرا خاوند تجھ سے کچھ کام
 نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھ کو کیا فائدہ ہے تو ایک

حیلہ کر کر اسکو بند کریم اسکو لے کر تیرے ساتھ ایک گھریں بند کر دیوینگے ہمیت تو اگر ام
 سے رہی عورت تو ناقص عقل ہوتی ہے اسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے ایک موٹی رستی
 بالوں کی بانٹ کر اس بی بی کے حوالے کی جو اس رسی سے اسکو باندھیا ایک رات سمعون
 کو کچھ نیند آئی تھی بی بی نے انکے ہاتھ باندھ لئے سمعون جاگ اٹھے کہا کیا کرتی ہے
 کیون مجھ کو باندھتی ہے اسنے کہا میں تیری قوت زور آزمائی ہوں سمعون نے اس رسی
 کو توڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافرون کو خبر دی حقیقت
 کہی پھر کافرون نے لوہے کی زنجیر لاکر دی دوسری رات اسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا
 اسکو بھی اسے توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافرون کو بی بی نے
 خبر دی انھوں نے کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اسی سے پوچھ
 جو کچھ کو کس چیز سے باندھیں جو توڑ نہ سکے بی بی نے اسے پوچھا سمعون کہا جن چیز
 سے کوئی مجھ کو باندھے تو توڑ ڈالوں سو اکیسے سر کے بالکے جو کوئی میرے بالوں سے
 مجھ کو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اس بی بی نے کی طرح اسکے سر کے بال لیکر سی بنا کر
 اسکو باندھا انھوں نے کہا کھول دیجو روئے کہا میں نہیں کھولتی تو توڑ ڈال جی طرح اور
 چیز کو توڑتا تھا انھوں نے کہا میں نے تجھ سے کہا ہے میں اسکو توڑ نہیں سکتا اس
 بی بی نے کافرون کو خبر دی انھوں نے آکر ان کو پکڑ لیا اور وہ قول قرار جو اس احمق
 بی بی سے کیا تھا کچھ نہ کیا سمعون کے ہاتھ پائوں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے
 کے آگے ڈال دیا جو خراب ہو کر مر جاوے رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا
 سمعون نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی کہا اے پروردگار توجاہتیا
 تیری راہ تیری دوستی میں ان کافرون نے میرے ساتھ ہم معاملہ کیا ہے تو قادر
 جو مجھ کو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حق تعالیٰ نے سمعون کی دعا قبول کی اسی وقت
 ہاتھ پائوں سب کچھ ٹھیک ہو گئے اور جو کچھ اسکی قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اس

وقت اور زیادہ بخشی اٹھ کر کھڑا ہوا شہر کے دروازے پاس آیا لوہے کا دروازہ
 تھا شہر کا بند تھا پکڑ کر اکھاڑ ڈالا اندر پیچھ کر ہر گھر میں جا کر گھروں کے ستون پکڑ پکڑ
 کر کھینچ لیتا تھا چھتین گھروں کی گرہ پڑتی تھیں سب کو فی چھتوں کے نیچے گر کر مر جاتے تھے
 اسی طرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک کیا مار ڈالا پھر حق تعالیٰ نے شیعوں کو ہزار
 مہینے کی عمر اور بخشی ہزار مہینے تک ان رات کو روزہ رکھنے کا فروع سے جہاد کرتے
 رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہتے ایسے ایسے کام کرتے اتنا ثواب پاتے تھے جو حضرت
 جبرئیلؑ نے ایک دن یہ قصہ حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں بیان کیا حضرت نے سب یاروں
 اصحابوں کے روبرو فرمایا یاروں نے سُنکر اس کے ثواب پر حسرت کی اور لعجب کیا اور
 کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے عمر میں تھوڑے ہیں ان تھوڑے عمر میں ایسے
 عمل ہم کیونکر کر سکیں ایسے ثواب کس طرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں
 اس بات کے اور حق تعالیٰ نے یہہہ سورت بھیجی اور فرمایا تم کو ایک رات ایسی دی ہے جو اس
 رات کو جاگو نہ سکی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ حَقِیْقًا ۖ ہم نے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تین تار ہیں اس کو
 فی لیلۃ القدر شب قدر میں تمام قرآن اس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان
 پر ایک بارگی آیا اور بیت الغزت میں جو چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے فرشتوں کے حوالے
 ہوا پھر جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سین میں آیت آیت سورہ سورہ ہر وقت
 مصلحت کے موافق لاتے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح قرآن
 پہنچا وما آدہ ہذا ما لیلۃ القدر اور کس نے بتایا تجھ کو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے
 شب قدر کی عزت کی اور بڑائی کی رات ہے یہہہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ
 المبارک اور لیلۃ السلام یہہہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہے اور لیلۃ القدر اس واسطے

راگنا نام ہے جو قدر تقدیر کے اندازے کے معنی میں اس رات میں ایک برس تک جو کچھ تقدیر اللہ تعالیٰ کی مہزون کے حق میں ہوتی ہے کسا کیا نصیب ہے کیا پہنچا کیا نہ پہنچا کیا ہو چکا کیا نہ ہو چکا کون پیدا ہو چکا کون جیتا رہ چکا کون مر چکا یہ سب کچھ فرشتوں کی جو کام کر نیوالے فرشتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے برس دن تک اس طرح کام کرتے رہتے ہیں اس انداز میں اس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب اس راگنا شب قدر نام ہے اور یہ سبب ہے جو قدر مرتبے کو کہتے ہیں اس سبب اس مبارک رات کی سب راتوں میں بہت بڑی قدر ہے اس واسطے شب قدر نام پایا خبر میں آیا ہے جو سب فرشتوں کی پیدائش اسی رات میں ہوئی اور کہا میں جو سب پیغمبروں کے اوپر اتری تھیں نبی حضرت موسیٰ پر ابراہیم حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر اور صحیفہ حضرت ابراہیم کے اوپر اسی رات میں نازل ہوئے ہیں اترے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر اسی رات میں اترے ہیں اور بہشت کے باخون کی اور حضرت آدم کی ابتداء سے پیدائش اسی رات میں ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسی رات کے حق میں فرمایا ہے قرآن میں فیہا یفرق کل امر حکیم یعنی اس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام حکم بڑے بڑے کام حکم اللہ تعالیٰ کے قدرت کے اس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اس رات کی بڑی قدر ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَقِيرٌ اَلَيْسَ شَيْءٌ شَبَّ قَدْرَ بَهْتَرِ ہزار ہینون سے طاعت و بندگی میں بلکہ بہتر ہے ان ہزار ہینون کی راتوں سے جن میں غارتجا بنی اسرائیل کے اپنے زمانے میں جہاد کر کے اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرتے ہیں اس رات میں جاگتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار جہینے کی بندگی کا ثواب پاتے ہیں عزت بڑی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک نیک عمل کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے لئے زیادہ ہوتا ہے حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ

یعنے جو کوئی قائم ہووے بندگی میں کھڑا ہووے نماز پڑھے تب قدر میں ایمان کی رو سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام جان کر قدر بوجھ کر اس کے اول آخر کے گناہ بخشے جائیں اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے سب گناہ اس بند کے بخش دیوے تقصیر میں معاف کرے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شب قدر کو پانوں تو کیا دعا کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کر **اللّٰهُمَّ اِنَّا كَعَفُوٍّ حَسْبُ الْعَفْوَ** عَفَّ عَنِّي **اللّٰهُمَّ اَمْرُ فَنِي ثَوَابُ هَذِهِ الْيَلَةِ وَتَوْفِيٍّ مَسْلَمًا وَالتَّحَنُّنِ بِالْأَصْحَابِ** یعنی اسی پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہی بخشے والا ہی گناہوں کا نام تیرا عفو ہی دوست رکھتا ہی تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخش دے یا اللہ نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے جھکو تو مسلمان کی حال میں مارا اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر لینے پیغمبروں صدیقیوں کے ساتھ مجھ کو ملا دے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنی اس طرح بھی کہتے ہیں جو بہ تنگی کی رات ہے اس سبب رات کی تنگی ہی جو اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین اور پرآتے ہیں جو تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت تنگ ہو جاتی ہی بعض بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہی شب قدر سب تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہی اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں میں ہی پھر یہ لوگ رمضان کی راتوں میں مقرر کہتے ہیں یعنی ان لوگوں میں سے کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہی کبھی اول کی دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں ایک رات ہی راتوں میں سے اکیسویں تیسویں چھٹی سترہویں انتیسویں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الْأَتَمُّ هِيَ الْعِشْرَةُ** الاخری الاوتار من رمضان یعنی ڈھونڈو طلب کرو تم شب قدر کو آخر کی

پھر ان میں طاق راتیں رمضان کی سے بعض اصحاب اور امام شافعی اور ان کے
لوگوں نے کیسویں رات مقرر کی ہے اکثر بزرگوں نے کیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی
شب قدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اس طرح
لاتے ہیں جو لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے
نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہ اشارت ہے جو ستائیسویں رات ہے بہت
بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شب قدر پائی ہے اور یہ بات جو اس سورت میں
سب کلمے میں ستائیسواں کلمہ ہے کا لفظ ہے جو ہی حتی مطلع الفجر میں آیا ہے اور ہی کا
لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں بھی اشارت ہے جو ستائیسویں
رات میں ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کو کسی ات ہے جس کے نصیب ہوتی ہے
وہ کسی رات میں پاسی رہتا ہے بہت چیزیں اللہ تعالیٰ نے چھپائیں ہیں کتنی چیزیں
کتنی چیزیں پوشیدہ کی ہیں جسے کہ دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی
پاوے اور جو دعا کرے اس وقت قبول ہو جاوے پھر اس ساعت کو جسے کی تمام ساعتوں میں
چھپا دیا ہے اور صلوة الوسطیٰ کو پانچ نمازوں میں چھپایا اور اسم اعظم جسے پڑھنے
سب مطلب حاصل ہو جاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپایا ہے انھیں اسموں میں ہے
ان سے باہر نہیں اور لیون کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں میں چھپایا ہے انھیں
میں ہیں ان سے باہر نہیں اور مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالیٰ اور بندہ کیوں
اور طاعتوں میں چھپی ہیں اسی طرح شب قدر کو اوپر راتوں میں چھپایا ہے اور موت کا
وقت ہر ایک کا مقرر کر کر نہیں فرمایا انھیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت چھپایا ہے
اور قیامت آنیکی بھی ایک ساعت ہے انھیں ساعتوں میں اس کو چھپایا ہے مقرر کر کے
نہیں بتایا جو اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلا نے دن فلا فی ساعت قیامت آوے گی

اس چھپا نہیں بہت فائدہ ہے مین بندونکے واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی مین دعائیں مشغول ہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاوے اور وہ ساعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاوے اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا محض فطرت کرے کہا ہر ایک نماز پانچون نمازون مین درمیان ہے مین مین ہی صبح کی نماز درمیان ہے دو نمازین دن کی ظہر عصر ایک طرف دو نمازین رات کی مغرب عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے جو صبح کی نماز صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیری کے درمیان مین ہے پھر ظہر کی نماز درمیان مین ہے آٹھادان ایک طرف آٹھادان ایک طرف اور دو نمازون کے درمیان ہے صبح کی اور عصر کی اور حدیث مین آیا ہے اور بہت اصحاب اور امام کہتے ہیں صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے دو نمازین اسکی ایسی ایک طرف مین ظہر اور فجر ظہر مین قصر ہے سفر مین چار کی جگہ دو پڑھنے مین آتی ہیں اور فجر مین قصر نہیں اسی طرح دو نمازین ایک طرف ہیں جو ایک نماز مین مغرب کی قصر نہیں اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطیٰ ہے درمیان مین ہے زیادہ اور کم رکعتون مین فرض نمازون کی زیادہ چار رکعتین ہیں فرض اور کم دو رکعتین ہیں فرض پھر چار اور دو کے درمیان مین تین رکعت ہیں سو مغرب کی نماز ہوئی اور مغرب کی نماز اس طرح درمیان ہے کہ دو نمازین ایک طرف ہیں اسکے جن نمازون مین غنی قرأت ہے یعنی آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازین ایک طرف ہیں جن مین جہر پڑھا جاتا ہے یعنی بجا کر پڑھتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا کی نماز بھی درمیان مین ان ہی دو نمازون مین جن مین قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازین مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی عبادت ختم ہوتی ہے اس طرح ہر نماز ہر ایک طرح سے درمیان مین ہے اور اسم اعظم کو سب اسمون مین چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالیٰ کے ہر نام کو اسم اعظم ہی جو بھے بڑا ہی نام جانتے پھرتے

ہونی فوج کی شکست پیون کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور اس طرح کے کام شب برات میں بھی
ہوتے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم احکام ہوتا
ہیں سلام بھی وہ رات شب قدر کی تمام چیز کی اور سلامتی کی ہے اور فرشتے ہر جگہ ہر
گھر میں مومنوں کے گزر کرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی
مومنوں مسلمانوں کے بشارت دیتے ہیں دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ مصلح الفجر ہر فرشتوں کا
اترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات سے لیکر نہایت وقت پیدا ہونے نکلنے صبح صاف
کے وقت تک ہے ایک پسیدی صبح کی نکلتی ہے ایک روایت حدیث میں ہے جو روح ایک
فرشتہ ہے بزرگ بڑا فرشتہ ہے سراسر اس عرش کے نیچے ہے اور پانچ اسکے ساتون زمین
کے نیچے ہزار سر ہیں اسکے ہر ایک سراسر اس ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اسکے سر پر
چہرے ہیں اور ہر ایک چہرہ میں ہزار دھن ہیں نہایت اور ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں ہر ایک
زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی
نہیں ہر ایک بولی میں پاک پروردگار کی تسبیح کرتا ہی ثنا صفت تعریف کرتا ہی اور اس کی
تسبیح کر نہیں ساتون آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں تسبیح کرتے ہیں
عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی صبح شام کو
تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے حکم سے آپ کو چھو
کر دنیا میں اترتا ہے اور گناہوں میں لکھا ہے جب شب قدر ہوتی ہے حق تعالیٰ کی طرف
سے جبریل کو حکم ہوتا ہے جو اور لاکھوں کڑوں فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں
ایک سبز نشان جھنڈا نود کا آنکے ساتھ ہوتا ہے کعبے کے چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور
فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں پھر رتے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں
جس گھر میں گناہ ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرو کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے دیو ملک
ملعون و مردگن کباب شراب یا اسباب شراب کے صراحی پہاڑے ہوتے ہیں ان گھروں میں داخل

ہوتے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا ہے قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا کرتا آمین کہتے ہیں اور حضرت جبریلؑ اور فرشتے مومنوں کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ جوڑتے ہیں ناشانی سلامت آنکے ہاتھ جوڑنے کی یہ ہے کہ دل اسوقت نرم ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو جلتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اترتی ہے خدا تعالیٰ کی بخشش بخشائش پاتے ہیں قدر منزلت مومنوں کی دنیا آخرت میں بلند ہوتی ہے پھر صبح نزدیک ہوتی ہے حضرت جبریلؑ سب فرشتوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کی طرف پھر سب فرشتے حضرت جبریلؑ کے ساتھ ہوتے ہیں جھنڈا اٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں پھر فرشتے حضرت جبریلؑ سے پوچھتے ہیں خُئی تعالیٰ نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہؐ کی امت کے ساتھ کیا کیا جبریلؑ فرشتوں سے کہتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ نے انکے اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا انکے گناہوں کو معاف کیا بخت اسوے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے ان کو نہ بخشا فرشتے پوچھتے ہیں وے کون لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے محروم رہے جبریلؑ کہتے ہیں ایک دو لوگ نہیں جو شارب خمر ہیں ہمیشہ شراب پیئے رہتے ہیں دوسرے علق وے لوگ ہیں جو اپنے مابناپ کو آزار دینے ناخوش کرتے ہیں تیسرے وہ لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں اپنے بہن بھائی بھائی قرابتوں کے ساتھ ہو نہ نہیں کرتے نہیں ملتے ایک کا حق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت دینا لینا نہیں کرتے جو تھے مشاجن وے لوگ ہیں جو آپس میں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے بھائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپس میں بات نہیں کہتے ناخوشیاں بد اخلاقیات کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بخت اور سب کو بخت اللہ تعالیٰ سب مومن مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور بُرے کام بُرے عملوں میں بُری خصلتوں میں نہ لے سب طرح سے ایمان مسلمان میں سچا کھے

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی متابعت میں رکھے اسی بات میں اس طے کر لی
دین کی دنیا کی

سورہ بئینہ مدنی ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں جو انوے کلمے میں سوچھیا نوے حرف ہیں

بَیِّنَہ ۝ اللّٰهُمَّ اَلْحَمْدُ لَكَ

اَلَمْ یَكُنِ الْاَدْبَانِ کُفْرًا نہ تھے دے لوگ جو کافر ہوئے کافر رہے کافر ہی مرے میں
اَهْلُ الْکِتَاب کتاب والوں کی گروہ سے یہود نوریت کے تابع حضرت موسیٰ کی امت
نصارے انجیل کے تابع حضرت عیسیٰ کی گروہ وَالْمَشْرِکِیْنَ اور شرک لانیوالوں کی گروہ سے
جو کافر رہے کافر مرے سے سب کون تھے مُنَظَّکِیْنَ جدا ہو نیوالے مومنوں کی گروہ سے
اَنَسْ میں آپس میں اُنکے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسی کو نہ جان سکتا تھا کافر کون ہے اور
مومن کون ہے سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں تھے برابر تھے یہود کا ایک دین
تھا سب یہود اس دین کے تابع تھے حضرت عیسیٰ کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے
تھے نصارا کا ایک دین تھا سب نصارا اسی دین میں تھے دین کی حقیقت اصل راہ
بھولے تھے مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا دے بُت پوجتے تھے گمراہ تھے
سب کوئی اصل کام سے منحرف تھے اور رومن میں عادتوں میں بند تھے جو لوگ ایمان
کے لائق تھے دے ایمان کی راہ نہ پاسکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے
کافر رہنے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے ہر کوئی اپنی راہ وہم
کو بھلا جانتا اور بیٹھ معلوم تھا کہ کسے اوپر ایمان لائے اور ایمان کی حقیقت کیا ہے
مسلمان کی کیا چیز ہے اخلاص کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سچا کون ہے اور
جھوٹا کون ہے جھوٹوں سچوں سے جدا نہ کرتے تھے انکے درمیان تفاوت ظاہر
نہ تھا لائق نہ لائق میں تمیز نہ تھی حَتّٰی تَاٰیٰتِہُمُ الْبَیِّنَہ جوق تھ جب تک آیا
اُن سب لوگوں کے اوپر ہدایت کے واسطے راہ بتائی جو جدا کر دینے والا حق اور باطل کا

تفاوت کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت مرسول من اللہ پیغام
 لایو اے خدائے تعالیٰ کی طرف سے پیغامبر برحق سچے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر ان کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا ایک بڑی
 دلیل ان کے سچے ہونے کی یہ ہے جو آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیم نہ ہوئے تھے نہ پڑھے
 تھے خط لکھنے جانتے اس حال میں قرآن مجید کا خدایتعالیٰ کا کلام محمد کا جو لاکھوں کروڑوں پر
 ہوئے فاضلوں نے اسکو قبول کیا مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے
 چاہا جو ایک سورت کے برابر بھی قرآن کی سورتوں سے کہہ لاؤں کہنے کی جگہ پاؤں جو
 یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام ہے محمد کہلائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات
 ہم بھی ہلا دینگے بہت سچے بہت فکیر کرنا بہتیری محنت کی ایک سورت کے برابر جھوٹی
 سورت کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے زرد و ہو گئے ایسا بڑا معجزہ
 لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو قیامت تک وہ معجزہ جاری رہے گا اور محمد مصطفیٰ اس آپ
 بھی روشن دلیل ہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور وہی روشن دلیل قرآن مجید
 اپنے ساتھ لائے اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار **يَتْلُوا صَحُفًا مُّطَهَّرَةً** پڑھتا ہے
 پڑھتے ہیں اپنی امت کے اور یہ تعلیم کرتا ہے سکھاتا ہے امت کو صحیفے کا خدا لکھے ہوئے
 وہ پاک ہے صیغوں سے نہ لے سے بیفائدہ یہود و با توں سے غلطیوں سے تفاوت کی
 چل چل با توں سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹے سے بہت سے باطل سے بے بہرہ
 با توں سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہت کی
 راہ بتاتا ہے سب کتابوں کی ہدایت اس کتاب میں جمع ہے **فَهَذَا كِتَابُنَا**
 پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی سورتوں میں انکا خدو میں جو لکھے ہوئے ہیں
 حکم باتین حکمت کی باتین حکم احکام خبرین نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں ہر ایک سورت حکم کتاب
 ہے ہر سورت میں ہر طرح کے فائدے ہیں و باتین لکھی ہوئی ہیں تمام قرآن میں جن باتوں

سب مومن مسلمان اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی راہ پاوین دوزخ
 سے چھوٹیں بہشت میں خدا تعالیٰ کے قرب دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہ سب فایز
 ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنیکے اور قرآن مجید کے لائے گئے حضرت نبی صاحب
 کے آنے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ رسم و آئین کے اوپر تھے آپس میں درہم برہم تھے
 پور سی غفلت جہالت نادانی کی راہ میں چلے جاتے تھے مومن کافر میں فرق ظاہر
 نہ تھا کسی کو معلوم نہ تھا جو لایق کون ہی نا لایق کون ہی سب اچھے برے گزرتے ہوئے
 تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سب اصحاب مومنوں مسلمانوں میں اور ابو جہل ابولہب
 اور سب کافر مبین کچھ فرق تفاوت نہ تھا جب خدا تعالیٰ کی طرف سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور حکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر خوبی کی باتیں قرآن
 مجید کی سب کو سنائیں بعض لوگ جو اصل سے سعادتمند تھے کلام سننے کی توفیق پائی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ کو سچا جانا پاک
 پروردگار کو سچا نا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدا تعالیٰ کے حکم بجالائے
 کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نکرنا تھا سونہ کیا مومن
 ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو اور بعض لوگ جو اصل سے کمبخت تھے
 وئے آدمی حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان نہ لائے ان کی بات نہ سنی کچھ نہ جانا
 خدا تعالیٰ کو نہ سچا نا قرآن نہ پڑھا نہ بوجھا نہ مانا آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے بے
 یقین رہے حکم خدا تعالیٰ کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ
 نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے سب کام کرتے رہے ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلت
 کے گریھے نادانی کے کوٹے میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر ہے مشرک رہے منافق
 رہے مومنوں مسلمانوں سے جدا ہو چکے دوزخ میں جتنے کے لایق ہوئے مومن
 کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہو گیا دو طرح کے حکم احکام دیتا ہے لے کر آخرت تک

جاری ہو گئے یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے پیدا ہونے کے ظاہر ہو گئے
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ أَوْ رَدُّوا لَهُمْ اِخْتِلَافٌ لِّمَا كَانَ مِنَ الْحَقِّ لَدُنَّ الرَّسُولِ
کی پیغمبری میں ان لوگوں نے جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل و الے
ہو و نصاریٰ اِلَّا مَنِ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ مَكْرَهُوا سَبَاتَ كَيْ جَاءَتْ اُوپر ان کے
روشن دلیل ظاہر حجت محمدؐ سچے پیغمبر اور قرآن اور سچے محمد رسول اللہ کے اس بات
کے پیچھے جدا ہو گئے حضرت بنی کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود
نصاریا تھے کتاب والے حضرت پیغمبر رسول اللہ آخر زمانے کے پیغمبر تھے اوپر ایمان رکھتے تھے
کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں توریت انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول اللہ کی صفت
اور تعریف جو خدا تعالیٰ نے کی تھی پڑھنے تھے یقین جانتے تھے کہ محمدؐ آخر زمانے کے
پیغمبر ہیں ان کے تابع رہنا ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے تک آخر زمانے
کے پیغمبر پیدا ہوں جو ان کے اوپر ایمان لاؤں سعادت پاؤں پھر جب حضرت بنی
صاحب کورسات کا حکم ہوا پیغمبر ہی آئی قرآن کی سورتیں آئیں وحی اترنے لگی
خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے لگے سب خلق کے اوپر ظاہر کیا جو میں آخر زمانے کا
پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ و دونوں جہان کی خیر خوبی پاؤں کتاب و الے متفرق
ہوئے دو گروہ ہو گئے بعض ایمان لائے بعض کافر رہے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کی
حقیقت دلون کی چھپی بات معلوم تھی بعض لوگ ان کتاب والوں میں ایسے تھے
جو کتابوں کے پڑھنے سے جانتے تھے جو محمدؐ آخر زمانے کے پیغمبر ہو چکے ان کے
اوپر ایمان لانا ان کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اس پر یقین رکھتے تھے
لیکن آپ جو اپنے لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ ان کے تابع تھے اس سبب
ان کو اور کا تابع رہنا بڑا اگتا تھا ظاہر میں کہتے تھے جو آخر زمانے کے پیغمبر پیدا
ہوں تو ہم بھی ان کے تابع ہو دین اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا جو ایسے لوگوں

کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کر دیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے بُرے میں فرق ظاہر ہو گیا جھوٹے سچے جدا ہو گئے مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اس کی حجت قائم ہو گئی کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی ان لوگوں کی طرف اس وقت خطاب ہو و بیگا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد کی بر بڑھتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہو گئے تم نے محمد مصطفیٰ سے کیا خلاف دیکھا انھوں نے کس بری راہ پر تم کو چلنے کہا ہمارے رسول نے وہی راہ بتائی تھی جو ہم نے سب پیغمبر و کتب خلق کو وہ راہ چلنے فرمایا تھا سو وہ راہ اخلاص کی اصل پکی راہ ہے اس پر ہم بات فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَمَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ اور حال یہ ہے جو حکم نکلے گئے تھے یہ یہود و نصاریٰ سب کتاب و ان کے خدا تعالیٰ انکو اور کچھ نہ فرمایا تھا سوائے اس بات کے جو خدا کی بندگی کرین خدا کو پوجین خدا کے بندے ہووین مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اس حال میں پوجین اس طرح سے بندگی کرین جو پاک کر نیوالے ہووین خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اس طرح سے ہے جو اپنے ایمان میں کسی طرح کا شک شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کر نیوالا پالنے والا روزی دینے والا خبر لینے والا سب کام آنے والا خدا کو جانیں خدا تعالیٰ نے جو کچھ خبر دی ہے اگے کی نیچے کی کیا ہوا تھا کیا ہو گیا جس طرح سے خبر دی ہے اسی طرح سے سچ جانیں خدا تعالیٰ کی خبر و نکو جھوٹ سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کر نیو نہ کرنے کو کرنا نہ کرنا قبول کرین خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو اپنے تن بدن کو اپنی زبان کو اپنے مال کو پاک کرین خدا تعالیٰ کی بندگی میں یاد میں اور کسی کی بندگی یاد نہلا میں اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اور کی یاد سے سوائے خدا کی محبت کے اور کی محبت سے سوائے خدا تعالیٰ کے اخلاص کے اور کے

اخلاص سے پاک کرین حَقّاً مُبِیلاً کر نیوالے ہو دین پھر نیوالے ہو دین جھوٹے عقیدے
 سچے عقیدوں کی طرف اور بری راہ سے اچھی راہ کی طرف برے کاموں سے اچھے
 کاموں کی طرف بری باتوں سے اچھی باتوں کی طرف غفلت سے یاد کی طرف باطل سے
 حق کی طرف رغبت کرین ابراہیم کا جو طریق جو اہل طریق سچی ملت ہی اسکو قبول کرین
 وَ یَقْبُولُوا الصَّلَاةَ اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تین دن کو خدا کی بندگی میں قائم رکھیں
 جس خداوند نے عقل دی شعور بخشا اسکا شکر کرین اس خداوند کو سجدہ کرین اس مہربانی کیلئے
 رحم کرم کر نیوالے صاحب کے آگے کھڑے ہو دین عاجزی کرین زمین میں اپنے سر رکھیں
 مگر بری مغرور ہی نہ کرین اس کے حکم کو سرکے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی کرتے رہیں وَ یُؤَدُّوا
 الزَّكَاةَ اور مال کی اپنے زکوٰۃ دیوں جس پروردگار نے مال بخشا ہے اسکا حکم بجالاؤ
 مال کی لالچ نہ کرین وَ ذَلِّلَتْ اور یہی بات ہے جو حکم تھا سب کتاب والوں کو یہود نصارا
 کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک سے نفاق سے پاک کرین اخلاص کے ساتھ محبت کے
 ساتھ خدا تعالیٰ کی بندگی کرتے رہیں جان دل سے تن سے خدا کا حکم بجالاؤ دین باطل کو
 چھوڑ کر حق کی طرف آؤ دین نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیوں دین اَلْقِیْمَۃَ یہی بات اتنی ہی
 بات محکم دین ہے یہی بات مسلمان کا دین ہے سیدھی راہ ہے محمد رسول اللہ
 سب کی کو اسی دین میں اسی راہ کے دو پہر بلائے ہیں خدا تعالیٰ نے آگے بھی سب
 خلق کو یہود نصارا کو اسی دین کی طرف بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کی طرف بلاتا ہے
 پھر ان کا فردن کتاب والوں نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے
 کیا سبب ہو جو آگے مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہے وہی ایک بات ہے جو اس
 اصل بات میں اور مسلمان کے دین میں کچھ تفاوت ہو تا فرق ہوتا تب لازم تھا ان
 یہود و نصاریٰ کو جو مسلمان کے دین کو نہ مانتے اور اسی تفاوت سے کہ دین مسلمان
 کا جھوٹا ہے پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ تفاوت نہیں اصل اہل دین

ہے جو احلاص کی راہ ہے محبت کی راہ ہے بندگی کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی راہ اس راہ میں اور مسلمانی کے دین میں کچھ فرق نہیں
 تو کیوں نہیں قبول کرتے سب کتاب الے اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے کتابوں کے بھید و نکو
 سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روز کی کرتے تھے پراخلص کی اصل اہل عملوں کی جان
 ہے سب بھول گئے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے اگر اسی اصل
 دین کو ظاہر کیا ہے یہی مسلمانی کا دین ہے سب کسی کو یہی دین درکار ہے یہی راہ چلنا
 چاہئے اسی واسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس قبول نہیں اسی سبب
 کتابوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف تھی محمد کے دین کی تعریف تھی اور صفت رسول
 اللہ کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالیٰ نے سب طرح بیان کی تھی اور جزوی تھی سب
 کسی کو فرمایا تھا کہ محمدؐ آخر زمانے کے پیغمبر وقت میں پیدا ہووین اور اپنے دین کو
 ظاہر کریں سب کو چاہئے جو انکے اوپر ایمان لاوین انکے تابع ہووین جو کچھ سے کہیں
 جس راہ میں لگاوین قبول کریں اس وقت سب کسی نے یہی قول قرار کیا تھا اب حضرت
 محمد مصطفیٰؐ انکے ظاہر ہونے کے پیچھے جو کوئی ایمان لایا جسے مسلمانی کا دین قبول کیا
 اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدا تعالیٰ کے پاس مقبول ہے یہاں اور جو کوئی
 ایمان نہ لایا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کرے گا وہی کافر ہے مردود ہے
 نامقبول ہے اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اور پھر
 تھے جھوٹے سچے ملے ہے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہؐ کے آنے سے فرق ظاہر ہو گیا
 جھوٹے سچے کا فرق ہونوں سے جدا ہو گئے کافروں کے اور پر حجت قائم ہوئی پھر اللہ
 کافروں کے اور مومنوں کے آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فَهُمْ يَكْفُرُونَ دے آدمی جو کافر ہے گروہ نہ ہوئے
 مسلمانی کا دین قبول نہ کیا کافر ہی مرے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ کتاب والوں کی گروہ

سے یہود و نصارا و اشرکین اور مشرکوں کی گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں
 گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا کا فر یا مسلمان کا دین قبول نہ کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے
 اپنے دین کو پاک صاف نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کر راہ نہ چلا
 باطل سے حق کی طرف نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اس طرح کے لوگ جی نافرمان
 دوزخ کی آگ میں گر نیکی جینے کے خال دین فقہا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے
 اولئک یہ سب لوگ ایمان نہ لائے انہوں نے شک شبہ اپنے دامن رکھنے والے خدا کی بندگی
 اخلاص سے نہ کر نیوالے باطل کی راہ سے جھوٹے راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں
 نہ آئیوں نے نماز نہ پڑھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ہم شتر البریۃ یہ ہیں بدتر خلق
 عالم کے برے لوگ برے آدمی کتون سے سورتوں سے بلوں سے کہ یہوں سے بھی برتر
 ہیں حیوانوں کو عقل نہیں اس سبب بخدو رہیں کچھ نہیں جان سکے کچھ نہ پوچھے جاو چکے انہوں
 گون کو عقل تھی اور شعور تھا اللہ و رسول کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی سمجھ
 کو برا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے اللہ تعالیٰ
 کو اللہ کے رسول اور دین کے حکم احکام کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر ہے برے
 کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی دولت خاک میں ملائی اپنی ہمیشہ
 کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافروں کا حال ہے ان کی آخرت کا اللہ تعالیٰ
 مومنوں مسلمانوں کو سلام مسلمانوں کی راہ میں قائم رکھے کفر کی شرک کی بلا سے بپاہ
 دیکو ان الذین امنوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے مسلمانوں کا دین اور جو کچھ نہ
 مسلمانوں کے دین میں ہے قبول کیا و عملوا الصالحات اور اچھے عمل اچھے کام کئے اور
 اخلاص سے جو وقت فرمایا ہے اور حطرح فرمایا ہے اچھی نیت اچھی صورتوں سے
 اولئک یہی سب لوگ ایمان لائے انہوں نے یقین رکھنے والے خدا کی بندگی ادب سے اخلاص
 سے کر نیوالے ہم خیر البریۃ یہ ہیں بہتر لوگ بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے

کام کر نیوالے بہر خلق عالم کے جھوٹے اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا کی
 میں کر رکھا جن کو وہ جزا ان کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کر نیوالے
 ہیں عین دیکھ کر ان کے پاک پروردگار کے پاس تیار ہی موجود ہی جنت
 عدن بلوغ ہیں ہمیشہ قائم رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وہ باغ جن باغ جن
 میں اچھے اچھے مکان خوب گھر ہیں رہنے کے واسطے روپیکے سونے کے موتیوں کے کل
 کے یا قوت کے جن گھر وں میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں
 باغوں میں سب طرح کے میوے ہیں بہار میں گلزار سجرجی جاری ہیں بہت ہی چلی جاتی
 ہیں میں تختہ لاکھ لاکھ ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد
 کی شرب کی وودہ کی جو چاہیں سو پیوین خالیدین پہلے ہمیشہ رہنے والے ہیں
 اچھے لوگ سب بہت میں ایسی خوبیاں کے باغوں میں ایسے اچھے گھر وں خوشی سے
 آرام سے آباد ہمیشہ ہمیشہ کبھی رنگ نہیں کبھی آزاری نہ ہو رنگ کبھی کم قوت نہ ہو رنگ
 کبھی بڑھے نہ ہو رنگ کبھی ناخوش نہ ہو رنگ نہ ہو رنگ اپنے ان گھر وں باغوں
 باہر نکلنے کو دل بچا ہر گاہ ہمیشہ خوش حالی میں آرام میں رہنے کے مریخی اللہ عنہ
 راضی ہو اسی خوش ہو اسی اللہ ان لوگوں سے ان اچھے آدمیوں سے جنہوں
 نے دنیا میں اچھے کام کئے خدا کے رسول کے حکم کے موافق چلے خدا اور رسول کو
 راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا ہمیشہ بندگی میں یا دین اخلاص میں رہے و مہضوا
 عنہ اور یہ سب اچھے لوگ بھی راضی ہوئے خدا تعالیٰ سے دنیا میں ہر حال
 ہر طرح خدا تعالیٰ کی رضا مندی میں رہے آخرت میں راضی ہو دینگے راضی
 رہنے کے بندگی عبادت ان کی قبول ہوو گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بھد
 بیشمار اور اپنا دیدار خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو بخشے گا ہر طرح خوش ہوو گے
 ذالک یہ دولت پہنمت ہے خوشیاں آرام بہت کے اور دیدار اللہ تعالیٰ کا

جو کچھ بیان ہوا اپنی تختی اس اچھے آدمی کے واسطے ہے اس بندے کا حق ہے جو کوئی
 ڈرا دنیا میں سربلہ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف
 کرتا ہے اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے جو میں اپنے
 پروردگار کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھ کو بھولے گا اس دین ہیشہ بندگی میں یاد میں خلل

میں محبت میں رہتا ہے سورہ زلزلت مکی ہے اس

میں آٹھ آیتیں تیرہ کلمے ہیں ایک سو انچاس حرف ہیں اس سورت
 میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی حقیقت فرماتا ہے
 تو سب کوئی جانیں کیا بات ہے اس دن کی کیا حقیقت ہے اس روز کی جو کوئی جیب کرپا
 تیسلے پلوے گا تفسیر میں لکھا ہے جو چوتھائی حصہ رات گزرا تھا ایک پہر رات گئی
 عقی یہ سورت نازل ہوئی اتری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نہونے دیا تھا
 وقت رات کو اندرون محل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو
 سنائی اور فرمایا اٹھو خدائے تعالیٰ کی پرستش کرو مائے مت رہو غفلت نہ کرو کام کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِجَلَالِ

اِذَا زُلْزِلَتْ اَلْاَرْضُ زِلْزَالَہَا جَوَاقِیْتُ جَانِبِیْ جَانِبِیْ جَانِبِیْ جَانِبِیْ جَانِبِیْ جَانِبِیْ
 اسکا سخت ہلانا اسرافیل کے صور دم کر زمین زلزلے کا پھونکنے میں اسکی آواز کے حول
 ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہووے گی زمین کے ٹہن جو کوئی چوٹی محل عمارت زمین
 کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں گر پڑیں گی ڈھ جاویں گی اور زمین کانپنے کا نیتے
 ملتے ملتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھرا پھرا پھرا زمین میں کچھ نہ رہے گا
 تمام زمین یکساں برابر ہوا ہو جائے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت زلزلہ کی
 سی ہو جاوے گی اس صور کی آواز دو بار ہووے گی اور زمین کا لرزنا ہلنا بھی دوبار
 ہووے گی پہلے بار کے ہلنے میں چوہلیاں کرنگی شہر پران ہو جاوے گی دنیا اٹھ جاوے گی اور

کھڑا ہوئیگی کوئی جاندار دنیا میں جیسا نہ رہیگا سب مر جاوے گی پھر اس وقت اللہ تعالیٰ یہ بات
 فرماوے گی اے انجبا بنوۃ و اے ان الفراعنة و اے ابن الدین اکلوا من رقتی و عبدوا غیرے
 لمن الملک الیوم یعنی کہان گئے وہ ظالم معرور گردن کش فرعون ہا مان اتنے بادشاہ
 سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے کو بڑا جانتے تھے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے
 کہان گئے اور کیا ہو گئے وہ لوگ جو رزق ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر
 کی کرتے تھے کسا ہی ملک آج کے دن کون خاوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ
 قائم دایم کون ہے پھر اس وقت جواب دینے والا کوئی نہ ہووے گا پاک پروردگار ہی بنیا
 جواب آپ دیوے گا فرماوے گا لا اله الا اللہ العلیہ السلام یعنی اللہ تعالیٰ کا ہی یہ ملک
 بادشاہوں کا بادشاہ قائم دایم اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ ایک ہی دوسرا شریک اسکا
 ملک میں بادشاہی میں سب طرح کے کمال میں اور کوئی نہیں قہار ہے غالب ہے وہ
 سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر اس کے حکم کے آگے کسی کا حکم حل نہیں سکتا کوئی دم
 نہیں مار سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم بیت نابود رہیگا نام نشان سب چیز کا سب
 کسی کا جاتا رہیگا جہاں تمام سسہاں ہو جاوے گی پھر چالیس برس کے سچھے اللہ تعالیٰ
 کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ پھر پیدا ہوئے گی صورت کو عرش کے نیچے سے اٹھتے ہیں کے کر
 حکم سے دوسری بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ملنے لگیگی آدمی حیوان جیسے لگینگے
 اپنی جگہوں قبروں سے اٹھتے جاوے گی و اخرجت الارض انھا لھا اوہ باہر نکالینگے
 زمین اپنے اندر سے اپنے بھاری بوجھ کو جتنے مردے زمین میں گرے ہیں اول
 آخر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جی اٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگیگا و قال
 الان انما نسا لھا اور اس وقت کہیگا آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو جو آدمی کا قبر ہیں
 ان کو اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہو کر کہینگے کیا حال ہے زمین
 کا پہلی جنبش میں ہول ہبت کھا کر دیکھ کر حیران ہو جاوے گی کیا ہوا کیا ہووے گا کیسا

ہو دیکھا ہی کرتے پھر نیلے اس طرح کہتے کہتے ہول سے مر جاو نیلے اور دوسری
 جہنم میں دوسرے ملنے میں بھی جب سب کو نئی قبروں سے نکلے جاو نیلے کافر لوگ جی اٹھ کر
 اس حال کو دیکھ کر تعجب کر نیلے حیرت میں نیلے کہنے لگے یہ کیا حال ہے کیا حقیقت ہے کیسی
 بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کھجی کھجی اپنے اندر سے نکالے دیتی ہے بھی مرد نکلتی ہے
 جاتے ہیں اٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن نہیں مسلمان ہیں یہ حقیقتیں دیکھ کر
 معلوم کر نیلے کہ سب باتیں قیامت کے آنے کی جو حقیقت ظاہر ہو نیوالی ہے اللہ تعالیٰ
 کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے جو ایک
 سب باتیں یہ سب خبریں جو دی گئی ہیں ہو نیوالی ہیں البتہ خواہ خواہ ہو نیکی ان حالتوں کو
 دیکھ کر کہنے لگے ہذا وما عاد الذین وصدق المرسلون یعنی جو احوال ظاہر ہوئے ہیں
 قیامت کے ہونے کے آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قبروں سے باہر نکلیں گے
 تمام جہان کا اور رنگ دیکھیں گے زمین میں مردوں کو نکلتے دیکھیں گے کہنے لگے یہ وہ دن ہے جو
 نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اس دن کے ظاہر کرنے کا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا
 قیامت کا دن ہو دیکھا سو وہی دن آج کا دن ہے یومئذ یخْلُصَاتُ اَخْبَارُهَا
 اس دن میں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہووے گی باتیں کریں گی
 اس دن تقریر کرے گی زمین قصے اپنے خدا تعالیٰ کے حکم سے خبریں اپنی کہے گی جو قوت
 اللہ تعالیٰ سب بندوں سے سوال کرے گا پوچھ گا دنیا میں اچھا بُرا کہنے کیا کام کیا تھا
 بہت آدمی اپنے بُرے کاموں سے منکر ہو جاو نیلے کہنے لگے ہم نے بُرے کام کچھ نہیں کئے
 تب زمین کو حکم ہو دیکھا جو کہے خبر دیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کئے تھے زمین
 کو نے لگی خبر دینے لگی کسی نے جس جگہ جہان جہان جو کچھ کام کیا تھا سب
 کچھ لگی زہ زہ خبر دیوے گی دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے جب
 آدمیوں کا بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر رب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں زمین فریاد کرتی ہے

روٹی ہے داد چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کر نیکا حکم ہوتا ہے کبھی عذاب آدمیوں کے
 اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ جو یلیو نکا گرنا عارت ہو جانا آسمان سے اولو نکا
 برسنا بجلی کا گرنا پانی کا نہ برسنا قحط اکال ہونا دشمنوں کی فوجوں کا آنا لوٹ مار قتل
 عام بند بڑھ آزار دینا یہ سب کچھ دنیا میں عذاب آتے ہیں گناہوں کی شامت سے
 اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت
 ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے واسطے خیر برکت آسمان سے
 اترتی ہے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے پانی وقت پر اچھی طرح برستا ہے ملک میں
 آبادی ہوتی ہے ازرانی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے اور مومن مسلمان جب مہر تہا ہے
 تو اسکے عمل بوقوف ہونیکے سبب زمین روٹی ہے اور کافر بدکار کے مرنے سے خوش
 ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھیں گناہ سجدہ کرے گا جالید کے
 آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہے اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے
 میں ایسی جگہ ہوں جو میرا پر خدا تعالیٰ کی بندگی ہووے گی سجدہ ہووے گا اور جس زمین
 مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اسکے مرنے کے بچھے چاہیے
 راہن اسکی جدائی میں روتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں
 میں جو ہر صبح ہر شام ہر ایک جگہ آپس میں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے
 تیرے اوپر کوئی خدا کا یاد کرنے والا گذرا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے
 کسی مصلیٰ نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گزرا نہیں پڑھا کوئی مکان
 کہتا ہے میرا پر خدا تعالیٰ کیا ذکر نیوالے نے قدم رکھا نماز پڑھنی والے نے نماز
 پڑھی ہے پھر اس مکان کی اور خالی مکانوں کے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور
 حدیث میں آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز جو پانچ وقت نماز میں مسلمان کہتے ہیں
 جہان تک پہنچتی ہے جتنی دور آواز جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت

کھائیں پھر ایٹ مائی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالیٰ کے
 حضور میں دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح جز دیوے گی
 بآئ سربک آدھی تھا بولیگی زمین اسکے بولنے کا سبب یہ ہے جو تحقیق پروردگار نے میرے
 یا محمدؐ وحی کی ہی زمین کی طرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا ہے جسے میرے
 اوپر جو کچھ کام کہنے ہیں اچھے بُرے سب بیان کر دے ہر ایک کا احوال ہر ایک کے
 کام زمین کہتی جاوے گی فلا نے آدمی نے فلا نے وقت فلائی جگہ میرے اوپر نماز پڑھی تھی
 جہاد کیا تھا خیر کا کام کیا تھا فلائی جگہ سے فلائی جگہ تک علم لینے کے واسطے راہ چلا تھا اور
 فلا نے آدمی نے فلائی جگہ نہ لایا کیا تھا حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا جو اکھیدا تھا
 اور کسی طرح آدمی کے اٹھ پائون بند بند ہر کام کی گواہی دیوینگے جھوٹے حق ذرہ ذرہ
 ظاہر ہو جاوے گا یومئذ یصدرا الناس اثنان اس دن قیامت کے دن میں ہوں گے
 آدمی پر اگندہ گروہ گروہ ایک گروہ کافروں کا ہووے گا ایک شرکون کا ایک گروہ
 منافقوں کا ایک گروہ زنا کاروں کا اس طرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والوں کے
 جھوٹے ظالم جواری شرابی جوڑھک سب کے جدے جد گروہ ہوں گے اور مومنوں مسلمانوں
 کے بھی جدے جد گروہ ہوں گے ظالم فاضل حافظ راہد فازی خوشنویس عاقل خلق پر جان
 کر نیوالے خبر کی راہ بتا نیوالے ہر ایک کا جدا جدا گروہ ہووے گا ہر ایک گروہ کے جدے
 سردار ہووے گے بہت لوگ انکے ساتھ ہووے گے ہر ایک گروہ میں مومنوں کے جھنڈے
 ہووے گے اور لوگ انکے جھنڈے کے نیچے ہووے گے پھر اپنی قبروں سے اٹھ کر ادھر ادھر ہوں گے
 حساب گاہ میں جاوے گے ہر ایک جگہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہ میں پھینکے ہر ایک
 جدا حساب کتاب سوال جواب ہووے گا کہیں سے کہیں۔ پریشانی ہووے گی اس طرف سے
 اس طرف ادھر سے ادھر بعض عرش کی دہنی طرف جاوے گے بعض بائیں طرف پھر حساب
 کتاب سے چھوٹ کر ہستی بہشت کو پھر نیچے خوشحال خوشوقت روشن آجائے نہ عزت حرمت کے

ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھر نیکے عملین پریشان کالے منہ غاری خرابی کے ساتھ
 لیرِ قِ آخِرِ اَلْهَمَّ تُو دکھائے جاوین اُن سب کو عمل اُن کے ہر ایک گروہ کو ہر ایک آدمی
 کو جزا سزا اُن کے عملوں کی دکھائی جاوے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا ویسا
 ہی دیکھیں گے اچھے کام کر نیوالے اچھی خوبان نشتین باغ بہار تماشے خوشی آرام دیکھیں گے
 بُرے کام کر نیوالے بری صورتیں غاریاں خستہ پریشان کردہ مار پیٹ طوق زنجیر اپنے اپنے
 اوپر پاؤں دینگے دیکھیں گے ذرہ ذرہ اچھے بُرے کاموں کی جزا سزا اچھوٹنے کی نہیں
 مَن یَعْمَلْ پھر جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مثقال ذرہ ذرے کے وزن برابر
 سرسوں کے دانے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر جیسا کہ اچھا کام اُسکی اچھی جزا
 اُسکا اچھا بدلہ دیکھیں گے پاؤں دینگے اچھے اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا بُرے
 مثقال ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر جیسا کہ برا کام اُسکی برا
 عمل اُسکی بری جزا بدلہ دیکھیں گے تھوڑی تھوڑی بات بھی بھلی بُری چھوٹنے کی نہیں
 جیسے کوئی آگے آگے جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ و رسول کا حکم مانا آخرت کو
 برحق جانا اچھے کام کئے روزِ نماز حج زکوٰۃ خیر خیرات اور خدا تعالیٰ کی یاد میں
 رہا دوستی و محبت اللہ و رسول کی اپنے دلیں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی
 جو کچھ بھول چوک سے کچھ گناہ خطا ہو گیا تو بہ کی بخشش چاہی ہر طرح دین کی راہ پر قائم
 رہا محکم رہا آخر کو ہر طرح اُسکا بھلا ہو گیا اور مومن مسلمان سے جو کچھ تعصیر گناہ
 دنیا میں ہو جاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں جو اُن گناہوں کی سزا دنیا ہی میں مومن کے
 اوپر ہو جاتی ہے بدن کی بیماری سبج بلا درد دکھ مال کا نقصان اولاد کا مرجانا
 فقر فاقہ پریشانی غم غصہ ایسی ایسی طرح کے عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہی پاک
 صاف ہو کر رہتا ہی پھر قیامت تک اُسکو اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان
 ہو جاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اُن گناہوں کی شامت

دور کرنے کے واسطے کفایت نہیں کرنا پھر وہ گناہ قبر کے عذاب سے دور ہو جائے
 ہیں پھر بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے پہلے
 ہیبت حساب کتاب پہنچ کھینچنے بھوکھ پیاس سختیاں اٹھانے سے دور ہوتے ہیں اور
 بعضے گناہ بعضے مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں جو بغیر دوزخ میں پڑنے سے ہوتے ہیں ان گناہوں کی
 شاست نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار برس تک بعضے بعضے مسلمان تقصیرون کے
 سبب دوزخ میں پہنچے جہ کے اولین ایک ذرہ بھی ایمان ہو ویجا آخر کو دوزخ سے نکل کر
 بہشت میں داخل ہو ویجا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خبر اس پاک پروردگار
 کو معلوم ہی ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزائز ثواب عذاب جہنم عدالت کی رو سے
 چاہئے درکار ہی پہنچا ویگا اور فضل کرم کی بات حد ہی ہی تھوڑے سے اچھے کام کے
 بدلے بہت کچھ بخشے گی یا بخشے وہ خادہ ہی مختار ہی اور جو کوئی کافر یا مشرک
 رہا ایمان نہ لایا خدا تعالیٰ کی بندگی نہ کی روئے نماز کی قدر سبحانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو
 بھولا رہا اللہ و رسول کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت
 میں رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رکھا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے
 بھلے کے کچھ کام نہ کئے ایسے بد بخت کا ہر طرح برا ہو ویگا اور ایسے لوگ بے ایمان بے دینوں
 سے جو کچھ خیر خیرات پہنچاتی ہی کسی کے ساتھ دے نیکی کرتے ہیں احسان کرتے ہیں کچھ
 چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ یا بہت خیر کا کام ان سے ہو جاتا ہی تو ان کے ایسے
 عملوں کو بھی پاک پروردگار ضائع نہیں کرتا ہی ایسے کاموں کی جزائز خوبی دنیا ہی
 میں دے پاتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت زیادتی سونا روپا اولاد مردار کا ہانا
 دنیا میں آرام سب کچھ فائدے ان کے دنیا میں تمام ہو چکے ہیں پھر مرنے کے
 پیچھے سب خیر خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ
 میں پڑتے ہیں اس بات سے جانا چاہئے بوجھا چاہئے جو ایمان کے برابر کوئی

نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بد بھائی نہیں اچھی کام اچھی خصلتیں اچھی
 راہ سب طرح کی بھلائی کی بات خیر خوبی ایمان اور مسلمان کی طریق میں اسد ثناء
 نے رکھا ہے اور بے کام بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی
 کفر کا فری میں شرک میں نفاق میں رکھا ہے آخر کو بُرے کا برا بھلے کا بھلا ہو گیا
 سمجھنے والوں کو قرآن مجید میں سے ایک یہہ سورت بھی کفایت کرتی ہے حدیث
 میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت رسول اسد کی مبارک زبان سے یہہ آیت سن
 فمن یعمل مثقال ذرۃ خیر یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شریح اسنے سنکر کہا حسبے
 لا ابالی ان لا اسمع غیری یعنی بس ہی بس ہی مجھے کو نصیحت کے واسطے اور مضامین
 نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں
 تمام نصیحت کی سمجھنے کی بات ہے تفسیر میں اس سورت کی لکھا ہے جو ایک شخص نبی
 صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی اسنے یا رسول اللہ مجھے کو
 قرآن سکھلاؤ حضرت رسول اللہ نے بھی سوچ کے یہہ بات حضرت امیر المؤمنین علی
 رضی اللہ عنہ کو فرمایا جو اسکو قرآن سکھلاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو اذا
 زلزلت الارض سکھلا دیا پڑھا دیا اسنے کہا کفایت ہے مجھے کو بس بھیجی میں نے قرآن
 سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا جو اور بھی اسکو سکھاؤ میں حضرت رسول اللہ نے
 فرمایا دعہ فقد فقه الرجل یعنی چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہہ مرد دین کا عالم ہو گیا
 دانا ہو گیا جو اصل بات تھی اس شخص نے جو مجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہے اسی
 سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں جو یہہ آیت اس سورت کی فمن یعمل مثقال ذرۃ
 خیر یرہ آخر تک حکم آیت ہے محکم بات ہے اس حکم میں کلمات میں دوسری بات
 نہیں ذرہ ذرہ جیسا کوئی کرے گا لیتا ہی دیکھ گیا یا دیکھا اب مومن کو چاہئے جو کچھ
 خیر کا کام خیرات ہو سکے تھوڑی بہت کر لے وقت کو غنیمت سمجھو تھوڑے کو بھی تھوڑا

نجانے خیر کا ایک ذرہ بھی کام آوے گا اور گناہ کو بھی کیا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا
 نجانے بد کام کا ایک ذرہ بھی بد ہی بُرا ہی نقصان کرے گا

نظم

کیا دنیا میں ایک رہے ہو رکھتے ہو کیا خاں	آخر کی کچھ خبر نہیں ہے کیا ہو ونگا حال
مال مثال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب	کر لیو کام شستانی اچھے کرتے ہو کیا خوا
بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑو تم سب خاں	اچھی راہ کو ڈھونڈو ہکر رکھو پاؤں سب خاں
کیا بھوے دنیا کے نیچے کیا آؤ لگا لاکھتے	مال ملک سب چھوٹا جانو کچھ نجانا کا سا ختم
غفلت میں دن کھوٹتے ہو لئے درد اور دکھ	بنائندگی اس صاحب کہاں پاؤ گے سکھ
برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام میں کم	بری بات اور برے کام میں بہت بھریں غم
اچھے کر لیو کام سترے جاتا ہی ذریت	بھلا بُرا آؤ لگا آگے ہی بات ہی بات

سورۃ والعادیات مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو تھوڑے
 حرف ہیں خبر میں آیا ہے تفسیر میں لکھا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مندر عمر و انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کی ساتھ دیکر
 سردار کر کر کنان کی گروہ کے اوپر انھیں بھیجاوے لوگ کافر تھے پھر مندر کو اور سب
 یاروں کو فرمایا تم فلا نے دن صبح کے وقت اس گروہ کی طرف پہنچکر ان کو غارت کرو
 اور فلا نے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب جب دن فرمایا اسی دن وہاں
 پہنچے اور خدا تعالیٰ کی مدد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس گروہ کو غارت کر
 پھرے پھر آئیکے وقت ان کی راہ میں ایک بڑی ندی اُن کو ملی اس ندی میں بہت
 پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اُترنے میں اور اُن کو مدینے کے پہنچنے میں
 ڈھیل ہوئی دیر پڑی منافقوں نے بے ایمانوں نے اپنی زبانیں کھلیں طعنے مارنے
 کنائے کرنے لگے آپس میں کہنے لگے وے لوگ جو غائب ہوئے کسی جگہ سیابان میں
 مارے گئے کوئی ایک بھی اُن میں نہ بچا جو خبر پہنچا وے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال

ہوا ان کا یہم بائین منافقون کی مومنون کو پہنچین مومن بہت غمگین ہوئے تھے
مومنون مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے واسطے یہم سورت بھی اس سپاہ کی غازیوں کی
فوج کی تعریف کی ان کے گھوڑوں کی قسم کھائی انکا دشمنوں میں پھینکا غارت کرنا فتح
پانا بیان کیا اس بیان میں ان کی خبر فرمادی اپنے حبیب کا دوست کا دل اور اصحاب کا
دل خوش کر دیا اور اور فائدے اسکے اندر بیان کئے منافقون کو شرمندہ کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا سَوَّغْنَ لِهَٰٓؤُلَآءِیْنَ غَازِیُوْنَ كَیْ تَزُوْرُوْا نِیْلَ كَافِرُوْنَ كَیْ
اَوْ یَرُوْرُوْا نِیْلَ دِمَآرَیْنَ فَاَلْمُحْیٰیٰتِ قَدْ حَآ پَر سَوَّغْنَ هٰۤیْ اُنْ گھوڑوں
کی جو آگ نکالنے والے ہیں پھروں سے اپنے سمون کی نعلوں سے بہت آگ نکالنے پر
سخت دوڑتے ہیں دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں ان گھوڑوں کی
سمون کی نعل پھروں سے لگتے ہی آگ نکلتی ہے فَاَلْمُغِیْرَاتِ ضَبْحًا پھر قسم ہے اُنْ
گھوڑوں کی غازیوں کی جو غارت کریں گے نعلوں کے غارت کریں گے واسطے لے
پہنچاتے ہیں صبح کے وقت یا قسم ہے ان غازیوں کی غارت کریں گے نعلوں کی جنھوں نے
اللہ و رسول کے حکم سے کافروں کے نیلن ایک صبح میں مارا لوٹا غارت کیا فَاَتُوْنَ
بِہِ فَقَعَا پھر قسم ہے ان گھوڑوں کی جنھوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اٹھا یا بلند
کیا گرد و غبار ان کافر کی زمینوں میں پھرتی زمینوں میں اُن کے پاؤں کی نعلوں سے
آگ اٹھتی ہے اور نرم زمینوں میں گرد اٹھتی ہے غبار ہوتا ہے فَوْسَطْنَ بِہِ جَبَّجًا
پھر قسم ہے اُنْ گھوڑوں کی اور ان سواروں کی وے مسلمان جو خدا کے حکم سے زمینوں
دین کے واسطے اس صبح کے وقت ایک بھاری فوج میں دین کے دشمنوں کے درمیان
جانبیچے ان کو بوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کر لیا فتح پائی وے مومن غازی
صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم

کھائی جہاد کے گھوڑوں کی قسم کھا کر بڑائی بخشی اس میں اشارت ہے جو غازیوں کے
 گھوڑوں کی بہم نزرگی بڑائی ہے دسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں کافروں سے
 اڑتے ہیں مارتے ہیں ان کی نزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ ص نے فرمایا ہے غازیوں
 گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہ نہیں ہونگی اور فرمایا ہے جو قیامت میں عملوں کے
 تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پیشاب بھی تولنے میں آوے گا
 انہی کے بلے میں رکھا جاوے گا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل و کرم ہووے گا اس کا کوئی
 کیا بیان کر سکتا ہے یہ بڑائیاں ہیں ان مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار
 کی بندگی میں قائم ہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمان کی شکر کرتے ہیں رضامندی
 ڈھونڈتے ہیں اور لوگ جو بے فرمان ہیں ناشکر ہیں ان کی بات حق سبحانہ تعالیٰ
 فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جو اب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ
 لَكَنُودٌ تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر ہے شکر نذر ہی نہیں کرتا اپنی نادانی
 بے وقوفی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے روزی دینے والے کی
 ناشکر ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں مانتا حق تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے
 تکلیف تصدیق کو یاد نہیں رکھتا دین ایمان کی قدر نہیں سمجھتا آدمی منافق نہیں
 جانتا جو اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر باطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر
 ان آدمیوں کے ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ کو بھیجا
 اور سیدھی نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا قرآن کے سبب طرح
 کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خبر خوبی کی راہ پہچانی ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لاکر
 شکر اس احسان کا نہ کر کر اٹھا خلاف کی راہ چلتا ہے الٹی باتیں کرتا ہے جیسے
 عبد اللہ ابی منافق دین ایمان کی اچھی باتیں نہ شکر بری باتوں میں رہتا ہے
 بری باتیں کرتا ہے مسلمانوں کی بد خبریں ڈھونڈتا ہے بری خبریں کہتا ہے

نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ میں چلتا ہے کنوہ کے کئی معنی ہیں ایک یہ ہے جو ناشکر ہووے ۲
 حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کنوہ ہے اور یہ ہے جو خبیث ہووے اور یہ ہے جو
 حق تعالیٰ کے احسانوں کو خوبصورت کو بھلا دے اور یہ ہے جو کچھ نذر تصدیق ہووے تو اسکا
 گلہ کرے شکوہ کرے اور یہ ہے جو آپ ہی اکیلا کھا پیے پھرے اور اپنی لوند سی غلام کو
 بھوکھا رکھے سنگار رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیق میں رٹھے اپنے لوگ
 لوازیم کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہ سب باتیں بے ایمانی کی سبب پیدا ہوتی
 ہیں اُن منافقوں میں یہ سب بری خصلتیں ہیں تووے ان بری خصلتوں سے خوش
 ہیں اسلئے یہ منافق کنوہ ہیں وَإِنَّ عَلٰی لَکَ لَشَہِیْدًا اور تحقیق اللہ تعالیٰ اس بے
 ایمانی ناشکر ہی بد راہی بد گوئی کے اوپر گواہ ہے شاہد ہی بیخبر نہیں ایسے
 ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہئے سو کرے گا وَإِنَّ لَکَ لَیَحْشُرَ کَیْدًا
 اور تحقیق آدمی بے خبر ہی مال کی دوستی میں سخت ہی مال کی بڑی محبت رکھتا ہے
 مسلمان کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا نہیں چاہتا أَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا
بَعِثْنَا مَآ فِی الْقُبُوْرِ کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں سمجھتا نہیں بوجھتا جب ظاہر ہووے گا
 اٹھا جاوے گا باہر آوے گا جو کچھ قرون کے اندر ہی سب مرد جنے لگینگے گورون سے
 اٹھنے لگینگے حشر قائم ہووے گا وَحَصْلٌ مَّآ فِی الصُّدُوْرِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاوے گا
 جو کچھ سینوں میں ہی اور دلوں میں چھپ رہا ہے اچھی نیتیں بری نیتیں ایمان بے ایمانی
 توحید شریک اجلاس نفاق ہر ایک کی نیت کے موافق جزا کیلئے ہر ایک کام ہر ایک
 بات کا بدلہ ہی جب پاوے گا تب جائیگا آدمی اِنَّ رَبَّہُمْ بِہُمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ
 تحقیق پروردگار پندہ اگر نیوالا ان کا انکے سب طرح کے حال کا ظاہر باطن کی حقیقت
 کا اسدن دانا ہے خبردار ہے سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کئے تھے ظاہر کر رکھا کہ
 اپنے دلوں میں بھلا چاہتا برا چاہتا مومنوں کا رکھا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں

کی خبر دینے والا ہے جیسے کوئی بدلا کر کسی کو کیا لایا ہے اسکی جزا سزا دینے کا خبر
ہے جانتے والا ہے جو کوئی جیسا کر لگا وہ خاوند و یا ہی جزا و یا ہی بدلا دیو لگا
وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کے اوپر قادر ہے

سورہ القارعہ کی ہے اس میں آٹھ آیتیں چھپیس کلمے اور دوسو پچاس حرف ہیں
قیامت کی حقیقت کا اور عملوں کے ثوئے کا بیان ہے اس سورت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

القارعہ قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کید کے بہت نام ہیں
ایک نام قارعہ بھی ہے قارعہ کے معنے ہیں کوٹنے والی ٹھوکنے والی ما القارعہ
کیا بھاری دن ہے کوٹنے والا و ما اذ دناک ما القارعہ کس نے خبر دینی کچھ کو
اسی سننے والے کسے بتایا تھے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل دن ہے سخت
جو میں مارنوا لادوں کے اوپر ہول کی میت کی جو میں غم کے غصے کے پھروں قور
يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہے جو ہونیکے آدمی
اس دن میں اس دن کی سختی سے پتنگوں کی طرح کھڑے ہونے کھنڈے ہو کر ہم در ہم
نہایت بڑے بڑے گردن کش مغرور فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت بڑا بوجھتے تھے کھڑے
سے زمین میں پائوں نہ رکھتے تھے اس وقت سخت عاجز ناتوان ضعیف در ماتہ ہو کر
ہر کوئی چیراں پریشان اوھر اوھر سے اوھر خوار خراب پھر نیگے حیرت میں پڑینگے
کہان سے کہان جاوینگے و تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ اور ہوجاوینگے پہاڑ اس دن
کی سختی سے قیامت کی ہول سے ہر شے جیسے شہاؤن بھڑوکی و نہون کی دھنی ہوئی دنیے کی
پیشہ جو کلمے دھنکی دھنکنے سے بہت نرم ہوجاتی ہے پھر دھنکنے میں بہت شتاب اڑ جاتی
ہے سست ہوجاتی ہے جب روئی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ ہو کر
اڑ جاوینگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زور آور مال دار

بڑی شان والے آدمی کم زور فقیر محتاج خاک کے برابر ہو جائیں گے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
 مَوَازِينُهُ فَلَوْ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ پھر جو کوئی بھاری ہووے گی ترازو اسکی پھر وہ
 اچھی زندگی میں اچھی گزران میں رہیگا اس دن قیامت کے دن میں جب ہر کسی کے
 عمل نلکے لگنے کے بعد ابرہہ ہونے لگیگا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہووے گا
 نیک عمل کا پل ترازو کا زیادہ ہووے گا بڑے کاموں کے اچھے کام بڑھ جائیں گے وہ آدمی اچھی
 زندگی پاوے گا اچھا خوب دنیا اسکو ملے گی راحت کا آرام کا خوشی کا جہنا بہشت میں جس
 جینے میں کسی طرح کا غم غصے کی راہ نہ ہووے گا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَاِنَّهَا رَاٰیَةٌ
 اور جو کوئی سبک ہووے گی اعمال اس کے پھر رہنے کی جگہ اسکی دوزخ ہووے گی اس دن میں عمل
 تو لے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہووے گا وزن لینے اچھے عمل کا پل سبک ہووے گا بڑے
 کاموں کا پل ترازو کا بھاری ہووے گا اچھے کاموں سے برے کام بڑھ جائیں گے ایسے
 آدمی کا ٹھکانا بہشت کی جگہ ہووے گا اور گڑھے کو کہتے ہیں اور ہاویہ ایک دوزخ کا
 نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَمَا اَدْرَاكَ مَا هِيَ تَاْمُرُ بِالْمَنِيَّۃِ کیا جانتا ہے کیا ہے
 وہ دوزخ ایک آگ ہے جلتی ہوئی کس نے خبر دی ہے تنگدستی جو پوچھنے والے کہنے
 بتایا ہے تنگدستی سننے والے کیا پوچھتا ہے تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ سخت خدا کا
 گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت مرتبہ میں جلنے کے چلائے کے پیچھے لگ رہی ہے
 اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومنوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت
 میں جگہ بخشے اپنے رحم کی پناہ میں رکھے آمین آمین آمین سووے النکاح
 ہی امین آٹھ آیتیں اٹھائیں کلمے ایک سو بیس قہن اس سورت میں بڑی نصیحت
 ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے سچ بات پوچھ سیکھتا ہے
 اور خاص ان لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر
 ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں عین ہے میں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں

اور مومن مسلمان دنیا داروں کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں
چاہے جو آخرت کو نہ بھولیں اور بیان جو دوزخ کے تین دیکھتا ہو دیکھا اور قیامت
میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاوے گا اس بات کو سمجھیں جو محب ہیں گم گم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْھٰکُمُ الشَّکَاثُ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہہ بات دنیا کے لوگوں کی طرف
خطا ہے دے آدمی جو دنیا میں گر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں
خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ الشَّکَاثُ یعنی پھر رکھا ہے تمہارے تین خدا کی بندگی سے
خدا کی یاد سے اور اس کی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی
زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تین اس جہان کی خوبیوں سے آخرت کی
نعمتوں سے دنیا کے بہت کار بار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دیتا
تم کو ہمیشہ کی آرام کی طرف دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہتا تھا
آپس میں ہر کوئی چاہتا ہے میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب
چیز میں دنیا کی اور دن ایک دوسرے کے اور دنیا کے مال متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے
بڑا سخی کرتا ہے ساری عمر ایسی ہی باتوں میں انھیں کاموں میں رہتے ہو جتنے نہہرم
المقابر جب تک آئے تم قبرستان میں گور خانے میں پہنچنے دنیا دنیا کرتے کرتے مر گئے
آخر دنیا کو دنیا کے مال کو اسباب کو سب چھوڑ گئے گلا آیا نہ چاہتے عقل مند کو
جو دنیا ہی کو بڑا جائے دنیا ہی کے مال کی بہتایت میں اپنی بڑائی ڈھونڈ رہے یہ اچھی
بات نہیں اچھی سمجھ نہیں لوگ لشکر مال اولاد گھوڑے اتنی کیسی ہی کسی کے پاس
سے ہوا اس بات سے اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس بات
سے جس کام سے بندہ اس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اس کے دربار میں
اس کی درگاہ میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے نہہنگی ہی تقویٰ ہے اور بُرے کام بُری

بات سے پرہیز گاری ہی ہمیشہ کی دولت اس بات میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہر
 کسی سمجھ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پھر کر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے
 اس فانی ہو فاش تاب جاتی رہنے والی دنیا میں گر کر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی باقی رہنے والی
 خوبیوں نعمتوں کو کھود دیکو ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈال کر خالی ہاتھ چلا جاوے
 سو ف تَعْلَمُونَ شتاب ہی جانو گے کیسی غلطی میں پڑے تھے اب تو غفلت کی نیند میں
 سوتے ہو اپنے بھلے بُرے کی بات کچھ نہیں سمجھتے کچھ نہیں بوجھتے آخر کو مرنے کی وقت
 جانو گے جو اس دنیا کے مال کی ملک کی اسباب کی زیادتی کا چاہنا کیا بے حاصل بات
 تھی کیا بیفائدہ کام تھا پھر قبر میں معلوم کرو گے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال لیکر
 دنیا کی دوستی ہمیشہ ولین رکھ کر گئی خورامی میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت
 میں پریشانی میں پڑے کیا آرام کیسی عزت کس طرح کی دولت کیسی خوشی خورامی لے گئے
 ہاتھ سے سب جاتی رہی دنیا کی مال اولاد زمین باغ باڑی کچھ کام نہ آئے سب بے بار و
 گور کے باہر ہی رو رو کر گئے پیسے ٹکے ہاتھی گھوڑے سخت چھتر کوئی چیز دنیا کی گور کے
 اندر نہ آئی دنیا کی چیز نے کچھ فائدہ نہ پہنچا یا دنیا کے آرام سب بے آرام ہو گئے سب
 طرح کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہو گئیں تم کلا سو ف تَعْلَمُونَ پھر اسکے پیچھے
 مقرر تحقیق شتابی ہی جانو گے تم قیامت کے دن میں جو وقت تھا رہے عملوں کا حساب
 ہو ویکسا سوال ہو ویکسا پوچھے جاؤ گے کیا کیا کام دنیا میں کئے تھے بھلے بُرے عمل کی
 حقیقت ظاہر ہونے لگیگی تراز و عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی دنیا کے بندگی
 خوار ہی بد بختی سختی عذاب کی آنکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے خدا اور رسول سے کچھ
 کام نہ رکھا تھا انکے بھی کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدا تعالیٰ کی یاد منبہ گی
 آخرت کے کام بھول گئے تھے اس دن وے بھی خدا کی رحمت سے دور پڑینگے
 خیر خوبی خوشی خورامی سے بھلائے جاوینگے غم غصہ درد دکھ ملنے لگیگا سو ف تَعْلَمُونَ

کیسی بلا دینا سے اپنے اوپر لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پروا نہ کی
 اور بادشاہی ہمیشہ کی مفت اقدار تھی تھی خاک میں چلے میں کیچڑ میں ڈال دی ہندم
 معلوم کرینگے کیا لیا کیا نہ لیا کیا کیا کیا نہ کیا تب سراپنا ٹپکنے کے سراپا نے خاک
 ڈالینگے کوئی فریاد ان کی نہ سنے گا انکے حال کو نہ پوچھیگا تم کون ہو کہاں کے ہو
 اور رونا پیٹنا ان کا فائدہ نہ کرے گا وہ مال جس مال کی محبت میں خدا کی محبت
 چھوڑ دی تھی خدا کا حکم نہ مانا تھا زکوٰۃ اس مال کی دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سا پ
 نہ ہر طرہ ہوا ہو کر جگے میں لپٹ کر بڑے غصے سے کاشتا رہیگا تب جانینگے اس دنیا کے
 جینے کی قدر خدا کی بندگی کی قدر خدا تعالیٰ کی یاد کی محبت کی قدر گئے آئے چاہئے
 اب کسی یومین مسلمان کو جو خدا کی یاد محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمان کا
 علم اپنی آخرت کے بھلے کا علم اور عمل نہ سمجھے کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال متاع
 کی بہتات میں اپنا خرچہ نہ کرے کہ لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ جو جانو تم علم یقین کا جو یہ
 سمجھیں تمہاری کسی بری سمجھیں میں اس طرح کہہ رہے ہیں کیا برا ہو چکا مرنے کے
 پیچھے کیسی خوار می آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھیں نہ سمجھو اب کام نہ کرو دنیا کے مال متاع
 میں خرچہ نہ کو بڑائی کرنے کو بڑا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر بوجھو اللہ
 و رسول کے حکم کے موافق عمل کرینکو بڑا جانو ایمان میں مسلمان میں اپنی بڑائی بوجھو
 مسلمان کے کاموں کو بھلا جانو اللہ تعالیٰ کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو لکن لَا تَتَّبِعُوا
الْبَطْخِ اللہ دیکھو گے تم دوزخ کو مرنے وقت اور قبر میں پھر حشر کے صبا میں
 دوزخ جو وقت دوزخ کو فرشتے کیلئے لاوینگے تم لکھنا عِلْمَ الْيَقِينِ پھر لکھو گے
 تم دوزخ کو یقین کی اکھوں سے جو شک شبہ نہ رہیگا تم کو اس دیکھنے میں اسی دنیا کے
 بڑا جانو لہذا جو وقت دوزخ کے اندر داخل کئے جاؤ گے تم لکھنا لَا تَتَّبِعُوا
الْبَطْخِ پھر لکھنا البتہ پوچھے جاؤ گے تم تب سوال ہو چکا تم سے اَسَدَنَ مِنْ اَن

نعمتوں کا اول حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی بخشی ہیں ان کا سوال ہوویگا کہ تم نے ہماری ان نعمتوں کا احسان مانا تھا شکر بجالایا تھا یا کافر ہے تھے نعمتوں کا کفر ان کیا تھا یہ سب نعمتیں لے کر دنیا میں کیا کام کیا اچھے یا بُرے ان چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کے شکر کرنے کی طرف اشارت ہے جو ہزاروں نعمتیں اللہ تعالیٰ کی بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی ان نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت ثمری نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں ان نعمتوں کو نہیں لاتا جب ان میں سے کوئی نعمت گم ہو جاتی ہے تب جانے کیا خوب چیز بنتی کیا بڑی نعمت بنتی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہوویگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہوویگا صحت سلامتی ہی بدن کی ٹافھ پاؤں کی اور امن چین ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے جو کوئی صحیح کو ایسے حال میں اٹھا جو جان اسکی قید سے محنت سے مار جانے سے امان میں ہی تن بدن میں صحت ہی عافیت ہی مرض بیماری کچھ نہیں اور اسکے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کھینکے تمام دنیا کا مال خزانہ جمع کیا ہے اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گہون کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیایا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اسکا بھی سوال ہووے گا شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا اور شکر کراتین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے ولین بوجھے خوش ہو جائے جو یہ نعمتیں سب اللہ تعالیٰ کی بخشش ہیں اور کسی کی نہیں اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ کر کچھ کر زبان پر لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا شکر تمام بدن کا ہے جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہئے دیکھ کر سمجھ کر اس نعمت کا اس کام میں لاکو جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا

ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور دل جان مال دولت
یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں خدا تعالیٰ کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو
بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہو ویسا جن بندوں نے
نعمتوں کے یقینوں طرح کے شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر بوجھی ہے ان کی بھی قدر پروردگار
کے حضور میں بہت ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتیاں ملیں گی بڑے مرتبوں کو پچھلے
بڑی عزت سے بہت میں داخل ہووینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر رہے
نعمتوں کا کفر کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا اور پوچھ لے گا
فرما ویسا میں نے اپنے فضل و کرم سے کس طرح کیسی نعمتیں تنکو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں
آنکھ کان عقل شعور جان دل کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو شمار میں کتنی میں
بندو کے نہ اسکین مفت تھارے تین دین و سے سب نعمتیں سباب وسیلہ آخرت کی
دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تم نے کیا سمجھ کر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا
فانی دنیا کے سمجھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا باقی دولت
ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھو یا خدا تعالیٰ کے فضل
کو اٹھ پھینکو بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے اللہ تعالیٰ اور رسول حکم کرے اور
ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے خدا سے خد
کے حکم سے ضد رکھا خلاف کرتے رہے اب تم کو اس جہان میں آگ کے سوا خاک پھر
نہلیگی جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں ہے ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے
اپنے سید اگر نیوالے روزی رزق دیتے ڈالے کے حکم کا ادا کرے اسکی سزا ہی
ہی اور تجھ نہیں پھر جب یہ لوگ دوزخ کی آگ میں گھلنے لگیں گے رو دینگے پچھلے
ہائے کہیں گے عذاب کے فرشتے ان سے سوال کریں گے پوچھیں گے کیا خدا تعالیٰ
نے تم کو دلی نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی بات کو سمجھتے ایمان

لائے زبان مدی تھی جو نماز پڑھتے خدا یتعالیٰ کی توحید پر خدا یتعالیٰ کے معبود
 برحق ہونے پر رسول ص کے سچ کہنے پر گواہی دیتے ہاتھ پانوں نمونے تھے تو
 قدرت مدی تھی عمل کرنے کے واسطے صحت تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی
 خاطر آنکھیں نہ کھلیں اچھی نیک راہ دیکھنے کے واسطے کان نہ ملے تھے دین کی اچھی
 باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا ٹھنڈا سایہ اور سب طرح کے
 آرام نہ بخشے تھے ایسی بڑی ہر بانیوں کی یہی شکر گداری ہوتی ہے اپنے نعمت و
 مال کی ہر بانی کر نیوالے کی ان خوبیوں کا ہر بانیوں کا یہی بدلہ ہوتا ہے جو تم نے
 کیا تم کو سب طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بخشیں تم نے
 اس پاک خاوند کا کچھ شکر نہ کیا احسان نہ مانا جو نعمت جب کام کے واسطے بخشی تھی اس
 کام میں نہ لگا کر اس کا اٹھا کیا بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے
 حاصل کر رہے تھے لگائے پھر پیہر و ن کو تمہاری راہ بتانے کی واسطے بھیجا ان کا کہنا مانا
 ان کی بات نہ سنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں
 خوبیاں دے کر تمہارے اوپر بھیجا تم نے ان کا حکم قبول نہ کیا قرآن خدا یتعالیٰ کا کلام
 تھا قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی
 قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا ایسی بے خبری بے قدری کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو
 ایسی آگ میں گلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں تلی دینے والا نہیں خدا اب
 میں پڑے رہو جب دوزخی بے باتین فرشتوں سے سنیکے ایک عزم ہزار عزم ہو جاوے گا
 اپنا سر پھرون سے دسے مار نیگے سر میں خاک ڈالینگے مگر ہم سب روئے دنیا کچھ کام
 نہ آوے گا کوئی بات بھی نہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ مومنوں سے مانوں کو اپنے غضب سے
 پناہ میں رکھے اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں
 محبت میں قائم دایم رکھے آمین آمین آمین

سورة العصر کی ہے اس میں تین آیتیں چودہ کلمے اٹھ حرف ہیں تفسیر میں
 لکھا ہے جو ایک دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ چلے جاتے تھے
 راہ میں آگے سے کلدہ بن اسید کا فرجس کو ابوالاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور
 تھا آتا تھا اس کا فرجس نے حضرت ابو بکر کو دیکھ کر کہا حَسْبُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ حَسْبُكَ دُنِيَ
 اَبَا بَكْرٍ یعنی خدائے مین پڑا زبان کیا اپنا تو نے اسی ابابکر کہ اپنے باپ دادوں کا دنیا
 چھوڑ کر اور دین اختیار کیا لات عزاکا پوجا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابو بکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جن کھن میں حق کو قبول کیا حق کے رسول کے تابع
 ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ خسارت میں نقصان میں کس طرح پڑا اسکا زبان کیونکر
 ہوا زبان میں نقصان میں وہی آدمی پڑنا ہے جو بت پوجا ہے خدا میتا کی بندگی میں
 غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کیا
 اس سورت میں اشارت ہے جو خسارت میں کا فر ہے اور ابو بکرؓ خسارت سے نقصان
 دور ہوا ہے اور بیان ہے جو سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمان کے خسارت میں زبان میں
 ہیں سو اے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے نہ نہ نہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والعصر قسم ہے عصر کے زمانے کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے زمانے کی کیا کیا
 باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں سو گند عصر
 کے وقت کی نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز
 فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اسکا جیسے کیا اہل و مال غارت ہوا لٹ گیا
 مَنْ فَاَتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَاَتَاهُ تَوَّابٌ وَفَاَتَهُ شَمْسٌ بِرُؤُوسِهَا تَسْبِيحٌ
 تیرے زمانے کی یا محمدؐ سب زمانوں سے بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے جواب
 قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَ خَاسِرٌ سب آدمی البتہ زبان میں نہیں

میں اپنے نقصان کرتے ہیں کہ میں سب کی سب کی حقیقت ہے جو کوئی غور کر رکھے
 دیکھے تو معلوم کرے گا آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں دنیا ہی کی
 باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے
 ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں دنیا کی زیب و زینت
 دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوبی و خوبی دیکھتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں اس جہان کی
 آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب اس جہان کا بھلا نہیں جانتے
 وہ ان کا بھلا اپنا نہیں چاہتے آخرت کی خیر خوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام
 کے تئیں نہیں چاہتے اس دنیا کے کام خیال میں کیا کسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خوار
 میں پڑیں خدا میں آگ میں گرین دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں
 لائے خدا تبتالی کو بھول گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان نقصان میں ہیں
 اَلَّذِينَ آمَنُوا سَوَاءٌ اُنْ لَّوْكَوْنَ كَـٔنْ جَـٔنَّ وَرَسُولُكَ اَوْ اٰمَانٌ لَّـٔنْ اَللّٰهُ تَعَالٰی
 کو اپنا معبود و برحق جانا ایک جانا رسول کو خدا کا بھیجا پیغمبر جانا قرآن کو خدا تعالیٰ کا
 کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی اسکو پہنچ جانا
 اسی بات کے اوپر ایمان لائے یقین کیا شک شبہ اللہ و رسول کی خبر میں کچھ نہ رکھا
 جو کچھ کرنے کو فرمایا ہے کرنا اسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اس کا قبول
 کیا و سَمَّوْا الصَّالِحَاتِ اور اچھے کام کئے جو کچھ اللہ و رسول نے کرنے کو حکم کیا سب کمال
 کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندوں کا بھلا چاہو نہ کرنا
 کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی و قُوا صَوَابَ الْغَاثِ اور آپس میں ان مومنوں
 مسلمانوں نے ایک دوسر کو اچھے کاموں کی حق باتوں کی نصیحت کی نماز پڑھنے کو قرآن
 کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کو رغبت دلائی خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل
 کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے بندوں کے اوپر کھلا یا عدل انصاف کرنا

بتایا و اَصَوَّاءُ الْقَصْبِ اور نصیحت کی آپس میں صبر کرنے کے اوپر ایک نے دوسرے کو
 اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عین یاد میں صبر دلا یا خدا بتائے لے کی بے فرما فی گناہ نہ کرنے کے
 اوپر صبر سکھلایا بیماری مرض مصیبت میں صبر کرنے کا سو جن آدمیوں کے ایسے تھے
 کام میں اب غلبہ طریق ہی وہی دنیا میں آخرت میں سب طرح کے زیان سے نقصان
 سے نجات پانے والے ہیں سب طرح کی دولت کو پہنچنے والے ہیں اس پاک بزرگ سورت
 میں سب طرح کے آدمیوں کی بات فرمائی جن آدمیوں نے دنیا میں گر کر بری عقیقت
 بے ایمانی کی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹھ جانا کا فرشتہ منافق رہے
 پر کام کرتے رہے مگر وہ ہونے کو خسارے میں پڑے آخرت کی ہمیشہ کی دولت ان کے
 ہاتھ سے گئی تھی کم بخت ہونے اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہو کر اور ان کو گمراہ کیا
 بری عقیقت برے کام سکھلائے بری راہ چلنے کو بتایا وہ بہت برے خسار میں
 نقصان میں عذاب میں پڑے تھے الا شقیہ میں شیطان کے نایب ہیں ابو جہل ولید عاص
 ابن وائل ابوالاسدین اور برے بڑے کافروں منافقوں کی گروہ میں ہیں اور جو آدمی اللہ
 و رسول کے اوپر ایمان لائے ایمان کو اپنے محکم کیا اچھے کام کرنے لگے برے کام سے
 چھوٹے مومن ہیں مسلمان ہیں ہمیشہ کی خیر خوبی کو پہنچنے والے ہیں سعید ہیں نیک بخت ہیں
 دو تہمذ ہیں ہدایت کی راہ میں ہیں اور جو آدمی اپنے ایمان میں دین میں پورے ہو
 مسلمان کی کا طریق پورا کر اور ان کو بھی دین کی راہ کی ہدایت کی اچھے عقیدے سے اپنے
 سکھلائے اچھے عملوں کی راہ بتائی برے عملوں سے چھٹا یا سب طرح کا خیر کرنا بتایا
 وہ بہت بڑے آدمی ہیں پیغمبر ہیں رسول ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں نایب ہیں علی
 ہیں پروم شد میں ہادی ہیں سعید ہیں بہت بڑے دنیا آخرت کے دو تہمذ ہیں کا
 سو فہرہ ملی ہے ایمین نو آیتیں تیس کلمہ چھپا نوے حرف ہیں اس سورت میں بیان
 ہے کافروں کی بری خوبیوں بد خصلتوں کا اور بیان ہے عذاب کا ایسی بری خصلتوں

وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو ان کے منہ پر رو برو برا کہتے نہیں عیب کرتے نہیں پرانگی
 بیٹھ کے پیچھے بدگوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں دنیا کے مال جمع کرتے ہیں بھنے کا فر
 مکے میں تھے جو مسلمانوں سے اصحابوں سے ایسے معاملے کرتے تھے ان کے حق میں
 اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملتیں کرتے ہیں
 ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبَلَّغْ لِّکُلِّ مَمْنَعٍ لِّمَنْزِلَةٍ وَاے ہی دوری ہے رحمت سے عذاب سے سختی ہے ہر ایک
 عیب کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پہنچتا ہے رو برو کسی مسلمان کے
 دوزخ کی آگ ہے ہر ایک عیب کرنے والے کئی طعنہ مارنے والے کئی مسلمانوں کے عیب
 کے اوپر ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سختی جی کرتا ہے ایک جگہ
 کی بات لیجا کر دوسری جگہ کہہ دیتا ہے آپس میں شنی کر وادیتا ہے جدائی ڈال دیتا ہے
 زبان سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے پھر ان بری خصلتوں کے ساتھ بھی اِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
جَمْعٌ مَّالًا وہ شخص وہ آدمی ہے جو جمع کیا اس نے دنیا کے مال کو وعدہ
 اور شمار کیا بہت گناہ اس نے اس مال کو حَسْبُ آن مالہ اخلد گمان کرتا ہے
 اپنے دل میں یقین کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اسکا ہمیشہ رہیگا اسکے ساتھ ہمیشہ
 دنیا کے بندوں کی حقیقت ہے یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال
 کے جمع کر نہیں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب کتاب میں ایسی ڈوبے ہوئے رہتے
 ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہی جانتے ہیں جو مرنا نہیں ہووے گا ہمیشہ یہی طرح
 دنیا میں رہیں گے مال بھی ان کا ہمیشہ ان کے پاس رہیگا اَلْبَتَّ یہ بات نہیں جی کچھ
 ان لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دلیں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں جو مال
 ہمیشہ ان کے ساتھ رہیگا ایسا نہ ہو چکا ان کا مال ان کے ساتھ نہ جاوے گا آخر کو

کچھ کام نہ آوے گا لَبِذَٰنَ الْبَنَةِ الْبَنَةِ وَالْاِجَاوِے گا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے عیبت
 کرتا ہے مال کو جمع کرتا رہتا ہے دنیا ہی کے کاموں میں رہتا ہے گرا دیا جاوے گا
 فِي الْخَطْمَةِ اس دوزخ میں جس کا حطمہ نام ہے ایسی سخت آگ ہے اس دوزخ کی جو
 کچھ زمین پر سے لوہا پھر بہاڑی وقت چل جاوے وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْخَطْمَةُ اور کتنے بتایا
 تجھ کو کیا جانتا ہے ثنائی سننے والے کیا ہے حطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت جلائیوا لی ہے
 وہ دوزخ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةِ اللہ کے غضب کی آگ قہر سے جلائی گئی ہے سات ہزار برس
 تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے اسکو جلا یا ہے دھونکتے رہے ہیں
 جس آگ کو خدا تعالیٰ کے غضب نے جلا یا ہے تیار کیا ہے پھر کی قدرت ہے جو اسکو بجھا سکے
 اَلَّذِي تَطْلُعُ عَلٰی الْاَشْدٰكِ وہ آگ ایسی آگ ہے جو اٹھتی ہے بلند ہوتی ہے شعلہ کرتی ہے
 پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی ہے جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے برے
 عقیدے ہیں بری خصلتیں ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت خالص
 ان کے دلوں میں نہیں خدا کے رسول کی مسلمانوں کے مسلمانوں کی دوستی نہیں آخرت کے اس
 جہان کے اپنے جہلے کی کچھ فکر نہیں ان دلوں کو سوختہ کرتی ہے جلاتی ہے پھونکتی ہے
 ایک طرف سے جلتے ہیں بہتے ہیں دوسری طرف سے پھونٹے ہوتے ہیں پھر بہتے ہیں اسی
 طرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے اَفَلَا عَلٰیہُمْ مَّوْعِدَةٌ تحقیق وہ آگ وہ
 دوزخ ان کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے بند کی گئی ہے فَخِ عَمِلِمْ مَمْلُکَ لَبِذَہِ
 بڑے بڑے ستونوں میں ستونوں میں موسلوں میں جب سلمان گنہگار دوزخ سے شفاعت
 کے سبب نکل چکینگے تب حکم ہووے گا جو دوزخ کے دروازے بند کر دیوں اور دروازوں کے
 سچے لنبے لنبے ستونوں میں لگا دیوں ایک ایک موسل تلادوزخ کے دروازے کا
 آپ ہیں جو ساری دنیا کے آدمی شکر زور کر رہے ہیں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہ سے
 تفاوت نہ کر سکیں سر کا نہ سکیں پھر کھڑی سے دروازے کھلنے کے نہیں دوزخی ہر

طرح سے ناامید ہو جاؤ نیگے ہمیشہ بندھے گا قفس آگ میں جلتے رہیگے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں کو ان کے غصے سے دوزخ سے بچا دے اور ان کے اپنے نبی کے صدقے سے اپنی رحمت کے وسیع بہشت میں جگہ دے کہ ان کے اپنے سرکار کا شکر نصیب کرے امین آمین یا رب العالمین۔

سورہ فیل کی یہ آیتیں ہیں اور تیس کلمہ ہیں اور ستانوے حرف ہیں
تفسیر میں قرآن مجید کی مذکور ہے بیان کیا ہے جو ایک حبشی ابرہہ اسکا نام میں
کے ملک کا بادشاہ تھا نجاشی حبشی کے بادشاہ کی طرف سے یہ دونوں بادشاہ نصرانی
تھے حضرت عیسیٰ کی امت میں تھے ابرہہ نے حج کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق بہت لوگ
ہر طرف سے کعبہ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہ بات اسکو بہت بری لگی
حد سے اسنے چاہا جو کہ میں زیارت کو کوئی بنادے پھر اس نے ضد سے ایک گھر
بنایا اس گھر کے دروازوں میں دیواروں میں سونا روپا بہت سا لگا یا موتی جو اس سے
اسکو جڑاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے تاکید کی اپنے اس گھر کی زیارت
کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک کی طرف جانے سے منع کیا یہ بات حج کیڑوں کو
کئے کے بنے والوں کو بہت بری لگی ایک آدمی مکے کے بنے والوں سے میں کے شہر
میں گیا اس گھر کی زیارت کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اس گھر کے رہنے
والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر مکہ میں وقت پا کر اس گھر کی دیواروں کو نجاست
سے گندگی سے آلودہ کر لیا کہ وہاں سے بھاگ آیا یہ خبر ہر طرف پہنچی لوگوں کے دل
اس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جاتی رہی پھر وہ گھر کی طرح جل گیا آسمان
آگ لگ گئی اس سبب وہ بادشاہ بہت سنا خوش ہوا بہت مبزرا ہوا جانا جو مقرر
یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے اس واسطے ایک شکر جمع کیا بارہ ہزار ماٹھی لے کر اور
ایک روایت میں ہے کہ ہزار ماٹھی لے کر کعبے کے گرد لے ڈھانے کے واسطے چلا وہاں

پہنچے مکے کے گرد پیش اس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے والوں نے خوف
 سے شہر کو خالی کر دیا سب کوئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے دو آدمی وٹان رہ گئے تھے
 ایک عبداللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا ضعیف ناتوان تھا وہ رہ گیا اور دوسرے
 عبدالمطلب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا انسے اور اس بادشاہ سے شناسی
 تھی یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی اس اپنی استثنائی
 کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر جب اس کا فرض حرم کے گرد پیش کو لوٹ لیا عبدالمطلب
 کے دو سوانٹ اس لوٹ یمن پکڑے چلے گئے یہم خبر سن کر عبدالمطلب ابرہہ کی ملاقات
 کے واسطے گئے بادشاہ سے جا کر ملے ابرہہ نے ان کو دیکھ کر بہت عزت حرمت کی
 بہت باتیں پوچھیں عبدالمطلب نے اسکو اچھے اچھے جواب دیے وہ بہت خوش ہو کر
 ان سے کہا اپنا جو کچھ مطلب ہو وہ کام ہو دے مجھے کہو میں وہ کام تمہارا کر دوں عبد
 المطلب نے کہا میرے دو سوانٹ لوٹ یمن آئے ہیں تمہارے لشکر میں بہین حکم کر دو
 کہ وہ اونٹ میرے حوالے کر دیوں ابرہہ نے سن کر کہا میں تم کو بہت عقلمند جانتا تھا
 اس بات سے جانا جو کچھ عقل بخوری ہی میں مکر میں کہے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں
 اور تمہارا شرف فخر بزرگی بڑائی اسی گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اب گھر سے ہی گھر کے
 سبب سے ہی اور میرے دلمین ہیں جو اس گھر کو ویران کر دیں جو اسے اکھاڑ ڈالوں
 تمہارا ٹھکانا جا رہا کہاں رہو گے میں نے پہچان کر تم سے کہا تم نے اپنا ہی مطلب بیان
 کیا اگر تم اس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف کر دیتا اور گدڑ کرنا چلا جاتا تنہا اس
 گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اونٹ مانگے اونٹ کیا چیز تھے جو میں اس گھر کو گرائیے
 معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور
 تمہارے اونٹ اور سب کا مال میں بخش دیتا ہوں
 تم نے یہ بات بہت کم ہمتی کی بات کہی

عبدالطلب نے جواب دیا کہ یمن اپنے ان اونٹوں کا مالک ہوں اس گھوکا مالک اور خاوند
 یمن نہیں ہوں اس گھوکا مالک خداوند تعالیٰ ہی وہی اپنے گھر کی آپ محافظت کی گئی
 کر نیوالا ہی کر لیو گچا یمن کون ہوں جو اسکے درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ جانت
 نہیں میرے اونٹ مجھے منگا دے ابرہہ نے لوگوں سے کہا جو ان کے اونٹ چور
 کر دیوں اور رخصت کیا رخصت کے وقت کہا کل اسی مطلب کے واسطے میں سوار ہو کر
 اونٹ لگا جو مجھے سود دیکھو گے عبدالطلب اپنے اونٹ لیکر مکے میں چلے آئے خاطر
 جمع کر کے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور کہا کل وہ اس نیت سے
 سوار ہو کر آویگا عبدالطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دونوں کعبۃ اللہ کے دروازے کا
 حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے پروردگار
 ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے ہی امیدوار ہیں اس گھر کی حمایت کر یہم گھر تیرا
 گھر ہے کہے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس شکر کے ہاتھ سے چاٹو مناجات کر اپنی بی
 جگہ میں بیٹھے دوسرے ابرہہ فوج کو تیار کر کر سوار ہو کر مکے کی طرف چلا اور ہاتھوں
 آگے رکھا ایک بہت بڑا تھا مردانہ محمود اس ہاتھی کا نام تھا اسکو سب ہاتھوں
 کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد پیش کے آدمیوں سے بڑھا کر راہ تہانے کے واسطے آگے
 لیا اس طرح جب حرم کے پاس پہنچے محمود اسی وقت اپنی سوڈ زمین کو لگا کر
 سب نیچا کیا کہنے کی طرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کر بیٹھے کو بے اختیار
 ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اسکے پیچھے بھاگے جہاوت اُنکو جتنا جتنا مارنے لگے کہ شہر
 کی طرف پھرنے نہ سکتا تھا شکر ہی کی طرف جاتے تھے محمود کو جتنا جتنا اُنکس مارا کہ
 حرم کی طرف لائے تھے بیٹھے بیٹھے جاتا تھا اور شتابی سے اُٹھ کر بیٹھے کو پھرتا تھا ابرہہ
 نے اس حال کو دیکھ کر بہت محنت کی بہت تردد کیا کہ کی طرح ہاتھی آگے جا چلیں
 کچھ نہ ہوا صبح سے لے کر آخرون تک اسی قصے میں گذر آ آخر کو وہ کافر عاجز ہوا جنت

سورہ اور قریش مکے کے لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے خدا اپنے
 گھر کو کسی طرح سے بچا دے گا جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے
 عبدالمطلب سے کہا تو نے کہا تھا کل کو فوج آوے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر
 لیا چاہئے عبدالمطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے اوپر چڑھ کے دیکھنے لگے اس دیکھنے
 میں نظر ان کی جدے کی طرف پڑی جدا ایک شہر ہی دریا کے کنارے پھر کیا ایک
 ان کی نظر میں آیا دیکھا جو ایک بڑی فوج پرند جانوروں کی جدے کی طرف سے دریا کے
 کنارے آئی ہے اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کی طرف جاتی ہے دیکھ کر
 اس بدھے سے بیان کیا ان نے کہا کام پورا ہوا خدا تعالیٰ کی مدد سے تم پیچھے جا کر
 حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے عبدالمطلب نے وہاں نزدیک جا کر دیکھا جو ان جانوروں کے
 کالے سیاہ پر تھے بزرگ زین تھیں ان کی اس کا فر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کے
 پائین میں پتھر تھے دو پتھر دونوں بچوں میں اور ایک پتھر متغیر چوخی میں ان کا فون کو
 پتھر دن سے مارنے لگے ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کا فر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے
 تھے میں اس کے لگ کر ہاتھی کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا
 تھا اسی طرح سے سب کو مارا کوئی نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود
 ہاتھی جو انہیں خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر
 حبش کے ملک کو نجاشی کے پاس چلا گیا کتنے دنوں میں وہاں پہنچا بادشاہ کو خبر ہوئی
 روبرو گیا نجاشی نے اسکو اس حال میں اکیلا دیکھ کر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول
 سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت
 کے تھے وہ جانور ابرہہ نے اسوقت اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اس کے ساتھ چلا
 آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اس کے اوپر پڑی دیکھ کر کہا یہی جاتو ہے نجاشی
 اسکو دیکھتا تھا جو اس جانور نے ابرہہ کے نام کے لنگر سے جو اس کے نیچے میں تھا مارا

میں اٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اس مٹی کو جو ان کے ہاتھوں میں پھونک رہی تھی خشک ہو جاوے وہ مٹی خشک ہو گئی پھر ہو گئی ہر ایک پھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا وہ پھر جس کا نام اس پھر میں لکھا ہوا تھا اسی کافر کے سر میں گولی کی طرح گلتا تھا لوہے کے خود کو توڑ کر نیچے سے گزرتا تھا ہاتھیوں کے پیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا وہ پھر کے کے لوگوں نے اٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک باقی رہے تھے ایک باسن بھرا ہوا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن بھرا ہوا نبی بی امیانی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بہن کے گھر میں تھا حکیم ابن جزام ایک اصحاب ہیں وہ کہتے ہیں میں نے وہ پھر دیکھے تھے سرخ تھے جسے سے چھوئے مسور سے بڑے جو کہ پھر نہ ہوتے تو میں اتنے جمع کر لیتا جو مسجد میں تمام ہو جاتا ایسے چھوٹے پھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری گئی فجاءهم لکصف جاءهم لکصف جلا گول پھر کر دیا خدا تعالیٰ نے ان ہاتھی والوں کو ان کافروں کی فوج کو تھوڑوں کے مارنے سے جیسے گھاس چباٹی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے کوئی جانور بین پھینس گھاس کو کھا نہیں جاپا نہیں ذرہ ذرہ کر دیتا ہے اس طرح سے خدا تعالیٰ کے غضب کے پھر نے ان کو چاڑھا نہایت نابود کر دیا یہ قصہ اصحاب میل کا بہت بڑی دلیل ہے کعبہ اللہ کی بزرگی کی خدا کے گھر کی بڑائی کی اور اس فوج کے مارے جانے اور حضرت محمد رسول اللہ کے تولد ہونے سے باون دن کا پچاس اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے بیچے حضرت نبیؐ کا تولد ہوئے یہ بھی حضرت رسول اللہ کے قدم کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے جس مکان میں حضرت نبیؐ صاحب کا تولد ہوا اس طرح سے مارے گئے اللہ تعالیٰ نے قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قصہ مشہور ہوا سب لوگوں نے جانا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب سے مکہ میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی سورہ لایلاف مکی ہے اس میں چار آیتیں متفرکہ بہتر حرف میں بعضہ قراءۃ ولے الم

میں اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دو دنوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف کے لام
 میں اور ما کول کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب کے
 مصحف میں دو دنوں سورتوں کے سچ فصل نہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے
 پر نہیں لکھی تھی دو دنوں کو ایک سورت کر کے لکھا تھا اور حضرت امیر المؤمنین عمر خطاب رضی
 اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دو دنوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیر و
 میں لکھا ہے کہ قریش مکہ کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں
 کے دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں
 جاتے تھے راہ میں چور ٹھک بہت تھے تصدیق پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط سے
 لاچار دو دنوں سفر کرتے تھے جو سفر نہ کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکہ میں ٹھکھیتی کرتے
 نہ تھے تصدیق پاتے رہ نہ سکتے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو دھنی والوں کی فوج کو اس طرح
 سے مارا اپنے گھر کو بچا یا تب سے قریش جہان جاتے وہ ان کے لوگ ان کی بہت تعظیم
 کرتے حرمت کرتے مکہ کی بڑائی بزرگی کے واسطے ان کی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک
 شہر کے آدمی قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر کے لوگ ہیں راہ میں کوئی
 چور ٹھک ان کے پاس نہ جاتا سب کوئی ان کا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کر کے لوٹ کر
 سے بہت فتنے لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرنے اپنے بتوں کی نذرین قربانیاں
 کرتے اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالیٰ نے یہ
 سورت بھی تو دے لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں اجمعی کو بھجیں اپنی ناشکری کے
 اوپر تعجب کریں اپنی بیخبری کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت
 خیر خوبی خدا تعالیٰ کی طرف سے جانیں اور بندگی بتوں کی نہ کریں خدا تعالیٰ کی بندگی
 کریں خدا تعالیٰ کو بھول نہ رہیں اس خداوند کی نعمت دینے والے کی خیر خوبی مانیں
 بڑائی دینے والے کا شکر بجالاویں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لا یلا ف قریش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ
 کے واسطے حرمت دہی سب لوگوں کے دلون میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کعبے کے مکے
 کے دشمن کو دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں میں اس گھر کی الفت بخشی اس گھر کی برکت سے
 بہت لوگوں کے دلون میں اس گھر کے رہنے والوں کی بھی الفت بخشی ایلانہم حاکم
 الشیاء والکصیف ملاپ ان قریش کا سفر میں ہی جاؤں کے دنوں میں اور گرمیوں کے
 دنوں میں شہروں کے لوگ ان سے الفت کرتے ہیں اس سبب اپنی تجارت سوداگری
 کر کے بہت مال متاع حاصل کر کے اپنے گھر آتے ہیں پھر ان کی یہ دولت جمعیت ان کے
 آپس میں اخلاص دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات
 ہے کہ ایسی نعمتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پاکر تہوں کو جو جن تہوں کی بندگی کریں اپنے
 صاحب کی نعمت دینے والے کی بندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول رہیں قلیعبدوا
 رب هذا البیت پھر یہ بات جو بوجہ میں تو چاہئے کہ جان سے تن سے دل سے بندگی
 کریں اس گھر کے خاوند کی مکے کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے ان کی بڑائی
 ہے الذی اطعمہم من جوع وہ صاحب وہ خاوند جس نے کھانا دیا اسباب کھانیکے
 دئے ان کو دونوں سفر کر نیکی سبب سے اور پیٹ بھر دیا ان کا ان کو بھوک سے بچا دیا
 وامنہم من خوف اور امن چین میں رکھا ان کو اس گھر کے سبب سے اس گھر کی بزرگی
 کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے ان کو چھوڑا دیا جس سے
 ان کے منافع یہ سب احسان کئے چاہئے کہ کفران نعمتوں کا اس کی نہ کریں ناشکر نہ ہو وین
 بہت پرستی چھوڑ دیوں حق تعالیٰ کی بندگی کریں ایمان لا وین مشرک نہ وین اور محمد
 رسول اللہ صبح کے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی اسکے تابعدار ہو وین اسکے اوپر ایمان
 لا وین دونوں جہان کی خوبی پا وین مومن مسلمان کو چاہئے جو اس سورت کی نصیحت

کو سمجھ کر حق تعالیٰ کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو بخشی ہیں اپنے
 اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجا لاو ایمان کو محکم کرے اس پاک پروردگار کی بندگی
 تن سے دل سے جان سے بجا لاو وہی خاوند ہے جو کھانا پینا دیتا ہے ہر طرح سے پورے
 کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا ہے بڑی بے انصافی ہے
 جو یہ نعمتیں اس خاوند کی لیون اور بندگی تا بعد اسی نفس کی شیطان کی طبیعت
 کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے رہیں اور سچے معبود کو خاوند کو بھول جاویں شکر
 ان نعمتوں کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اس پاک پروردگار کی بجا
 لاتے رہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کی دین کی ظاہر باطن کی خیر خوبی کے سبب
 حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم ہیں انکے کطفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اور ایمان دین
 قرآن کتاب علم عمل و ورخ سے نچھٹان بہت میں داخل ہوتا ہے حضرت محمد رسول اللہ
 کے صدقے سے اب لازم ہے انکے ہر طرح تا بعد ازیں ہر وہی انور رسول کے پیچھے اپنے سر
 استاد کی متابعت بجا لاویں ان کی دوستی رکھیں جس سے دنیا آخرت کی دولت پاویں
 سورہ ارایت الذی علی ہے امین چھے آیتیں ہمیں کلمہ ایک سو پچیس حرف میں آدھے
 سورہ میں کافرون کی حقیقت کا بیان ہے جیسے ابو جہل عاص بن وائل ولید اور اور
 کافر مشرک اور آدھی سورہ میں منافقون کا بیان ہے جیسے عبداللہ بن ابی اور اور
 منافق تفسیر میں مذکور ہے ابو جہل ملعون قیامت کے دن کو ماتا تھا اور مسلمانوں کے
 دین کو جھوٹھ جانتا تھا پیغمبر کے مال کو لے کر آپ تصرف کرتا اور ان کو مارتا دیکر تانا
 اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلا دیتے
 منع کرتا اللہ تعالیٰ نے اسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بد خوئی کے بیان

بسم اللہ

میں یہ سورت بھیجی

اٰرَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالْاٰیٰتِ دیکھتا تو نے اس بڑے کافر کو جانا تو نے اس بڑے

بدبخت آدمی کو جو دروغ جھوٹہ کہتا ہے دین کو جھوٹھا جانتا ہے روز قیامت کو اور
 جھٹلاتا ہے مسلمان کی دین کو ایسے سچے دین کو ابو جہل بے ایمان بے عقل نہیں مانتا
 خراکے دن کو فذلک الذی یدعی الیکم پھر ہم کافر بدبخت کی وہ بد خوئی ہے جو
 سختی سے ستم دور کرتا ہے یتیم کو جھڑکتا ہے اس کو مارتا ہے ولا یحییٰ علیٰ طعنا
 الیتیمین اور غریب نہیں دلاتا اپنے یار آشنا خویش فراتوں کو نہیں کہتا کسی کو
 فقیر و غریبوں سکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور
 کسی کو دینے کہتا ہے انما منع کرتا ہے اور ان کو دینے نہیں دیتا یہ بد خوئی ایسی
 بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی یہ خصلت کافروں کی ہوتی ہیں اس بات میں شاک
 ہی نصیحت ہے مسلمانوں کو جو بچہ بچہ بوجھیں کہ انہی میں سے بد بختی مسلمانوں کے پر گم نہیں مانو
 کو یہ خصلتیں نچا نہیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے ہی آدمی
 کو آخرت کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اس دن کو جھوٹھا جانتا ہے مگر جو
 کوئی جیسا کہ گیارہ آخرت میں ویسا پاؤ چکا غرض ایسا کام نہ کرنا چاہئے بلکہ یتیموں کے اوپر
 مہربانی کرنا فقیروں سکینوں کو کھانا کھلانا خبر لینا غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہئے
 جو اس سبب سے آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی اس کی غریبی فقیر ہی کے اوپر رحم کرے حدیث
 میں آیا ہے جو کوئی یتیم کے اوپر اتنے شفقت سے پھیرتا ہے جتنے اسکے سر میں بال ہیں
 ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اسکے عمل نامہ میں لکھے جاتے ہیں وہ اتنا ہی ثواب
 پاؤ چکا اور حدیث میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا
 ساٹھ برس ہوئے تھے اس کو سب کی کرتے ہوئے ایک دن ایک عورت خوبصورت
 کسی کام کے واسطے اسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اسکے پاس نہ تھا اس نے
 کو شہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اس سے نہ کرنے کی بات ہو گئی پھر اس کام کے پیچھے
 زاہد کو بہت ندامت ہوئی اپنے اس کام کے اوپر بہت ناخوش ہو اعلیٰ بن ہوا پھر

ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا غسل کر چکا تھا جو اسکے مرنے کا وقت آن پہنچا تا آنکہ
 کے اندر ہی جان نکلنے لگی اس وقت ایک فقیر آیا اس کو اسکے حال کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا
 خیرات مانگی اس زاہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ماتھے سے اشارت کی کہ چادر سے لیو
 اوھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا گیا ادھر وہ زاہد مر گیا اس کی روح کو فرشتوں نے لے کر
 اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا یا حکم ہوا اسکے عملوں کو نیکی بدی تو لے کر ترازو میں رکھیں
 تو لین ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا حرام کا عمل ایک طرف رکھا آخر حرام
 کا عمل بھاری پڑا ایک عمل اسکے آگے سبک ہو گئے اس وقت وہ شخص نما امید ہوا جانا کہ
 دوزخ میں پڑ گیا حکم ہوا جو وہ ایک غسل آخر وقت کا اس کا جو فقیر کو روٹی دی تھی ان عملوں
 کے ساتھ رکھ کر تو اتنی خیرات انکی اور سب کاموں کے ساتھ اس گناہ پر بھاری پڑی تھیں
 کا پلا اس کا بھاری ہو گیا مغضرت پائی بختا گیا بہشت کے داخل کر دیا حکم ہوا جانا چاہتے
 کہ روٹی دینے کا ثواب سکین کے کھانا کھلائیں کا فائدہ ایسا کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا
 کھلائیں کی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بخیلی کرتا ہے وہ بڑا بد بخت ہے اللہ میں مسلمان
 کا کام وہ نہیں کرتا ہے یہ آیتیں کا قراؤں کوئی خصلتوں کے بیان میں تھیں آگے مناسبتوں
 بیان ہے فوقیٰ پھر یہ بات ہے اس بات کو جانا چاہئے کہ وہیل ہے سختی ہے عذاب کی مخاری
 ہے خرابی ہے دوزخ کی آگ ہے **لِلصَّالِحِينَ الَّذِينَ هُمْ** ان نماز پڑھنے والوں کو وہ
 نماز پڑھنے والے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی قدر بخان کر اپنے پیدا کر نیوالے کیا اپنے والے کی
 عبادت کی خوبی نہ بوجھ کر آخرت کے عذاب ثواب دوزخ بہشت اللہ تعالیٰ کے
 وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھ کر عن صلاتہم ساھون اپنی نماز سے بھرپور بھولنے
 والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں
 رکوع سجدہ نہیں کرتے اور سورہ میں قرآن کی اچھی طرح شہر کر نہیں پڑھتے نماز کے
 ارکان کتابت شتاب تمام کر ڈالتے ہیں اپنے دکو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں

جانتے کسی بندگی کرتے ہیں اس کے آگے کھڑے ہوتے ہیں کسی واسطے سراپا نیا کرتے
 ہیں کسی کو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں بوجھتے نماز کی تعظیم کچھ نہیں کرتے اَلَّذِیْنَ
 هُمْ بِاٰوْنٍ دے لوگ ہیں کچھ واسطے ویل ہی عذاب کی سختی ہی جو ریا کرتے ہیں ۷
 لوگوں کے دکھانیکے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کی لالچ میں نماز پڑھتے ہیں خدا کے
 واسطے نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَیَمْنَعُوْنَ اَلْمَاعُوْنَ اور زکوٰۃ مال
 کی نہیں دیتے اور کچھ زمین جو آپس میں ایک کی دوسرے کے کام آوے دیگی بتیلا تو اتنا رجا
 پیالہ رکا بی سوئی ڈول کدالی آگ پانی تک منع کرتے ہیں نہیں دیتے یہ سب خصلتیں
 بری خصلتیں ہیں بے ایمانی نفاق کی ہیں منافقوں کو چاہئے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو
 چاہئے ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ناخوش ہے بیزار ہے فویل
 للمصلین سے لے کر آخر تک منافقوں کا احوال ہے اس میں اشارت ہے جو منافق
 کافر سے بدتر ہے دین میں آ کر بے دین ہوتا ہے فرعون کو ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ
 سے دغا بازی کرتا ہے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے مسلمان کہلاتا ہے او
 باطن میں مشرک منافق رہتا ہے اس واسطے حق تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے حق میں فویل
 فرمایا پڑے سخت عذاب میں گرنے کی ان لوگوں کے جزا دے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو

سے نفاق سے پناہ میں رکھے آمین آمین آمین

سورہ کوثر کی ہے اس میں تین آیتیں بارہ کلمے ہیں ایں حرف ہیں تفسیر و ن میں لکھا
 ہے کہ ایک دن حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ اللہ کی مسجد سے نماز پڑھ کر
 اپنے دولت خانے کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی
 حاص نام تھا اسکا وایل کا بیٹا لعنت خدا کی اسکے اوپر ان نے کچھ بات کہی کہ
 مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے انھوں نے اس سے
 پوچھا کہے ساتھ باتیں کرتا تھا ان نے بے ادبی سے کہا اسی ابتر سے بات کہتا تھا

ابتر عرب کی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نرہ ہے اور حضرت رسول اللہ کے ایک فرزند ظاہر نام بی بی خدیجہ سے ہوئے تھے انھوں نے اُن دنوں میں وفات پائی تھی اس کا فرکی بے ادبی کی خبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی مبارک دل حضرت کا عمگین ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تلی کے واسطے یہہہ سورت بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ حَقِیْقٌ سَمِیْ دیا تیرے تین یا محمدؐ بخشا تجھے کو بہت کچھ ہر ایک طرح کی خیر جو بی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب سے تیرے عملوں کے ثواب کی بہتایت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونوں جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت اور قرآن دیا تجھ کو قرآن میں ہر طرح کے فایدوں کی بہتایت ہے اور حوض کوثر بھی دیا تجھ کو حدیث میں آیات کوثر ایک نندی ہی بہشت کے اندر کنارے اس کے سونیکے ہیں موتی اور یاقوت آسمان جڑے ہیں ایک روایت میں ہے کنارے اس حوض کے زمرد کے ہیں فراخی لہذا و اور چوڑا و اس کا ایسا ہی جیسے صنعا سے عدن ملک صنعا اور عدن دو شہر ہیں اُن دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہی خاک اسکی مشک سے زیادہ تر خوشبو ہے اور پانی اسکا برف سے زیادہ تر سفید ہے سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر میٹھا مزیدار ہے اور اس کے ہر طرف کناروں کے اوپر سونیکے باسن پیالے آنچرے کوڑکے ہر طرح کے روپیکے سونے کے دھرے ہوئے ہیں تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے ہیں ہر ایک — مومن مسلمان کی تعداد اور ہر مومن قیامت کے دن جب

خلق کے اوپر بے نہایت پیاس ہو گئی ہے اختیار ہو پانی پانی کر نیکیے تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھ کر قیامت کے میدان میں حاضر کر گیا جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دینگے وہاں رکھ گیا جہاں کہیں تشریف لیجاوینگے وہ حوض بھی انکے ہمراہ جاوے گا جو من مسلمان اسکا پانی پیو گیا سیراب ہو جاوے گا پھر ٹھہری پیاسا نہ ہووے گا ہمیشہ خوشحالی میں رہے گا **فصل لک و آخر** پھر نماز پڑھے یا محمدؐ اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضامندی حاصل کرنے کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمدؐ مجھ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے خاوند کی طرف مشغول ہوں کافروں کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لائیں گے **ہو ان شاء اللہ** ہوا لا بتر تحقیق دشمن تمہارا برا کہنے والا تمہارا وہی ہے دم کٹا ہوا ابراہیمؑ کی خیر خوبی دو جہان کی کٹ گئی ہے اسکی اولاد نسل نیرنگی اور تمہاری اولاد ظاہر کی باطن کی تمہاری خیر خوبی بزرگی بڑائی عزت حریت تہنات تک ہمیشہ باقی رہے گی خدا تعالیٰ کی رحمت اور درود اور سلام حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بادلا باد چلا جاوے گا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آوے گا اس سورت میں نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدین کی دل کی عبادت ہے اور قربانی مال کی عبادت ہے اس میں اشارت ہے جو تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھ تمکو بخشا ہے بہت بہت نعمتیں بخشی ہیں ان نعمتوں کا شکراؤ اگر نا اسطرح ہے جو ہر طرح سے بندگی میں سے دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے واسطے رکھیں ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کچھ خاطر میں نہ لاؤ نا خوش مت ہو تمہاری دولت ہمیشہ رہنے والی ہے دشمنوں کی خیر خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت بڑائی کی طرف اشارت ہے ایسی بڑی نعمتیں جو

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بخشی ہیں ان نعمتوں کا بدلا شکر احسان کا کسی طرح صدا
 نہیں ہو سکتا اس واسطے نماز پڑھنے کو فرمایا اس ننگی میں اپنے نعمتوں کے شکر
 ادا کرنے کی راہ بتائی اس شکر کو قبول فرمایا مومن مسلمان کو چاہئے جو حضرت پیغمبر
 کی متابعت میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھ کر نماز کی بہت بڑی
 قدر بوجھے اور ادب سے اخلاص سے فرض واجب سنت نفلی نمازیں پڑھتا رہے اللہ
 تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کا ادا ہونا اس عمل میں بوجھے اسکے ثواب کی کچھ حد نہیں بسط
 عملوں میں اس عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید
 الصبحی کی نماز کے بعد مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث میں آیا ہے کہ بہ قربانی
 ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے ہر ایک مال کے بدلے میں جو قربانی میں ہے بکری کا
 اونٹ کے ایک نیکی عمل نامہ میں لکھی جاتی ہے اور حدیث میں آیا ہے حضرت رسول اللہ
 نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اٹھو اپنی قربانی کے ذبح کر نین حاضر ہو
 دیکھو پہلا قطرہ ہو کا جو قربانی سے نکلیگا اس قطرہ کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے
 جاویں گے اور کہو ان صلواتی و شکوہ حیای و عافی للہ رب العالمین پھر صحابوں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ ہم ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہاری اہل بیت ہی کا
 ہے یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا
 اس کو یہی ثواب ہے اور حدیث میں آیا ہے اگر کوئی آدمی مسلمان بکری یا گائے عید
 کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اس قربانی کے پوست میں چڑھیں سو مارو یا بھر کر
 صدقہ پوسے خیرات کیے بھڑکا تو اسے نیک ثواب کو نہیں پہنچتا اور حدیث میں آیا ہے
 جَعَلَا لَكَ فَاثِقًا عَلَى الصَّلَاةِ مَطَايَا لَمْ يَمُوتْ كَرُوْا نِيَّانِ يَوْمَ قَرَابَاتِنَا اَخِرَتِ
 مِّنْ بَلَصْرَاةٍ كَے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاوے گی آسانی سے تم بار آور جاوے
 اللہ تعالیٰ کی نعمتیں محمد رسول اللہ کے طفیل مومنوں مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں نہایت

ہیں کہانِ مکت کو سنی بیان کر سکتا ہے یہ بہت کچھ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ نے
حضرت رسول اللہ کے تئیں اپنے فضل و کرم سے اسکو بخشا ہے اور انکے طفیل ان کی
ہنگام نصیب ملا ہے اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ ملا جاوے گا

سورہ کافرون مکتی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں ننانوے حرف
میں روایت ہے ایک کافرون کی گروہ ابو جہل عاص و لید امیہ نے حضرت عباس
کی زبانی حضرت نبی صاحب کی خدمت میں یہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی ہوتو فی سے
اس طرح صلح کرنے لگے اور کہنے یا محمد ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی عبادت
کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کریں گے اور ایک روایت میں یہ ہے
جو یہ سب ملکر حضرت عباس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور انکو
کہا تم جا کر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو ہمارے بات قبول کریں یہ بات کہیں
جو یہ بہت ہمارے شفاعت خدا کے پاس کروا دینگے اور جو وہ ایک ہمارے معبودوں
کی بندگی کریں تو ہم ایک ہفتہ ان کے معبود کی بندگی کریں گے اور جو وہ ایک ہفتہ
ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینہ ان کے خدا کو پوجیں گے اور جو وہ ایک مہینے
مکت یہ کام کریں گے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہیں گے حضرت عباس نے
ان کے یہ پیغام پہنچایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چپکے ہو رہے
اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کہو یا محمد اسی گروہ کافرون کی لا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ بندگی
نہیں کی میں نے کبھی پچھلے وقتوں میں اور اب بھی بندگی نہیں کرتا ہوں اس چیز کی جس
چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنی ان تہوں کی بندگی جن کی تم کرتے ہو میں نہ کبھی آگے
کی ہے نہ اب کرتا ہوں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ اور نہ تم پوجنے والے ہو بندگی

کر نیوالے ہو آگے کو اس پاک پروردگار کے جسکے اب میں بندگی کرتا ہوں پوچھتا ہوں
 وَلَا اَنَا عَابِدٌ لِّمَا عِبَدُتُمْ اَنْتُمْ اَوْ رُبِّمْ اَوْ رُبِّنِمْ پوچھنے والا ہوں بندگی کر نیوالا ہوں کبھی آگے کو
 جسکو پوچھتا ہوں جس کی بندگی کی تم نے لینے اُن بتوں کو جو تم آگے سے پوچھتے آئے ہو
 میں کبھی ان کو پوچھنے والا نہیں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبَدُ اور نہ تم بندگی کر نیوالے
 ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی کرتا ہوں میں ہر حال میں اور ہر وقت میں
 لَكَ دِيْنُكَ وَدِيْنِيْ دِيْنُ تَحَارَا اور مجھ کو سنہارا ہے دین تمہارا دین میرا
 تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑ نیوالا نہیں
 تم کو تمہارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا خوارسی عذاب آگ و زرخ اور مجھ کو میرے
 دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا عزت دولت رحمت بہشت دیدار خدا تعالیٰ کا اس سورۃ
 کا حکم جب جہاد کرنے کو لڑائی کر نیکو کافرون کے ساتھ مومنوں کے تین فرمایا منسوخ ہوا
 اور یہ بات جو تمہارا دین تم کو ہمارا دین ہم کو موقوف ہوئی حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا
 جو ان کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاؤ میں اور نہیں تو ان کو مارو قتل کرو اور اس
 آیت میں مومن کو یہ فائدہ ہے جو ہر طرح اپنے دین ایمان کو پر قائم رہے مضبوط
 رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اس کا تابع نہ ہو وے
 اس سے یہی کہے تو اپنی راہ چلا جائے اپنی راہ میں جاتا ہوں مجھ کو تیرا راہ سے
 کچھ کام نہیں اور اس سورت میں یہ بات معلوم ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کبھی چیز کی بندگی نہیں کی
 تھی جیسے اور اصحاب سلمان ہونے پہلے نادانی سے بٹ پوچھتے تھے حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی میں رہے خدا تعالیٰ
 ہی کی عبادت کرتے رہے اور اس سبب اللہ تعالیٰ نے ان کافرون کے جواب میں فرمایا
 جو اُن سے کہو میں نے نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ

خدا نے تعالیٰ کی حمد کی کرنی ہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو
اور تمھارا دین اور یہہ خطاب ان کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی
مسلمان نہ ہوئے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اپنے رسول کے طفیل سے دین و ایمان میں
قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین ۵۵۵ سورۃ اذاجاء مدنی ہے اس میں تین
سہ تین انیس کلمہ ستانوے حرف ہیں یہہ سورت ۵۵ کلمہ کے فتح کے پیچھے
نازل ہوئی جب دین مسلمان کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج اس
دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گزاری کو ارشاد فرمایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

وَالْفَتْحِ جَسُوتِ اُمِّي يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ دِيْنِي مَدْدِ كَرْنِي خُدَا كِي اور فتح ملے کی اور لوگوں کی
فتح و آیت النَّاسِ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور دیکھا تو نے آدمیوں کو
داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمان بن کر وہ گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فتح
بجائے بہت بہت اس مدد اور فتح کی شکر گزاری میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہو یا محمد
پاک جانو اللہ کو جھوٹھہ کہنے سے جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدا تعالیٰ کو
سب عیبوں سے نقصانوں سے شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے کا
جو ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا دینے والا ہے ظاہر باطن کی فتح کشائش بخشنے والا ہے
تم کو اور تمھاری امت کو حمد کرو ثنا صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے
سچ کر نیکیے اوپر اس آیت میں اشارت ہے جو مومن کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح
کے ساتھ حمد بھی ملاوین سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہہ بات
جانین یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیاز ہے سب طرح کی مخلوق
حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا کرنا نہ بنانا اسکی
خدا کی ہر ایک ذرہ نقصان نہوتا اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود

کر دیوے تو اسکی یاد شاہی میں کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہی۔ پاک
 ہے پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں جو اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی
 کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ کرم کے سبب سب خلق کو پیدا کیا اتنے سبک یا نئے
 والا ہے روزی سینے والا ہے سبکی چھان لایا لایا بندوں کی جانوں کو نیا لایا، دنیا آخرت کے کام
 بندوں کے آپ کر دینے والا ہے اپنے دین کو آپ قائم کر نیا والا ہے محکم کر نیا والا
 حمد اور تعریفیں اچھی اس خاوند ہی کو لایق ہیں اور سیکولائی نہیں اور جسکو وہ خاوند
 ایسی تعریف کے لایق کر دیکھتے ہیں اپنے محبوب محمد رسول اللہ کو لایق کر دیا اور ان کی
 امت کے مقبول لوگوں کو کر دیا ہے یہ بھی اسی خاوند کا فضل ہی کرم ہی واستغفر
 اللہ کان تو ابکا اور معافی مانگو یا محمد خدا تعالیٰ سے اپنے امت کے گناہوں کی
 اور بخشش چاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار توبہ کا قبول کر نیا والا ہے جو کوئی
 بخشش بختائش چاہے اسکے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور اس آیت میں اشارت
 ہے جو اس فتح کے ہونے میں اور فتحیں ہو ونگی کسی یار اصحاب کسی مومن مسلمان کے
 دل میں یہ خطرہ آجاوے جو یہ فتح کافروں کے اوپر مشرکوں کے اوپر ہمارے
 محنت سے ہماری تدبیروں سے ہوئی ہے تو چاہئے اس پر توبہ کرے استغفار کرے اور
 اس طرح جو کسی مومن کا دل ایمان کے نور سے معمور ہو جاوے بر خطرے جا رہیں
 نفس اور شیطان کے اوپر فتح پاوے تو چاہئے کہ یہ بچائے کہ میری محنت سے ریاضت سے
 ہوئی جو ایسا خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدا
 کی ہے بغیر اسکی مدد مہربانی کے کچھ نہیں ہو تا خبر میں آیا ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے تھے خدا تعالیٰ سے بختائش چاہتے
 تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور بی بی عائشہ
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت کے نازل ہونے کے چھ نہ دیکھا میں نے پیغمبر کو جو نماز پڑھتی

اور اس کے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس آیت میں سب مومنوں کو ارشاد ہے یوں سمجھیں بوجھیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا حکم ہوا تو اور کوئی امت کے آدمیوں میں دوسرا کون ہے جو آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب مومنوں کو کیسی ہی ولایت کے ذریعہ پہنچیں کیسی ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت میں حاضر رہیں چاہئے آپ کو قصور و اذی بوجھتے رہیں گناہگار جانتے رہیں ہیشہ توبہ اور استغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشا مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ تعالیٰ کے اوپر بندگی کا شکر کا ذکر فکر کا ثابت نہ کریں ہیشہ اس پاک پروردگار کا حق فضل و کرم کا احسان کا ہر طرح کی نعمتوں کا جان مال میں بوجھتے رہیں اپنے تئیں قصیر ہر طرح سے سمجھ کر گناہوں کی معافی مانگتی رہیں اس لئے میں فضل و کرم کے امیدوار رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے جو یہ مسلمان کا دین اللہ کا دین ہے اس دین کو دین اللہ فرمایا اور یقین جانا چاہئے کہ جو ان مقبول دین ہے وہ یہی دین ہے اور دین اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمان کی کہ دین میں ردہ مسلمان کا کام کرے گا اسی کو قبولیت خدا تعالیٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدون کو آپ سے آپ اس دین کا صاحب پہنچا دیوے گا اور جو کوئی اور دین کا کام کرے گا کیسا ہی ہو جائے خواہ پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اڑے آخر کو وہ بیگانے کی نعمت تھی اپنے نام مقبول ہی رہے گا اور اس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی اور ان کے طفیل سے تمام امت کو بخشی اس نعمت کی شکر گزار ہی سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی شکر گزار ہی میں جو کچھ قصیر ہو جاوے اس واسطے استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب کو لازم ہے جو اپنے دین ایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں شکر کا حق ادا کرنے میں آپ کو قصور وار بوجھتے رہیں ہیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں

آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت اترنے میں یہی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ سورت اتر رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے تین خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا اور وفات کا چاہے دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اُس بندے نے وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پہنچاوے حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسکا سبب کو سمجھے جو حضرت اپنی بات فرماتے ہیں یہ سمجھ کر ان کی جدائی یاد کر کے روئے پھر دو برس کے پیچھے حضرت پیغمبر نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا ان دنوں میں یہ آیت نازل ہوئی ایووا حکمت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ومرضیت لکم الاسلام دینا اس آیت کے اترنے میں اور وفات میں حضرت کی اتنی دن کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اتری یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اس آیت سے اور وفات سے تیس دن کا فرق تھا پھر اُسکے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی واقفوا بما تدعون فیہ الی اللہ تعالیٰ کرو یہ ہیر گاری کرو اس دن کی واسطے جو رجوع کرو گے اس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور قیامت کے دن کا کام جس دن میں خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے دنیا میں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآن مجید کی۔ اس کے پیچھے کوئی آیت نہیں اتری اکتیس دن کے پیچھے ایک روایت میں ساٹھ دن کے پیچھے ربیع الاول کے چھ مہینے میں بارہویں تاریخ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دنوں جہان کے مقصود کو پہنچنے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سو دھلے ہوئے اس میں پانچ آیتیں ہیں کلمہ اکاسی حرف ہن خبر میں آیا ہے پہلے دنوں میں حضرت نے کچھ حکم احکام پیغمبری اور ایمان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچائے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقرین یعنی خبر و قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خویش قراتوں کو جو بہت ہیں راہ ہدایت کی پہنچاؤ اور اپنی

پیغمبر کی بات ظاہر کرو اس حکم کے آئیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک دن
 باہر نکلے پہاڑ کے اوپر جس کا صف نام ہے تشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویشت بھائیوں بنوں
 کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے پوچھا تم کو کس واسطے بلایا ہے تم نے حضرت نبی صاحب نے
 فرمایا تم میرے تین بیٹے جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر یقین رکھتے ہو بھون نے کہا
 ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹہ بات ہم کو معلوم نہیں ہوئی پھر فرمایا جو میں
 تم کو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے آتا ہے فلاں وقت آوے گا
 لوٹے گا اس بات کو میری سچ جانو بھون نے کہا مقرر تم کو راستہ کو سچا جانے لگے پھر
 حضرت نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہی جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج
 دشمن کی آگے دیکھی اسکے قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے ان نے یہ بات معلوم
 کر کے شتاب کر اپنی قوم کو خبر دی جو دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا
 ٹھکانا پکڑو آپ کو بچاؤ سبھا لو اس طرح سے میں تم کو آخرت کے حال کی سختی کی خبر
 دیتا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمان کا دین اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ
 کے حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاوے گا اچھا کام کرے گا نجات پاوے گا اور جو کوئی بہت
 کونہ سینے گا دوزخ کے عذاب میں پڑے گا پھر اس طرح کی باتیں فرما کر ہر ایک آدمی
 سے اپنے اہل بیت میں خطاب کیا اسی فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اسی صفیہؓ عبدالمطلبؐ کی بیٹی
 محمدؐ کی بیٹی اسی عبدالمطلبؐ کی اولاد اسی بنی ہاشم اسی فلاں نے میں مالک نہیں اللہ تعالیٰ
 کے حکم میں کسی چیز کا جو ایسے حال کے اوپر رہو گے تم کو خدا کے عذاب سے دوزخ سے
 چھڑانہ سکونگا اس بات کے اوپر بھروسہ رکھو جو تم میرے خویشت قرابتی ہو میرے
 نزدیک ہو پھر تم اس شرک اور کفر میں رہو اور میں تم کو عذاب سے چھڑا سکون مجھ کو
 یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمان کے کام کرو حضرت نبی صاحب نے جب
 اس طرح کی باتیں کہیں ہدایت فرمائی جس کسی کو سعادت مند فی نصیب تھی خوش ہوا ایمان

لایا مسلمان ہوا راہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت بنی صاحبؓ کا چچا تھا مشرک تھا یہ باتیں سنکر بہت ناخوش ہوا اور کہا یا محمدؐ تو نے ہم کو اسی بات کے واسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تعجب لگ ہلاکی ہووے تجھ کو ایسی بے ادبی کی باتیں کہہ کر اٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے تب یہ سورت نازل ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ ہلاک ہووین ٹوٹیں جاتے رہیں دو لون ٹٹھ ابو لہب کے دنیا آخرت اسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابو لہب وَتَبَّتْ اور ٹوٹ گیا ہلاک ہوا ابو لہب دنیا آخرت کی خوبی اسکی جاتی رہی بے ادبی کر نیکی سبب رسولؐ کی خدمت میں روایت ہے جب یہ سورت اللہ تعالیٰ نے بھیجی ابو لہب کو خبر ہوئی غصے ہو کر ایک پتھر ٹٹھ مین لے کر حضرت کی طرف قصد کیا حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین ابو بکرؓ مین بیٹھے تھے حضرت ابو بکرؓ نے اسکو اسحال میں دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہؐ وہ ملعون غصے سے آتا ہے حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا پرواہ نہین وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر پوچھا تیرا یہاں کیا ہے مجھ کو خبر پہنچی ہے جو وہ میری ہجو کرتا ہے بڑا کہتا ہے حضرت ابو بکرؓ نے کہا حضرت رسولؐ نے تیری ہجو نہین کی خدائے تعالیٰ تیری براہی کی حقیقت بیان کی ہے اُن نے کہا جو میں اسکو یا تا تو منہ میں پتھر مارتا یہہ بات کہہ کر پھر گیا حضرت پیغمبرؐ کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا رہا آخر کو ہلاک ہوا اور جہنم میں پڑا اودا کے بیٹے کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبرؐ صاحب کا داماد تھا بی بی رقیہؓ حضرت کی بیٹی اسکے نکاح میں تھیں جب تبت ید نازل ہوئی ابو لہب بہت دشمنی سے اپنے بیٹے سے کہا میری خوشی چاہتا ہے تو رقیہ کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اور بے ادبیان کہین حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد بخت کو بہت آزر دہ ہو کر بد دعا کی فرمایا اُنہی اسکے اوپر اپنے کنوٹوں سے ایک کتا موکل کر اس بد دعا کے سبب

ایک دن راہ میں مسافرت میں ایک شیر نے اسکو پکڑ کر مار ڈالا کھا گیا مَا آغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ
 وَمَا كَسَبَ دُونَهُ کیا دفع کیا اس دنیا آخرت کی خواری خرابی کو دوزخ کے خذاب کو
 اس ابولہب سے اسکے مال نے اور اس چیز نے جو کب کیا لینے اسکا مال اولاد اسکے اور
 کچھ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اسکے بیٹوں نے اسکو کچھ فائدہ نہ دیا کسی چیز نے
 اسکو دوزخ کے خدا سے نہ چھڑایا سَبَّحْتَ مَا أَذَاتَ لَهَبٍ شَبَابٍ دَاخِلٌ هُوَ فِي
 دُوزُخٍ كِيَاكِيں شعلہ مارنیوالی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکی رہی کبھی بجھنے کی نہیں
 وَأَمْرَاتُهُ اور داخل ہو گئی ابولہب کے ساتھ اس جلتی دوزخ کی آگ میں جو رو اسکی
 ام جہیں حَمَلَتْهُ اَلْطَّبَّ اُٹھانیوالی لکڑیوں کی فنی چیدھا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ گردن میں
 اسکی رسی ہی خرما کے درخت کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کی طرف اشارت ہے
 ایک یہ بات ہے جو اس آیت میں ابولہب کی اور اسکی جو رو کی خست بخیلی کم ہمتی کم بخیلی کا
 بیان ہے مال دولت اسکے پاس بہت تھی اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی
 لکڑیاں جلانی جنگل سے توڑ کر خرما کے درخت کے پوست کی رسی سے پشتار باندھ کر
 مٹھکے اوپر دھر کر لاتی تھی ابولہب کا مال کچھ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اسکی جو رو دونوں
 اس خواری میں آئے اور آخرت میں مالکے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کجی کے اوپر خدا
 کا غضب پڑتا ہے اسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے
 اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام جہلی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے میں
 رہتی تھی اور حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے یاروں کے ساتھ بہت بُری دشمنی رکھتی
 تھی رسی گلے میں ڈال کر باہر جنگل میں جاتی اور وہاں سے کانٹے ببول کے توڑ کر لے جھا
 باندھ کر لاتی اور حضرت جو کبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں ال
 دیتی تھی بہت اصحاب یا حضرت کے ننگے پاؤں رہتے تھے حضرت کے مبارک قدموں
 میں اور یاروں کے پاؤں میں کانٹے لگتے چھتے درد پہنچتا اللہ تعالیٰ نے اسکو سزا

حال سے مارا یکدن بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اس بوجھ کو پتھر کے اوپر رکھ آپ اس پتھر کے اوپر آرام کر نیکے واسطے لیٹی وہ بوجھ اس کی طرف سرکا دی گئے میں رسی پڑی رہی سو گئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گر گیا وہ رسی اسکے گئے میں بند ہو گئی گلا گھٹ کر ٹرپ ٹرپ مر گئی اس طرح دوزخ میں چلی گئی اور میری بات یہ ہے اس بد بخت عورت کا یہ بڑا کام تھا سخن جہی کرتی تھی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ میں لے جاتی تھی ادھر کی ادھر لگاتی لوگوں کے درمیان دشمنی ڈال دیتی لڑائی کروائی مسلمانوں کی باتیں لئے پھرتی یہ بہت بری خصلت ہے جس میں یہ خصلت ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آگ جلا نیکے واسطے لکڑیاں ڈھونڈھ لکڑیاں آگ میں ڈالتا جاوے آگ بھڑکا تا جاوے اسی طرح سے مرد و سخن چین عورتیں ہوتا ہیں باتیں ادھر ادھر کی لے جا کر دشمنی کی آگ آپس میں جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ لگاتی ہیں اس واسطے یہ اس بد بخت عورت کو حالت الحطب لکڑیاں ڈھونڈھنے والی ایسی باتیں کہیں فرمایا اور جو تھی یہ بات ہے اس بد بخت کو انکاموں کے سبب ان باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں بہاڑ برابر بوجھ باندھ کر عذاب کے فرستے اسکی گردن پر بیٹھ پر رکھ کر دوزخ کی آگ میں دھکیل دینگے اور دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اسکے حلق میں ڈال کر بھیجے گی راہ سے نکال کر اسکے گئے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کے کھینچے اس طرح ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اسکا گھار سی سے گھونٹ گھونٹ کر عذاب کریں گے مومنوں مسلمانوں کو چاہئے ایسی بری خصلتوں سے جو کسی میں ہو وہیں توبہ کریں کسی مسلمان کو آزار نہ دیں غیبت سخن جہی چغوری نہ کریں جھوٹے تہمت کسی پر نہ دیں اور جو بری خصلتیں بد خصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانوں کے اچھے کام اچھی باتیں اچھی نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار نہ ہوں

بہت میں پچھین خوبیان پاوین آرام پاوین آمین آمین آمین
 سورہ قل ہو اللہ کی ہی امین چار آیتیں پندرہ کلمے سٹائیں حرف ہین تفسیر
 میں لکھا ہے کہ بعض آدمی حضرت موسیٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ
 وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسمؐ تو ہمارے آگے اپنے خدا کی
 صفت اگر تعریف کریم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا کے اوپر ایمان لاوین ہم نے تیرے
 میں خدا کی صفت دیکھی ہے ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا بیٹیا ہے
 کا ہیکا ہے کس چیز کا بنا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اسنے کس کی میراث
 پائی ہے پھر اس سے کس میراث پہنچی اس بات کے جواب میں یہہ سورت نازل ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل هو اللہ احد کہو یا محمدؐ ان لوگوں کے جواب میں جو خدا بتائی کی صفت پوچھتے
 وہ خدا ایک ہی اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اسکا سا جی نہیں
 کوئی اسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی
 صفت ہے اللہ الصمد اللہ تعالیٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بند کا کھجی کا محتاج
 نہیں کھانے کی پینے کی اسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ اسکے محتاج ہیں ہم
 اور فہم سب کی اسکی معرفت اسکی پہچاننے میں عاجز ہیں عقل اسکی ذات اور صفات
 کے کمالوں کو خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی بعد خوبیان ہیں اسکی ذات میں بے نہایت
 کمال ہیں اسکی صفتوں میں جتنا اسنے آپ کو بتایا ہے اتنا ہی عقولوں نے پایا ہے
 کم بخت ہیں جنہا اسنے کسی کو کوئی اسکا بیٹا نہیں نہ عزیز علیہ السلام جیسے یہود نادانی
 سے کہتے ہیں نہ عیسائی جیسے نصارا کہتے ہیں وکم یؤمنون اور نہیں جانا گیا کسی سے وہ پا
 پروردگار کس کا بیٹا نہیں کسی نے اسکو جانا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ سے نہ اسکا
 کوئی مابا پ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جو روہی نہ فرزند ہے سب کوئی اسکی پیدا ہوئے

بنائے ہوئے بندے ہیں اور جو کوئی ماباپ جو را اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں بنائی
 کے لایق نہیں اور خدا تعالیٰ سب طرح کے صیون سے نقصانوں سے پاک ہے و لکن کہ
 کھوا احد اور نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا ہے بے مانند ہے ایسا ہے یا
 ویسا ہے یہاں ہے و مان نہیں ایسی بات کو کسی ذات اور صفات میں راہ نہیں جو جس سے
 جو رو سے جفت سے پاک ہے اس پاک خاوند کی برابر کسی طرح کچھ کو سزاوار نہیں
 اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور کسی سب طرح
 کی صفات کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے وہ
 پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اس میں چاہئیں علم حیات
 قدرت سمیع بصیر کلام رحم کرم اور سب صفات اور سب خوبیاں اس بے نیاز کو لازم
 ہیں جو ایک صفت کمال کی ہو وہ تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا جائے اور سب طرح
 صیون سے پاک چاہئے جو ایک بھی عیب ہووے کسی طرح کا تو بے نیاز نہ کہا جائے صمد کا نام
 فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان درکار ہے بہت
 کچھ باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورہ اخلاص کے پڑھنے میں
 تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن
 کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس بات کا ایک بھید یہ ہے پڑھے بزرگ لوگوں نے
 دین کے فرمایا ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں و سب بھید میں
 قسم ہیں ایک قسم بیان ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا توحید کا ثناء صفت کا دوسری قسم
 شریعت کے حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں
 تیسری قسم بیان ہے آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات
 ہے ان تین قسموں میں ایک قسم کی بات ثناء و صفت توحید تزیہ معرفت پروردگار
 کی وہ اس سورت میں تمام ہے اس واسطے قرآن مجید کے تیسرے حصے کے برابر ہے اس کے

پڑھنے کی بڑی بڑی اور بہت تفصیلت ہے احدیث میں بہت تفصیلتیں اس سورت کی فرمائی ہیں فرمایا ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے ایک دس بار کے پڑھنے میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والے کی واسطے تیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سورت کو کہتین مومنوں کے نصیب کرے آمین آمین آمین — سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی میں سورہ فلق میں پانچ آیتیں تیس کلمے ہر حرف میں تفسیر وں میں بیان ہے کہ ایک یہود کا تھا لعید اعصم کا بیٹا اس لعید کی دو بیٹیاں تھیں بڑی ساحرہ جادوگر تھیں ان بھائیوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے اوپر ہوتا تو شتاب مرجاتا حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر پیاری کا اثر ہوا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے جہینے حضرت پیغمبر صاحب اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں اس طرح ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اس طرح ہوئے جو اکثر لینے رہتے اٹھنے کی طاقت کم ہو گئی ایک دن حضرت فرماتے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا کہ جبریلؑ اور ایک فرشتہ جو اس فرشتے کو میں نے کبھی دیکھا نہیں تھا آئے جبریلؑ میرے دہنے سر ہانے کی طرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ بائیں کو بیٹھا اس فرشتے نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے تینوں جبریلؑ نے کہا جادو کیا ہے کسی نے پھر اس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا ہے جبریلؑ نے کہا لعید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا ہے کس طرح کیا ہے کس جگہ رکھا ہے جبریلؑ نے کہا حضرت کی لنگھی کرتے ہوئے دندائے میں اسکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت بناٹی ہے کمان کے چلنے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گریہیں دین میں پھر ایک خرے کی لکڑی میں رکھ کر فلاں نے کوٹے میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہئے جو اثر جاتا رہے جبریلؑ نے کہا کوئی آدمی دانا جاو اس کو بے سے وہ نکال

لاوے دے گر بہن کھلین تب چٹکے ہو وین یہ بات کہ دو نوں فرشتے غایب ہو گئے
 حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنیں حضرت امیر المومنین علی رضی
 اللہ عنہ کو بلا فرمایا اسجگہ کو لے گئے وہ سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین حکم کے موافق
 جا کر وہ سب جنس نکال لائے حضرت جبریلؑ نے جس طرح کہا تھا اسی طرح پایا پھر وہ
 گر بہن لوگوں نے بہت چانا کھولیں نہ کھلین جبریلؑ اس وقت یہ دو نوں صورتیں لائے
 اللہ تعالیٰ نے اس جادو کے دور ہو نیکی واسطے یہ دو نوں صورتیں بھیجن دو نوں
 سورتوں کی گیارہ آیتیں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت پڑھتے تھے
 ہر ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگائے آپؐ کھل جاتی تھی گیا
 آیتوں کے پڑھنے میں گیارہ گرہیں کھل گئیں اس وقت حضرت پیغمبر صاحبؐ کا تمام آزار
 جاتا رہا اس طرح معلوم ہوا جس طرح کوئی بندہ میں زنجیر نہیں بندھا ہوا تھا چھٹ گیا
 ان سورتوں کی ہر کت سے رہا نہیں بھاگ گئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہو یا محمدؐ پناہ پکڑتا ہوں میں خلق کے پروردگار کی جسے رب
 اندھیا رسی سے صحیح کی سفیدی نکالی اندھیا رسی سے اجالا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا
 بندہ ہی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہے تخم سے دانے نکالتا ہے تخم میں دانے بندہ میں
 پھر زمین میں پڑتے ہیں بندہ پڑتے ہیں درختوں کو نکالتا ہے حکم سے ہر بند کا کھولنے والا
 ہے کھیتیاں پیدا کرتا ہے اگر مٹی پر سنا ہوتا ہے بادل سے باران کھولتا ہے حیوان کی
 خلقت آدمیوں کی پیدائش اول کہیں بندہ تھی کھول دی پھر ہر آدمی ایک وقت اپنے باپ کی
 پیٹھ میں بندہ ہی وہاں سے کھول کر سر کی ما کے پیٹ میں پہنچاتا ہے پھر پیٹ میں بھی بندہ
 ہی ایک درجے سے اور درجے میں لا کر باہر دنیا میں نکالتا ہے اس فیصد سے چھٹا ہوا
 پھر روکا پن کی قید میں رہتا ہے کچھ کام نہیں کر سکتا وہی خاوند قوت بخشا ہی زور

بخشا ہے جو انی کے درجے میں پہنچا تا ہے سب کام کے لائق کر دیتا ہے پھر اس حال میں
 بھی بہت بہت قید و ن میں بند ہوتا ہے دنیا کے کئی حلقوں کی قید میں کھانے پینے
 کی ہر چیز کی حاجت میں بند پڑتا ہے پھر ان بندوں کو بھی وہ خاوند کھول دیتا ہے سب کا
 کام کر دیتا ہے روزی رزق کی راہ بنا دیتا ہے ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہے پھر
 بھی قید و ن میں بند ہے جہاں کے نادانی کے کوٹے میں پڑا ہوا ہے اپنے پیدا کر نیوالے
 روزی دینے والے کو نہیں پہچانتا ہے اسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اسکی بندگی نہیں کرتا
 اس راہ کے بنا نیوالے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں مادی ہیں سر ہیں
 مرشد ہیں انکو نہیں پہچان سکتا اسکے اوپر ایمان نہیں لاسکتا مرئیے پیچھے کی بات سے
 غافل ہے آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہاں کا کیا بُرا ہی کیا اچھا کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے
 بُرے بھلے کو سمجھتا ہے دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس
 کی خوشی اٹھ لگے وہی کام کرنا رہتا ہے یہ قید ایسی بری قید ہے جو اس سے دنیا میں
 نہ نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خوار ہی میں بند پڑا رہے ایسا گہرا کو ان ہے جواب اس ننگا کافی
 میں اس کوٹے سے باہر نہ آوے تو خوار ہو ہمیشہ ڈوبتا ہے چلا جاوے پھر وہ ایسا
 خاوند ہے جو اس نے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بنا دی پیغمبروں کو بھیجا کتاب میں
 بھیجیں قرآن بھیجا اسطر سے لاکھوں کڑوں کی بندیں کھول دیں سب قیدوں سے
 انھیں چھڑا دیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچا دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا
 اور مسلمان کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمان کی کے کاموں کو بہت بُرا کام بنانا لگیا اُس بھاری
 قید میں اس بھلا کے گھر کے کوٹے میں پڑا رہ گیا خراب ہوتا چلا جاوے گا یہی ایک بھیدی ع
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فلق ایک کوٹے کا نام ہے دوزخ میں جب
 اس کوٹے کا منہ کبھی کھلتا ہے تو اُسکے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد کر رہے لگتے
 ہیں آگ کی گرمی بہت بُرھ جاتی ہے فرمایا اُس کوٹے میں کئی قسم کے آدمیوں کی جگہ ہے

ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے اور وسے لوگ جو
 یتیموں کے مال لیکر اسمیں حیانت کرتے ہیں اُن کو محروم کرتے ہیں اور وہ لوگ جو حاکموں سے
 بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے ہیں جیسے مسجد بنانا بل
 کو ان سے اور خیر خیرات پھر ان کا مومن نہ لگا کر آپ غضب تصرف کرتے ہیں کھا جاتے
 ہیں اور وہ لوگ جو حاکموں سے سرداروں کو گون کی چٹلیاں کھاتے ہیں بات منگاتے ہیں
 بندھواتے ہیں لٹواتے ہیں اُن لوگوں کا نام عریق ہے عریق فی النار یعنی ایسے لوگ
 جو کسی کا حال حاکموں کو بتا دیتے ہیں دوزخ میں جا دیں گے اور وہ لوگ جو امر و نہی کے
 ساتھ لواطت کرتے ہیں بُرا کام کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایسا کام کر دیتے ہیں ان سب
 لوگوں کی اس عذاب کے کوئے میں جگہ ہوگی عذاب کھینچتے رہیں گے ایسی ہی طرح کے
 قیدون اور بندون میں آدمی گرفتار ہوتے ہیں بندہ پر نہیں ایسے محکم قیدون سے نادانی
 کی طبیعت کی عادت کی وہی پروڑگار نکال دینے والا ہی اُن قیدون کا کھول دینے والا ہے
 ایسے قادر مہربان خاوند کی پناہ لیتا ہوں میں تیرا خلق بدی سے بُرائی سے اُس
 چیز کی جو پیدا کیا ہے اُس نے پناہ مانگتا ہوں اُن چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دکھا
 دینے والے ضرر پہنچا نیوالے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیڑ یا سانپ بچھو اور
 سب بلائیں وہیں شے غاصی اِذَا وَقَب اور بدی بُرائی سے اندھیرا رات کی جھوٹ
 در آتی ہے عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیرا اُس کا سب چیز کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں
 اسی وقت نکلتی ہیں چر جن بھوت باگھ بھیڑ یا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیرا میں
 رات کے ظاہر ہوتی ہیں اپنا کام کرتی ہیں اسی طرح جہاں گہن جس دلیں علم کا نور اُن
 کا نور نہیں اور وہ نور جس نور سے سوجھ پڑتی ہیں نہیں بلکہ جہل کا نادانی کا بے ایمانی
 کا اندھیرا اسدیل میں چھار ہا ہے ایسے ہی دلون میں ایمان اور اسلامی کے کام سستی
 اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور بُری خوں میں جھلتی ہیں گھبرائی ہیں شیطان چھوٹا

لیطرح آن کر جو کچھ پھوڑا بہت ایمان اور مسلمان کا خزانہ ہے چرا لیتا ہے ہزار ہزار
مکر فریب پیچیدے کر لوثتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑی خطرہ کے سانپ بکریاؤں
کے بچہ بچہ نکل نکلا آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں اب دنیا میں لاکھوں کڑوروں آدمیوں کو
کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں بدرد دکھ خرابی اوپر آوے گی ظاہر ہو جاوے گی
ایسی بلاؤں سے ان اندھیاریوں کی پناہ مانگتا ہوں وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ
اور پناہ مانگتا ہوں اس خاوند کی جو کھولنے والا ہے بدی برائی ضرر کو ان غور توں کی
جو سحر کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گرہوں میں وَمِن
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی ضرر سے حسد
کر نیوالے جادو کر نیوالے کی جو وقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا
چاہے اس سورت میں اول ہر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کے بدیوں کو خاص
کیا ایک اندھیاری رات کی بدی بہت بڑی شر ہے اسکی اندھیاری کی کچھ حقیقت معلوم
ہوئی بیان میں آئی کیسی طرح کا اندھیارا ہو کہ ہر طرح بڑا ہے شر ہے دوسری شرارت
جادوگری کی یہہ شرارت بھی بہت بڑی ہے ایمان اور جادوگری آپس میں جمع نہیں ہوتے
بغیر بے ایمانی کے جادو نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاوے اس بات کے اوپر لات مارے
خاک ڈالے اور تیسری بدی حسد کی یہہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہہ
بلا سب سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث میں فرمایا ہے
الحسد یا کل الحسنات کما تاكل النار الحطب یعنی حسد کرنا جس کسی میں ہوتا ہے
وہ اسکو خوار کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہو تو اسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو
اس طرح سے کھا جاتا ہے دور کرتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے نیست نابود کر دیتی
ہے جس کسی میں حسد ہوتا ہے اسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی ہے قیامت
میں خالی ہاتھ جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پشیمانی حضرت ابن عباس رضی اللہ

کہتے ہیں جسے کفر کی ایج ہی کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد تھا
شیطان نے حضرت آدمؑ کے اوپر تکبر کی حد بھی کیا کافر ہو گیا کئی لاکھ برس کی جنگ
اسکی خاک میں مل گئی جاتی رہی مردود ہو گیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا
حد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونوں بھائی تھے حضرت آدمؑ کے بیٹے
قابیل نے حسد کر کے ہابیل کو مار ڈالا کافر ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسکا ایمان گناہ کے سبب
دور کر دیا مردود کر دیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہئے کہ ان سب شر و
بدیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے قائم رہنے کی
فکر کرے تین ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ پاک خواہ و مذکور
اپنی پناہ میں رکھے

مدنی ہی بعضے کہتے ہیں مکی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں کلمے اچھے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہو یا محمدؐ اور جو لوگ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں
سب کو خطاب ہے ہر ایک مومن مسلمان کو چاہئے کہ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے
پالنے والے کی مثل اللہ الناس آدمیوں کے پادشاہ کی اللہ الناس آدمیوں کے معبود
کی جسکی بندگی سب کو لایق ہے وہی معبود برحق ہے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ بدی سے
شرارت سے وسوسے سے خطرے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے
الَّذِي يُوسِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ وہ خطرہ دیتا ہے وسوسے ڈالتا ہے آدمیوں کے
سینوں میں اَوْ يَنْفِخُ فِي النُّفُسِ جنوں میں اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان و نون گروہ میں شیطان میں خطرہ میں
دھکتے ہیں بے پروا کرتے ہیں مومنوں کو بھگاتے ہیں بری باتوں میں بجز انہیں اللہ خدا کی یاد بندگی سے غافل
کرتے ہیں نہ انکی باتوں میں لگا کر آخر کے کاموں کو بھٹاتا ہے ان کے پاس ہے پاک و دگاری جو سب کا بادشاہ ہے جو برحق
پناہ مانگتا ہے وہی درکار ان شیطانوں کی بڑبڑاتی ہے راز چھپتے ہیں فرمایا شیطان آدمی کے دماغ میں گم رہیں

ہر طرح پھرتا ہے طرح سے ہلوگ کہیں نہ آؤ فرمایا ہے شیطان آدمی کے دیکھو چکر پڑتا ہے جتنا ہے اتنے کھڑکی
 کے دیکھو اوپر کھڑکی ہوتا ہے ہر طرح دیکھو لاکر تاہی کی باتیں کہ خیال سمجھایا کرتا ہے اسلوب آدمی
 کے دل میں آتا ہے کہ نہ مارے حرام کرے شراب پئے کسی کو مار دے جو اٹھیلے اچھی راہ نہ جاوے
 علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سنے بری صحبت میں جہان حرام زندگی کی باتوں کا چرچا ہو
 وہیں لہجہ و بیٹھاوے ایسی ایسی باتیں سننا و خوار کر دے دین دنیا کی خوبی کو بھلاوے
 پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدا تبارک تعالیٰ کے ذکر کی یاد کی دولت نعمت ملی ہے اور دل میں
 اخلاص سے وہ مومن اپنے خاوند کو یاد کرنے لگا اسی وقت وہ بھاگ جاتا ہے وہ
 شیطان دور ہو جاتا ہے خدا تبارک تعالیٰ کے سچے اخلاص یاد کے آگے شیطان کو طاقت
 نہیں جو کھڑا ہو سکے اس پاک نام کے ساتھ اس جنت خناس ناپاک کو ٹھہرنے کی مجال
 نہیں جب تک مومن اخلاص سے یا مین رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے اور جب یاد سے
 غافل ہوتا اسی وقت شیطان آپہنچتا ہے اسکے دل پر مسلط ہوتا ہے پھر سو سے خیال میں
 ڈالنے لگتا ہے جاہل کا فریب ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان
 ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے ہر طرح شیطان چاہتا ہے کہ ایمان کا نام
 کرتا ہے اپنا گھرانہ پیارا پاکروٹان لگتا ہے موتا ہے ایسے دلوں کو خراب کرتا ہے
 جس کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جہل میں ایمان ہے اور خدا تبارک تعالیٰ کی یاد نے خلاص
 کے ساتھ جکبہ پڑی ہے ایسے دلوں میں شیطان کا گزرنہیں وہ دل روشن ہے اجالا ہے
 پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا رہتا ہے دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے
 کہ غافل ہو جاوے یا دوسے کچھ فساد فی خطرہ رہا کا خطرہ آ جاوے تو عین اس دل میں جا
 بیٹھوں شتاؤں جا بیٹھوں اور اس دل کو اپنا خاص گھر کر لوں اور اس دل کو اندھیار
 کروں خرابی میں لے کر ڈالوں شیطان مردود اسی کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر اسی
 طرح ہر سے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت

میں جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ کہو نہیں ذکر نہیں اور کچھ آخرت کے بھلے کی باتیں ہیں
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے کہ بائیں حیر کی باتیں اور دنیا کی و سے بائیں
 جو دین کے کام آویں۔ ضرورت کے کام کی باتیں ہو وین نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں
 گلب شب پنی ٹھٹھا غیبت بدگوئی بخش لا یعنی جھوٹہ مکر ضرب ادھر ادھر کے نالائقی قفسے
 ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے شیطان بہت
 خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اسکو کرنا چاہئے سوک لوگ اسطرح کے
 آدمی آپس میں و کام کر لیتے ہیں خفقت کے دروازہ کھل جاتے ہیں دنوں کے اوپر ایمان
 اور مسلمانوں کے نزدیک جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھیا را پڑ جاتا ہے اعتقاد
 مسلمانوں کے بگڑ جاتے ہیں اچھی خصلتیں دور ہوتی ہیں بری خصلتیں دلہن بیٹھتی جاتی
 ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے گمراہی آتی جاتی ہے جو بیٹھنے والے
 ایسی صحبتوں کے اسطرح کی صحبتوں سے توبہ اور استغفار کر کر اٹھیں تو کچھ شک نہیں کہ
 خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی میت کی برکت کے سبب گمراہی سے بچ رہیں نہیں
 تو بڑی مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ
 میں رکھے ایسے بُرے آدمیوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے ان کی باتیں سننے
 سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے جب کوئی بُری صحبت میں
 بیٹھتا ہے آپس میں ادھر ادھر کی بے فائدہ باتیں کہہ کر ایک دوسرے کے دل میں
 وسوساں ڈالتا ہے اور اکثر خافلوں کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اسواسطے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے **تَحْذَرُ النَّاسُ كَهْرَ لَيْلٍ مِنْ لَأْسَانٍ** یعنی آدمیوں سے ایسا بھا
 دور ہو جاجیسے تو باگھ سے بھاگتا ہے دور ہو جاتا ہے باگھ جان کا تن کا دشمن ہے
 یہ لوگ خافل ایمان کے دشمن ہیں ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اسواسطے
 ایسوں کی صحبتوں میں بیٹھنے منع کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی

صاحب کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الحواریون
من عیسیٰ روح اللہ من ابی الناس فجاء قال من یدکر اللہ دویتہ ویزید فی
علمکہ منقطعہ دیر غبکم فی الاخرۃ عملہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یاروں اصحابوں نے اُنے
پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں انھوں نے فرمایا جسکی
صورت دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد بخمار سے دل میں آجاوے اُسکے کلام سے
اور اسکی باتیں سننے سے دین کا علم بخمار ازیاوے ہو جاوے اور اسکا عمل طور طریق
دیکھنے سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی زیادہ ہو جاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں
کی ایسے ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وكونوا مع الصادقین یعنی سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبتوں میں بیٹھو جہاں
ایمان زیادہ ہو اچھی راہ کی سوچھو پڑے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو و خدا یتعالیٰ کی
نزدگی کا شوق بڑھنے لگے اس پروردگار کی یاد محبت اخلاص دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت بڑھ جاوے دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے
آسان ہو جاوے برے کام کرنے برے لگن جس مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب
ہووے چاہئے قدر بوجھے شکر احسان و ذکر کا بجا لاوے جسے ایسی نعمت کی توفیق بخشی
یہی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ دینے کی چاہئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اسطرح
اس پاک پروردگار نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے ہو چھٹا دیا ہدایت
کی نجات بخشی آرام کے گھر میں پہنچا دیا اللہ تعالیٰ اس عاجز بندے گنہگار کو اور اسکے
یاروں کو دوستوں کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشے دین دنیا کی برائی
سے جنوں شیطانوں کے آدمیوں کی شرارت سے برسی راہ برے کام سے اپنی پناہ
میں رکھے اچھی راہ میں چلاوے اچھے کام کرواوے اپنی نیدگی میں یاد میں محبت میں

اخلاص میں اپنے رسول محبوب کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے دنیا آخرت کی بلاؤں سے بچا کر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچا دے اور اپنی رضا مندی کی نعمت بخش کر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنی دیہات کی دولت نصیب کرے پھر ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم دایم رکھے
 آمین آمین آمین

خاتمہ کتاب حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے سزاوار ہے پاک پروردگار
 کے تین جن خاوند نے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصابہ وسلم کے طفیل سے ہم سب کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروادی اور اس حاصی گنگا مراد اللہ انصار کی سبب تبادری تفسیر ہندی خطی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر اسکے دل میں اپنے پاک کلام کا بیان بخشنا زبان کو ماتھون کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خبر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے چھینے کی چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوبیس ہجری تمام ہو کر پچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے یہ بندہ عاجز گنگا امیدوار ہے جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہو پڑھے پڑھاؤ ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اسکی برکتوں سے محروم نہ ہو لکھنے کا پڑھنے پڑھانے کا سمجھنا سیکھنے کا سکھانے کا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانا نیک ثواب پاتا رہے ہمیشہ خوبان لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ پہنچاتا رہے احمد للہ
 اول و آخر

خاتم الطبع

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعين
بعد اسکے مسلمان بھائیوں کی رائے انور پوشیدہ نہ رہے کہ یہ کمترین
مستوقع اجر عظیم قاضی ابراہیم ولد قاضی نور محمد صاحب پلندری
اور نور الدین بن جیو خان صاحب نے اس کتاب ہدایت
انتساب کو تصحیح جناب فضائل مآب مولوی جلیل رضا شہرہری
میرزہ علی صاحب حافظ کی شہرہری کے مطبع

حیدری مین تارخ ۱۶ ذیقعدہ

سنہ ۱۲۸۵ ہجری کو علیہ طبع

سے آراستہ کیا

طبع کی تاریخ جناب شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص وفاتے فرمائی موزیل میں تارخ ہجری

تاریخ طبع کتاب تفسیر مراۃ فیہ

طبع خاص عام رامطبع

تسلسلہ حق مطبع

۱۲۸۵ ہجری

چاپ شد چون این کتاب مستظا

زود رقم کلکے فاتارخ سال

اللہم غفر لکاتبہ و مطبعہ و صحیحہ و محمد و آلہ